

# مرکاتیب ضیاء الامت

سلمہ اللہ علیہ وسلم

عزیزم ناریق باوالحق سبحانہ

العلوم معلیم روحہ اللہ - اللہ تبارک و تعالیٰ

امید ہے کہ تم جزیہ عافیتہ ہو گئے ہو اور اپنی اہلی نہ

ارفع منزلت تک پہنچنے کے لئے کوشش کرنا عمل ہو گا

عم سب تمہاری کاہنہ اور کامیابی کے لئے دستہ بردار

ہوئے۔ اس کے فضل و کرم کے بعدہ میں تمہاری کاہنہ

سورج میں التجا میں کوشش قبول اور توفیق فرمائے

تمہاری کوشش کے لئے کوشش فرمائیں اور اللہ سے دعا ہے کہ

تمہاری کوشش میں توفیق حاصل ہو اور اللہ سے دعا ہے کہ

تمہاری کوشش میں توفیق حاصل ہو اور اللہ سے دعا ہے کہ

دعاؤں کو قبول فرمائے

محمد اعجاز احمد گوئڈل

اپنے نام کے ساتھ اس کے ساتھ

محمد اعجاز احمد گوئڈل







# مکاتیب ضیاء الامت

مخبر اعجاز احمد گوئل

## تنگ و تاز

۱۔ سی دربار مارکیٹ ۰ لاہور

# تمہارا کرم اقبالہ بات تک نہ ہو جانی

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب مکاتیب ضیاء الامت

مرتب محمد اعجاز کوندل

باہتمام

محمد شاہد رفیق، حافظ طلعت محمود ورک

مارچ 2002

تعداد 2200

ترمیم اختر علی

قیمت 200



## انتساب

اس عظیم ماں کے نام جس کی آغوش میں پیر کرم شاہ جیسے گوہر تاب دار

نے پرورش پائی

بتول باش و پنہاں شو ازیں عصر

کہ در آغوش شبیر بگیری

## تقدیم

خطوط شخصیت کے عکاس ہوتے ہیں خط لکھنے والا جس وقت وہ سطور قلم بند کر رہا ہوتا ہے شاید اسے یہ اندازہ نہیں ہوتا ہے کہ یہ تحریر ادب یا تاریخ کا حصہ بنے گی۔ اس لئے وہ عموماً اس تحریر میں کسی تکلف اور تصنع سے کام نہیں لیتا ہے یوں عام تحریروں سے خطوط انسان کی شخصیت کو نمایاں کرنے میں زیادہ اہم کردار ادا کرتے ہیں مشاہیر کے خطوط ایک عرصہ سے مدون ہوتے چلے آئے ہیں رسول مکرم، نبی محترم، خاتم النبیین رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نامہ ہائے مبارک آج تک محفوظ ہیں اور لوگ ان سے مستفید ہو رہے ہیں۔ خلفائے راشدین نے اپنے عمال کو جو مختلف خطوط لکھے خصوصاً حضرت عمرؓ کے خطوط ہماری تاریخ کا حصہ ہیں ان سے نہ صرف اس وقت کے لوگوں نے راہنمائی حاصل کی بلکہ بعد میں آنے والی نسلوں نے بھی ان خطوط کو یکجا کر کے ان کی روشنی میں اسلامی مملکت کے خدوخال وضع کئے اہل تصوف کے فلسفہ اور تصوف کے مسائل کی تشریح اور تعبیر کے لئے وقتاً فوقتاً اپنے ماستر شہدین کو جو خطوط لکھے وہ بھی مدون ہوئے اور علم و ادب میں بہترین اضافہ قرار پائے۔

حکیم سنائی شرف الدین منیری، جہانگیر سنائی، سید محمد علی، مولانا عبدالرحمن جامی، حضرت مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، غالب، اکبر الہ آبادی، اقبال اور سارے اہل علم کے خطوط ہمارا قیمتی ورثہ ہیں آج تک ان خطوط سے استفادہ کیا جا رہا ہے اور علم و ادب اور فلسفہ و تصوف کے سفر میں ان کی راہنمائی



حاصل کی جا رہی ہے اہل علم نے ان کو کبھی محض خطوط کی حیثیت سے نہیں دیکھا۔ بلکہ ان کے نزدیک یہ وہ آئینہ ہے جس کے اندر ماضی کا عکس مشاہیر کی شخصیت نمایاں ہوتی ہے ماضی میں لکھے جانے والے تمام خطوط اگر آج میسر آجائیں تو تاریخ حال کی طرح الم نشرح ہو جائے اور تاریخ نگار اپنی پسند و ناپسند کی بنیادوں پر دھوکہ نہ دے سکے۔ خطوط تاریخ کی راہ کے وہ روشن مینار ہیں جن کی ضو سے ماضی کی شاہراہ جگمگا رہی ہے۔ حضرت پیر کرم شاہ الازہریؒ ایک صاحب طرز انشاء پرداز تھے۔ آپ کی شخصیت ہمہ گیر تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا ظاہری علوم و فنون میں ایک زمانہ ان کی دستگاہ کا معترف ہے قطع نظر مذہب و مسلک کے اس دور کے تمام لوگ آپ کے خوشہ چیں نظر آتے ہیں۔ اور جوں جوں زمانہ آگے بڑھ رہا ہے۔ افادہ کا یہ دائرہ وسیع ہو رہا ہے علم باطنی اور تصوف میں آپ نے بہت بلند مقام رکھتے تھے صاحب بصیرت لوگوں نے آپ کو سلسلہ مشائخ چشت کا ایک نمائندہ فرد اور راہ سلوک کا نشان منزل قرار دیا یہ مبالغہ نہیں بلکہ ایک کھلی حقیقت ہے آپ نے بلا شبہ علمی اور روحانی میدان میں انمٹ نقوش ثبت کئے جس سے رہتی دنیا تک لوگ اپنے قلب و ذہن کو مستنیر کرتے رہیں گے۔

ضیاء القرآن اور ضیاء النبی شریف اہم علمی ذخیرہ ہیں ان دو عظیم کتابوں کے علاوہ آپ نے وقتاً فوقتاً مختلف موضوعات پر مضامین اور مقالے لکھے۔ جو علمی محافل میں پڑھے گئے اور رسائل و جرائد میں شائع ہوئے یہ گرانقدر علمی ورثہ بجز اللہ محفوظ ہے اور شاید ہی آپ کی کوئی تحریر ضائع ہوئی ہو۔ آپ آخری دم تک مسلسل

لکھتے رہے اور وصال کے بعد آپ سے استفادہ کرنے والے لوگوں نے آپ کے بارے لکھنا شروع کیا عنقریب آپ کی سوانح حیات زیور طبع سے آراستہ ہو کر منصہ شہود پر آئے گی اور انشاء اللہ یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔

آپ نے گاہے بگاہے اپنے احباب و رفقاء کو جو خطوط لکھے وہ بھی ایک بیش بہا علمی خزانہ ہے۔ ان بکھرے ہوئے موتیوں کو اگر ایک لڑی میں پرو دیا جائے تو علم و ادب میں ایک خوبصورت اضافہ ہو سکتا ہے۔ پس میں نے اس کی ابتداء کر دی ہے۔ اگرچہ یہ کام میری علمی سطح سے بلند تر ہے اور میں ان خطوط پر کام کرنے کا حق نہیں ادا کر سکتا مگر مجھے یہ اندیشہ تھا کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس علمی و ادبی سرمایہ کے ضائع ہونے کا امکان بڑھتے جائیں گے۔ پہلا مرحلہ ان خطوط کو محفوظ کرنے کا تھا اور اسی صورت میں ممکن تھا کہ وقت ضائع کئے بغیر انہیں یکجا کر دیا جائے۔

میں حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ بھیرہ شریف کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بارے عرض کی۔ آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا بہت مبارک قدم ہے آپ کا۔ کھلا چہرہ دیکھ کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی اور میں نے محسوس کیا کہ مجھ میں یہ ہمت ہے کہ ان خطوط کو دنیا کے کونے کونے سے اکٹھا کر کے یکجا کر دوں قبلہ پیر صاحب نے فرمایا کہ گل محمد فیضی صاحب سے اجازت ضروری ہے کیونکہ انہوں نے بہت پہلے آپ کے خطوط پر کام شروع کیا تھا۔ گل محمد فیضی صاحب آج کل روز نامہ نوائے وقت اسلام آباد کے سب ایڈیٹر ہیں اور وہیں رہائش پذیر ہیں۔ ان کی خدمت میں حاضر ہوا بڑے تپاک سے ملے آنے کا



مدعا پوچھا۔ میں نے اس نیک کام کے بارے میں گزارش کی حضور ضیاء الامت کے عقیدت مند تھے بہت خوش ہوئے۔ اور پیٹھ ٹھونکتے ہوئے فرمایا اللہ کا نام لے کر مبارک سفر شروع کر دو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کے صدقے تمہاری مدد فرمائے گا۔ انہی دنوں میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا جس کی وجہ سے چند دن غم اندوز بنی کیفیت میں کچھ اور نہ سوچ سکا وقت بڑی تیزی سے گزر رہا تھا اور میں سمجھتا تھا کہ سفر کٹھن ہے اور میں سست رو مسافر چل نہ دیا کو منزل تک نہیں پہنچ سکوں گا۔ احباب کو خطوط لکھے ان کے در دولت پر حاضری دی کئی کئی دن سفر پر رہا مایوسی اور حوصلہ افزائی کا سلسلہ چلتا رہا بہت سے خطوط بذریعہ ڈاک موصول ہوئے کئی خطوط دوستوں سے ملاقات کر کے حاصل کئے میں ان تمام کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے میری مشکل کو آسان کر دیا اور تھوڑے وقت میں بہت آسا کام ہو گیا اگرچہ اہل محبت کو شکوہ زیا نہیں لیکن کیا کروں میرا دل رنجیدہ ہے اور صبر کا پیمانہ لبریز بعض حضرات نے میرے ساتھ تعاون نہ کیا میں چاہتا تھا کہ حضور ضیاء الامت کے تمام خطوط یکجا ہو جائیں اور کوئی تحریر ضائع نہ ہونے پائے اسی خیال سے میں نے بار بار خطوط لکھے اس ضمن میں استاذی المکرم پروفیسر حافظ احمد بخش صاحب ایڈیٹر ماہنامہ ضیائے حرم نے مجھ سے تعاون کیا اور اگست 2000ء کے شمارے میں اشتہار دے دیا اور استدعا کی کہ حضور ضیاء الامت کے خطوط کی نقول بھیجی جائیں اس طرح تقریباً 400 خطوط اکٹھے ہوئے یہ محض اللہ کا فضل ہے یہ خطوط عربی اور اردو دونوں زبانوں میں ہیں۔

دوسرا مرحلہ تھا ان کو ترتیب دینے کا میں نے مکاتیب کی کتابیں دیکھیں مگر مجھے ان میں سے کسی کی ترتیب پسند نہ آئی اسی جستجو میں ہی تھا کہ اتفاق سے انہی دنوں مولانا ظفر اقبال کلیار سے ملاقات ہوئی انہوں نے سید نذیر نیازی کے مرتب کردہ اقبال کے خطوط پڑھنے کا مشورہ دیا۔ ان کا مشورہ صائب تھا نذیر نیازی کا انداز ترتیب مجھے پسند آیا میں نے ان کا طریق کار اپنایا لیکن مکمل پیروی نہ تھی۔ کیونکہ ان کے مرتب کردہ خطوط ان ہی کے نام تھے خطوط کے درمیان ایک خاص ربط تھا اور کڑی سے کڑی ملی ہوئی تھی کیونکہ مکتوب الیہ ایک ہی تھا میرے لئے یہ نام ممکن تھا کہ میں ان کے اسلوب کی پوری پیروی کرتا۔ میں نے ضروری سمجھا کہ اس میں تھوڑی سی تبدیلی کی جائے اور ایک نیا انداز اپنایا جائے میرا طریق کار کچھ اس طرح ہے کہ پہلے ہر ایک خط کا پس منظر بیان کرتا ہوں پھر اس کا متن ضروری چیزوں کی وضاحت حاشیہ میں ہو جاتی ہے خطوط کی ترتیب کسی حد تک زمانی ہے کہیں تسلسل باقی رکھنے کے لئے یہ ترتیب قائم نہیں رہ سکی جن خطوط پر تاریخ درج نہیں تھی ان کا زمانہ کسی قرینہ کی بنا پر متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس انداز کو اپنانے کی کئی وجوہات ہیں۔

1- کوئی شاعر ہو یا نثر نگار وہ آہستہ آہستہ علمی سفر طے کرتا ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کے اسلوب میں بعض تبدیلیاں آتی ہیں اور نکھار پیدا ہوتا ہے میں چاہتا تھا کہ قاری آپ کی انشاء پر دازی اور فکری ارتقاء کا صحیح اندازہ کر سکے۔



2- حالات و واقعات کی کڑیاں زنجیر کی طرح آپس میں جڑی ہوتی ہے اور ان کو سمجھنے کے لئے تاریخی تسلسل کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

3- خطوط کو اس انداز سے مرتب کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عمر کے کس حصہ میں آپ نے کیا کام کیا، حالات کیسے تھے کس نے کس حد تک ساتھ دیا، کون لوگ تھے جنہوں نے مخالفت کی یہ سارے امور اسی ترتیب سے ہی سمجھے جاسکتے تھے۔

4- بعض خطوط میں ماقبل اور مابعد خطوط کا تذکرہ ہے اگر اس ترتیب کو نہ اپنایا جاتا تو بہت سے خطوط کے مندرجات کو سمجھنے میں مشکل پیش آتی۔ بعض اہم امور کے بارے میں انسان کئی لوگوں سے مشورے کرتا ہے اور ان کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے۔

اس ترتیب سے یہ بات سمجھنے میں مدد ملے گی کہ آپ کا کس چیز کے بارے میں کیا نقطہ نظر تھا اور آپ کی کوششوں کی کیا نوعیت تھی اس کے علاوہ بھی بے شمار فوائد ہیں جو اہل علم سے مخفی نہیں۔

آپ کے ہر خط کے شروع میں چند سطور پس منظر ملاحظہ کریں گے اس کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ مکتوب الیہ اور خط کے محتوبات پر وہ خفا میں نہ رہیں آج اگرچہ واضح ہے مرسل الیہ کس علاقے سے تعلق ہے؟ اس کی علمی یا معاشرتی حیثیت کیا ہے؟ حضور ضیاء الامت سے اس کے تعلق کی نوعیت کیا ہے مگر جوں جوں وقت گزرتا جائے گا یہ کردار غیر معروف ہوتے جائیں گے۔ اور یہ وقت بھی آئے گا

کہ یہ خطوط ایک معمر بن جائیں گے لہذا افادہ عام کے لئے پس منظر میں یہ اہتمام کیا گیا کہ مرور وقت کے ساتھ ساتھ کوئی چیز نظروں سے اوجھل نہ رہے اور آنے والے لوگ ان شخصیات اور حالات سے اسی طرح باخبر رہیں جس طرح آج ہم ہیں

5- آپ دیکھیں گے کہ بعض غیر اہم ناموں کی وضاحت کر دی گئی مگر کسی بھی تحریک کا کوئی کردار قطعاً غیر اہم نہیں ہوتا۔ بابا نجبہ سلطان محمود اور سردار امالی آج ان کی کوئی حیثیت نہیں مگر یہ وہ روزن ہیں جو کل کی تاریخ دیوار کے پرے حسین منظروں کو دیکھنے میں معاون ثابت ہونگے۔ میرے خیال میں کسی بھی بلند و بالا عمارت کو بنیاد میں لگے پتھر مرمر کی ان خوبصورت اینٹوں سے زیادہ اہم ہوتے ہیں جو دیکھنے والوں کو دلہن کے جھومر کی طرح دعوتِ نظارہ دے رہی ہے۔ یہی وہ پتھر ہیں جن کی بدولت اس عظیم علمی تحریک کی بلند و بالا عمارت ایک عالم کو ورطہ حیرت میں ڈال رہی ہے عربی خطوط کا اردو میں ترجمہ کرتے وقت اس بات کا خاص رکھا گیا ہے کہ اردو محاورہ متاثر نہ ہونے پائے

لیکن کوشش کی گئی ہے کہ الفاظ کے قریب تر رہتے ہوئے وہی کچھ کہا جائے جو مراسلہ نگار کا مدعا ہے صرف ترجمہ پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ عربی متن بھی شامل اشاعت ہے تاکہ عربی دان آپ کی عربی طرز نگارش سے بھی واقفیت حاصل کر سکیں۔

خطوط میں جہاں کہیں آیات احادیث مقولے، عربی اور فارسی اشعار آئے ہیں حتیٰ



الامکان ان کے حوالے تلاش کئے گئے ہیں اور ان کا ترجمہ بھی عام قاریوں کی سہولت کے لئے دیا گیا ہے۔

بعض مقامات پر آپ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اصل کام یہی ہے کہ الفاظ کے آئینہ میں شخصیت کا مطالعہ کیا جائے میں نے اپنے طور پر اسے نبھانے کی کوشش کی مگر مجھے اعتراف ہے کہ میں نے اس کا حق ادا نہیں کر سکا اور میری گزارش ہے کہ اہل علم اس کام کو آگے بڑھائیں۔

بعض اہم مقامات شخصیات کا تعارف کراتے ہوئے میں نے تلخ نوائی سے کام لیا مقصود تنقیص شان نہیں بلکہ حقائق کے چہرہ سے پردہ کشائی تھا۔

بکلام بیدل اگر رسی مکر زجاد منصفی

کہ کے نمی طلبدز تو صلہ دگر مگر آفرین

حضور ضیاء الامت نے بہت مصروف زندگی گزاری ہے اس لئے خطوط کے لئے کوئی خاص اہتمام نہیں کرتے بلکہ کبھی تھوڑا بہت وقت میسر آتا سیدھے سادھے الفاظ میں بغیر کسی تکلف کے برجستہ لکھا کرتے ابتداء میں خود تحریر کرتے رہے لیکن جب مصروفیات حد سے بڑھ گئیں تو سیکریٹری کو قلمبند کرواتے بسا اوقات نظر ثانی کی بھی ضرورت محسوس نہ کرتے جس کی وجہ سے بعض خطوط کے متن میں ربط وغیرہ کا فرق ہے لیکن ہم بغیر کسی تبدیلی کے من و عن اسی انداز میں شائع کر رہے ہیں تاکہ قارئین آپ کے اسلوب نگارش کا اندازہ کر سکیں۔ اس علمی کام کو پایہ تکمیل

تک پہنچانے میں جن احباب نے میرے ساتھ تعاون کیا مشورے دیئے دعائیں دی خطوط ارسال کئے ان تمام کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ممنون ہوں۔

خصوصاً سیدی حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب کا جنہوں نے مجھ پر بھروسہ کیا اور اس قابل سمجھا کہ میں اس کام کو پائیہ تکمیل تک پہنچاؤں پیرزادہ فاروق بہاؤ الحق شاہ صاحب کا جن کی حوصلہ افزائی اور بے پناہ محبت نے میرے ولولوں کو تازگی بخشی ان کے علاوہ علامہ عبدالرسول ارشد صاحب، پروفیسر حافظ احمد بخش صاحب، پروفیسر خان محمد درانی صاحب، استاذی المکرم مولانا محمد بوستان صاحب مولانا ظفر اقبال کلیار صاحب برادر شاہد رفیق، برادر رضا حسین حیدری ایم ڈی تگ و تاز کا جن کی خصوصی دلچسپی مسلسل رتجگوں اور لگا تار دوڑ دھوپ کی بدولت اتنے خوبصورت اور دیدہ زیب انداز میں مجموعہ مکاتیب ضیاء الامت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

آخر میں اس ذرہ پرور آقا کے دربار عالی میں اپنا خالی دامن پھیلاتا ہوں جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے کہ اپنے محبوب بندے کے صدقے اس حقیر کوشش کو اپنی بارگاہ پناہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور تجھ سے کسی استحقاق کے اس انعام کا طالب ہوں جو ابتداء اس کاوش کا سبب بنا۔

اعجاز احمد گوندل

## قاضی محمد صدیق صاحب کے نام

حضور ضیاء الامت کے لڑکپن کے دوست ہم سبق اور بے تکلف  
ساتھی قاضی محمد صدیق صاحب مرحوم چوآسیدن شاہ ضلع چکوال  
کے رہنے والے تھے۔ جن دنوں حضور ضیاء الامت مراد آباد شریف  
میں حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی سے  
اکتساب علم و فیض کر رہے تھے ان دنوں حضرت کے درمیان  
سلسلہ مراسلت جاری رہا۔ ۲۱/۷/۱۹۴۲ کا ایک محبت بھرا بے  
تکلف خط ملاحظہ کیجئے۔

مراد آباد

۲۱/۱۰/۱۹۴۲

سلامت باد برادر مشق

السلام علیکم!

خیریت نامہ موصول ہوا ہماری آمد جو پہلے قضاے معلق (۱) تھی۔ شاید اب قضاے  
مبرم (۲) بن چکی ہے۔ میں یہاں سے بدھ وار صبح کو روانہ ہوں گارات وہیں ایبٹ آباد

(۲،۱) بنیادی طور پر قضاء کی دو قسمیں ہیں قضاے معلق اور قضاے مبرم قضاے معلق یہ ہے۔  
کہ اللہ کریم یہ فیصلہ فرمادے کہ اگر یہ شخص فلاں کام کرے گا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ اب اگر وہ  
شخص وہ کام نہیں کرتا تو نتیجہ بھی وہ نہیں ہوگا۔ گویا کچھ فیصلے انسان کے اختیار میں ہیں۔ اسی  
لیے وہ مکلف ہے قضاے مبرم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حتمی فیصلہ کر دیا جاتا ہے جو  
بدل نہیں سکتا۔ مثلاً یہ شخص پست قامت ہوگا۔ فلاں گھر میں پیدا ہوگا۔ اس میں انسان کو کوئی  
اختیار نہیں اور اسی وجہ سے وہ محتاج ہے بے نیاز نہیں۔



ٹھہر کر صبح سویرے حویلیاں سے گاڑی پر سوار ہوں گا۔

ایبٹ آباد کے قریب ایک چھوٹا سا گاؤں جسے ”ٹوپی والا“ (۱) کہتے ہیں۔

ٹیکسلا سے پشاور والی گاڑی پر چڑھ کر آپ کے دیدار سے مشرف ہوں گا جمعہ

الہ آباد راولپنڈی میں ہی ادا کروں گا۔ سنیچر صبح کو آپ سے رخصت ہو کر شام کو بھیرہ

پہنچوں گا۔ اتنے قیام میں راولپنڈی کی سیر کی جائے گی جس کا پروگرام آپ پہلے ہی

مرتب کر رکھیں۔

اپنے قبلہ ماموں صاحب کو سلام مسنون

بخاطر

محمد کرم شاہ

## قاضی محمد صدیق کے نام

ایک دوسرا خط جناب قاضی صاحب کے نام ملاحظہ فرمائیے۔ جو

آپ نے مراد آباد میں قیام کے دوران تحریر فرمایا۔

(۱) وہاں حضور الامت کے بچپن کے ایک دوست اور ہم سبق حکیم خلیل احمد صاحب رضوی تشریف فرما ہیں۔ آپ ان کی ملاقات کے لیے کبھی کبھار ایبٹ آباد تشریف لے جاتے۔ اس خط میں اگرچہ صراحتاً ان کا ذکر نہیں لیکن غالب گمان یہ ہے کہ آپ اپنے اس دوست کی ملاقات کے لیے ایبٹ آباد تشریف لے جانا چاہتے تھے۔

(۱)۷۸۷

از مراد آباد

۲۸/۱۲/۱۹۴۲

پیارے صدیق!

السلام علیکم

پہلے اکثر یہ شعر نظر سے گزرا باوجود آسان ہونے کے مطلب ذہن نشین نہیں ہوتا تھا۔ لیکن اس دن تو کچھ ایسا عیاں ہوا کہ گویا عریاں ہو گیا۔

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی

شاید کے دشمنی ہے دعا کو اثر کے ساتھ (۲)

ہم راو لپنڈی اسٹیشن پر اترے نگاہیں دیوانہ وار آپ کی تلاش میں تھیں ایک ایک آدمی دیکھ ڈالا لیکن آپ تھے کہ دکھائی نہ دیئے۔ اس تھوڑے سے لمحہ میں غصہ، افسوس، اور درگزر کے احساسات سے دو چار ہوا۔ ناچار ٹانگہ لیا۔ اور ”لگے تھو بل کا احاطہ ڈھونڈنے“۔

(۱) عموماً تسمیہ کو علم الاعداد کی زبان میں ۸۶ لکھا جاتا ہے۔ مگر آپ دیکھ رہے ہیں کہ حضور ضیاء الامت نے ۷۸۶ کے بجائے ۷۸۷ لکھا ایک دفعہ آپ نے خود اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی تسمیہ کے لیے ۷۸۷ کا عدد استعمال فرماتے تھے۔ آپ نے اس کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ اگر اسم کے الف کو شامل کیا جائے تو ۷۸۷ بنتا ہے جبکہ الف شامل کرنا ضروری ہے شامل نہ کیا جائے تو ۷۸۶ بنتا ہے۔

۲۔ اسد اللہ خان غالب کا شعر ہے۔ حضور کو غالب کی نظم دشر سے خصوصی شغف تھا۔

آخر ڈھونڈ نکالا دستک دی ہاتف (۴) نے پردہ غیب سے آواز دی کہ وصال دوست اتنا آساں اور ارزاں نہیں جتنا تم سمجھے ہو۔ کئی امیدیں خاک میں ملیں گی۔ کئی راتیں سحر ہوں گی۔ اور کئی بار خون جگر پینا ہوگا۔ اب لگے منہ بسور نے الہی کتنے شاطر تھے؟ ہمیں کیسے پتہ دیا خیر کیا تھا۔ شیش کی راہ لی دوسرے روز گھر آگئے (۵)

عید گزاری بعد از اں مراد آباد کو رخصت ہوئے آج کل یہیں ڈیرے ڈالے پڑا ہوں۔ آپ کا پہلا نوازش نامہ زمانہ کی دست برد سے محفوظ نہ رکھ سکا جس کا مجھے بہت رنج ہوا۔ کل آپ کا عید کارڈ ملا۔

سر سکندر (۶) بھی رخصت ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ جو رحمت میں جگہ دے کیا خوب آدمی تھے؟ لیکن ذرا داد تو دیجئے موت کو نظر انتخاب کہاں پڑی جہاں پہلے ہی خزاں تھی۔ جہاں پہلے ہی قحط الرجال تھا۔ مرد قلندر کے پڑوس میں لیٹے ہیں۔ نصیب تو دیکھئے۔

(۴) کوئی یہ نہ سمجھے کہ واقعی آپ سے ہاتف غیبی نے گفتگو کی آپ قاضی صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ گھر والوں سے استفسار کیا اور انہوں نے بتایا کہ قاضی صاحب کسی کام سے باہر گئے ہوئے ہیں۔

(۵) بہت ادبی گفتگو ہے۔ چھوٹے چھوٹے فقرے بالمشافہ گفتگو کا انداز لیے ہوئے ہیں۔ آپ کی اس تحریر میں غالب کارنگ نمایاں ہے۔

(۶) سر سکندر برطانوی گورنمنٹ کی معروف شخصیتوں میں سے ہیں۔ برطانیہ نے انہیں صاحب بہادر اور سر کا خطاب دیا تھا۔ مگر بعد میں دوسرے مسلم زعماء کی طرح سر سکندر نے بھی مسلمانوں کی فلاح کے لیے کام شروع کیا اور مقبولیت حاصل کی۔ واقعی قلندر لاہوری اقبال کے پہلو میں جگہ ملنا بڑی سعادت ہے۔ بادشاہی مسجد کے سامنے ایک طرف اقبال آرام فرما ہیں اور دوسری طرف سر سکندر۔



میں یہاں حدیث شریف پڑھتا ہوں آپ سنائیے کیسے گزرتی ہے؟ ہمارے بھتیجے کا نام کیا رکھا ہے؟ اطلاع تک بھی نہ دی ایسی امید تو نہ تھی۔ اور وہ ساتھ ہیں یا گھر۔ اگر ہوں تو دعوات۔

خیر اندیش

محمد کرم شاہ

## قاضی محمد صدیق صاحب کے نام

حضرت ضیاء الامت ۱۹۴۳ء میں دورہ حدیث شریف کر کے واپس بھیرہ آئے تحریک پاکستان زوروں پر تھی۔ ہندو متحدہ ہندوستان کے لیے کوشاں تھے بھیرہ جو ہندو آبادی کا گڑھ تھا۔ گاندھی جی نے یہاں ایک جلسے سے خطاب کیا اور نظریہ وطنیت کو ہوا دے کر مسلمان آبادی کو مسلم لیگ سے متنفر کرنے کی کوشش کی لوگوں نے اس جلسہ کا بہت اثر قبول کیا۔ ازیں بعد مسلم لیگ کا جلسہ ہوا اور گاندھی کے نظریات کے رد کے لیے مسلم لیگی رہنماؤں نے حضور ضیاء الامت کا انتخاب کیا آپ نے دو قومی نظریہ کے حق میں ایسا پر اثر خطاب کیا کہ شک وارتباب کے بادل چھٹ گئے۔ اور مسلم لیگ زندہ باد کے نعروں سے شہر کے درود یوار گونج اٹھے۔ ۱۹۴۵ء میں حضور ضیاء الامت نے پنجاب یونیورسٹی سے بی، اے کیا اسی عرصہ میں قاضی صاحب کی طرف سے ایک خط موصول ہوا حضور ضیاء الامت نے انہیں جواب دیتے ہوئے یہ گرامی نامہ تحریر

فرمایا۔

۷۸۷

از بھیرہ

۴/۱۱/۱۹۳۵

محبی، مخلصی جناب صدیق سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا اور میرا یہی تعلق تھا کہ چار روز محبت و پیار سے اکٹھے گزرے تھے۔ اگر اتنا بدل جانے کے بعد بھی ان کی خوش آئند یاد آپ کے دل میں موجود ہے۔ تو میں آپ کا شکریہ کن الفاظ میں ادا کروں۔

میں تو وہ ہی ملا کا ملا رہا اور آپ ماشاء اللہ کیا سے کیا بن گئے (۱)

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ (۲)

کاش آپ اپنی خداداد صلاحیتوں سے کام لیتے اور ایک دنیا آپ کو دیکھتی لیکن آپ نے اپنا مسلک ہی الگ اختیار کیا خدا کا میاں کرے۔

آپ کی یاد آوری کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اپنی تاخیر جواب کی معذرت۔

والسلام

محمد کرم شاہ

(۱) قاضی صاحب نے تعلیم ترک کر دی حضور ضیاء الامت کو اس پر بہت افسوس ہوا اس جملہ سے آپ کی علم سے وابستگی ظاہر ہوتی ہے۔ بعد کے خطوط میں علم و آگہی سے عشق بہت نمایاں ہے۔  
(۲) بہت سی ایسی آرزوئیں ہیں جو مٹی میں مل گئی ہیں

## قاضی محمد صدیق صاحب کے نام

قاضی صاحب کے نام ایک اور خط اس خط کے الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے قاضی صاحب کو جو خطوط لکھے ان میں القابات کا استعمال فرمایا قاضی صاحب کو ایک دیرینہ دوست کا یہ انداز تکلم پسند نہ آیا اور انہوں نے اس ضمن میں ایک خط لکھا اس کے جواب میں آپ نے یہ گرامی نامہ تحریر فرمایا۔ جس پر تاریخ کا اندراج نہیں۔

مگھال

پیارے صدیق!

جناب کا محبت نامہ آئے۔ آج شاید کافی دن گزر گئے ہیں آپ کو انتظار ہوگی۔ افسوس کہ میں نے آپ کو اتنی دیر زحمت کش انتظار رکھا۔ معاف فرمائیے۔ عرس شریف کی آمد عزیزان (۱) کی روانگی (علی گڑھ) ہمارا مگھال (۲) کی طرف انتقال، یہاں آپ کے پتہ کی فراموشی یہ سب امور کچھ ایسے تھے۔ جو کہ اپنے اپنے موقع پر مجھے جرأت تاخیر

(۱) اشارہ ڈاکٹر غلام حیدر شاہ صاحب مرحوم اور ڈاکٹر محبوب شاہ صاحب کی طرف ہے حیدر شاہ صاحب حضور ضیاء الامت کے سگے اور ڈاکٹر محبوب شاہ صاحب چچا زاد بھائی ہیں۔ ان دنوں یہ حضرات علی گڑھ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔

(۲) مگھال ضلع چکوال میں ایک صحت افزاء مقام ہے۔ حضور ضیاء الامت گرمیوں میں اکثر تشریف لے جاتے۔ ضیاء القرآن شریف اور ضیاء النبی شریف کا کچھ حصہ مگھال میں تحریر ہوا۔ غلاتی کے اکثر لوگ آپ کے مرید ہیں۔

دیتے رہے۔ لیکن اس سے زیادہ اب دیر نہیں ہو سکتی۔

آپ کے انتخاب پر میں نے عنوان خط بدل ڈالا ورنہ سچ تو یہ ہے۔ میرے دل میں ان القابات سے کہیں بڑھ چڑھ کر آپ کی عزت و قدر ہے۔ آپ کے ذوق انتخاب پر میں داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

صدیق! آپ کتنے اچھے ہیں کاش میں آپ سا ہوتا آپ نے یہ انداز وفا کہاں سے اڑایا۔ اب ہم تم کب ملیں گے؟ کیا بہت دیر سے؟ اللہ ایسا نہ کرے۔ اچھا اگر آپ نہ آئے تو آئندہ سال میں کشمیر کی سیر پر جس وقت آؤں گا اس وقت سہی۔ لیکن بے تابیء تمنا کا کیا علاج؟ (۱)

وہ صاحب جن کے متعلق آپ نے لکھا تھا۔ انہیں سلام کہنا۔ میں ان کا مشکور ہوں۔ معلوم نہیں یہ خط آپ کو ملے گا یا نہیں۔ کیونکہ صحیح پتہ یاد نہیں۔ لیکن اگر آپ کو نہ ملے۔ تو مجھے کیسے پتہ چلے گا۔ کہ آپ کو نہیں ملا۔ آپ ایک اور خط لکھ دینا

محمد کرم شاہ

## غازی اسلام حضرت پیر محمد شاہ صاحب کے نام

غازی اسلام حضرت پیر محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضور سیدی ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مومنانہ بصیرت سے خصوصی طور پر نوازا تھا۔ آپ حافظ قرآن تھے۔ علوم اسلامیہ میں کوئی خاص تبحر نہیں

(۱) بہت خوبصورت انداز تحریر ہے۔ جیسے مکتوب الیہ سامنے بیٹھان رہا ہے۔ غالب کے خطوط کا یہ ہی انداز ہے۔



رکھتے تھے لیکن آپؐ نے اپنی زندگی میں بعض اتنے اہم اور صائب فیصلے کیے کہ جن کی بدولت امت مسلمہ کو حیات نو ملی۔ مثلاً جہاد کشمیر میں بنفس نفیس حصہ لیا۔ عسکری اور تبلیغی خدمات کے لیے جماعت جند اللہ قائم کی۔ علوم اسلامیہ کی اشاعت کے لیے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کی بنیاد رکھی۔ اور اس مشن کے لیے اپنے بیٹے پیر محمد کرم شاہ صاحب کی ایسے خطوط پر تربیت فرمائی کہ ان کی بدولت تعلیمی اور روحانی میدان میں ایک انقلاب برپا ہوا جماعت جند اللہ کا منشور پڑھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اولیاء اللہ اپنے نور بصیرت کے ذریعے ماضی و مستقبل کے پردوں سے پرے کائنات کو عیاں دیکھتے ہیں۔ اپنے والد حضرت غازی اسلام پیر محمد شاہ صاحبؒ کے نوازش نامہ کے جواب میں حضرت پیر صاحب کا ایک خط ملاحظہ کریں۔

باسمہ العزیز

۱۳ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ

خواجہ بے کس پناہ قبلہ و کعبہ حضرت خواجہ غریب نواز ادام اللہ تعالیٰ برکاتکم  
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ باعث طمانیت خاطر و افزائش عزت ہوا الحمد للہ کہ حضور بخیر و عافیت فرقان حمید سار ہے ہیں۔ (۱) اور خوش نصیب ہیں وہ جنہیں حضور کی پاک سے کلام الہی

۱۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے حضرت پیر محمد شاہ صاحبؒ حافظ قرآن تھے آپ درگاہ شریف کی مسجد میں ہر سال خود نماز تراویح میں قرآن کریم سنایا کرتے تھے۔ آپ کی آواز میں اس قدر سوز تھا کہتے ہیں کہ ہندو بھی مسجد کے قریب آ کر تلاوت سے محظوظ ہوتے اسی لیے کسی صاحب ذوق نے آپ کو لجن داؤدی کا حامل قرار دیا

سننے کا شرف حاصل ہے۔

حضور کی دعا سے میری صحت دن بدن اچھی ہو رہی ہے (۱)۔ پہلی رمضان شریف کو وزن کیا تھا پہلے سے تقریباً تین سیر کا اضافہ تھا۔ اگر حضور کی دعا شامل حال رہی تو امید ہے کہ بفضلہ تعالیٰ میرا یہاں آنا ریگاں نہیں جائے گا حضور کے عطا فرمودہ مبلغات کے علاوہ قبلہ والدہ صاحبہ نے بھی پچاس روپیہ عطا فرمایا تھا۔ اب ان میں سے میرے پاس بیس روپے باقی ہیں۔ کھانے کا انتظام تسلی بخش ہے۔ دودھ گوشت ہر قسم کی سبزی باسانی مل جاتی ہے۔ آلوچے اور خرمانی کے علاوہ ابھی اور پھل نہیں آیا۔ چند دنوں تک آلو بخارے بھی آجائیں گے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ کچھ ارسال خدمت کروں گا۔ میں نے ملک عبداللہ صاحب کو آموں کے لیے دس روپے بھیجے تھے۔ لیکن انہوں نے واپس کر دیئے اور کل ان کا خط آیا جس میں ناراضگی کا اظہار تھا۔ اور دس سیر آموں کی پٹی بھی تھی۔ خدا کرے اب وہ آم خیریت سے پہنچ جائیں۔ رمضان شریف بہت اچھا گزر رہا ہے یہاں بھی ایک حافظ صاحب قرآن کریم سنا رہے ہیں۔

حضور قدس سرہ کے آستانہ اقدس پر پس از قدم بوسی ہدیہ سلام عرض ہو۔ قبلہ والدہ ماجدہ کی خدمت میں قدم بوسی۔ تمام اہل لنگر شریف تمام طلباء اور نمازیوں کو سلام

(۱) جامعہ الازہر جانے سے قبل شاید حضور ضیاء الامت بیمار رہے ہوں ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ بحری سفر کے لیے اچھی صحت درکار ہے لہذا کچھ عرصہ کسی صحت افزاء مقام پر گزاریں اس لیے آپ تین ماہ تک ایبٹ آباد میں رہے۔ حکیم خلیل الرحمان جو آپ کے ہم سبق اور بے تکلف دوست تھے انہوں نے آپ کو اپنے ہاں ٹھہرایا اور خوب خاطر مدارت کی۔

(۲) مولوی عرفان نوری صاحب دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے استاد رہے ہیں قبلہ مولوی صاحب کا تعلق بھی ایبٹ آباد سے ہے۔ حکیم خلیل الرحمان رضوی صاحب کے رشتہ دار ہیں۔

مسنون۔ مولانا خلیل الرحمن صاحب اور مولوی عرفان (۲) سلام عرض کرتے ہیں۔

والسلام

طالب دعا

غلام: محمد کرم شاہ

غازی اسلام حضرت پیر محمد شاہ صاحب کے نام

قبلہ والد گرامی کی طرف سے جواب میں قدرے تاخیر ہو گئی تو

حضرت ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور عریضہ ارسال

خدمت کرتے ہوئے لکھا۔

۷۸۷

۱۵/۷/۱۹۵۰

قبلہ سالکان کعبہ طالبان حضرت خواجہ غریب نواز ادا م اللہ برکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کاسہ گدائی ہاتھ میں لیے دامن طلب پھیلائے اور چشم امید وا کیے مبارکبادیں

پیش کرتا ہوں۔ تراویح میں ختم قرآن پر (۱)، نوافل میں ختم قرآن پر (۲) اور عید الفطر پر

گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

یہاں بھی ایک ختم اکیسویں کو ہوا ستائیسویں کو شبینہ ہوا رمضان شریف بہت پر

رونق گزرا لیکن جن برکات کے نزول کا احساس وہاں ہوتا تھا۔ ان کے لیے دل ترستا ہی

رہا۔ منی آرڈر موصول ہو گیا ہے امید ہے کہ آلو بخارے بھی پہنچ گئے ہوں گے۔

(۲۱) حضور پیر محمد شاہ صاحب ہر سال تراویح اور نوافل میں دو مرتبہ قرآن کریم سنایا کرتے تھے۔

حاجی احمد صاحب کالٹر کا حوالدار خدا بخش اور محمد خان پسر حاجی غلام رسول ٹوبہ بھی ملے تھے اور ملک محمد خان سکنہ بولا سلام عرض کرتا ہے۔ وہ کل ملنے آیا تھا۔ وہ بھی ایبٹ آباد میں ہے۔

تمام حضرات کی خدمت میں عید مبارک اور السلام علیکم حضور غریب نواز قدس سرہ العزیز کے آستانہ اقدس پر قدم بوقت۔

والسلام

طالب دعا

غلام: محمد کرم شاہ

۱۶/۷/۵۰

عریفہ لکھ چکا تھا کہ حضور کا گرامی نامہ عزت افزاء ہوا ہدیہ سے ناچیز کو جو شرف قبولیت بخشا گیا اس سے دل باغ باغ ہو گیا ہے۔

کل مری سے شیخ فضل حق صاحب کا خط اور آج سعید صاحب کا تار آیا۔ جس میں جلسہ میں شمولیت پر اصرار ہے۔ لیکن میرا ارادہ جانے کا نہیں۔ دین کی تو کوئی بات نہیں خواہ مخواہ ان دنیا داروں کے لیے کون روپیہ اور وقت برباد کرے۔ میں انہیں جواب لکھ دوں گا۔ کہ میں معذور ہوں۔ (۱)

عید مبارک

والسلام

(۱) بزرگانِ چشت دنیا داروں سے ہمیشہ کچھ کچھ رہے ہیں۔ آپ کا طرز عمل بھی اکابرین کے عمل کے مطابق تھا۔



غلام: محمد کرم شاہ

## صاحبزادہ محمد امین الحسنات شاہ صاحب کے نام

۱۹۵۱ء میں حضور ضیاء الامت اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعہ الازھر (مصر) تشریف لے گئے۔ آپ کے والد گرامی نے رخصت کرتے وقت تنبیہ فرمائی تھی کہ کچھ بھی ہو ہر حال میں تعلیم مکمل کرنی ہے۔ حضور ضیاء الامت فرمایا کرتے تھے کہ والد گرامی کی طرف سے جب بھی خط آتا تاریخ مختلف ہوتی لیکن مضمون ایک ہی ہوتا کہ اپنی تمام کوششیں حصول تعلیم میں وقف کر دو حضور غازی اسلام بیمار تھے۔ اپنے متعلقین سے فرمایا۔ اگر میں چل بسوں تو کرم شاہ کو خبر نہ دینا کہ اس کا تعلیمی حرج ہو گا کس قدر آپ کو تعلیم سے رغبت تھی۔ اس کا اندازہ آپ کے گرامی ناموں سے لگایا جاسکتا ہے۔ جن کا عکس حضور ضیاء الامت کے خطوط میں جھلکتا ہے۔ مگر پہلے قبلہ پیر صاحب کا ایک اور خط اپنے ننھے منے بیٹے امین الحسنات شاہ صاحب کے نام ملاحظہ ہو۔ امین الحسنات شاہ صاحب آج بحمد اللہ تعالیٰ حضور ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین ہیں۔

۷۸۷

قاہرہ

۱۱/۳/۵۲

پیارے امین! سلمک اللہ و اخاک و امک

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا خط ملا حالات سے آگاہی ہوئی۔ یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ تم نے مسجد کا راستہ دیکھ لیا۔ یہ رحمن اور رحیم کا گھر ہے۔ یہ اس داتا کا گھر ہے۔ جو اپنے در کے بھکاریوں کو ساری دنیا اور دنیا والوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ مجھے اس کریم سے امید ہے۔ کہ وہ اپنے خاص فضل و کرم سے اپنے گھر کے در کے سوا کوئی اور در تمہیں نہیں دیکھنے دے گا۔ اور یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ تم اذان دیتے ہو۔ اگر یہ سعادت کسی کو نصیب ہو جائے تو اسے اور کوئی تمنا نہیں کرنی چاہیے۔ خدا کرے تمہاری آذان، ملاں کی آذان نہ ہو بلکہ مرد مومن کی آذان ہو۔ تم جانتے ہو مومن کی آذان کیا ہوتی ہے۔ اس سے پہاڑ کانپ اٹھتے ہیں سمندر خشک ہو جاتے ہیں۔ کفر و شرک اور گمراہی کی تاریکیاں فنا ہو جاتی ہیں۔ اور توحید اور نیکی کی روشنی پھیل جاتی ہے۔ اور دنیا منور ہو جاتی ہے۔ مسلمان کا کام صرف اذان دینا ہے۔ تمہارے آقا اور مولا جن کے قدموں کی خاک پر تمہاری ماں اور تمہارے ناچیز باپ کی ناچیز جانیں قربان ہو جائیں اور تمہاری جان بھی قربان ہو۔ انہوں نے اذان دی۔ حضرت حمزہ نے احد میں حضرت سیدنا حسین نے کربلا میں اذان دی۔ اس آذان کو حضرت اجمیری نے اجمیر میں دوہرایا اور وہ ہی آذان حضرت پیر سیال بچپال نے تمہارے جد امجد اور دادا جان کو سکھائی۔ اللہ تعالیٰ اس بت کدہ عالم میں وہ ہی آذان دینے کی تمہیں توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔ بجاہ حبیبہ الکریم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

تم نے یہ نہیں لکھا کہ تم نے اپنے محبوب پاک کا اسم گرامی یاد کیا ہے۔ اور درود شریف پڑھتے ہو یا نہیں۔

امین! یاد رکھنا تم مدینے والے آقا کے غلام ہو۔ تم مدینے والے آقا کے غلام ہو۔ تم

مدینے والے آقا کے غلام ہو اور بس۔ میں تو اس غلامی کا حق ادا نہیں کر سکا اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے کہ اس غلامی کا حق ادا کر سکو خون کے آخری قطرہ تک سانس کی آخری رمق تک! اسے بھولنا نہیں حفیظ میاں (۱) کو بہت بہت پیار خالہ صاحبہ کو سلام کہنا۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## حافظ نور الدین کے نام

حافظ نور الدین مرحوم کا تعلق جوہر آباد ضلع خوشاب سے ہے۔ آپ حضور ضیاء الامت کے اولین ساتھیوں سے ہیں۔ حافظ صاحب نے آپ کی خدمت میں عریضہ لکھا جس کے جواب میں آپ نے یہ خط تحریر فرمایا۔

۷۸۷

قاہرہ

۱۱/۵/۵۲

محبت و مکرم حافظ نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ  
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت دن ہوئے آپ کا محبت نامہ موصول ہوا۔ پڑھ کر از حد دلی خوشی ہوئی۔ اللہ

حفیظ البرکات شاہ صاحب حضور ضیاء الامت کے دوسرے صاحبزادے ہیں ان کا تفصیلی تعارف  
اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے

تعالیٰ آپ کو اس محبت و خلوص کی جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

میں امتحان کی وجہ سے مصروف تھا۔ اس لیے جلدی جواب نہ دے سکا۔ امید ہے کہ آپ ناراض نہیں ہوں گے۔

آپ کے خط کے ہر لفظ سے محبت اور اخلاص کے دریا بہ رہے تھے اللہ تعالیٰ اس محبت کو قائم رکھے۔ جس طرح یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قائم ہوئی ہے۔ اسی طرح اس کی رضا کے لیے باقی رہے آمین۔

کیا آپ کی شادی ہو گئی ہے یا نہیں ہوئی۔ اگر ہو گئی ہو تو مبارک ہو اور اگر نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے جلدی ہو جائے تاکہ آپ کو مبارک باد لکھوں۔ آپ کو بھی کوشش کرنی چاہیے۔

اب تو آپ فصل گندم کی کٹائی وغیرہ سے فارغ ہو چکے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت برکتیں عطا فرمائے آمین۔

امید ہے کہ ملک جلال الدین صاحب سے آپ کی صلح ہو گئی ہوگی۔ انہیں میرا سلام کہنا۔ اور میرے دوست یوسف کی والدہ اور بہنوں کو دعائیں کہنا۔ اور یوسف کی قبر پر جا کر میرا سلام کہنا۔ اور گیارہ بار قل شریف اور درود شریف پڑھ کر اس کی روح کو میری طرف سے تحفہ پیش کرنا تمام پیر بھائیوں کو السلام علیکم خصوصاً گل جہاں صاحب حوالدار سہراب صاحب و محمد خان و شیر محمد و غلام محمد موچی اور تمام پیر بھائیوں کو نام بنام السلام علیکم آج کل تھانیدار شیر محمد صاحب کہاں ہیں۔ ان کی والدہ اور ان کا بچہ اگر وہاں ہوں تو انہیں بھی السلام علیکم

والسلام

آپ کی دعاؤں کا طالب

محمد کرم شاہ

## حضرت پیر محمد شاہ صاحب کے نام

اپنے والد گرامی حضرت پیر محمد شاہ صاحب کے نام عقیدت و محبت بھرا ایک اور خط

جو ۱۹۵۳-۲-۲ کو لکھا گیا ملاحظہ کیجئے۔

۷۸۷

القابرو

۲/۲/۵۳

بخدمت اقدس قبلہ و کعبہ حضرت خواجہ غریب نواز (۱) ادا م اللہ تعالیٰ برکاتکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از اظہار شوق قدم بوسی عرض ہے کہ مکتوب گرامی موجب تنویر بصر و

بصیرت (۲) اور باعث راحت قلب و جاں ہوا الحمد للہ کہ حضور بخیر و عافیت آستانہ عالیہ

(۱) حضرت پیر محمد شاہ صاحب واقعی غریب نواز تھے قیام پاکستان کے وقت لئے پئے مہاجرین جب پاکستان پہنچے تو وہ زندگی کی بنیادی ضرورتوں سے محروم تھے۔ بحیرہ شریف میں آنے والے مہاجرین کی ضروریات کا اہتمام ایک عرصہ تک ننگر شریف سے کیا گیا۔ آپ کی غریب نوازی ہی کے طفیل آج بھی نئی کشمیر کے شکار لوگ ننگر شریف سے منسلک ہیں کھانا رہائش لباس اور دوسری تمام ضروریات کے ساتھ ساتھ روحانی غذا بھی مل رہی ہے۔ اللہم زد و فزد۔

(۲) حضرت غازی اسلام کے گرامی نامے واقعی موجب تنویر بصر و بصیرت تھے۔ پیر محمد کرم شاہ کا سوز و رونا اور علم و معرفت یقیناً انہیں کی تربیت کا ثمرہ ہے۔

(۳) جماعت جند اللہ پیر محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین پر مشتمل ایک جہادی تنظیم ہے۔ جس نے آزادی کشمیر کے لیے آپ کی قیادت میں جہاد کیا اب بھی یہ تنظیم کام کر رہی ہے۔ مگر اس قدر منظم نہیں جس قدر پہلا تھی۔



سیال شریف کی حاضری اور سیالکوٹ دورہ جنہ اللہ (۳) سے مراجعت فرما ہوئے۔  
 مرزائیوں (۱) کے متعلق مفصل احوال پڑھ کر حقیقت واضح ہوئی۔ ہر وقت بارگاہ  
 الہی میں دست بدعا ہوں کہ قادر مطلق ان ابتلاؤں آزمائش کی گھڑیوں میں مسلمانوں کو صبر و  
 استقامت بخشنے اور ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے انہیں ان کے دینی اور دنیاوی  
 مقاصد میں کامیاب فرمائے آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔  
 کتب خانہ (۲) کے متعلق حضور نے جواز راہ بندہ نوازی اور علم پروری تحریر فرمایا  
 ہے۔ اس پر میں اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم کا شکر ادا نہیں کر سکتا جس نے اپنی غایت

(۱) بھیرہ شریف جہاں اولیاء کا مسکن ہے۔ وہاں کسی دور میں یہ شہر مرزائیت کا بھی گڑھ رہا  
 ہے۔ قادیانی دجال کا خلیفہ حکیم نور الدین اسی شہر کا باسی تھا۔ حضور غازی اسلام نے رد مرزائیت  
 میں بہترین کردار ادا کیا۔ آپ کے لخت جگر حضور ضیاء الامت نے اس مشن کو جاری رکھا اور آنے  
 والی نسلوں کو بھی یہ ہی درس دیا کہ اسلام کے لیے اپنی تمام تر کوششیں وقف کر دیں۔ یہی وجہ ہے کہ  
 آپ کے لخت جگر پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب نے نوعمری میں الفتح کے نام سے ایک تنظیم بنائی  
 جس کا مقصد انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزائیت کو جڑ سے اکھیڑ پھینکنا تھا۔ حضرت صاحبزادہ  
 صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی مگر جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ بھم اللہ  
 مرزائیت کے خلاف غازی اسلام کا جاری کردہ خدمات کا سلسلہ آج تک جاری و ساری ہے۔ اس  
 موقع پر یہ لکھنا بے جا نہ ہوگا کہ بھیرہ کی سرزمین نے حضور ضیاء الامت کو پیدا کر کے حکیم نور الدین  
 کا قرض چکا دیا ہے۔

(۲) حضور ضیاء الامت کے والد چاہتے تھے کہ آپ مصر سے دینی کتب خرید کر لائیں تاکہ ازہر سے  
 واپسی پر تحقیقی کام ہو سکے اس کے جواب میں یہ سطور لکھی گئیں۔

قبلہ پیر صاحب لاہریری کو وسیع کرنے کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ یہ لاہریری آج کسی بھی محقق کی  
 ضروریات کو پوری کر سکتی ہے کتابوں میں اضافہ کا سلسلہ جاری ہے۔ گذشتہ سال یہ طے ہوا کہ ہر  
 سال لاہریری کے لیے ایک لاکھ مالیت کی کتب خریدی جائیں گی۔

رحمت اور انتہا کرم سے مجھے ایسا آقا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ظلم ہمایوں کو ہمیشہ ہمیشہ سلامت رکھے غالب نے کیا خوب کہا تھا۔

تم (حضور) سلامت رہو ہزار برس  
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار  
بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ایک عرب شاعر نے کہا ہے۔

وَلَيْسَ يَفُوتُنَا اِنْ عِشْتَ خَيْرٌ

كَفَانَا اِنْ يَطْوُلَ لَكَ الْبَقَاءُ

یعنی اگر حضور سلامت رہیں تو کوئی بھلائی ایسی نہیں جس سے ہم محروم رہیں ہمیں اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے حضور کو ہمیشہ سلامت رکھے آمین۔

کتابیں تو اتنی ہیں۔ کہ بادشاہوں کے خزانے بھی ختم ہو جائیں تو تب بھی ان کی تکمیل نہیں ہو سکتی ان کے لیے سب سے اہم چیز انتخاب کی ہے۔ تاکہ کم سے کم اچھی سے اچھی کتابیں خرید کر سکوں جو میری ضروریات کے لیے کافی ہوں۔ اس کے متعلق اپنے اساتذہ سے بھی مشورہ کروں گا اس کے بعد عرض کروں گا۔ مناسب یہی ہے۔ کہ آہستہ آہستہ کتابیں خریدتا رہوں۔ کیونکہ اس طرح کم قیمت پر مل سکتی ہیں۔ اور ایک ساتھ تمام کتابیں خریدنے میں دقت ہوتی ہے۔

یہاں ایک دوسری یونیورسٹی ہے۔ جس کا نام جامع فؤاد (۱) ہے میں نے سنا کہ وہاں فلسفہ کی تعلیم بہت عمدہ ہوتی ہے۔ چنانچہ کوشش کرنے سے وہاں کے پرنسپل نے مجھے

(۱) جامعہ قاہرہ کا پرانا نام ہے۔

اجازت دے دی کہ ایم اے کی کلاس میں میں فلسفہ کے پروفیسر کے لیکچر سن سکتا ہوں۔ چنانچہ میں فروری کے مہینے سے وہاں حاضر ہوتا ہوں۔ وہاں پڑھائی شام کو ہوتی ہے وہاں مندرجہ ذیل اسلامی فلسفیوں کا فلسفہ پڑھایا جاتا ہے۔

یعقوب (الکندی) فارابی، ابن سینا، الامام غزالی، اور ابن رشد۔ کندی کا فلسفہ ہم ختم کر چکے ہیں۔ فارابی کا ختم ہونے والا ہے۔ ہمارے پروفیسر صاحب بہت ہی قابل ہیں۔ ان کے پڑھانے کا طریقہ بھی بہت عمدہ ہے۔ وہ پہلے یونانی فلسفہ کے تمام نظریات بتاتے ہیں اس کے بعد مسلمان فلسفیوں کا فلسفہ پڑھاتے ہیں۔ پھر ان میں توازن کرتے ہیں کہ کس کی رائے صحیح ہے۔ اور کس کی غلط اور ہمارے مسلمان فلسفی کس حد تک یونانی فلسفیوں سے متاثر ہوئے ہیں۔ ان کے نزدیک تمام مسلمان فلسفیوں سے اعلیٰ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بہت فائدہ ہوگا۔

پروفیسر صاحب فلسفہ کے ڈاکٹر ہیں اور میری طرف تو خاص توجہ فرماتے ہیں۔ اور جو سوال میں پوچھتا ہوں اسے سن کر خوش بھی ہوتے ہیں۔ اور خوب تسلی بخش جواب بھی دیتے ہیں۔ اگر جسم برداشت کر سکتا اور دماغ تھکاوٹ محسوس نہ کرتا تو شاید حضور غریب نواز کے قدموں سے جدائی کا شدید احساس مجھے رات کو ایک منٹ بھی سونے کی اجازت نہ دیتا۔

کبھی تو یہ خیال بہت ستاتا ہے کہ میں حضور غریب نواز کی جوتیاں سیدھی کرنے کی خدمت سے بھی محروم ہوں اور کہیں یہ محرومی حضور غریب نواز کی ناراضگی کا سبب اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب نہ ہو جائے اور پھر نہ دنیا کار ہوں اور نہ آخرت کا۔ لیکن پھر یہ سوچ کر خود بخود مطمئن ہو جاتا ہوں۔ کہ اگر لوگوں کے لڑکے دنیاوی تعلیم یا معمولی

نو کر یوں کی وجہ سے سالہا سال دور رہتے ہیں۔ تو میں تو اللہ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تعلیم کے لیے آیا ہوا ہوں اس لیے یہ میری غیر حاضری جرم تصور نہیں کی جائے گی۔ بلکہ میری عفو تقصیر کا باعث ہوگی اللہ تعالیٰ مجھ عاجز، ناچیز، بے ہنر اور پر عیب پر گنبد خضرا کے اس کریم ساکن کے صدقے نظر کرم فرمائے آمین۔

انشاء اللہ تعالیٰ معراج شریف بھی اس کے اپنے فضل و احسان سے نہایت کامیابی سے گزرے گا۔ پچھلے مہینہ میں نے البدایہ والنہایہ لابن کثیر جو تاریخ کی ایک نہایت معتبر کتاب ہے۔ جو چودہ جلدوں میں ہے۔ سات پونڈ میں خریدی تھی اور امام غزالی کی احیاء العلوم بھی خرید لی ہے۔

حضور کی دعا سے میری صحت بالکل درست ہے۔ قبلہ والدہ ماجدہ صاحبہ نڈظہا کی خدمت میں قدم بوسی۔

تمام اہل لنگر شریف کو نام بنام السلام علیکم

اور تمام معراج شریف پر حاضر ہونے والوں کی خدمت میں سلام مسنون ہم نے بھی اس دفعہ یہاں حضرت سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ (۱) کا عرس شرف کیا تھا۔

والسلام مع الاکرام

طالب دعا

(۱) پختیوں کے سرخیل حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

غلام: محمد کرم شاہ

## محترمہ غلام زینب شاہ صاحبہ کے نام

حضرت پیر محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی علم دوستی کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ کہ آپ نے اپنی تمام اولاد امجاد کو زیور علم سے آراستہ فرمایا حالانکہ ان دنوں دیہاتوں میں بچیوں کی تعلیم کا رواج نہیں تھا محترمہ غلام زینب شاہ سلمھا اللہ تعالیٰ حضور ضیاء الامت کی ہمشیرہ ہیں۔ انھوں نے اپنے بھائی کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا۔ جس میں غالباً مرزائیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا تذکرہ تھا۔ حضور ضیاء الامت نے جواب میں یہ گرامی نامہ ارسال فرمایا۔

۷۸۷

۱۶/۳/۵۳

عزیزہ محترمہ غلام زینب صاحبہ سلمھا اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ

امید ہے کہ بفضلہ تعالیٰ قبلہ والدہ ماجدہ صاحبہ اور آپ سب خیر و عافیت سے ہوں

گے۔

آپ کا محبت نامہ موصول ہوا حالات مندرجہ سے آگاہی ہوئی آپ جب خط لکھتی

ہیں تو کچھ وہاں کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ جو باتیں بھیرہ کے متعلق آپ نے لکھی

اس کا مجھے قطعاً علم نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کو اس امتحان اور آزمائش میں ثابت قدم



رکھے اور کامیاب فرمائے۔ آمین یہ کوئی پہلی بار نہیں ہوا یہ حق اور باطل کی جنگ ابتداء سے ہے اور آخر تک رہے گی۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں حق کا جھنڈا بلند رکھنے کی توفیق دی گئی۔

معراج شریف کے متعلق بہت فکر تھا کہ کہیں حکومت اس میں رکاوٹ نہ ڈالے۔ بہت دعائیں بھی کیں۔ آپ کا خط آنے پر صحیح حالات معلوم ہوں گے۔

حضور غریب نواز کی صحت کیسی ہے؟ ضرور مفصل مطلع کریں۔ اب رمضان شریف قریب آ رہا ہے۔ حضور غریب نواز کی خدمت میں عرض کریں کہ زیادہ محنت نہ فرماویں۔ پچھلے سال بھی طبیعت بوجھ کو نہ اٹھا سکی۔ اور پھر بہت تکلیف ہوئی (۱)۔ اللہ تعالیٰ اس نورانی چاند کو ہمیشہ ہمیشہ منور اور روشن رکھے۔ تاکہ دنیا اس کی نورانی کرنوں سے نور حاصل کرتی رہے۔ آمین بجاہ حبیبہ الامین علیہ الصلوٰۃ والسلام

بے بے صاحبہ (۲) کی طبیعت کیسی ہے؟ خانم (۳) اور اختر (۴) کیسی ہیں؟ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین عزیز ی مظفرہ بیگم (۵) صاحب کو بہت بہت سلام اور دعائیں۔

قبلہ اماں جان کی خدمت میں قدم بوسی

عزیز احمد طارق، اولیس، بلال، امین، اور حفیظ، سعیدہ اور کلثوم (۶) سب کو پیار آج کل لنگر شریف میں جو کام کرتی ہیں (۷)۔ انہیں بھی دعوات

والسلام

طالب دعا

(حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں)

(۱) جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ آپ رمضان المبارک میں تراویح اور نوافل میں خود قرآن کریم سنایا کرتے تھے۔ بہنہ سانی اور بیماری کی وجہ سے طبیعت منقح ہو جاتی ان سطور سے اسی طرف اشارہ ہے۔

(۲) حضور ضیاء الامت کی بڑی ہمیشہ جنہوں نے تھوڑا عرصہ پہلے رحلت فرمائی۔ آپ عقد نکاح چچا زاد پیر جمال شاہ صاحب سے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صالح اولاد سے نوازا اور اس خط کے آخر میں مذکور شخصیات احمد طارق، اولیس، بلال اور سعیدہ آپ ہی کی اولاد ہیں۔ پیر زادہ اولیس کو حضور ضیاء الامت کی دامادی کا شرف حاصل ہے۔

(۳) یہ بھی آپ کی ہمیشہ ہیں۔ ان کا عقد نکاح پیر عبد اللہ، شاہ صاحب سے ہوا آپ اس جہان فانی سے پردہ فرما چکی ہیں پیر زاد احمد جنید شاہ آپ ہی کے بیٹے ہیں۔

(۴) یہ بھی حضور کی سگی بہن ہیں ان کا عقد پیر معین الدین شاہ صاحب سے ہوا۔ معین الدین شاہ صاحب مرحوم دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کی تعمیر و ترقی کے لیے تادم وصال کوشاں رہے اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جیلہ کو شرف قبول عطا فرمائے پیر زاد رفیع الدین شاہ صاحب انہی کے صاحبزادے ہیں۔ رفیع الدین شاہ صاحب کو حضور ضیاء الامت کی دامادی کا شرف بھی حاصل ہے۔

(۵) حضرت پیر محمد شاہ صاحب کے پھوپھی زاد بھائی کی بیٹی ہیں آپ کا خاندان کوڑھ (پنڈو ادنخان) میں رہائش پذیر ہے۔

(۶) پیر عبد اللہ شاہ صاحب کی صاحبزادی اور پیر زادہ احمد جنید شاہ کی بہن جو داعی اجل کو لبیک کہہ چکی ہیں۔

(۷) لنگر شریف میں کام کرنے والی خواتین باقاعدہ ملازم نہیں ہوتیں بلکہ عموماً وہ خواتین خدمات سرانجام دیتی ہیں جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ لنگر شریف سے نہ صرف ان کی مادی ضروریات پوری کی جاتی ہیں بلکہ ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت کا بھی اعلیٰ درجے پر اہتمام کیا جاتا ہے۔

## محترمہ غلام زینب شاہ صاحبہ کے نام

عموماً قریب رہنے والے لوگ اور خصوصاً بہن بھائی بے تکلف ہوتے ہیں۔ اور یہی لوگ کسی شخصیت کے بڑے نقاد بھی ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ زندگی کے ایک ایک لمحے سے واقف ہونے کی وجہ سے جو رائے قائم کرتے ہیں وہ کبھی غلط نہیں ہوتی۔ انسان دوسرے لوگوں کو دھوکا دے سکتا ہے۔ ان کے سامنے تکلف و تصنع کا مظاہرہ کر سکتا ہے لیکن قریب ترین ساتھیوں کو جلوت و خلوت کے دوستوں کو اپنے بہن بھائیوں کو کوئی کہاں تک دھوکا دے گا۔ اگر یہ لوگ کسی کی عقیدت و محبت کا دم بھرتے ہیں تو جان لیجیے کہ وہ آدمی واقعی صاحب کردار اور قد آور شخصیت کا حامل ہے۔ اور اس کی زندگی میں کہیں جھول نہیں۔ آپ کی ہمیشہ صاحبہ آپ سے اس قدر محبت کرتی تھی اور آپ کے اخلاق کریمانہ سے اس حد تک متاثر تھی۔ کہ بغیر وضو آپ کو خط نہیں لکھتی تھی۔ عریضہ ارسال کرنے میں تاخیر جس کا تذکرہ آپ آنے والی سطور میں پڑھیں گے۔ اس کی وجہ ایام خاص میں طہارت کا اہتمام نہ ہو سکتا ہے

۷۸۷

۲۴/۷/۱۹۵۳

عزیزہ محترمہ غلام زینب صاحبہ سلھا اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امیدوار ہوں کہ حضور غریب نواز قبلہ اماں جان اور آپ تمام بخیر و عافیت ہوں گے۔ میں بھی بفضل تعالیٰ بخیریت ہوں۔ اب تو آپ بھی بہت ٹھہر ٹھہر کر خط لکھتی ہیں۔ شاید کچھ تھک سی گئی ہیں۔ آخر انسان تھک بھی تو جاتا ہے۔ چھ ماہ سال کی بات ہو تو کوئی ہمت بھی کرے جب سالوں سے بھی بات تجاوز کر جائے تو انسان ہمت ہار ہی جاتا ہے۔ بہر حال میں تو آپ کے لیے اور تمام عزیز یان کے لیے ہر وقت بارگاہ الہی میں دعائیں کرتا رہتا ہوں چند روز ہوئے قبلہ اماں جان کو خواب میں دیکھا۔ قبلہ حضرت صاحب غریب نواز سیال شریف کی خدمت میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ اور میرے لیے دعائیں منگوا رہی ہیں۔ یہ خواب دیکھ کر مجھے بہت ہی خوشی اور تسلی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ضرور اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ان کی دعائیں قبول فرمائے گا۔ اور مجھ سے کچھ اپنے دین کی خدمت لے گا۔

اس ہفتہ تو یہاں بھی اس قدر گرمی تھی۔ کہ ٹوبہ یاد آ گیا لیکن اب پھر موسم تبدیل ہو رہا ہے۔ اور گرمی کی شدت کم ہو گئی ہے۔ آج کل وہاں تو بہت سخت گرمی ہوگی۔ کیا کچھ بارش ہو رہی ہے؟ سنا تھا کہ دریاؤں میں پانی بہت آیا ہوا ہے۔ کہیں طغیانی تو نہیں آئی۔ آپ کی صحت کیسی ہے؟ گرمیوں میں اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں۔

آج کل تو آپ کے بھائی جان (۱) بھی وہیں تشریف فرما ہیں۔ خوب مجلس جمتی ہو گی۔ اور رنگارنگ کے لطفیے ہوتے ہوں گے۔ خصوصاً ناشتہ کا وقت تو بہت ہی دل فریب

(۱) ڈاکٹر حیدر شاہ صاحب

(۲) نورانی چاند کا اشارہ حضور پیر محمد شاہ صاحب کی طرف ہے۔

ہوتا ہوگا آپ سب اس نورانی چاند (۲) کے ارد گرد تاروں کی طرح جمع ہوتے ہوں گے۔ اور فضا نور سے بھر جاتی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی جلدی یہ منظر دکھائے آمین۔

آج ہی پھوپھی غلام بی صاحبہ (۱) کا خط آیا ہے۔ جس میں اس نے لکھا ہے کہ وہ حج پر جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے۔ اس کا شوق اور محبت اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا اور اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار کی آستانہ بوسی کی توفیق بخشی اللہ تعالیٰ ہم کو بھی یہ شرف نصیب فرمائے آمین۔

امین نے جو کراچی کا کرایہ جمع کرنے کے لیے بگھی بنائی تھی وہ ہے یا اس نے توڑ دی ہے ضرور لکھیں۔

قبلہ اماں جان کی خدمت میں قدم بوسی باقی اگر کوئی پوچھے تو سلام اور دعوات

والسلام

دعا گو

محمد کرم شاہ

## محترمہ غلام زینب شاہ صاحبہ کے نام

پچھلے خط میں آپ نے جواب میں تاخیر کا شکوہ کیا تھا اس لیے

محترمہ غلام زینب صاحبہ نے آپ کو یکے بعد دیگرے دو خط لکھے۔

جواب میں آپ نے یہ گرامی نامہ تحریر فرمایا۔

۷۸۷

(۱) غلام بی صاحبہ کا تعلق دیودال ضلع سرگودھا سے ہے۔ آپ لنگر شریف میں خدمت سرانجام دیتی تھیں۔ اب بھی بقید حیات ہیں۔ لیکن بہت عمر رسیدہ ہیں۔

۴/۱/۵۴

عزیزہ محترمہ غلام زینب صاحبہ سلمھا اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کے دونوں گرامی نامے موصول ہوئے آپ کی صحت کی خبر پڑھ کر از حد خوشی ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کامل عطا فرمائے آمین۔ آپ اپنے خطوط میں جس محبت اور جن جذبات کا اظہار کرتی ہیں انھیں پڑھ کر میری روح کو فرحت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دعائیں منظور فرمائے اور مجھے اسلام کی صحیح اور بیش از بیش خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماوے آمین۔

آپ اپنے بھتیجیوں (۱) کو سمجھایا کریں کہ اپنے رب سے اس کی رضا اور محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت مانگا کریں۔ کاریں وغیرہ سب بے کار چیزیں ہیں۔ اگر اس کی رضا حاصل ہو جائے تو زمین و آسمان اپنے ہو جاتے ہیں اور اگر کاریں ہوں اس کی رضانا ہو تو کیا حاصل؟ ایک روز ہارون الرشید نے اپنے تمام غلاموں سے کہا آج جس جس چیز پر کوئی ہاتھ رکھے گا میں وہ چیز اسے دے دوں گا۔ سب دوڑے کسی نے گھوڑے پر کسی نے سونے پر کسی نے جواہرات پر ہاتھ رکھا ایک غلام آگے بڑھا اور خاموشی سے ہارون الرشید کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔ ہارون نے اسے کھڑا دیکھ کر پوچھا تم یہاں بے کاریوں کھڑے ہو، جاؤ کسی چیز پر تم کھی ہاتھ رکھ دو اس غلام نے جواب دیا کہ کسی نے کسی چیز پر ہاتھ کھا کسی نے کسی چیز پر میں نے تم پر ہاتھ رکھ دیا کہ تو میرا ہو جائے

(۱) اشارہ صاحبزادہ محمد امین الحسنات شاہ صاحب اور حفیظ البرکات شاہ صاحب کی طرف ہے جو اس وقت بہت چھوٹے تھے۔



کیوں کہ جسکا تو ہو سب چیزیں اس کی ہیں امین کو کبھی سمجھایا کریں کہ اپنے رب پر ہاتھ رکھے تو کاریں اور کاروں والے سب اس کے ہیں اب جو سبق آپ اسے سکھائیں گی۔ وہ اس کے دل پر نقش ہو جائے گا جس کی محبت اب اس کے دل میں پیدا ہوگئی وہ اس کے دل سے نہیں نکلے گی۔ میں نہیں چاہتا کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور عشق کے بغیر کچھ اور چیز ہو۔

دیکھئے میری پیاری بہن! اللہ تعالیٰ کے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور وہ خود غفور رحیم ہے اگر اس کے سامنے کوئی دامن پھیلائے تو وہ خوش ہوتا ہے اور جو مانگا جائے وہ عطا فرماتا ہے۔ تو ہم اس سے اس کے بغیر اور کیوں مانگیں۔

اگر آپ کے سامنے بے شمار چیزیں پڑی ہوں۔ مٹی کے روغنی برتن تانبے کے چمکیلے برتن چاندی اور سونے کے زیور اور ان کے ساتھ ہی ایک الماس کا ٹکڑا پڑا ہو اور آپ کو اجازت دی جائے کہ ان میں سے جو چیز چاہو لے لو تو آپ کیا اٹھائیں گی؟ یقیناً الماس کا ٹکڑا۔ کیونکہ اس کے مقابلے میں اور تمام چیزیں بیچ ہیں۔ اور اگر کوئی الماس کو چھوڑ کر مٹی یا تانبے کا برتن اٹھالے کیونکہ وہ بہت چمک دار ہے۔ یا چاندی کی پازیب اٹھائے کیونکہ اس سے پاؤں خوبصورت ہو جاتے ہیں۔ یا سونے کا ہارا اٹھالے تو کیا آپ اسے کہیں گی نہیں کہ یہ تو بے وقوف ہے یا جاہل ہے۔ اگر الماس اٹھاتا تو ہمیں سب کچھ آجاتا۔ یہی حال ہے ہمارا۔ دولت ہے، مال ہے، مکان ہے، عزت ہے اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اس کا محبوب ہے۔ اگر انسان کی قسمت اچھی ہو تو سب کچھ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کو پسند کر لے۔

اس لیے آپ امین کو سمجھایا کریں کہ ٹھیکریاں اکٹھی نہ کیا کرو۔ ٹھیکریوں کو چن چن

کر تم ڈھیر بھی لگا دو تو ان کی کوئی قیمت نہیں۔ اپنے رب کریم کی محبت کا موتی تلاش کیا کرو۔ اگر مل گیا تو گویا سب کچھ مل گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی محبت اور اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا فرمائے ہم اس کے ہو جائیں۔ اور وہ ہمارا ہو جائے۔ آمین  
یا رب العالمین بجاہ رحمۃ اللعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

پھوپھی غلام بی صاحبہ کا خط پڑھ کر افسوس بھی ہوا اور خوشی بھی۔ اس کے لیے بھی موقع ہے۔ وہ سب کچھ چھوڑ کر اپنے مولا کو پسند کرے۔

میں نے خط بہت لمبا کر دیا آپ پڑھتے پڑھتے تھک گئی ہوں گی۔  
لیکن کیا کروں یہ پڑھ کر افسوس ہوا کہ ٹوپی والے کے دربار کے جھاڑو بردار کا لڑکا اپنے رب سے اس کے بغیر کچھ اور مانگتا ہے (۱) اور اس کی دانا پھوپھی اسے منع نہیں کرتی۔ آپ ان دونوں کی ایسی پرورش کریں کہ اللہ تعالیٰ انکے گلوں میں اپنے محبوب کی غلامی کا طوق ڈال دے اور میرے لیے اور ان کے لیے حضور غریب نواز سے بھی ایسی ہی دعا کرایا کریں اور قبلہ اماں ان کی خدمت میں بھی ایسے ہی عرض کریں اور خود بھی یہی دعا مانگا کریں۔

قبلہ اماں جان کی طبیعت کیسی ہے؟ میری طرف سے بہت بہت قدم بوسی اور دعا کے لیے عرض کریں۔ بے صاحبہ کی صحت کا کیا حال ہے؟ خانم کیسی ہے؟ میری طرف سے دعائیں اور پیار تمام لنگر شریف میں کام کرنے والیوں کو السلام علیکم

والسلام

دعا گو

۱۔ یہ سطور تعلیمات، تصوف کا نچوڑ ہیں۔ بقول شاعر

کچھ اور مانگنا میرے مشرب میں کفر ہے

لا اپنا ہاتھ دے میرے دست سوال میں

محمد کرم شاہ

## محترمہ غلام زینب شاہ صاحبہ کے نام

غلام زینب شاہ صاحبہ کے نام ایک خط جو حضور ضیاء الامت نے بیت المقدس سے ارسال فرمایا۔ بیت المقدس وہ بابرکت مقام ہے۔ جس کا ذکر سورۃ بنی اسرائیل میں آیا ہے۔ مسجد اقصیٰ کے ارگرد کئی انبیاء علیہم السلام کے مزارات ہیں حضور ضیاء الامت قیام مصر کے دوران انبیاء علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور وہاں سے یہ خط اپنی ہمیشہ کے نام تحریر فرمایا۔ اس خط پر تاریخ کا اندازہ نہیں ہے۔

۷۸۷

بیت المقدس

عزیزہ محترمہ غلام زینب صاحبہ سلمھا اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

محبت نامہ موصول ہوا جسے پڑھ کر از حد خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا نہیں کر سکتا۔ جس نے ان مقدس مقامات کی زیارت کرائی اور انبیائے کرام اور اولیائے عظام کی قدم بوسی کی توفیق بخشی اور اس کی رحمت و کرم سے امیدوار ہوں کہ وہ آئندہ بھی ہم سب پر یہ عنایتیں اور رحمتیں ہمیشہ رکھے گا۔ سب کے لیے بارگاہ الہی میں عاجزانہ عرضیں کیں۔ اور خانم کے لیے سب سے زیادہ امید ہے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے قبول فرمائے گا۔

انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ پڑھ کر سنیچر کی صبح روانہ ہو جاؤں گا آپ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ خیریت سے پہنچائے اور یہ حاضری منظور فرمائے آمین۔

قبلہ اماں جان کی خدمت اقدس میں قدم بوسی بے بے صاحبہ، خانم چراغ اختر کو بہت بہت سلام و دعائیں عزیز احمد طارق شاہ، احمد اولیس، سعیدہ کلثوم، سب کو پیار جنابہ چچی صاحبہ کی خدمت میں سلام عرض کریں۔ اخوانم پیر عبد اللہ شاہ صاحب عزیزم غلام معین الدین شاہ صاحب کو السلام علیکم۔ تمام لنگر شریف والیوں کو دعوات

والسلام

دعا گو

محمد کرم شاہ

## میاں محمد اسلم کے نام

میاں محمد اسلم مغفورہ کوٹلی بہرام سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ حضور ضیاء الامت کے والد گرامی حضرت پیر محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت رکھتے تھے۔ میاں صاحب کو اللہ تعالیٰ نے گونا گوں خوبیوں سے نوازا تھا آستانہ عالیہ سے ان کی وابستگی جنون کی حد تک تھی۔ گویا ان کی زندگی کا مقصد وحیدان فقیروں کے در کی جاروب کشی تھا۔ وہ اس قافلہ سالار کے ان اولین ساتھیوں میں سے ہیں۔ جن کی شب و روز محنت سے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کا قیام عمل میں آیا اور رو بہ ترقی ہوا۔ ۲۴/۸/۱۹۵۵ کو قبلہ حضور ضیاء الامت نے میاں صاحب کے

عریضہ کے جواب میں یہ والا نامہ تحریر فرمایا۔  
محبی مخلصی عزیز محمد اسلم صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

آپ کا خط آئے کافی دن گزر گئے۔ اور جواب نہ دے سکا جس کی وجہ یہ تھی کہ لنگر شریف کی بینک کی تعمیر کا کام بہت زور سے شروع تھا۔ اور ذرا فرصت نہ مل سکی۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ آپ کو انتظار کی زحمت اٹھانا پڑی۔

آپ کے شریک کار کے متعلق میری رائے تو یہ ہے۔ کہ شادی تک آپ اس کو ملتوی رکھیں۔ لیکن اس مدت میں آپ اس پر ایسا بھروسہ بھی نہ کریں۔ کہ وہ آپ کو مزید نقصان پہنچا سکے۔ اپنی رقم اور اس کا حساب اپنے قابو میں رکھیں۔ اور اس سے جو کام لینا ہو وہ لیتے رہیں۔ اس کے بعد دیکھا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کی جناب اقدس میں التجا ہے کہ وہ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور ہر قسم کے نقصان سے آپ کو محفوظ رکھے آمین ثم آمین۔

عزیز محمد انور (۱) کو سلام مسنون گھر میں دعوات قبلہ حضرت صاحب (۲) مدظلہ الاقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت اچھی ہے اور آپ سلام فرماتے ہیں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

(۱) میاں محمد اسلم کے چھوٹے بھائی جو داعی اجل کو لبیک کہہ چکے ہیں۔

(۲) حضور پیر محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بقید حیات تھے آپ ہی کی طرف اشارہ ہے۔

پہلے خط میں آپ نے کتاب کے بارے میں دریافت کیا تھا کتاب کے نسخے موجود ہیں۔ جتنی آپ کو ضرورت ہو بھیجے جاسکتے ہیں۔ ”پیمان سرفروش“ جتنا آپ کہیں گے۔ مفت بھیجا جائے گا۔ اور سب خیریت ہے۔

## میاں محمد اسلم کے نام

اہل طریقت کو ہر گام پر مرشد کی رہنمائی درکار ہوتی ہے۔ اور معمولی باتوں میں بھی وہ اپنے مرشد سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ ایسے ہی جذبات پر مشتمل ایک خط میاں صاحب نے حضور ضیاء الامت کو ارسال خدمت کیا جس کے جواب میں آپ نے یہ گرامی نامہ تحریر فرمایا۔ یقیناً وہ لوگ خوش قسمت ہیں جنہیں ہر کام میں اللہ اور اس کے رسول کی رضا مطلوب ہوتی ہے۔ اور وہ کوئی قدم اپنے شیخ طریقت کی اجازت کے بغیر نہیں اٹھاتے شاید ایسے ہی لوگوں کے لیے شیطان نے کہا تھا۔ میں تمام کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے مخلص بندوں کے۔ ولایت اور بصیرت کے نور میں چلنے والے راہی نہ تو کبھی درماندہ ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی راہ راست سے بھٹکتے ہیں۔

۷۸۷

۸-۳-۵۶

عزیزم القدر محمد اسلم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کل آپ کو خط لکھا تھا۔ امید ہے پہنچ گیا ہوگا۔ اب دوسرا خط آپ کا ملا جو ابنا تحریر ہے کہ حضور غریب نواز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اگر وہ لڑکانیک شریف اور محنتی ہے تو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے رشتہ کر دیں اللہ تعالیٰ اسے بابرکت کرے اور طرفین کے لیے خوشی اور سعادت کا باعث ہو۔ امین

تمام احباب کو سلام مسنون

والسلام

محمد کرم شاہ

## میاں محمد اسلم کے نام

میاں صاحب کو حضور ضیاء الامت کے خاندان سے جو عقیدت و محبت تھی وہ احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ کیونکہ محبتوں کے سمندر بے حد گہرے ہوتے ہیں۔ حضور ضیاء الامت بھی ان سے خصوصی شفقت برتتے تھے۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے میاں صاحب کی مثال بدری صحابہ کی سی ہے کہ انہوں نے مشکل وقت میں ہمارا ساتھ دیا۔ جب کہ اس کٹھن راہ پر کوئی دو قدم چلنے کو تیار نہیں تھا۔ حضور ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی پیر حیدر شاہ صاحب اور چچا زاد بھائی پیرزادہ محبوب شاہ صاحب کی شادی کے موقع پر لکھا گیا یہ والا نامہ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷/۳/۵۶

محبت و مخلص عزیز میاں محمد اسلم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ



السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں آج آپ کو اطلاع دینے والا تھا کہ بفضلہ تعالیٰ پیرزادہ غلام حیدر شاہ صاحب کی شادی کی تاریخ مقرر ہو گئی ہے کہ میاں ناجہ (۱) پہنچ گیا اور اس نے ایسی بات آ کر بتائی جسے سن کر بہت افسوس ہوا ہم نے اسے ہرگز آپ کی طرف نہیں بھیجا تھا اور نہ ہی ہمارا یہ طریقہ ہے۔ کوئی شخص بھی اگر آپ کے سامنے آ کر کچھ مانگے خواہ وہ کوئی ہمارا رشتہ دار بھی ہو تو وہ ہمارا بھیجا ہوا نہیں ہوگا اور اگر آپ اس کو کچھ دیں گے تو حضور اس سے راضی نہیں ہوں گے۔

بلکہ ناراض ہوں گے۔ آپ ہمیشہ اس کا خیال رکھا کریں۔

عزیزم پیرزادہ غلام حیدر شاہ صاحب کی برات اٹھارہ شعبان کو مقرر ہوئی ہے۔ اور عزیزم پیرزادہ محبوب شاہ صاحب کی برات انیس شعبان مقرر ہوئی ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان تقریبوں کو خوشی و مسرت کا باعث کرے اور حضور غریب نواز کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین حضور غریب نواز کی طرف سے خصوصی دعوات

دعا گو: محمد کرم شاہ

نوٹ:- سائیں میاں ناجہ کی رقم فوراً وصول کریں۔ رقم پچاس روپیہ ہے۔ تاکید

(۱) سائیں میاں ناجہ لنگم شریف کے دیرینہ خادموں میں سے تھے ساری زندگی پیرخانہ کی خدمت میں گزاری کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بے پناہ طاقت سے نوازا تھا۔ روحانی قوت کے ساتھ ساتھ جسمانی قوت بھی اس بلا کی تھی کہ روضہ شریف کی تعمیر کے دوران ایک ہاتھ سے انٹینس اوپر پھینکتے جبکہ دوسرا کوئی اس ہارے سوچ ہی نہیں سکتا تھا۔

## مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی کے نام

مولانا محمد عمر اچھروی رحمتہ اللہ علیہ اہل سنت کے ممتاز علماء میں سے ہیں آپ نے زندگی بھر فرق باطلہ سے مناظرے کیے اور انہیں ہر میدان میں نیچا دکھایا اہل سنت و جماعت آپ کے مواعظ حسنة سننے کے لیے بے تاب رہتے تھے۔ پیر بھائیوں کی اصلاح عقائد کے لیے آپ نے اپنے جد امجد حضرت پیر امیر شاہ صاحب کے عرس شریف کی تقریب کے لیے مولانا محمد عمر کو دعوت دی اور یہ خط ان کے نام ارسال کیا۔

۷۸۷

بھیرہ

۲۶/۱۲/۵۶

ذوالفضل العزیز والحمد للہ الاٹیل حضرت مولانا صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

مزاج اقدس!

جناب سے شرف ملاقات کا شوق تو مدت سے ہے لیکن کسی تقریب کا منتظر تھا الحمد للہ کہ وہ تقریب سعید تو آ ہی گئی۔ خدا کرے کہ میری اس آرزو کے پورا ہونے کے لیے یہ ہی ساعت مقدر ہو۔

۹/۱۰ جماد الثانی ۲۳/۲۳ جنوری بروز پیر و منگل میرے جد امجد قدس سرہ کا عرس

مبارک ہے۔ حضرت قبلہ والد ماجد مدظلہ کی اور تمام اہل سنت کی یہ انتہائی خواہش ہے کہ جناب قدم رنجہ فرما کر اپنے انفاس قدسیہ سے مردہ دلوں کو حیات نوار زانی فرمائیں گے۔ اس نیاز مندانہ گزارش کی مقبولیت کا ثرودہ سنتے ہی کرایہ ارسال خدمت کر دیا جائے گا۔

ازراہ کرم جواب سے جلدی سرفراز فرمائیں۔

السلام

نیاز مند

محمد کرم شاہ

## میاں محمد اسلم اور میاں محمد انور کے نام

میاں محمد اسلم اور میاں محمد انور کے نام ایک محبت نامہ ملاحظہ کیجئے جو  
۵۷-۴-۳۰ کو ان کے عریضہ کے جواب میں لکھا گیا۔

۷۸۷

بھیرہ

۲۳-۴-۵۷

محبی مخلصی محمد اسلم، محمد انور صاحبان سلمہما اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ موصول ہوا آپکی خیریت کی خبر پڑھ کر مسرت قلبی ہوئی اللہ تعالیٰ آپکے جذبہ محبت کو اور ترقی دے اور مجھے یہ جذبہ عطا فرمادے آمین لوگ ساری عمر اکسیرگی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں ان گم کردہ راہوں کو کون بتائے کہ محبت وہ اکسیر ہے۔ جو

انسان کو فرشتوں سے بھی بڑھا دیتی ہے۔ میرے لیے خاص دعا فرمایا کریں۔  
 اب پیر بھائی (جن کے نام آپ کو بتائے تھے) اتوار صبح سویرے کی گارمی پر ضرور  
 پہنچ جائیں۔ دربار شریف پر سب خیریت ہے۔ آپ کی اور جملہ احباب کی خیریت دین و  
 دنیا کے لیے بارگاہ الہی میں دست بدعا ہوں۔

والسلام

مخلص :- محمد کرم شاہ

## میاں محمد اسلم و میاں محمد انور کے نام

رمضان المبارک کی مبارک ساعتوں میں انہی برادران کے نام  
 لکھا گیا ایک نصیحت آموز خط ملاحظہ فرمائیں۔ یقیناً یہ خط آپ کی  
 روحانی بالیدگی کا سبب بنے گا۔

۷۸۷

۲۶ رمضان المبارک

مجان و مخلصان عزیزان محمد اسلم و محمد انور صاحبان سلمھما اللہ تعالیٰ

السلام علیکم

الحمد للہ آپ سب خیریت سے ہیں۔

آپ کے ارسال کردہ مبلغات پہنچ گئے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی یہ قربانی قبول  
 فرماوے آمین ثم آمین رسید ارسال ہے۔ رمضان شریف خیریت سے گزر رہا ہے۔ اب  
 جو چند روز باقی رہ گئے ہیں آپ بھی انہیں ذکر الہی میں بسر فرمادیں۔ معلوم نہیں آئندہ  
 مجال کون ہوگا اور کون نہیں ہوگا حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ

عبادت انسان اس طرح کرے جیسے کل اسے دنیا سے کوچ کرنا ہے۔ اور رزق اس طرح کمائے جیسے اسے ہمیشہ رہنا ہے۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اتفاق بھی دے اور دینی اور دنیاوی ترقیاں عطا فرما دے آمین۔

عزیز افتخار (۱) کو پیار گھر میں سب کو فرداً فرداً دعا و سلام۔ جملہ پیر بھائیوں کو سلام مسنون عرس شریف کا پروگرام تو آپ سب کو معلوم ہی ہے۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## میاں محمد اسلم کے نام

حضور ضیاء الامت کو میاں صاحب سے جو خصوصی تعلق خاطر تھا اس کا اندازہ اس خط سے لگایا جاسکتا ہے۔

۷۸۷

محی مخلصی محمد اسلم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کے دونوں محبت نامے موصول ہوئے یہ خیال تھا کہ عرس شریف پر ملاقات

(۱) افتخار احسن صاحب میاں محمد اسلم کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ دارالعلوم سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے ایل۔ ایل۔ بی کیا۔ ان دنوں ادارہ تحقیقات اسلامیہ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

ہوگی۔ واپسی خط کی کیا ضرورت ہے؟ لیکن جب بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہوں آپ کی پیاری صورت آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ تعلق قائم رکھے۔ اور اس کا مقصد اسکی رضا و خوشنودی ہو میاں انور صاحب کا کیا حال ہے؟ بچے کیسے ہیں؟ رمضان شریف کیسا نزر رہا ہے؟۔

یہاں انٹرنٹ شریف میں ہر طرح خیریت ہے۔ سب آپ کے لیے دعا گو ہیں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

سجادہ نشین بھیرہ

## میاں محمد اسلم کے نام

جہاں حضور ضیاء الامت میاں صاحب مرحوم اور آپ کے خاندان سے خصوصی محبت رکھتے تھے۔ وہاں میاں صاحب اور آپ کے خاندان کے لوگ آپ پر جان نچھاور کرتے تھے۔ سردیوں کے موسم میں ایک محبت بھرا تحفہ میاں صاحب اور ان کے اہل خانہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں بھیجا گیا یہ تحائف جو بظاہر معمولی چیز محسوس ہوتے ہیں۔ اہل دل کے لیے دلی کیفیات اور جذبوں کے ترجمان ہوتے ہیں۔ اگر اس تحفہ کو اس تناظر میں نہ دیکھا جائے تو خط کی کوئی اہمیت نہیں رہ جاتی۔ جن لوگوں نے محبت کا ایک گھونٹ بھی پیا ہے وہ خط کے مندرجات سے ضرور حظ وافر اٹھائیں گے۔ آپ لکھتے ہیں۔

محبی مخلصی میاں محمد اسلم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

پرسوں آپ کا محبت نامہ ملا۔ کل آپ کا مرسلہ سویٹر موصول ہوا۔ کل جمعہ تھا۔ اسی روز اسے پہنا اور پہن کر جمعہ ادا کیا اور آپ کے لیے بارگاہ الہی میں التجائیں کیں۔ اور جس بہن نے دن رات ایک کر کے چند دنوں میں ایسا عمدہ اور نفیس سویٹر عین سردی کے موسم میں بنا کر بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے عزت، آرام، خوشی، ایمان اور اپنا سرتاج ہمیشہ نصیب فرمائے اور اس کے بچوں کو اقبال مند اور سعادت مند فرماوے آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سویٹر مجھے بہت پسند ہے۔ اور جس کسی نے دیکھا اس نے بہت پسند کیا اور سب خیریت ہے۔ میاں انور صاحب کا کیا حال ہے۔ عزیزان افتخار (۱)، اعجاز (۲)، سعید (۳)، وغیرہ کو پیار گھر میں دعوات۔

جملہ پیر بھائیوں کو سلام مسنون اپنے والد محترم کو خصوصی السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ مقدمہ میں بھی آپ کو شاندار کامیابی عطا فرماوے آمین۔

والسلام

محمد کرم شاہ

سجادہ نشین بھیرہ

(۱-۲-۳) افتخار اور اعجاز میاں اسلم کے بیٹے ہیں۔ اور محمد سعید میاں محمد انور کے بیٹے ہیں۔



## میاں محمد اسلم کے نام

میاں برادران کو اللہ تعالیٰ نے ترقی دی ان کی مصنوعات کی برآمد شروع ہوئی انھیں مبارک باد دی اور یہ والا نامہ تحریر فرمایا۔

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کی تعمیر کے سلسلہ میں اہل خاندان کی ڈیوٹیاں لگائیں۔ یہ خط ظاہر کرتا ہے۔ کہ حضور اس خاندان پر مکمل اعتماد رکھتے تھے۔ اور یہ بھی آپ کی خدمت کو سعادت سمجھتے تھے۔ میاں صاحب نے نہ صرف اپنی جیب خاص سے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کی مدد کی بلکہ گھر گھر جا کر لوگوں کو دین حنیف کی خدمت کی تلقین کی اور طلبہ کے قیام و طعام کا اہتمام کیا ایسے مخلص کارکنوں کی شبانہ روز روز محنت سے ہی آج دارالعلوم محمدیہ غوثیہ دنیا کے بہترین تعلیمی اداروں میں شمار ہوتا ہے۔

۷۸۷

۶۳-۱-۲۳

محبت و مکرم میاں محمد اسلم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام رحمۃ اللہ

اس دفعہ تو آپ نے خوب انتظار کرائی حتیٰ کہ پریشانی ہونے لگی۔ لیکن میاں انور

صاحب نے خیریت کی خبر دی تو اطمینان ہوا۔

مال کے سپلائی کرنے کی مبارک ہو۔ میرا دل چاہتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بڑی

ترقی دے تاکہ دنیا کو معلوم ہو کہ ترقی کار از اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت اور اللہ تعالیٰ

سُیوب کی غامی میں ہے۔ نہ کہ اس کی نافرمانی میں اور قارون کی طرح مال جمع کرنے میں۔

آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے حضور غریب نواز قدس سرہ کے عرس مبارک پر دارالعلوم (ا) کی تعمیر شروع کرنے کا ارادہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ، اس کے نقشہ کے لیے پاکستان کے مانیہ مازماہرا نجینتر چغتائی گذشتہ سینیچر کو آئے تھے۔

ال چاہتا ہے۔ اللہ کے دین کا یہ دارالعلوم ہر طرح سے بے مثل ہو۔ اس کی عمارت ہو تو بے نظیر اور کام ہو تو بے عدیل۔

سیمنٹ کا اسٹیمیٹ ۵۰۰ بوری تھا۔ جسے دارالعلوم خرید نہیں سکتا تھا۔ اس لیے میں نے ان بوریوں کو اپنے خاص الخاص دوستوں میں بانٹ دیا ہے۔ اس طرح افتخار کے حصہ میں پانچ اور اس والدہ کے حصہ میں پانچ بوریاں آئی ہیں۔ اگر انھیں منظور ہو تو ساڑھے سات روپیہ فی بوری کے حساب سے رمضان شریف میں یہ رقم بھیج دیں۔ آپ کے ذمہ کوئی بوری نہیں۔ کیا یہ سکیم آپ کو پسند ہے؟ اسی طرح میاں سعید انور کے حصہ میں پانچ بوریاں اور اس کی والدہ کے حصہ میں پانچ بوریاں ہیں۔ ان کو بھی مطلع کریں۔ اگر انھیں منظور ہو تو تحریر فرماویں مولوی صاحب کو کہنے کی قطعاً ضرورت نہیں میں نے تو انھیں

۱۔ روزہ شریف کے قریب پرانا دارالعلوم جس کی عمارت حال ہی میں گرائی گئی ایک نہایت ہی دلکش عمارت تھی۔ اس میں پچیس وسیع کمروں کے علاوہ دارالمطالعہ، لائبریری اور دارالحدیث بہت خوبصورت عمارتیں تھیں دارالمطالعہ کے اوپر لائبریری تھی۔ جس کے ایک کونے میں ایک چھوٹا سا کیبن بنایا گیا جہاں تقریباً ۱۹۸۵ء تک حضور ضیاء الامت مطالعہ کرتے، لکھا کرتے اور آرام کرتے۔ مگر یہاں گرمی بہت زیادہ پڑتی تھی۔ اس لیے آپ لائبریری کے ساتھ والے کمرے میں منتقل ہو گئے۔ اور پھر آخر تک آپ اسی کمرے میں رہائش پذیر رہے۔

اس کام کے لیے نہیں کہا تھا۔ بلکہ انھوں نے خود یہ تجویز پیش کی تھی۔

بابو محمد صدیق صاحب کے متعلق سن کر بہت تکلیف ہوئی اللہ تعالیٰ انہیں معافی دے آپ ان کی ہر طرح مدد کریں۔ میری طرف سے دعا اور اظہار افسوس کریں  
افتخار، اعجاز اور ان کی والدہ اور تمام اہل خانہ کو دعائیں

والسلام

محمد کرم شاہ

## میاں محمد اسلم کے نام

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کو ابتدائی سالوں میں تدریسی عملہ نہ ہونے کی وجہ سے سخت مشکلات کا سامنا تھا۔ بھیرہ شریف کا نصاب مروجہ درس نظامی سے قدرے مختلف تھا۔ اور پھر علماء کی طرف سے اس کی مخالفت بھی ہو رہی تھی۔ اس لیے تلاش بسیار کے باوجود بھی معلمین کا خاطر خواہ بندوبست نہیں ہو رہا تھا۔ سیالکوٹ میں کسی مولانا صاحب کے بارے میں معلوم ہوا تو آپ نے میاں صاحب مرحوم کو یہ نوازش نامہ تحریر فرمایا خط کی ابتداء میں کچھ الزامات کا تذکرہ ہے۔ جن کے جوابات میاں انور نے دیئے۔ حضور نے ان کی تصویب فرمائی۔ کیا الزامات تھے۔ یہ واضح نہیں ہو سکا۔ خط  
ملاحظہ فرمائیے

## محبت و مکرم میاں محمد اسلم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے بفضلہ تعالیٰ آپ بخیر و عافیت ہوں گے مخلصم میاں انور صاحب نے الزامات کے جو جواب دیئے ہیں۔ اور جن کی نقل انہوں نے مجھے بھی روانہ کی ہے۔ بہت معقول ہیں۔ اس سے بہتر صفائی مشکل ہے۔ خدا کرے کہ سب حضرات کا اطمینان ہو جائے۔ اور حالات ٹھیک ہو جائیں۔ آمین۔

آپ کے شہر میں ایک مولوی صاحب کا پتہ لگا ہے۔ ان کا پتہ میں نیچے لکھ رہا ہوں آپ حضرت مولانا محمد حیات صاحب سے انکے متعلق مشورہ کریں۔ اور اگر ان کو ہمراہ لے کر آپ مولوی صاحب مذکور سے ملاقات کریں۔ تو بہت بہتر ہوگا۔ ہمارے نصاب کی کاپی ان کے پاس پہنچ چکی ہے۔ ان سے مندرجہ ذیل امور کے متعلق دریافت کرنا ہے کیا نصاب میں مندرجہ ذیل کتابیں وہ اطمینان بخش طریقہ پر پڑھا سکیں گے۔

۲۔ کیا تنخواہ لیں گے (سنا ہے وہاں سے وہ ایک سو دس لے رہے ہیں)

۳۔ یکم جولائی سے گرمی کی تعطیلات ہونے والی ہیں۔ جو اساتذہ سال بھر کام کرتے ہیں ان کو تو ہم ان دو ماہ کی تنخواہ دیتے ہیں وہ اگر چھٹیاں یہاں گزاریں تو ہم ان کو تنخواہ دے دیں گے اور اگر وہ گھر واپس جانا چاہیں تو پھر ان کا رویہ کیا ہوگا۔

۴۔ وہ پہلے یہاں آئیں چند روز رہ کر پڑھائیں اگر طلبہ ان سے مطمئن ہو گئے۔ تو پھر انہیں متعین کر دیا جائے گا ورنہ معذرت خواہ ہوں گے۔

ان کے اخلاق، مستقل مزاجی، اور دیگر حالات کے متعلق بھی معلومات حاصل کریں۔ گھر والوں کا کیا حال ہے! سب کو سلام مسنون

والسلام

محمد کرم شاہ

اس خط کا جواب آپ اس پتہ پر دیں کیونکہ طلبہ کے امتحانات کے لیے پرسوں سرگودھا جا رہا ہوں۔

معرفت جوئیہ کلاتھ ہاؤس

گول چوک کچھری بازار سرگودھا

## سید عظمت علی شاہ صاحب کے نام

سید عظمت علی شاہ صاحب ہمدانی سادات سے ہیں اور حضرت ضیاء الامت سے خصوصی تعلق خاطر رکھتے ہیں۔ آپ ۱۹۶۳ء میں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف میں داخل ہوئے اور ۱۹۶۷ء میں سند فراغت حاصل کی۔ آپ کے بڑے بھائی منظور احمد ہمدانی دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانہ کراچی کے مہتمم ہیں۔ آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق خرما تو ضلع کوہاٹ سے ہے۔ یہ خط سید عظمت علی شاہ صاحب کے عریضہ کے جواب میں ہے۔ جو اپریل ۱۹۶۴ء کا لکھا ہوا ہے۔ گویا عظمت علی شاہ صاحب کو دارالعلوم میں داخل ہوئے۔ ایک سال کا عرصہ ہوا تھا اور آپ چھٹیوں کے دوران گھر پر مقیم تھے۔

۷۸۷

۱۱۳ اپریل ۶۴ء

## قرۃ عینی و فلذۃ کبدی!

تحتیہ وسلاما

عدت من السفر قبل الامس و ناولنی الشیخ الحافظ کرم علی رسالتک فقرأتها و اطلعت علی ماتشملها . احسنت یا قرۃ عینی ان کشفتم لی ما کان یحمل قلبک الحزین من آلام و افکار و رفعت الستار عن جروح لاتزال تؤلمک من مدة مديدة ستجدنی ان شاء اللہ تعالیٰ خیر معین تقی . باللہ تعالیٰ و توکل علیہ و امض الی هدفک المنشور قدما بجرأة و ثبات ! انی اری فیک عبقریہ فذة سیکون لها شان عظیم و المع فیک شخصیة نادرة لها مستقبل زاهر تقربک عین امک الکریمۃ الطاهرہ و یغبط بک معاصرون من العلماء و الفضلاء ان شاء اللہ تعالیٰ . امانفقاتک الدراسیہ فلا تفکر لاجلها انا اذیها بتما ما بتو فیکه تعالیٰ و هو الغنی ذو الفضل العظیم تفتح دار العلوم فی یوم السبت بعد عطلات عید الاضحی قاقبل سراعاً و لاتکن من المتخلفین . قدم اطیب تحیاتی الی امک الطاهرہ و اسئله ان تدعو لخادمک المسکین .

والسلام  
محمد کرم شاہ

ترجمہ

میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور جگر کے ٹکڑے!

## آداب و تسلیمات

میں پرسوں سفر سے واپس آیا حافظ کرم علی صاحب (۱) نے آپ کا خط دیا۔ خط پڑھ کر حالات سے آگاہی ہوئی آپ نے اچھا کیا کہ اپنے خیالات سے مجھے آگاہ کر دیا کہ آپ کا غمگین دل درد اور پریشانیوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے ان شاء اللہ آپ مجھے بہترین مددگار پائیں گے۔ تقویٰ اختیار کیجیے۔

اللہ پر بھروسہ رکھیے اور اپنی متعین کردہ منزل کی طرف جرات اور ثابت قدمی سے رواں دواں رہیے۔

میں آپ میں بلا کی عبقریت دیکھ رہا ہوں۔ جس کی شان نہایت عظیم ہوگی اور میں آپ کے اندر ایک ایسی نادر شخصیت دیکھ رہا ہوں جس کا مستقبل روشن ہے۔ آپ کی بدولت آپ کی پاکدامن والدہ ماجدہ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ اور آپ کے ہم عصر علماء و فضلاء آپ پر انشاء اللہ تعالیٰ رشک کریں گے۔

رہے آپ کے تعلیمی اخراجات تو ان کے بارے میں آپ فکر مند نہ ہوئے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے وہ تمام اخراجات میں ادا کروں گا اللہ تعالیٰ غنی اور فضل عظیم کا مالک ہے۔

۱۔ حافظ کرم علی صاحب مسجد امیر السالکین رحمۃ اللہ کے امام تھے اس مسجد کے موجودہ امام حافظ محمد یوسف صاحب انہی کے لخت جگر ہیں۔ حافظ صاحب کو اپنے مرشد خانہ سے بے حد لگاؤ تھا۔ روضہ اقدس میں بیٹھ کر بچوں کو قرآن کی تعلیم بھی دیا کرتے تھے۔ عمر بھر قرآن کریم کے خادم رہے۔ آپ کو اپنے پیر و مرشد کے ساتھ اس قدر عقیدت تھی کہ کسی اور خانقاہ پر حاضری کی ضرورت محسوس نہ کی آپ اسے وفا کے خلاف سمجھتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میرے لیے یہی چوکھٹ کافی ہے مجھے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں جب تک خانوادہ عالیہ کا کوئی فرد جماعت میں شریک نہ ہوتا انتظار کرتے رہتے۔



دارالعلوم عید الاضحیٰ کی چھٹیوں کے بعد ہفتہ کے روز سے کھل رہا ہے بروقت آئیے اور پیچھے رہ جانے والوں میں نہ بنیے۔ میری طرف سے اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں سلام عرض کیجئے اور ان سے درخواست کیجئے کہ وہ آپ کے عاجز خادم کے لیے دعا فرمائیں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

محمد کرم شاہ سجادہ نشین بھیرہ

## سید عظمت علی شاہ صاحب کے نام

سید عظمت علی شاہ صاحب اگرچہ حضور ضیاء الامت کے شاگرد ہیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبی تعلق کی وجہ سے آپ انکی بے حد قدر کرتے تھے جسکا اندازہ آپ اس خط سے لگا سکتے ہیں۔

۷۸۷

۱۔ اگست ۱۹۹۴ء

ولدی و فلذة کبدی السید عظمت علی شاہ

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ

قد فارقنا یوم فارقنا و ما کان یخطر ببالی ان الفراق سیطول الی امد غیر قریب و الا عانقتک و قبلت جبینک الاغر و القی علی و جھک الوضاء البھی نظرة طویلة لاتسلی بها خلال هذه المدة.

جاء نی مکتوبا ک و فرحت بقراتهما ایما فرح لعلک تکون سعیدا

بين اهلك و مغتبطا بين اخلائك و رفقاءك لا نزال سما حياتك  
صافية نقيه من غمام الكدورة و يظل الدهر لك باسما و طائعا .

ار جو اللہ تعالیٰ ان يجعلك بدراتماً يملأ ضياءً ك الارض مشار  
قها و مغار بها و ما ذلك على اللہ بعزیز لعلك تحزن بهذا لخبر المولم  
ان الشيخ پير عبد الغنى استاذ اللغة الانجليزية بدار لعلوم قد فارقنا  
فراقاً مؤبداً و انتقل الى جوار رحمة اللہ تعالیٰ طاب اللہ ثراه و جعل الجنة  
مشواہ .

لو بلغت تسليماتى الى عمك الكريم و الى امك الطاهره الزكية  
لاكون مشكورا .

والسلام

محمد کرم شاہ

ترجمہ :- میرے بیٹے اور میرے جگر کے ٹکڑے سید عظمت علی شاہ

و علیکم السلام ورحمة اللہ

جس دن ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ جدائی کی یہ  
گھڑیاں ایک طویل عرصہ پر محیط ہوں گی اگر مجھے علم ہوتا تو میں آپ سے گلے ملتا۔ آپ  
کی روشن پیشانی کو بوسہ دیتا اور آپ کے روشن و تاباں چہرے پر ایک طویل نظر ڈالتا تاکہ  
اس مدت کے دوران اس سے تسکین پاتا رہتا۔

آپ کے دونوں خط مجھے موصول ہوئے۔ انھیں پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی امید ہے  
آپ اپنے اہل و عیال میں خوش و خرم ہوں گے۔ اور اپنے دوستوں اور رفقاء کے درمیان  
زندگی کی ساعتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ آپ کی زندگی کا آسمان کدورت

کے بادلوں سے ہمیشہ پاک و صاف رہے۔ اور زمانہ آپ کیلئے مسکراتا اور تابع فرمان رہے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مکمل بنائے گا جس کی ضو سے زمین کے مشرق و مغرب روشنی سے بھر جائیں گے۔ اور یہ چیز اللہ تعالیٰ کے لیے مشکل نہیں۔

یہ جانکاہ خبر سن کر یقیناً آپ کو دکھ ہو گا کہ دارالعلوم کے استاد شیخ پیر عبدالغنی صاحب (۱) ہمیں ہمیشہ کے لیے داغ مفارقت دے گئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے جوار رحمت کی طرف منتقل ہو گئے ہیں۔ اطاب اللہ ثراہ جعل الجنة مثواہ۔

اگر آپ اپنے چچا جان اور اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں میرا سلام پہنچادیں تو میں آپ کا مشکور ہوں گا۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## قاضی محمد صدیق کے نام

قاضی صاحب زید مجدہ سے آپ کی خط و کتابت وقتاً فوقتاً ہوتی رہی جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ قاضی صاحب تعلیمی سرگرمیاں چھوڑ کر کاروبار میں ہمہ تن مصروف ہو گئے تھے۔ حضرت پیر صاحب کو اس بات کا بڑا دکھ تھا کہ ایک ذہین شخص دنیا کا ہو کر رہ گیا ہے اس لیے آپ کے خط میں قدرے طنز کا ایک پہلو ہے۔ یہ خط دسمبر کی آٹھ تاریخ کا لکھا ہوا ہے جس پر سن کا اندراج نہیں خط ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) شیخ پیر عبدالغنی صاحب دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے اولین اساتذہ میں سے تھے بڑی عالم و فاضل شخصیت تھے آپ علوم جدیدہ خصوصاً انگریزی میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ محنت و لگن سے تدریس کرتے تھے۔ جو انگریزی پڑھایا کرتے تھے

عزیز مکرم! زید لطفہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

اللہ تعالیٰ مولانا ظفر علی خان (۱) کو جنت الفردوس میں جگہ دے جن کی شخصیت زندگی میں قدیل راہ تھی تو بعد از مرگ ایک گم گشتہ پیارے دوست تک پہنچنے کے لیے خضر راہ ثابت ہوئی آپ نے یاد فرما کر ایسے جذبات کو پھر بے تاب و بے قرار کر دیا ہے۔ جن کو آپ کی بے اعتنائی سے تنگ آ کر بڑی مشکل سے سلا دیا تھا۔ بایں ہمہ دل خانہ تست چشم براہ تست۔ (۲) اب تو آپ بہت بڑے سیٹھ ہوں گے۔ بہت بڑے سیٹھ (اسی لیے تو لفافہ بھیجا ہے) لیکن خدا نہ کرے کہ سیٹھوں کی طرح آپ سے فطرت سیمابنی چھین لی گئی ہو سر دست میں آپ سے اجنبی ہوں ان کلمات پر اکتفا کرتا ہوں مبادہ سابقہ بے تکلفی کی وجہ سے کوئی ایسی بات کر بیٹھوں کہ پندرہ سال تک پھر مہر سکوت نہ ٹوٹ سکے۔

والسلام

محمد کرم شاہ

(۱) مولانا ظفر علی خان ہندوستان کے مسلم زعماء میں ایک خاص مقام رکھتے تھے زمیندار اخبار کے ایڈیٹر تھے۔ ملت اسلامیہ کی خدمت کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے تھے۔ مرحوم مسلک کا غیر مقلد تھے اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گہری محبت رکھتے تھے آپ کا نعتیہ کلام اس کا منہ بولتا ثبوت ہے آپ نے صحافت میں بے باکی اور خودداری کی روش ڈالی اور ایسی خدمات سرانجام دیں جنہیں رہتی دنیا تک یاد رکھا جائیگا۔ انگریز حکومت نے بارہا اس اخبار کو بند کرنے کو کوشش کی۔ مگر مولانا کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی آپ کا مزار وزیر آباد سے تھوڑا آگے سیالکوٹ روڈ پر بربل سڑک واقع ہے اس خط سے حضور ضیاء الامت کی وسعت ظرفی اور اتحاد بین المسلمین کے جذبہ سے آگاہی ہوتی ہے۔

(۲) اس کے باوجود دل تمہارا مسکن ہے اور آنکھ تمہاری راہ دیکھتی ہے۔

## سید منظور احمد شاہ ہمدانی کے نام

۱۹۶۵ء میں تفسیر ضیاء القرآن شریف کی پہلی جلد شائع ہوئی احباب نے مختلف قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔ رساںل و جرائد میں لکھا گیا خطوط کا ایک تاننا بندھ گیا۔ کسی نے کہا قرآن کریم کی بڑے خوبصورت انداز میں ترجمانی کی گئی ہے۔ کسی نے کہا اہل سنت کے اسلوب کو ترک کر دیا گیا۔ اپنے اور بیگانے بہر حال چاہتے تھے کہ اس تفسیر کا مطالعہ کریں جو پیر محمد کرم شاہ الازہری کے قلم سے منصفہ شہود پر آئی ہے آپ نے ان خطوط کے جوابات دیئے۔

سید عظمت علی شاہ کے بڑے بھائی چاہتے تھے کہ عظمت علی بھیرہ شریف میں تعلیم مکمل کیے بغیر واپس آجائے اور اپنے دارالعلوم قمر الاسلام کراچی میں تدریسی فرائض سرانجام دے۔ حالانکہ وہ تعلیمی مراحل میں تھے وہ یہ کام کر بھی گزرے سید عظمت علی شاہ واپس چلے گئے قبلہ حضور ضیاء الامت نے منظور احمد ہمدانی شاہ صاحب کو ایک نامہ تحریر فرمایا جس میں تلقین فرمائی کہ عظمت علی ابھی تعلیمی مراحل میں ہے یوں بے وقت فصل کاٹنا سے ضائع کرنے کے مترادف ہے آپ نے ایک تمثیل سے بڑے خوبصورت انداز میں شاہ صاحب کو سمجھایا اور سید عظمت علی شاہ کو واپس بلا لیا۔ بحمد اللہ عظمت علی شاہ صاحب نے بھیرہ سے تعلیم مکمل کی اور اب وہ علمی حلقوں میں بڑی قدز کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ خط ملاحظہ

فرمائیے۔

۷۸۷

۳۰-۶-۶۵

مخدومی و مکرمی قبلہ شاہ صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

یا دفرمائی کے لیے تہہ دل سے ممنون ہوں۔

ضیاء القرآن کے متعلق آپ نے جس طرح حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ میرے لیے موجب تسکین ہے۔ آپ لوگوں کی دعا سے اگر بارگاہ الہی میں قبول ہو جائے تو زبے قسمت آپ کو جتنے نسخے درکار ہوں تحریر فرمادیں ارسال کر دیئے جائیں گے آپ حضرات کی کوششوں سے ہی تفسیر کی عام اشاعت ہو سکتی ہے۔ اگر تمام علماء اہل سنت اس ذمہ داری کا احساس فرمادیں۔ تو ہم بے دینی اور بد مذہبی کے طوفان کا رخ پھیر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

آپ نے جن عزائم کے پیش نظر دارالعلوم (۱) کا افتتاح فرمایا ہے۔ بڑے بلند اور بہت مبارک ہیں۔ لیکن ان عزائم کو عملی جامہ پہنانے کی صورت کیا ہے؟ کیا محض ہماری خواہش ہمیں اپنی منزل مقصود تک پہنچا دے گی۔؟ کیا ہمیں اسکے لیے تکالیف اور مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا؟ کیا صبر و استقامت کا مظاہرہ ضروری نہیں؟ امید ہے ان سوالات کے جوابات آپ کے ذہن میں بھی وہ ہی ہوں گے جو میرے ذہن میں

(۱) دارالعلوم قمر الاسلام کراچی اب الحمد للہ ایک معروف دینی درس گاہ ہے جہاں سینکڑوں طالب علم علوم اسلامیہ کی تحصیل کر رہے ہیں۔

ہیں۔ اہل سنت آج کل قحط الرجال کا شکار ہیں۔ یہ شلوہ ہر کہ و مہ کی زبان پر ہے لیکن قابل آدمی آسمان سے نہیں ٹپک پڑتے اور نہ زمین سے اگتے ہیں۔ انھیں تیار کیا جاتا ہے۔ اور ان کی تیاری کے لیے خون جگر جلانا پڑتا ہے۔

اگر کوئی پریشاں قسمت کسی پودے کی آب یاری کر رہا ہو کہ کسی دن یہ بڑھ کر ستون بنے گا۔ اور ایک وسیع چھت کا سہارا ثابت ہوگا۔ اس سرسبز و شاداب لچک دار پودے کو اگر کوئی اس نیت سے کاٹ لے کہ اس سے چھڑی بناؤں گا اور اپنا گھوڑا ہانکوں گا بے شک اگر اس نہال نوکی چھڑی بنالی گئی تو بڑی خوبصورت چھڑی بنے گی اور گھوڑے کی تیز رفتاری میں اس کی ضربیں گنی گنی

اضافہ کر دیں گی۔ لیکن کیا ایک فوری اور عارضی فائدہ کے لیے اس کے مستقبل کو برباد نہیں کر دیا گیا۔ اس مسکین پر زیادتی نہیں جس نے اسے اپنے خون جگر سے سینچا۔ کیا ایک ستون کے مہیا ہونے میں ہم نے خود تاخیر نہیں کر دی۔

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ بہر حال میرا اندازہ یہ ہے کہ سید عظمت علی بڑی صلاحیتوں کا مالک ہے۔ اگر اس کی پرورش اور نشوونما صحیح طور پر پائیے تکمیل تک پہنچ گئی تو یہ ایک روشنی کا بلند مینار ہوگا جس کی کرنیں باطل کی ظلمتوں کو نیست و نابود کر دیں گی۔ لیکن اس مقام تک پہنچنے کے لیے ابھی وقت اور محنت درکار ہے۔ اگر آپ نے انھیں مجھ سے چھین لیا تو یہ درست کہ میری امیدوں کی دنیا میں بھی اندھیرا چھا جائے گا۔ اور ان کا مستقبل بھی مشتبہ ہو جائے گا۔ لیکن محترم آپ کی حسرت بھی عمر بھر حسرت ہی رہے گی۔ کہ قابل عالم نہیں ملتے جب ہم اس کے لیے قربانی نہیں کر سکتے تو ہمیں اس انعام کا حق بھی تو نہیں۔

آپ تو میرے محترم ہیں لب کشائی کی جرات بھی نہیں کر سکتا لیکن عظمت پر میرا حق ہے۔ اگر اس نے بھی بے رخی کی تو روز قیامت بھی اس سے نہیں بولوں گا۔  
۲۹ اگست تک تعطیلات ہیں۔ اس تاریخ تک وہ وہاں اپنا کام ختم کر لیں اس کے بعد فوراً پہنچیں۔

میری یہ باتیں پڑھ کر آپ اپنے دل میں کہہ رہے ہوں گے۔ بڑا پاگل آدمی ہے۔ مجھے یہ تسلیم ہے کہ میں پاگل ہوں اگر یوں نہ ہوتا تو یہ کیوں ہوتا۔

والسلام

خادم! محمد کرم شاہ

## سید عظمت علی شاہ صاحب کے نام

بیس رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ کو حضور ضیاء الامت نے سید عظمت علی شاہ صاحب کو ایک نصیحت آموز نامہ ارسال فرمایا یہ خط آدھا اردو میں ہے اور آدھا عربی میں۔

۷۸۷

۲۰ رمضان المبارک ۸۷ھ

عزیز ارجمند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

انسان کی خواہش کچھ ہو، ہوتا وہ ہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے۔ خالق کائنات کو یہی منظور تھا۔ تو میں بصد مسرت اس کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کیے دیتا ہوں الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ اس اپنے ناچیز خادم کی ایک بات آپ ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔



۱۔ آپ کی زندگی بڑی قیمتی ہے۔

۲۔ آپ اس قوم کا گراں بہا سرمایہ ہیں۔ جو شدید قحط الرجال میں مبتلا ہے۔

۳۔ آپ ایسے کاموں کی تکمیل میں اپنی نادر صلاحیتیں صرف کریں جو نتیجہ خیز ہوں

اور جس کا نتیجہ وقتی نہ ہو بلکہ دیر پا ہو۔

۴۔ اس کے لیے اپنا خون پسینہ ایک کر دیں۔

یا جیبی و قرۃ عینی و سرور قلبی! استودعک اللہ تعالیٰ سرفی اعانة

ربک الی الامام و طرالی العلی و کن شمساً مضية و حول با شعتک

الذہبیہ الامعة هذا الظلام الحالك الی النور کان اللہ تعالیٰ اخذ بیدک و

کان حبیبہ المعظم صلی اللہ علیہ وسلم کھفک و ماوک ادع لهذا

المسکین الکئیب الحزین ان یحشر تحت لواء جدک الکریم ابروف

الرحیم مکتحلاً بتراب قدمیہ الشریفین. هو راضی عنہ.

هذا هو اسمی امانی یا فلذة کبدی او ارجوان انا لها بركة دعوتک

الکریمہ

والسلام

خادمکم الوفی

محمد کرم شاہ

ترجمہ

اے میرے پیارے، میری آنکھوں کی ٹھنڈک میرے دل کے سرور!

میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں اپنے رب کی نگہداشت میں آگے بڑھتے

جائے۔ بلندیوں کی طرف پرکشاں رہے۔ سورج بن کر چمکیے اور اپنی تابناک سنہری کرنوں سے یہ گھٹا ٹوپ اندھیرے روشنی میں بدل دیجئے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری دستگیری فرمائے اور اس کا حبیب معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تیرا ملجا و ماوی ہو، اس مسکین ناکارے بیچ میز کے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اسے تیرے رؤوف و رحیم نانا کریم کے جھنڈے کے نیچے جمع فرمائے اس حال میں کہ ان کے پاک قدموں کی مٹی اس کی آنکھوں کا سرمہ ہو اور وہ اس سے راضی ہوں۔

اے میرے لخت جگر یہی میری سب سے بڑی آرزو ہے میں امید کرتا ہوں کہ آپ کی نیک دعاؤں کی برکت سے مجھے یہ نعمت میسر آئے گی۔

والسلام

آپ کا وفادار خادم

محمد کرم شاہ

حضرت شاہ منظور صاحب کی خدمت عالیہ میں تسلیمات۔

محمود عباسی کی کتابیں خلافت یزید (۱) وغیرہ یہاں دستیاب نہیں ہوئیں۔ وہاں سے اگر اس کا سیٹ مل جائے تو بذریعہ وی۔ پی بھیجوا دیں۔ مشکور ہوں گا۔ خیال ہے۔ اس کا رد لکھا جائے اور اگر یہ کام آپ کریں تو بہت بہتر ہوگا۔  
ضیاء القرآن کے جتنے نسخے دزکار ہوں تحریر فرمادیں تاکہ بھیج دیئے جائیں۔

۱۔ حضرت پیر صاحب نے اس کے رد میں ایک دقیق مقالہ سیدنا امام حسین علیہ السلام اور یزید تحریر فرمایا جو مقالات ضیاء الامت جلد دوم میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

## حضرت پیر بشیر الدین صاحب کے نام

حضرت بشیر الدین دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے ان سابقین طلبہ میں سے ایک ہیں۔ جن پر ادارہ بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔ آپ کا تعلق معظم آباد شریف کے خانوادے سے ہے۔ جسے حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ سے وہ سعادت نصیب ہوئی جو رہتی دنیا تک انشاء اللہ باقی رہے گی۔

یہ خاندان جہاں تقوی و ورع میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ وہاں علم و آگہی میں بھی خصوصی شہرت کا حامل ہے۔ اس میں ایسے بلند پایہ علماء فضلا اور صلحا ہوئے ہیں جن پر تاریخ اسلامی بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔ حضرت پیر بشیر الدین اسی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ انہیں مل کر اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے طبیعت میں کمال نفاست ہے۔ علمی ذوق میں اپنے ہم عصروں سے آگے ہیں۔ گفتگو میں لطافت ہے۔ سراپا بڑا دلکش ہے۔ اور خانوادہ سیال شریف کی گزرد راہ کو سرمہ بصارت سمجھتے ہیں۔ آپ کی لائبریری تصوف کی امہات الکتب سے بھری پڑی ہے۔

آپ کو حضور ضیاء الامت نے جو خطوط ارسال فرمائے وہ دوسرے خطوط سے قدرے مختلف ہیں۔ اختصار و ایجاز ہے۔ مگر لفظ لفظ سے محبت کی چاشنی نکلتی ہے۔ قمر العلوم گجرات کے آپ بانی و مہتمم ہیں۔ اس ادارہ کے ماحول میں قمر الملت والدین کی خوشبو رچی

بسی معلوم ہوتی ہے۔ واقعی یہ بستی نظام الدین ہے۔

۷۸۷

بھیرہ

عزیز القدر صاحبزادہ صاحب عافہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ نے اپنی صحت سے آگاہ نہیں فرمایا جس سے سخت تشویش ہے۔ بروقت آپ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لیے بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہوں۔ شافی مطلق بطشیل جیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جلدی شفا بخشے تاکہ آپ اپنی تعلیم کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر امت مصطفویہ کے لیے ابر رحمت بن کر برسیں آمین ثم آمین

عزیز کمال الدین کو دیدہ بوسی

والسلام

مخلص

محمد کرم شاہ

حضرت صاحبزادہ بشیر الدین صاحب کے نام

کچھ خطوط میں حضور ضیاء الامت نے صاحبزادہ بشیر الدین صاحب کی صحت کے بارے تشویش کا اظہار فرمایا ہے۔ صحت اور بیماری کا سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ ہمیں تو اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے۔ کہ حضرت پیر صاحب کو صاحبزادہ صاحب سے کیا تعلق خاطر تھا۔ والا نامہ ملاحظہ فرمائیے۔

الاعزاز شد صاحبزادہ صاحب عافاہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی صحت کے متعلق دل بہت پریشان ہے۔ ہر وقت بارگاہ الہی میں آپ کی صحت عاجلہ اور کاملہ کے لیے دست بدعا ہوں اللہ تعالیٰ کرم فرمائے آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سنا ہے آپ سرگودھا تشریف لے گئے تھے۔ کسی ڈاکٹر سے مشورہ کیا، کیا ایلمس سے بھی آپ نے کرایا اور کیا نتیجہ نکلا؟ اپنی صحت کے بارے میں مفصل تحریر فرمادیں اگر یہاں آرام نہ آئے تو ضرور لاہور تشریف لے جائیں۔ صحت کے معاملہ میں تغافل نہ کریں۔

اگرچہ آپ کے بغیر دل بہت اداس ہے۔ اور یہ جدائی گوارا نہیں لیکن آپ کی صحت سب سے مقدم ہے۔ بہر حال اپنے احوال سے تفصیلاً آگاہ فرمادیں۔  
اپنے قبلہ والد صاحب مدظلہ کی خدمت میں تسلیمات

والسلام

دعا گو! محمد کرم شاہ

بھیرہ

حضرت صاحبزادہ بشیر الدین صاحب کے نام

۱۹۶۷ء کو لکھا گیا ایک اور خط جو مکتبہ محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے لیٹر پیڈ پر لکھا ہوا ہے۔

۱۶-۳-۶۷

الاعز الاکرم! اعزک اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ عید منانے کے لیے تشریف لائے ہوئے ہوں گے۔

مکتبہ کا حساب کیا گیا۔ آپ کی کل رقم بمع نفع ۹۰-۱۲۳۶ روپیہ ہے کیونکہ پوری توجہ نہ دینے کے باعث کام حسب منشاء نہیں ہو رہا اس لیے آپ اگر اپنی رقم واپس لینا چاہیں تو لے سکتے ہیں۔ اور رکھنا چاہیں تو بھی آپ کی مرضی ان تعطیلات میں اگر آپ تشریف لے آویں تو شوق ملاقات بھی پورا ہو جائے گا۔

طیب النغم (۱) کی سخت ضرورت ہے وہ بھی لیتے آئیے۔ عزیز کمال کی دیدہ بوسی محترم حضرات کی خدمت میں تسلیمات۔

والسلام  
محمد کرم شاہ

## حضرت پیر بشیر الدین کے نام

حضور ضیاء الامت مگھال میں تھے ضیاء القرآن کی دوسری جلد کے مسودے پر نظر ثانی ہو رہی تھی۔ اگرچہ بے حد مصروف تھے۔

(۱) طیب النغم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نعتیہ عربی قصیدہ ہے۔ اشعار کی تشریح فارسی میں ہے حضرت ضیاء الامت نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز سے شائع ہو چکا ہے۔ بہت معلومات افزا اور ادبی قصیدہ ہے۔

مگر آپ کی اس مصروفیت نے آپ کو دوسرے امور سے غافل نہ کیا آپ نے اپنے شاہین صفت طلبہ دارالعلوم کے فضلاء خانقاہ کے متعلقین اور دیگر لوگوں سے رابطہ رکھا ان کی غمی اور خوشی میں شریک رہے۔ یہ وہ خوبی ہے۔ جو بہت کم لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ ایسی مصروفیتوں میں لوگ اپنے اہل خانہ کے حقوق کی بھی پاسداری نہیں کرتے مگر آپ اپنی تمام ذمہ داریاں بدستور ادا فرماتے رہے۔ مصروفیتوں کے ان لمحوں میں صاحبزادہ بشیر الدین سے استفسار کرتے ہیں۔

۷۸۷

۸-۷-۶۹

مگھال (۱) ڈاک خانہ ایضاً

تحصیل پنڈ دانشان ضلع جہلم

الاعز الاکرم اعزہ اللہ تعالیٰ واکرمہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

میں تین ہفتے سے یہاں آیا ہوا ہوں ضیاء القرآن جلد دوم کے مسودہ پر نظر ثانی کر

رہا ہوں۔

آپ کی یاد سے تو دل کبھی خالی نہیں ہوا۔ آج کل آپ کہاں ہیں۔

اور کیا کر رہے ہیں؟ یا کیا کرنے کا ارادہ ہے؟

(۱) اب مگھال کا تحصیل و ضلع چکوال ہے۔

عزیز کمال کا کیا حال ہے؟ دیدہ بوسی

حضرت قبلہ والدہ ماجدہ کی خدمت عالیہ میں مودبانہ تسلیمات عرض کریں۔

دربار شریف پر حاضر ہوں تو پیکس از نیاز دعا فرمایا کریں ڈیڑھ دو بجتے یہاں

ٹھہرنے کا پروگرام ہے۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## حضرت پیر بشیر الدین کے نام

حضرت صاحبزادہ بشیر الدین صاحب تبلیغی سرگرمیوں کے لیے

برطانیہ تشریف

لے گئے۔ مگر باہر کے حالات آپ کی طبع نازک کے موافق نہ

تھے۔ آپ پاکستان واپس آئے۔ یہ واپسی ناکامی نہیں بہت ساری

کامیابیوں کی نوید ثابت ہوئی۔ ہوا یوں کہ حضور ضیاء الامت لاہور

تشریف لے گئے گجرات کے احباب سے ملاقات ہوئی انھوں نے

آپ سے ایسے آدمی کا تقاضا کیا جو بڑی سنجیدگی سے دینی خدمات

سرا انجام دے سکے اس ضمن میں آپ نے صاحبزادہ بشیر الدین

صاحب کے نام ایک محبت نامہ تحریر فرمایا ملاحظہ کیئے۔

۶۹-۱۰-۱۴

عزیز مکرم صاحبزادہ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ



مزاج گرامی مقرون باعافیت بادآپ سے ایک مشورہ کرنا ہے بدیدن عریضہ ہذا  
تشریف لے آویں تو ممنون ہوں گا۔

عزیز کمال الدین کو پیار حضرت قبلہ صاحب جزادہ صاحب کو سلام مسنون۔

والسلام

محمد کرم شاہ

شاید یہ اجمال باعث اضطراب ہو اس لیے تفصیلاً عرض ہے۔

چند روز ہوئے گلبرگ ایک تقریب میں شرکت کا اتفاق ہوا وہاں تقریر بھی ہوئی۔  
اس تقریب میں گجرات کے ایک کارخانہ دار بھی تشریف فرما تھے۔ وہ طے انھوں نے  
خواہش ظاہر کی کہ میں انہیں کوئی معقول خطیب دوں جو متانت و سنجیدگی سے اظہار حق کر  
سکے میری نظر میں آپ ہی ہیں۔ مشاہرہ ۲۰۰۰ سے زائد ہی ہوگا۔ ویسے بھی امید ہے۔ جن  
پریشانیوں سے آپ کو پہلے دوچار ہونا پڑا وہ یہاں نہیں ہوں گی۔ حضرت قبلہ والد صاحب  
سے بھی مشورہ فرمائیں۔ بہتر تو یہی ہے۔ کہ مشورہ کر کے یہاں تشریف لاویں۔ تاکہ اس  
کے متعلق سوچا جاسکے۔ بظاہر تو مجھے آپ کے لیے یہ جگہ موزوں معلوم ہو رہی ہے۔ گھر  
سے بھی نزدیک ہے۔ اور دیگر بک بک سے بھی مبرا ہوگی۔

والسلام

محمد کرم شاہ

حضرت پیر بشیر الدین کے نام

اس ضمن میں آپ نے پیر بشیر الدین صاحب کے نام ایک اور  
نوازش نامہ ارسال فرمایا۔

گرامی مرتبت عزیزم صاحبزادہ صاحب  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے ماہ صیام کی برکتوں سے خوب فیض یاب ہو رہے ہوں گے زیادہ نہیں تو  
کبھی کبھی اس ناچیز کے لیے بھی دعا فرمادیتے ہوں گے۔

گجرات سے شیخ منظور الہی صاحب کا خط آیا جس پر وہاں کے جملہ احباب کے  
دستخط تھے وہ آپ کے لیے بہت بے چین ہیں اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو ان کی  
درخواست کو قبول کریں میرے ناقص خیال کے مطابق بھی آپ گجرات میں دین کی زیادہ  
خدمت کر سکتے ہیں۔

اس بات پر حضرت قبلہ والد صاحب سے بھی مشورہ کر لیں اور گجرات بھی شیخ  
صاحب کو جو فیصلہ ہو مطلع فرمادیں۔

عزیز کمال الدین کو دیدہ بوسی

تمام حضرات کی خدمت میں مودبانہ تسلیات

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## حضرت پیر بشیر الدین صاحب کے نام

پیر بشیر الدین صاحب کے نام ایک گرامی نامہ ملاحظہ فرمائیں جس  
سے حضور ضیاء الامت کی دین سے وابستگی اور آپ کی نظروں میں  
بشیر الدین صاحب کے مقام و مرتبہ پر روشنی پڑتی ہے۔

آپ لکھتے ہیں۔

۷۸۷

الاعزاز الاکرم الارشد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جس روز آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا اس روز میری مسرت کی انتہا نہ تھی بارگاہ  
الہی میں سجدہ شکر ادا کیا جس نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مجھے یہ روز  
سعید دیکھنے کی سعادت بخشی الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ ثم الصلوٰۃ والسلام علی سیدنا رسول اللہ۔  
اللہ تعالیٰ اپنے محبوبان پاک کے صدقہ آپ سے اپنے دین حنیف کی بیش از بیش  
گرا نقدر خدمات لے لے آپ سپہر علم و معرفت پر مہر و ماہ بن کر چمکیں اقلیم اخلاص و وفا کی  
آپ کو شاہی نصیب ہو۔ تیرے طالع ارجمند سے کئی تیرہ بخت ہدایت کا نور حاصل کریں  
تیرا رخ زیبا اس حرماں نصیب کے لیے سرمایہ تسکین و طمانیت ہو۔ اور تیری اخلاص بھری  
نیکیاں اس سیاہ بخت کی بخشش کا باعث بن جائیں آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی  
اللہ علیہ وسلم

نصاب کی کاپی ارسال خدمت ہے۔

چند باتیں ابھی سے اپنے منشور حیات میں داخل کر لیں۔

مخلصانہ خدمت اور نتیجہ خیر خدمت طلبہ کی کثرت کی طرف توجہ نہ کریں بلکہ جتنے  
طالب علم ہوں ان میں ٹھوس قابلیت اور محبت الہی اور عشق مصطفوی پیدا کرنے کی مقدور  
بھرسعی فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور میں گڑگڑا کر دعا مانگا کریں کہ مولا کریم آپ کو اپنے دین کی

کما حقہ خدمت کرنے کی توفیق مرحمت فرمادے۔

جان عزیز! اہل سنت بڑے نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ اس لیے آپ جیسے نوجوانوں اور وفاقیشوں کی شانہ روز جانفشانیوں کی ضرورت ہے

بے شباب اپنے لبو کی آگ میں جلنے کا نام  
سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگلیں

یہی وہ باتیں ہیں جو اکثر آپ نے مجھ سے سنی ہیں لیکن اس موقع پر بھی میں نے  
ان کے اظہار پر اپنے آپ کو مجبور پایا۔

آپ کے گرامی نامہ کا جواب دینے میں تاخیر ہوئی جس کا مجھے از حد احساس ہے  
لیکن اس وقت سے لے کر آج تک مسلسل سفر میں رہا۔

راولپنڈی کانفرنس میں شرکت کرنا پڑی اس کے بعد کراچی جانا پڑا۔ کل واپسی  
ہوئی اور آج یہ چند سطور ارسال خدمت کر رہا ہوں امید ہے آپ کے آئینہ دل پر جو  
کدورت اس تاخیر کے باعث پیدا ہوئی ہوگی وہ اب صاف ہو جائے گی۔

آپ کی جبین سعادت پر ان گنت بوسے

والسلام

آپ کا خادم محمد کرم شاہ

سجادہ نشین

بھیرہ

سید عظمت علی شاہ صاحب کے نام

حضور ضیاء الامت کی طبیعت میں کمال لطافت تھی آپ آخر دم تک

ادب کا مطالعہ فرماتے رہے۔ عربی، فارسی اور اردو کے ہزاروں شعر آپ کو یاد تھے۔ اور موقعہ کی مناسبت سے انکا بڑی خوبصورتی سے استعمال فرماتے غالب، حافظ رومی فغانی، نظیری، خسرو، اقبال اور دوسرے کئی شعراء کے ہزاروں شعروقتاً فوقتاً اپنی تقاریر میں نجی محافل میں آپ سے سنے گئے خطوط میں بھی آپ شعروں کا استعمال فرماتے بعض اوقات مراسلے کے جواب میں صرف ایک یا دو اشعار پر اکتفا فرماتے۔ سید عظمت علی شاہ کو ۶۶-۳-۵ کو ایک خط لکھتے ہیں اور یہ خط صرف دو شعروں پر مبنی ہے۔

۷۸۷

۵-۳-۶۶

عید است دارد ہر کسے عزم تماشے دگر (۱)  
 من بینم و حیران شوم بر خستگیہائے جگر  
 عہد است جملہ مہوشاں محو اندور اظہار حسن  
 لیکن مہہ کنعاں (۲) من گشتہ ز حسنش بے خبر (۳)

(۱) آج عید کا دن ہے۔ ہر شخص کسی اور کو دیکھنا چاہتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں اور جگر کے خستہ حالی پر حیراں ہوتا ہوں۔  
 (۲) مہہ کنعاں کی تلمیح حضرت یوسف کے لیے عام مستعمل ہے۔  
 (۳) آج عید کا دن ہے تمام مہہ جمال اظہار حسن میں محو ہیں لیکن میرا ماہ کنعاں اپنے حسن سے بھی بے خبر ہے۔

## حضرت پیر بشیر الدین صاحب کے نام

ایسا ہی ایک اور خط صاحبزادہ بشیر الدین صاحب کے نام

۷۸۷

جی و جیبی و قرۃ عینی!

تحیة و سلاما

بینی و بینک و دلا یغیرہ

بعد المزار، عہد غیر مطرح

یکفیک هذا الشعر جو ابا لما استفسرت عنه منی

المخلص الوفی

محمد کرم شاہ

ترجمہ

میرے محبوب، میرے پیارے، میری آنکھوں کی ٹھنڈک

آداب و سلام

میرے اور آپ کے درمیان محبت کا وہ رشتہ ہے۔ جسے نہ تو مکان کی دوری تبدیل

کر سکتی ہے اور نہ ہی زمانے کی طوالت میرے بارے آپ نے جس چیز کا استفسار کیا اس

کے جواب میں یہ شعر کافی ہے۔

مخلص وفادار

محمد کرم شاہ

## میاں محمد اسلم و میاں محمد انور کے نام

حکیم عبدالحی صاحب علوم اسلامیہ میں ید طولیٰ رکھنے کے ساتھ ساتھ طب میں بھی کمال مہارت رکھتے تھے۔ پیر صاحب نے میاں برادران کو ایک خط تحریر فرمایا اپنی بیماری کی کیفیت لکھی اور حکیم صاحب سے مشورے کے لیے کہا۔ الحمد للہ بعد میں آپ کی صحت صحیح ہو گئی مگر پھر بھی کبھی کبھی بلغم کی تکلیف بڑھ جاتی تھی۔ لیکن بعد میں کبھی بھی سانس کی تکلیف نہیں ہوئی۔ اسی طرح آپ کی بینائی بھی بدستور صحیح رہی آپ صرف مطالعہ کے دوران ہی عینک استعمال فرماتے اور عام حالات میں اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے۔

۷۸۷

مجان مخلصان میاں صاحبان

۱۹-۱۱-۶۶

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ جب سے سیالکوٹ سے واپس آیا ہوں طبیعت درست نہیں رہتی بلکہ تکلیف میں دن بدن اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرماوے اور اپنی مہربانی سے شفا بخشے آمین۔

آپ قبلہ حکیم صاحب کی خدمت میں حاضر ہوں میری طرف سے عرض کریں کہ دو

بجے رات کے وقت سانس میں رکاوٹ محسوس ہونے لگتی ہے کچھ دیر کے بعد جب نیند ہی ہوا لگے تو آہستہ آہستہ بلغم نکلتی ہے کافی دیر کے بعد تنفس ٹھیک ہوتا ہے دوسرا مجھے محسوس ہوتا ہے کہ بینائی بھی کمزور ہو رہی ہے دور سے آدمی اچھی طرح پہنچانا نہیں جاتا۔ اس کے لیے اگر ازراہ عنایت وہ اپنی کوئی خاص چیز مرحمت فرمادیں جو اعجازی شان کی حامل ہو۔ تو ارسال فرمادیں۔

محترم المقام جناب مولانا حکیم عبدالرحی صاحب کی خدمت میں بھی تسلیمات قبض کی کوئی شکایت نہیں بھوک بھی معمول کے مطابق لگتی ہے۔ اور بھی بظاہر کوئی نقص نہیں لگے پر ریش تو ہوتی رہتی ہے۔ لیکن کھانسی وغیرہ نہیں ہے میرا خیال ہے کہ سوتے وقت جو ریش گرتی ہے اس سے سانس کی نالی دب جاتی ہے۔ اور اس لیے تنفس کی تکلیف ہوتی ہے۔

بہر حال حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ حقیقت پیش کریں۔ پھر جب آپ مناسب سمجھیں اس سے آگاہ کریں  
گھر میں دعوات بچوں کو پیار

والسلام  
دعا گو  
محمد کرم شاہ  
جاوہ نشین بھیرہ

سید عظمت علی شاہ صاحب کے نام

عظمت علی شاہ صاحب دورہ حدیث شریف کی کلاس میں تھے



تعطیلات کے دوران آپ کو امراض چشم کا عارضہ لاحق ہوا آپ نے حضور ضیاء الامت کی خدمت میں عریضہ لکھا اور اس تکلیف کا اظہار کیا۔ حضور ضیاء الامت نے جواب میں انھیں نصیحتوں اور دعاؤں سے بھرپور ایک خط لکھا۔ یہ والا نامہ ۶۷-۷۷-۱۲ کا ہے۔  
ملاحظہ فرمائیے۔

۱۲-۷۷-۶۷

۷۸۷

الاعزاز ارشد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میلا د شریف کے بعد دارالعلوم میں تعطیلات کر دی گئیں ۸-۲۶ کو پھر کھلے گا ان

شاء اللہ تعالیٰ

یہ پڑھ کر کہ آپ امراض چشم کے کسی ماہر خصوصی سے علاج کر رہے ہیں اور اب بفضلہ تعالیٰ کافی آفاقہ ہے دل مضطر کو اطمینان ہوا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل صحت و عافیت کے ساتھ آپ کو تادیر سلامت رکھے اور آپ سے اپنے دین متین کی وہ گراں بہا اور جلیل القدر خدمات لے لے کہ اہل سنت کے خزاں زدہ باغ میں بہار آ جائے آمین ثم آمین۔

عزیز از جان! اولو العزم لوگوں کی منزل بڑی دور ہوتی ہے کوتاہ نظر اس کی کوششوں کو لا حاصل سمجھتے ہیں لیکن وہ اپنی دھن کے پکے بادہ وفا لیے اور ادھر ادھر سے آنکھیں بند کیے آگے بڑھے جاتے ہیں یہاں تک کہ رحمت ان کی پیشوائی کو نکلتی ہے اور

توفیق خداوندی خود ان کی دستگیری کے لیے آگے بڑھتی ہے اور ان پر فوز و کامرانی کے پھولوں کی بارش کر دی جاتی ہے۔

میری جان! اگر فردوس کی وادیاں بھی راہ میں حائل ہوں تو ان کا طرف مت دیکھ  
اگر حوران بہشت بھی راستہ روکنے کی کوشش کریں تو ان کا ہاتھ جھٹک دے اوپر دیکھ فراز  
عرش پر کون تمہارا منتظر ہے۔

قبلہ شاہ صاحب کی خدمت میں اس سوزیدہ سر، پریشان خاطر کی طرف سے بدیہ  
تسلیمات عرض کریں۔

محمد کرم شاہ

## صاحبزادہ محمد امین الحسنات شاہ صاحب کے نام

حضرت ضیاء الامت کا ایک والا نامہ ملاحظہ فرمائیے جو آپ نے  
اپنے لخت جگر صاحبزادہ والا تبار محمد امین الحسنات شاہ صاحب کو  
تحریر فرمایا۔ یہ خط ان لوگوں کے لیے خصوصی طور پر مشعل راہ ہے جو  
صاحب اولاد ہیں حضور ضیاء الامت اپنے بچوں کی تربیت میں  
بہت سنجیدہ تھے۔ یہ ہی وجہ ہے آپ کی اولاد امجاد سب کے سب  
الحمد للہ تعلیم یافتہ ہیں اور دین کا درد رکھتے ہیں۔ حالانکہ عموماً  
صاحبزادگان شہزادوں کی طرح اٹھتے بیٹھتے اور سوچتے ہیں۔ مگر  
حضور ضیاء الامت نے اپنے بچوں کی اس نہج پر تربیت کی کہ یہ  
فقیری طریق کو امیری انداز حیات پر ترجیح دیتے ہیں۔ خط ملاحظہ  
فرمائیے اس پر تاریخ کا اندراج نہیں لیکن عبارت سے اندازہ ہوتا

ہے کہ یہ والا نامہ اس دور کا ہے۔ جب حضرت پیر محمد امین الحسنات  
شاہ صاحب ابھی لڑکپن کی عمر میں تھے۔

۷۸۷

عزیز القدر محمد امین الحسنات سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں بخیرت:وں کام شروع ہو گیا ہے آپ اپنے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام  
دیں نماز باجماعت پابندی سے ادا کیا کریں ختم خواجگان (۱) میں شرکت کیا کریں۔  
لنگر کے مہمانوں کا خاص خیال رکھیں۔ تعویذات وغیرہ با وضو لکھ کر رکھ لیں جو آدمی  
طلب کرے اسے دیا کریں۔

قبلہ والدہ ماجدہ اپنی والدہ صاحبہ اور بہن بھائیوں کا خاص خیال رکھیں عزیز ابراہیم  
شاہ (۲) کا کیا پروگرام ہے۔ حافظ صاحب (۳) صوفی صاحب (۴) بابا جلال (۵) حاجی  
صاحب (۶) سلطان محمود (۷) سب کو سلام مسنون۔ خواجہ کرم الہی صاحب (۸) کو بھی  
تسلیمات

والسلام

محمد کرم شاہ

(۱) ختم خواجگان نماز ظہر یا عصر کے بعد پڑھا جاتا ہے جس کی ترتیب یہ ہے ابتداً گیارہ مرتبہ درود شریف  
پھر لاقول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم لا طیلا ولا من جاء منہ الا الیہ ۳۶۰ مرتبہ اس کے بعد سورہ الم نشرح پھر  
لاقول ولاقوة۔۔۔ الیہ اسی قدر اور آخر میں سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب سرکارِ دو عالم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے توسط سے سلسلہ عالیہ چشتیہ کے تمام بزرگان اور خصوصاً اپنے پیر و مرشد کی روح کو ایصال کیا  
جاتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

۲۔ ابراہیم شاہ صاحب حضور ضیاء الامت کے تیسرے بیٹے ہیں۔ آرمی میں میجر کے عہدہ پر رہ کر عسکری خدمات سرانجام دینے کے بعد ادارہ ضیاء القرآن سے منسلک ہیں۔

۳۔ حافظ کرم علی صاحب ان کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

۴۔ صوفی خدا بخش صاحب حضرت پیر محمد شاہ صاحب کے مرید تھے۔ زندگی بھر آستانہ عالیہ کی خدمت کی آپ چاہتے تو اپنے گھر بیٹھ کر چوہدریوں کی طرح آرام کی زندگی گزارتے پڑھے لکھے تھے آپ کو اچھی سروس مل سکتی تھی مگر چوہدری اور منصب پر لنگر شریف کی خدمت کو ترجیح دی۔

۵۔ لنگر شریف کے خادم جنھیں عرصہ تک حضور کی خدمت کا شرف نصیب رہا۔

۶۔ حاجی صاحب پیر محمد شاہ صاحب کے مرید ہیں۔ پورا نام حاجی عبدالحمید ہے۔ مسجد شاہ نصیب دریائی میں جو لنگر شریف کے سامنے ہے۔ امامت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں نہایت خدا منش آدمی ہیں۔

۷۔ سلطان محمود ایک دیوانہ سادگی کا مرقعہ جو اکثر حضور ضیاء الامت کی راہ روک کر کھڑا ہو جاتا تھا جب فوت ہونے لگا تو دارالعلوم کے طلباء سے کہا حضور ضیاء الامت کو اطلاع کر دو۔ میں چاہتا ہوں کہ زندگی کی آخری ساعتوں میں اپنے محبوب کا دیدار کر لوں۔ حضور ضیاء الامت تشریف لائے۔ سلطان محمود نے آنکھیں کھولیں دیدار کیا اور پھر اسی لمحے ہمیشہ کیلئے آنکھیں موند لیں خدا رحمت کننداں عاشقان پاک طینت را

۸۔ خواجہ کرم الہی الحمد للہ بقید حیات ہیں خواجہ فیملی سے تعلق رکھتے ہیں آپ کا تعلق بھیہہ و شہب سے ہے صوفی منش آدمی ہیں۔ حضور ضیاء الامت سے حد درجہ عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔

## سید منظور احمد شاہ وسید عظمت علی شاہ کے نام

عظمت علی شاہ صاحب بھیرہ شریف سے فارغ ہو کر کراچی چلے گئے اور دارالعلوم قمر الاسلام میں تدریسی خدمات سرانجام دینے لگے مگر علم کی تشنگی باقی تھی۔ انہوں نے اس سلسلے میں عریضہ ارسال کیا حضور ضیاء الامت نے کراچی میں قیام کے دوران ان دونوں بھائیوں کی خدمات کا شکر یہ ادا کیا۔ اور عظمت شاہ صاحب کے استفسار کا جواب دیتے ہوئے یہ محبت نامہ تحریر فرمایا۔

۷۸۷

ایہا القمران النیران!

۱۴-۳-۶۸

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

میں بخیر و عافیت پہنچ گیا ہوں۔

میرے پاس الفاظ نہیں جن سے میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کر سکوں۔ آپ نے جس محبت اخلاص اور پیار کا ثبوت دیا ہے۔ اس زمانہ میں اگر اسے نادرہ روزگار واقعہ قرار دیا جائے تو بجا ہوگا

رات دن آپ میرے ساتھ رہے ہر طرح کی تکلیف برداشت کی مجھے ہر طرح آرام پہنچایا مواصلات کے تمام اخراجات خود برداشت فرمائے اپنے آرام اور صحت کے تقاضوں کو بھی بالائے طاق رکھ دیا بہر حال آپ کے کس کس احسان کا شمار کروں۔ اور

کس کا شکر یہ ادا کروں برگ سبز است تحفہ درویش کے مقولہ کے مطابق بارگاہ الہی میں دعا کے لیے ہاتھ ہی پھیلا سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل آپ کو اپنے بلند دینی مقاصد میں کامیاب فرماوے اور ہمارے باہمی تعلقات کو پختہ سے پختہ تر کرے اور ہمیں مل کر دین مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حقہ کی توفیق ارزانی فرماوے آمین ثم آمین۔

حسب حکم ضیاء القرآن کے بیس نسخے بذریعہ مسافر گاڑی بھیج دیئے ہیں امید ہے۔  
بہنچ گئے ہوں گے۔

آپ کا گرامی نامہ بھی موصول ہوا اس میں وہ فارم بھی مل گیا اب محترم پیر صاحب کے گرامی نامہ کا انتظار ہے۔

ضیاء القرآن اور سنت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اشاعت کے لیے جو سعی جمیل آپ فرما رہے ہیں۔ اس کے لیے بھی از حد ممنون ہوں۔ آپ کا عطا فرمودہ ٹی سیٹ جب یہاں آ کر کھولا تو اسے بہت ہی دلکش اور خوبصورت پایا۔ اس میں آپ کے خلوص کا حسن منعکس ہو رہا تھا۔

عزیزم ہمدانی صاحب! بہتر ہے کہ آپ پوری یکسوئی سے پہلے اس امتحان سے فارغ ہو لیں۔ اس کے بعد آپ مولانا صاحب سے کوئی سبق شروع کریں اس وقت اگر آپ دونوں طرف کام شروع کریں گے تو طبیعت پر بہت بوجھ پڑے گا۔

ملک صاحب سیٹھ صاحب اور حضرت پیر صاحب اور جملہ احباب کو میری طرف سے ہدیہ تسلیمات پیش ہو۔

محمد اکرم شاہ

## سید عظمت علی شاہ صاحب نام

شاہ صاحب نے قبلہ پیر صاحب کی خدمت میں جامعہ اسلامیہ بہاولپور کا نصاب بھیجا شاید وہ چاہتے تھے کہ دارالعلوم قمر الاسلام کراچی کا الحاق اس یونیورسٹی سے کیا جائے آپ نے اس ضمن میں ایک خط لکھا خط کے مندرجات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ شاہ صاحب نے بیک وقت دو تین چیزوں کے بارے استفسار کیا۔ دارالعلوم کے طلبہ کے لیے ٹی وی ہاسٹل سے الگ اکیڈمک بلاک جامعہ اسلامیہ سے الحاق۔ غالباً ان دنوں شاہ صاحب کی صحت اچھی نہ تھی۔ انہوں نے اس بارے ذکر کیا حضور ضیاء الامت نے ان کی ناسازی طبع کے بارے تشویش کا اظہار فرمایا اور ان کے استفسارات کے جواب میں یہ والا نامہ ارسال فرمایا۔

الاعز الاکرم!

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ

گرامی نامہ شرف صدور لایا۔ اور آپ کی صحت کے متعلق پڑھ کر از حد تشویش ہوئی اس احقر کو تو آپ کی ذات میں ایک بہت بڑا انسان نظر آ رہا ہے۔ مجھے تو آپ کے مزاج کی ذرا سی برہمی گوارا نہیں اللہ تعالیٰ آپ کی خفہ صلاحیتوں کو اپنے فضل و کرم سے معراج کمال تک پہنچائے اور آپ کی ذات والا صفات کو مصدر خیرات و برکات فرمائے۔ آمین  
شم آمین۔

طلبہ کے امتحانات کی تیاری میں مشغولیت رہی ۶-۸ کو سرگودھا سے واپس آیا حافظ محمد (۱) صاحب و اخوانہ بی اے کے امتحان سے فارغ ہو گئے ہیں۔ امداد حسین (۲) و زلماء فاضل عربی اور لال شاہ صاحب (۳) رفقاء عالم عربی کا امتحان دے رہے ہیں آج ان کا انشاء کا آخری پرچہ ہے۔ ان سب کی کامیابی کے لیے خصوصی دعا فرمادیں۔

آپ نے اپنے امتحان کے متعلق تحریر نہیں فرمایا مطلع فرمائیں جامعہ اسلامیہ سے الحاق (۴) کرنے یا نہ کرنے کا مسئلہ زیر غور ہے ان کے نصاب کو جتنا گہری نظر سے دیکھا جاتا ہے اس کی سطحیت ابھرتی جاتی ہے لیکن چند روز تک اس کا تصفیہ ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد اپنی رائے اور نصاب کے متعلق عرض کروں گا۔ اس لیے تھوڑا سا انتظار فرمائیں۔

ٹی وی میں اصلاحی پروگرام برائے نام اور عیش و طرب زیادہ ہے طلبہ کو اس کچی عمر میں ایسی چیزوں سے مانوس کر دینا مجھے تو خلاف مصلحت نظر آتا ہے ایسا پاکیزہ ماحول

۲۱۔ حافظ محمد خان چشتی و پیرزادہ امداد حسین تفصیلی تعارف آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں گے۔

(۳) لال شاہ صاحب ضلع سرگودھا سے ہیں آپ کا نسبی تعلق خانوادہ رسول سے ہے بہت دلچسپ آدمی ہیں سیف زباں ہیں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سے فراغت کے بعد آبائی گاؤں میں خلق خدا کی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ بہت بڑے زمیندار ہیں اور حضرت ضیاء الامت سے بہت گہرا قلبی تعلق رکھتے ہیں۔

۴۔ حضور ضیاء الامت ابتداء میں اپنے ادارہ کا الحاق جامعہ اسلامیہ بہاولپور سے کرنے کا ارادہ رکھتے تھے مگر جب جامعہ کا نصاب ملاحظہ فرمایا تو اس کی سطحیت دیکھ کر ارادہ ترک فرمادیا بعد میں اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور آپ کی دیرینہ آرزو برآئی اور دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کا معاملہ عالم اسلام کی عظیم درس گاہ جامعہ الازہر سے ہو گیا جو اب تک قائم ہے۔



پیدا کریں کہ ان کی نگاہ بہک نہ سکے اور ان کا دل بھٹک نہ جائے۔

دارالعلوم کی الگ عمارت اگر بن جائے تو بہت ہی بہتر ہے لیکن دارالاقامہ سے قریب ہی ہونی چاہیے تاکہ آپ بیک وقت دونوں کی نگرانی کر سکیں قبلہ شاہ صاحب امید ہے واپس تشریف لے آئے ہوں گے میری طرف سے مؤدبانہ تسلیمات عرض کریں حاجی علی بیگ صاحب کو تسلیمات اگر ضیاء القرآن کی رقم ارسال فرمادیں تو عنایت ہوگی تاکہ چودھری صاحب کو رقم ادا کی جاسکے۔

عزیز حسنت نے امسال دسویں کا امتحان دیا ہے۔ اب اسے متوکلاً علی اللہ تعالیٰ دارالعلوم میں داخل کر دیا گیا ہے اس کی اور جملہ طلبہ کی کامیابی کے لیے خصوصی دعا فرمائیں اس دفعہ نیا داخلہ میں سے زیادہ ہوا ہے اساتذہ کرام اور طلبہ کی طرف سے سلام مسنون قبول فرمائیں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## سید عظمت علی شاہ صاحب کے نام

قرآن کریم کی تفسیر پر مسلسل تقریباً ۱۸ سال کام ہوتا رہا بھیرہ شریف میں موسم گرما میں بڑی سخت گرمی پڑتی اور یکسوئی میں فرق آ جاتا قبلہ پیر صاحب ایک ایک لمحہ کو قیمتی سمجھتے تھے دارالعلوم میں گرمی کی چھٹیاں ہوتیں تو آپ کسی صحت افزا مقام پر تشریف لے جاتے اور آبادی سے قدرے دور پرسکون جگہ پر قرآن کریم کی تفسیر پر کام کرتے کبھی آپ مکھال تشریف لے جاتے اور کبھی خوشاب کے

قریب بلند و بالا پہاڑوں میں گھری وادی وادی سون کے گاؤں  
(سودھی) تشریف لے جاتے سید عظمت علی شاہ صاحب نے آپ  
کو عریضہ ارسال کیا اور تحائف بھیجے جس کے جواب میں آپ نے  
شکر یہ کے لیے ایک والا نامہ تحریر فرمایا

الاعز الاکرم اکرمم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

۲۳ جون کو دارالعلوم میں موسم گرما کی تعطیلات شروع ہو گئیں میں ۳۰ جون کو  
بھاگ کر وادی سون کے ایک گنام گاؤں (سودھی) چلا گیا اور تقریباً ڈیڑھ ماہ وہاں  
گزارنے کے بعد اب واپس گھر جا رہا ہوں راستہ میں ہی یہ عریضہ سپرد قلم کر رہا ہوں۔  
آپ کو یہ سن کر مسترت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس عرصہ میں ضیاء القرآن  
حصہ دوم کا بقیہ کام اختتام پذیر ہوا۔ اور سورۃ العنکبوت تک تفسیر تقریباً پوری ہو گئی الحمد للہ  
تعالیٰ علی منہ و احسانہ و الصلاة والسلام علی سیدی رسول اللہ و علی  
آلہ و اصحابہ۔

میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ آپ جیسے سراپا خیر و برکت بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل یہ کام  
یہاں تک پہنچا ورنہ یہ نا چیز اس قابل کب تھا امید ہے اس عاجز و پر تقصیر کے لیے سلسلہ دعا  
ہمیشہ ہمیشہ جاری رکھیں گے۔

آپ کا گرامی نامہ اور ”حقیقت خلافت و ملوکیت“ مجھے یہیں پہنچے اور حلوہ وغیرہ  
بھیرہ والوں نے اپنا حق سمجھ کر وہیں رکھ لیا اسی پیش کردہ مصروفیت کے باعث شکر یہ ادا  
کرنے میں بھی اتنی تاخیر ہوئی امید ہے آپ میری ان غفلت کیشیوں پر اب زیادہ

ناراض نہ ہوتے ہوں گے اللہ تعالیٰ آپ کو امتحان میں شاندار کامیابی عطا فرماوے آمین  
ثم آمین

ایک مبارک اور بھی عرض کر دوں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عزیز حسنت نے  
میسٹرک کا امتحان پاس کر لیا ہے اور ۶۹۴ نمبر لے کر وظیفہ لیا ہے اب اسے دارالعلوم میں  
داخل کر دیا ہے خصوصی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اسے اپنے تمام ہم سبقوں اور ہم مکتبوں کے  
ساتھ اپنے محبوب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ صحیح کامیابی عطا فرماوے آمین  
ثم آمین تاکہ وہ دین حنیف کے مخلص اور بہترین خادم ثابت ہو سکیں آمین ثم آمین  
آپ کی تعطیلات بھی ختم ہونے والی ہوں گی۔

جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے تعلیمی، انتظامی معاملات بڑے ناگفتہ بہہ ہیں اس لیے  
میں نے تو الحاق کا خیال ترک کر دیا ہے آپ بھی غور فرمائیں میری ایک بات ہمیشہ یاد  
رکھیں ہمارے پاس عظمت علی شاہ ایک ہی ہے اسکی زندگی بے مقصد نہیں گزرنی چاہیے  
اس کا ہر لمحہ نتیجہ خیز ہونا چاہیے طلبہ کی تعداد اتنی رکھیں جن کی آپ خوب تربیت کر سکیں تاکہ  
چند سال بعد آپ کو اپنی محنت کا ثمر نظر آنے لگے۔ ہمارے پاس بڑے بڑے علماء ہیں  
بڑے بڑے دارالعلوم ہیں لیکن اس کم نگاہ کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم ان سے صحیح فائدہ  
نہیں اٹھا رہے اور یہ احساس میرے لیے انتہائی دکھ کا باعث ہوتا ہے خدا کرے آپ ان  
تمام امور سے بلند ہو کر کام کریں فوری اور ناپائیدار کامیابی اور ترقی کے بجائے ایسی  
کامیابی کے حصول کے لیے کوشاں رہیں جو دائمی اور حقیقی ہو۔

قبلہ شاہ صاحب مدظلہ کا تعاون اور ان کی سرپرستی آپ کے لیے نعمت غیر مترقبہ  
ہے ان کی ذہانت، معاملہ فہمی، طبع رسا اور بلند حوصلگی اور آپ کی قابلیت، سنجیدگی، محنت

اور اخلاص مل کر بہت بڑا کام سرانجام دے سکتے ہیں۔ خداوند عالم ہم مسکینوں پر رحم فرماوے اور آپ کے صدقے ہمیں اس پر آشوب دور میں عظیم ترین خدمت دین کی توفیق ارزانی فرماوے آمین ثم آمین

قبلہ شاہ صاحب کی عنایات ہر وقت یاد آتی ہیں اور پھر میں جس تکلیف زحمت اور تضيغ وقت کا باعث بنا اس پر ندامت ہوتی رہتی ہے۔ اگر واپس تشریف لے آئے ہوں تو مودبانہ تسلیمات عرض کریں۔

تمام اساتذہ کرام اور آپ کے جملہ احباب خصوصاً حاجی علی بیگ صاحب کو سلام مسنون۔

آپ کے دارالعلوم کے جو طلبہ اس سال فارغ ہو رہے ہیں ان میں سے ایک ہم آپ کو دے سکتے ہیں اگر آپ کو ضرورت ہو تو مطلع فرمادیں۔

طالب دعا

خادم: محمد کرم شاہ

سجادہ نشین: بھیرہ

## سید عظمت علی شاہ صاحب کے نام

سید عظمت علی شاہ صاحب نے آپ کے والا نامہ کا جواب ارسال کیا اپنی صحت کے بارے آگاہ کیا شاہ صاحب امتحان میں بھی کامیاب ہو چکے تھے۔ یہ پہلا خط ہے۔ جس میں قبلہ پیر صاحب نے ضیائے حرم کا تذکرہ فرمایا ہے اس سے پہلا خط ۱۳ اگست کا ہے۔ اور یہ ۲۹ اگست کا ہے۔ گویا آپ نے شاہ صاحب کے

جواب میں کوئی تاخیر نہیں فرمائی۔

۷۸۷

۲۹-۸-۶۸

الاعز الاکرم الارشد ارشدک اللہ تعالیٰ فی الدارین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

والا نامہ موصول ہوا۔ آپ کی کامیابی کا مژدہ جانفزا پڑھ کر از حد مسرت ہوئی۔ واقعی یہ آپ کی ہمت اور مستقل مزاجی کی ایک روشن دلیل ہے۔ ان دیگر گوں حالات، طبیعت کی ناسازی، مصروفیتوں کے تنوع کے باوجود تھوڑے سے وقت میں ایسی کامیابی حاصل کرنا محض اللہ تعالیٰ کا لطف و احسان ہے۔ جو اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہم مسکینوں پر فرمایا ہے۔ الحمد لله والصلوة والسلام علی سیدنا رسول اللہ و آلہ وسلم۔

اس ناچیز کی طرف سے آپ کو اور محترم و معظم شاہ صاحب کو ہزار ہزار مبارک قبول ہو۔

جب کوئی نصاب تجویز ہو جائے تو مجھے بھی مطلع فرماویں حسب ارشاد نصاب اور فارم داخلہ ارسال خدمت ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ رسالہ کے مصارف اشتہارات سے پورے ہوتے ہیں کیا آپ اس سلسلہ میں ہماری کوئی مدد فرما سکتے ہیں اور سب خیریت ہے۔

ربیع الاول شریف میں خاص نمبر شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ اس سلسلہ میں وہاں کے اہل قلم سے راہ و رسم پیدا کرنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔

مولانا منتخب الحق صاحب کرنل احمد صاحب اور کسی دیگر صاحب قلم آدمی سے مضمون لکھوانے کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔

والسلام  
مخلص: محمد کرم شاہ

## میاں محمد اسلم صاحب کے نام

حضور ضیاء الامت اپنی تمام تر مصروفیتوں کے باوجود ضیاء القرآن شریف کی اشاعت سے متعلقہ امور میں خود دلچسپی لیتے ایک اہم چیز جو آپ کے خطوط سے ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جب آپ اپنے مریدین یا متعلقین سے مالی معاملات پر بات کرتے تو کسی تکلف اور تصنع کا اظہار نہ کرتے بلکہ بات بالکل دو ٹوک ہوتی معاملات میں صفائی تقویٰ کا وہ بلند معیار ہے جس پر بہت کم لوگ پورا اترتے ہیں ایسا ہی ایک خط میاں محمد اسلم مرحوم کے نام ملاحظہ فرمائیے

۷۸۷

محبت و کرم میاں صاحب

۶۸-۱۲-۳۱

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عزیزی کی ولادت کی مبارک ہو اللہ تعالیٰ عزیزی کو نیک بخت اور سعادت مند کرے اور آپ کے لیے قرۃ العین بنائے آمین ثم آمین۔

عزیزی کا نام گیارہ بار بسم اللہ شریف پڑھ کر سلمی رکھیں ہم مکتبہ کا حساب کر رہے ہیں۔ آپ کے پاس جن تفاسیر کا حساب بقایا ہے۔ ان کی تفصیل سے آگاہ کریں یہ بھی لکھیں کہ کس تاریخ کو کتنی کتنی تفسیریں آپ کو روانہ کی گئیں آپ کا جواب آنے پر حساب درست ہوگا اسی طرح سنت خیر الانام کے متعلق بھی آگاہ فرمائیں اور جتنا جلد ممکن ہو ان کی قیمت بھی روانہ فرمائیں کیونکہ ہم نے اور سو نسخے منگوائے ہیں۔ اور ان کی قیمت ابھی ادا کرنا ہے۔

امید ہے۔ عزیزم میاں انور صاحب واپس بخیریت آگئے ہوں گے اور ان کا یہ ٹور کامیاب رہا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اتفاق و محبت عطا فرمائے۔ اور کاروبار میں ترقی دے تاکہ آپ دین کی خدمت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیے سکیں آمین۔

والدین کو سلام مسنون اہل خانہ کو دعوات عزیزانور و عزیزیان کو دیدہ بوسی۔ جملہ بہن اور ان طریقہ کو سلام مسنون

والسلام  
محمد کرم شاہ  
سجادہ نشین: بھیرہ

۶۸-۱۲-۲۹

سید عظمت علی شاہ صاحب کے نام

اگست سے دسمبر تک کا ہمارے پاس کوئی خط نہیں جو آپ نے سید  
عظمت شاہ صاحب یا منظور ہمدانی شاہ صاحب کو لکھا ہو اس طویل

خاموشی کی وجہ شاید آپ کی مصروفیت ہے۔ ۶۸-۱۲-۳۱ کا ایک خط ملاحظہ فرمائیے جس میں آپ نے شاہ صاحب کو اپنی صحت کا خیال رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ضیاء القرآن کی دوسری جلد کے بارے میں معلومات فراہم کی ہیں اور جس طرح اس سے پچھلے خط میں مالی معاملات کی بات کی تھی ضیاء القرآن کے ارسال کردہ نسخوں کی قیمت کا مطالبہ فرمایا ہے آپ مالی معاملات میں بہت کھرے تھے۔ اور اس ضمن میں اپنے طلبہ کو بھی تلقین فرماتے تھے۔ اس خط میں آپ نے دارالعلوم کے نصاب کے بارے میں بھی بات کی ہے کیونکہ آپ اسے بہتر سے بہتر دیکھنا چاہتے تھے۔ مولانا منتخب الحق صاحب اہل سنت کے مایہ ناز عالم ہیں۔ اس لیے آپ نے ان سے رائے لینا ضروری سمجھا۔

۷۸۷

الاعز الاکرم الارشد وفقہ اللہ لما سجد ویرضی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

محبت بھرا عید کارڈ اور اس سے بھی رنگین تر اور دلنواز مکتوب محبت موصول ہوا اس کرم بالائے کرم کا شکر یہ کس منہ سے ادا کروں۔

آپ کی علالت کی خبر پڑھ کر مجھے از حد تشویش ہوتی ہے اگر دوست کی آنکھ سے بہتر دوسرا کوئی آئینہ نہیں ہے۔ تو میرے آنکھ کے آئینہ میں جو آپ کی تصویر ہے۔ اس کے مطابق آپ واقعی عظمت علی ہیں اس لیے عظمت دین و ملت ہیں۔ آپ کی صحت اور آپ



کی سلامتی از حد اہم ہے۔ اس کا خیال رکھنا آپ کا فرض اولین ہے۔ اپنے لیے نہ سہی۔ ہمارے لیے سہی گویا یہ حقوق العباد میں شامل ہے۔ جس سے آپ لوگ غفلت برتیں گے تو جواب دہ ہوں گے۔

جلد دوم کی کتابت شروع ہے۔ مسودہ پر نظر ثانی کر کے اسے کاتب کے پاس بھیجتا رہتا ہوں کاتب کی رفتار تسلی بخش نہیں خدا کرے جلدی یہ کام پائیہ تکمیل کو پہنچ جائے۔ زندگی کا کیا بھروسہ ہے۔

ہم مکتبہ کا حساب کر رہے ہیں۔ ضیاء القرآن کے جو نسخے آپ کو بھیجے گئے تھے۔ ان کا ہدیہ ارسال فرماویں۔ از حد ضروری ہے ممنون ہوں گا۔

قبلہ شاہ صاحب مدظلہ کا کیا حال ہے کیا مولانا منتخب الحق صاحب کو آپ نے ہمارا نصاب دکھایا تھا اس کے متعلق ان کی رائے کیا تھی کیا وہ اس میں کوئی رد و بدل مناسب سمجھتے ہیں اگر ان کی رائے سے مطلع کریں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ ہم اسے پھر طبع کرانا چاہتے ہیں ان کی رائے کے پیش نظر اگر کوئی تبدیلی ضروری ہو تو اب اس کا وقت ہے۔ آپ کے دارالعلوم کا کیا حال ہے۔ کس طرح آپ نے سال نو کا آغاز کیا ہے تفصیلاً آگاہ فرمائیں۔

جملہ اساتذہ کرام اور طلبہ کی خدمت میں تسلیات

مخلص

محمد کرم شاہ

سجادہ نشین: بھیرہ

سید عظمت علی شاہ صاحب کے نام

۶۹۔ ۱۔ ۱۳ کا ایک خط جو شاہ صاحب کے ایک عریضہ کے جواب میں لکھا گیا اس میں منی آرڈر موصول ہونے پر شکریہ۔ دارالعلوم کے طلبہ کی کامیابی پر مبارکباد اور چند نصیحتیں ملاحظہ کیجئے۔

سیادت پناہ الاعز الامجد زاد اللہ تعالیٰ عزہ و مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

گرامی نامہ بھی ملا اور منی آرڈر بھی موصول ہوا بہت بہت شکریہ دارالعلوم کی رپورٹ بھی نظر سے گزری شکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی مساعی کو قبول کیا۔ اور کراچی جیسی گنجان جگہ میں دارالعلوم نے ایک باعزت مقام حاصل کر لیا۔ بجٹ کو دیکھ کر یہ اطمینان ہوا کہ مالی وسائل حسب ضرورت کافی ہیں۔ اور دن بدن ان میں بفضلہ تعالیٰ اضافہ ہوتا جائے گا۔ اب آپ کا فرض یہ ہے کہ انہیں نتیجہ خیز کاموں پر خرچ کریں۔ تاکہ چند سال بعد آپ کو اپنی جاں فشانی کا ثمرہ نظر آنے لگے میرے نزدیک وردیاں سبے، ڈیسک وغیرہ سب ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ اولین درجہ تعلیم و تربیت کا ہے تعلیم ٹھوس ہو اور تربیت محکم اور سنوار ہو۔

تعلیم و تربیت کو اولین مقام دیتے ہوئے اس معاملہ میں جتنا کچھ آپ کر سکتے ہیں سب مبارک ہے۔ ایک خوشخبری بھی سن لیجے قبلہ عمومی صاحب حج پر تشریف لے جا رہے ہیں 1-20 کو بذریعہ عوامی ایکسپریس لاہور سے روانہ ہو کر ۲۱ کو کراچی پہنچیں گے۔ امید ہے آپ تشریف لے جا کر ملاقات فرمائیں گے۔ اور جتنے روز وہاں قیام ہو آپ معاونت فرمائیں گے۔ بہتر ہے حاجی کیمپ یا کسی دوسری جگہ کے بجائے وہ آپ کے پاس قیام فرمائیں۔

حضرت قبلہ شاہ صاحب مدظلہ کی خدمت میں تسلیمات جملہ احباب طلبہ اور اساتذہ کرام کی خدمت میں ہدیہ تسلیمات

والسلام  
محمد کرم شاہ

## سید عظمت علی شاہ صاحب کے نام

۶۹-۲-۲ کو شاہ صاحب کے جواب میں حضور ضیاء الامت نے ایک نصیحت آموز والا نامہ تحریر فرمایا۔ ان کے استفسارات کے جوابات دیئے۔ اور دعاؤں سے شاد کام کیا۔

۷۸۷

۶۹-۲-۲ الاعز الا ارشد الا کرم اکرمک اللہ تعالیٰ اعزک وارشدک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

گرامی نامہ موصول ہوا۔ اس سے چند لمحہ پہلے عزیزم ڈاکٹر پیرزادہ صاحب (۱) کا فون آیا جس میں انھوں نے آپ کی عنایات اور نوازشات سے بڑے دلکش اور خوش کن انداز میں آگاہ کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے بھی زیادہ سرفراز فرماوے اور آپ سے اپنے دین کی ایسی جلیل القدر خدمات لے جن کا ہم تصور تک بھی نہیں کر سکتے۔ آمین ثم آمین بجاہ وطہ و تسین صلی اللہ علیہ وسلم طلبہ کی بزم کے دو نام ذہن میں آئے ہیں۔

(۱) مراد ڈاکٹر حیدر شاہ صاحب ہیں۔

۱۔ ندوۃ الطلبة (ہم نے یہی نام رکھا ہوا ہے)

۲۔ نخضۃ الطلبة الاسلامیۃ (اس کا معنی ہے طلبہ کی اسلامی نشاۃ ثانیہ)

ان میں سے جو نام آپ کو پسند ہو۔

راحت جان حزین! قرۃ عین مسکین! میں آپ کو عرض کیا کرتا تھا۔ کہ ہمارے

سارے محاذ خالی پڑے ہیں۔ (۱) ہم نے ہر محاذ کو سنبھالنے کے لیے مرد آہن

پیدا کرنے ہیں اس کے بغیر ہمارے لیے کوئی چارہ کار نہیں ورنہ ہم مات کھا جائیں

گے۔ ہماری شکست اگر صرف ہماری شکست ہوتی تو قابل برداشت تھی لیکن ہمارے

ساتھ حق جس کے ہم امین، پاسبان اور علم بردار ہیں اسے بھی زک پہنچے گی۔ اور یہ نقصان

قصعانا قابل برداشت ہوگا۔ ایک اشتراکیت ہی نہیں۔ کسی نئے فتنہ کے سدباب کے لیے

ہمارے پاس لٹریچر کی اشد قلت ہے۔ اب امیدیں آپ جیسے نونہالوں سے وابستہ ہیں۔

میرے لیے دعا فرماویں اگر اللہ تعالیٰ مجھ سے یہ خدمت لے تو میں اور کیا چاہتا

ہوں۔ سر دست تو آپ کو اغیار کی در یوزہ گری کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ چراغ راہ

جماعت اسلامی کا ایک رسالہ کراچی سے نکلتا ہے۔ انھوں نے چند ماہ ہوئے ایک اسلام

(۱) وہ دور اشتراکیت کا دور تھا ان دنوں سوشلزم کو دنیا میں بڑی پذیرائی حاصل تھی۔ روس پوری دنیا پر حکومت کا خواہاں تھا۔ اسلامی ممالک سبھے ہوئے تھے۔ پاکستان مشکلات میں گھرا ہوا تھا۔ علماء سرگرمیاں تھے ان حالات میں کیا کیا جاسکتا ہے آپ چاہتے تھے کہ مدارس ایسے علماء پیدا کریں جو ان دگرگوں حالات میں حکومت کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں۔ اب اشتراکیت کا سورج غروب ہو چکا ہے مگر اور ہزاروں فتنے ہیں۔ جو سرائی ہے ہیں۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے طلبہ کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ حضور ضیاء الامت کی توقعات پر پورا اترتے ہوئے ان فتنوں کے لیے سد سکندری ثابت ہوں اور کوئی محاذ خالی نہ چھوڑیں۔

اور سوشلزم نمبر نکالا تھا سر دست آپ اس کا مطالعہ کریں۔ امید ہے مفید ہوگا ڈیفنس سوسائٹی کی جامع مسجد کی خطابت کے لیے ضرور کوشش کریں بڑی مرکزی اور اہم جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے آمین۔

آپ نے دارالعلوم کے لیے مبلغ دس روپیہ بھیجے وہ میرے لیے دس لاکھ تھے۔ مجھے تو پیارے عظمت کی پیاری اور قلبی دعاؤں کی بھی ضرورت ہے۔ حضرت قبلہ شاہ منظور صاحب ہمدانی کی خدمت عالیہ میں مؤدبانہ تسلیمات جملہ اساتذہ اور طلبہ کی خدمت میں سلام مسنون۔

والسلام  
خادم: محمد کرم شاہ

## میاں محمد اسلم و میاں محمد انور کے نام

میاں برادران کے نام ایک اور خط جس میں بہت سارے احباب کا تذکرہ ہے ملاحظہ کریں۔ اس میں عظیم شاعر سودائی کا بھی تذکرہ ہے۔ ان سے حضور ضیاء الامت کو کیا کام تھا معلوم نہیں ہو سکا۔ کیونکہ اس وقت تک ضیاء حرم کا اجراء عمل میں نہیں آیا تھا۔ کیا آپ ضیاء القرآن شریف کے بارے کچھ لکھوانا چاہتے تھے۔ یا ضیاء حرم کے اجراء کے لیے ان کی معاونت درکار تھی۔ کچھ معلوم نہیں ہو سکا بہر حال اس میں بہت ساری باتیں نجی نوعیت کی ہیں۔ جن کی وضاحت نہیں ہو سکتی۔

مجان و مخلصان میاں صاحبان سلمہما اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ جو حسب سابق محبت اور اخلاص کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔  
موصول ہوا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے تمام نیک ارادوں میں کامیاب فرماوے آمین دارالعلوم کی تعمیر کیلئے جو پروگرام آپ بنا رہے ہیں۔ خداوند کریم اس میں بھی ہماری امداد فرمائے تاکہ دنیا والوں کو معلوم ہو کہ خدمت دین کے کام دولت مندوں سے زیادہ مخلص اور جان باز مجاہد انجام دیا کرتے ہیں اور قدرت ان کو اس عزت سے سرفراز کرتی ہے۔

چار پانچ روز ہوئے بٹ صاحب کو دل کا دورہ پڑ گیا تھا ہم تو مایوس ہو چلے تھے۔  
لیکن اللہ تعالیٰ نے شرم رکھ لی اور وہ بچ گئے ان کی بیگم صاحبہ پرسوں سے آئی ہوئی ہیں وہ اب جانا چاہتی ہیں میں بھی ان کو روکنا مناسب نہیں سمجھتا دل کے مریض کا کیا اعتبار وہ کل جمعہ کو یہاں سے رخصت ہو جائیں گے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ کوئی بہتر اور جلدی انتظام فرماوے آمین ثم آمین

محترم سودائی صاحب کو دوبارہ یاد دہانی کرائیں۔ کل عصمت صاحب کے خط سے آپ کی میننگ کی کارروائی کی مختصر اطلاع ملی آغاز تو بڑا حوصلہ افزاء ہے انتہاء اس سے بھی زیادہ فرحت بخش ثابت ہو آمین ثم آمین میں کل جمعہ کو دو روز کے دور پر جا رہا ہوں اتوار شام یا سوموار صبح تک واپسی ہوگی۔

چند ضروری امور کے متعلق مشورہ کرنے کے لیے مجلس عاملہ کی میننگ بلانے کا خیال ہے ۲ مارچ کو اتوار ہے۔ اگر آپ کے لیے یہ تاریخ موزوں ہو تو تحریر فرمادیں تاکہ

دوسرے اراکین کو بھی دعوت دی جائے۔

جملہ عزیزان اور عزیزیان کو پیار گھروں میں دعوات اشرف صاحب بڑے یاد آتے ہیں انھیں بھی اور جملہ پیر بھائیوں کو بھی تسلیمات اپنے والدین کی خدمت میں سلام عرض کریں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## میاں محمد اسلم کے نام

میاں صاحب مرحوم حضور ضیاء الامت سے مسلسل رابطے میں رہتے خط میں مارشل لاء کا تذکرہ ہے یہ مارشل لاء اس قدر سخت تھا کہ مذہبی اجتماعات بھی ناممکن تھے۔ شاید زندگی میں یہ پہلا اور آخری موقعہ تھا۔ کہ میاں صاحب مارشل لاء کی سختیوں کی وجہ سے پیر صاحب کو بروقت اطلاع نہ دے سکے۔ اور آپ کو میاں صاحب کا انتظار کرنا پڑا ہاں یہ اندازہ بہر حال ہوتا ہے کہ حضور ضیاء الامت کے دل میں میاں صاحب کی بے حد قدر تھی۔ خط ملاحظہ کیجئے۔

محبت و کرم میاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

قبلہ عمومی صاحب مدظلہ بنجیر و عافیت کراچی پہنچ گئے ہیں الحمد للہ آپ کو بھی مبارک

ہو۔

حسب پروگرام میں جمعرات کے روز صبح سویرے بھیرہ سے روانہ ہوا۔ ساڑھے گیارہ بجے گاڑی لالہ موسیٰ پنچھی۔ آنکھیں آپ کو تلاش کرتی رہیں لیکن آپ پلیٹ فارم پر نظر نہ آئے باہر آگیا دھر دھر دیکھا، آپ دکھائی نہ دیئے۔ حیرت ہوئی آخر ساڑھے گیارہ سے ڈھائی بجے تک آپ کا انتظار رہا جب آپ اس وقت تک تشریف نہ لائے تو میں نے یقین کر لیا کہ مارشل لاء کی وجہ سے جلسہ ملتوی ہو گیا ہے اور آپ مصروفیت کی وجہ سے اطلاع بھی نہیں دے سکے بہر حال کوئی بات نہیں ہے ایسا ہو ہی جاتا ہے۔ آپ پریشان نہ ہوں آج تیز رو سے ہم یہاں سے روانہ ہو رہے ہیں۔ کل کسی وقت لاہور پہنچ جائیں گے اور کوشش یہی ہوگی کہ اسی رات گاڑی پر سوار ہو کر واپس بھیرہ چلا جاؤں اور سب خیریت ہے۔ جملہ احباب کو تسلیمات

والسلام

محمد کرم شاہ

## میاں محمد اسلم و میاں محمد انور کے نام

پیر آف دیول سے جنرل ایوب کو بے حد عقیدت تھی۔ ازراہ عقیدت جنرل صاحب نے پیر آف دیول کی خدمت میں ایک قطعہ اراضی پیش کیا۔ جہاں انہوں نے جامعہ الخضر کے نام سے ایک نہایت ہی عالی شان دینی درس گاہ قائم کی اس کی نگرانی کی استدعا قبلہ حضور ضیاء الامت سے کی گئی اس سلسلہ میں آپ اسلام آباد تشریف لے گئے اس کا تفصیلی تذکرہ آئندہ صفحات میں آرہا ہے۔



خط ملاحظہ کیجئے

عزیزان محترم!

۶۹-۶-۱۴

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔

میں آج اسلام آباد جا رہا ہوں دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں بھی کامیابی عطا

فرمائے آمین۔

نذیر احمد صاحب کے ساتھ آپ نے جو بات کی تھی۔ اب اس کی ضرورت ہے۔

بذریعہ کراس چیک یونائیٹڈ بینک بھیرہ فوراً روانہ فرمادیں۔

اور سب خیریت ہے۔

بچوں کو پیار گھر میں دعوات جملہ احباب گرامی کو السلام علیکم

والسلام

محمد کرم شاہ

بیروت سے کتب کے متعلق کوئی خط آیا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں آیا تو انھیں

ریمانڈر بھیجیں۔ نیکا پورہ سے دو آدمیوں نے دارالعلوم کے لیے چندہ دیا تھا۔ ان کے

نام لکھ کر رسیدیں دے دیں۔ نیز ہمیں بھی ان کے نام بتائیں تاکہ اصل رسید پر لکھے جا

سکیں۔

میاں محمد اسلم کے نام

یہ خط گویا پچھلے خط کا تتمہ ہے۔ اس میں کسی بزرگ شخصیت میاں

صاحب کا تذکرہ ہے۔ جن کے متعلق تفصیلی معلومات دستیاب نہیں ہو سکیں۔

۷۸۷

۱۹-۷-۶۹

محبت و مکرم میاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ ڈاک والوں نے بھیرہ بھیج دیا۔ کل دستی وہاں سے یہاں آیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو کام مکمل کرنے کے لیے یہاں آیا تھا۔ وہ آج شام یا کل صبح تک پایہ تکمیل تک پہنچ جائیگا۔ میں سوموار یا منگل بھیرہ واپس پہنچ جاؤں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ناچیز اپنے مولائے کریم کا جتنا شکر کرے کم ہے۔ جس نے اپنی مہربانی سے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل صحت، عافیت اور توفیق خصوصی سے میری مدد فرمائی۔ اب دعا فرماویں وہ اپنے محبوب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے سے قبول بھی فرمائے اور اپنے بندوں کے لیے باعث ہدایت اور اس ناچیز کے لیے وجہ نجات و مغفرت بنائے۔ آمین ثم آمین۔

آپ کے خط میں حضرت قبلہ میاں صاحب کی تشریف آوری کی خوش خبری پڑھ کر مسرت کی حد نہ رہی۔

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے۔ لیکن تاریخ کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔ ۷-۲۶ تاریخ مجھے چاہ مہنتا نوالہ کے سلسلہ میں ضروری لاہور جانا ہے۔ اگر قبلہ میاں صاحب تین اگست کو تشریف لاویں۔ تو میرے لیے بہت آسانی ہوگی۔ لیکن اگر

کسی دوسری تاریخ کو آپ تشریف نہ لاسکتے ہوں تو آپ مجھے فوراً اطلاع دیں تاکہ میں لاہور کا پروگرام ملتوی کر دوں از حد تاکید ہے۔

دارالعلوم کی شاخ کے متعلق جب ملاقات ہوگی تو تفصیلی گفتگو کریں گے اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائے اور مدد بھی فرمائے آمین ثم آمین۔

کتابوں کا تو شدید انتظار ہے۔ خدا کرے صحیح و سلامت جلد پہنچ جائیں۔ نیز دارالعلوم کی تعمیر کا سلسلہ 7-31 کو متوکلاً علی اللہ تعالیٰ شروع کرنے کا ارادہ ہے اس لیے اب آپ جتنا جلد سر یا بھیج سکیں بھیج دیں۔ تاکہ پھر تکلیف نہ ہو حضرت قبلہ میاں صاحب تشریف لادیں تو جناب سوزدائی صاحب کو بھی ضرور ہمراہ لائیں۔

جملہ احباب گرامی کو تسلیمات۔ گھر میں دعوت

عزیزان اور عزیزیان کو پیار

والسلام

خادم: محمد کرم شاہ

## میاں محمد اسلم صاحب کے نام

ایک نصیحت آموز خط میاں صاحب کی وساطت سے سیالکوٹ کے تمام پیر بھائیوں کے نام لکھا گیا۔ آپ ملاحظہ کریں یقیناً یہ خط آپ کے ولولوں کو تازگی بخشنے گا۔ اور آپ اندازہ کر سکیں گے کہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کی بنیاد رکھنے والے لوگ کس قدر باہمت اور مخلص تھے یہ سطر خط سے زیادہ گویا دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کا منشور ہے جسے دارالعلوم کے فضلاء کو ہر گھڑی سامنے رکھنا چاہیے۔

محبت و مکرم میاں محمد اسلم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہوں گے۔

آپ کو معلوم ہے ہمارا مالی سال ختم ہونے والا ہے اور یکم رجب سے سال نو کا آغاز ہونے والا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جب آپ کی ماہانہ میٹنگ ہو تو سب احباب کو میرا یہ پیغام سنا دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین پاک کی خدمت کا سچا جذبہ عطا فرماوے ہمارے دلوں کو محبت اور اتفاق سے آباد رکھے آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

والسلام

آپ کا خادم: محمد کرم شاہ

سجاد نشین: بھیرہ

اب وہ ایمان افروز پیغام قارئین کی نذر کیا جا رہا ہے جو قبلہ پیر صاحب نے میاں اسلم صاحب کی وساطت سے سیالکوٹ کے پیر بھائیوں کے نام ارسال کیا۔

ﷺ

نحمدہ و نصلی و نبارک و نسلّم علی رسولہ الکریم و علی آلہ و

صحابہ الی یوم الدین

برادران طریقت و اراکین انجمن تعلیم المسلمین غوثیہ سیالکوٹ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کے دارالعلوم کا مالی سال میں جمادی الثانی کو ختم ہونے والا ہے اور یکم رجب سے سال نو کا آغاز ہوگا۔ اس لیے جدوجہد کا نیا مرحلہ شروع کرنے سے پہلے اپنے اس ناچیز خادم کی چند باتیں آپ غور سے سنیں اور ان کو خوب ذہن نشین کر لیں تاکہ سال نو ہمارے لیے نئی اور عظیم کامیابیوں کا حامل بن کر آئے اور ہم گذشتہ تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی گذشتہ خامیوں کی تلافی بھی کریں اور اپنی مساعی کو پہلے سے بھی تیز کر دیں بتوفیقہ تعالیٰ آپ جس فراخ دلی، عالی ہمتی اور خوشی سے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کی امداد کر رہے ہیں اور جس سرگرمی سے اس کی ترقی کے لیے کوشاں ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے۔ پچھلے دنوں دارالعلوم کی تعمیر کے لیے آپ نے ایک سومن سر یہ عطا فرمایا اتنا بڑا عطیہ آپ تب ہی دے سکے جب آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے آپس میں تعاون کیا۔ اور حیرت انگیز ایثار کا ثبوت دیا۔ اگر آپ متحد نہ ہوتے تو کیا آپ کے لیے اس سعادت کا حصول ممکن تھا؟

آپ کو یہ بات کبھی فراموش نہ کرنی چاہیے کہ آپ کا اس طرح کا رخیہ حصہ لینا شیطان کو سخت ناپسند ہے وہ اس سعادت سے آپ کو محروم کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب اس میں یہ ہمت تو نہیں کہ وہ آپ کو کھل کر یہ کہہ سکے کہ تم اس نیک کام میں حصہ نہ لو اسے خوب معلوم ہے کہ اگر اس نے یہ حماقت کی تو آپ اس کے منہ پر تھوک دیں گے اور اس کا منہ چڑاتے ہوئے آگے بڑھ جائیں گے اور اس کے دام فریب میں پھنسنے کے لیے ہرگز تیار نہیں ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ لیکن وہ

بڑا تجربہ کار اور پرانا پاپی ہے اس کے مکر و فریب کے ترکش میں طرح طرح کے تیر ہیں۔ وہ آپ کے اتحاد و اتفاق کو کمزور کرنے کی کوشش کرے گا۔ وہ آپ کے باہمی محبت و پیار کو نفرت سے بدلنے کے لیے ہر حربہ استعمال کرے گا وہ آپ کے دلوں میں بے اعتمادی پیدا کرنے کے لیے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرے گا۔ اگر آپ نے عقل مندی کا ثبوت نہ دیا اور اس کے مقابلہ میں ثابت قدمی کا مظاہرہ نہ کیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی اس سازش میں کامیاب ہو جائے۔

اس لیے میرا فرض ہے کہ اپنی جدوجہد کے نئے سال کا آغاز کرنے سے پہلے آپ کو بتادوں کہ آپ شیطان کے اس حربہ سے اچھی طرح ہوشیار ہو جائیں اگر آپ یہ کام محض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رضا جوئی کے لیے کر رہے ہیں تو آپ کو اپنے قدیم دشمن کی فریب کاریوں سے غافل نہیں ہونا چاہیے عشق و محبت کی دنیا میں محمود و ایاز کی تفریق کوئی معنی نہیں رکھتی جس کے دامن میں اخلاص، ایثار اور نیاز کا جذبہ جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی اس کا مقام اس کے خالق کے دربار میں بلند ہوگا خواہ وہ کسی جماعت کا سربراہ ہو یا بظاہر ایک ادنیٰ رکن وہاں اس بات کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا۔

صدر، نائب صدر وغیرہ عہدوں کے گرداب میں پھنس کر ہماری ملت کے کئی سفینے ڈوب چکے ہیں۔ خدا کے لیے آپ اس گرداب سے اپنی کشتی کو بچانا۔ اس چکر میں نہ پھنسنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے بغیر کسی چیز کی خواہش کو دل میں جگہ نہ دینا دین کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر اپنی منزل مراد کی طرف قدم بڑھاتے چلے جانا۔ اگر آپ نے اپنے مخلص خادم کی ان گزارشات کو غور سے سنا اور

دل سے قبول کیا۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت تمہارے ساتھ ہوگی اور شیطان کی کوئی سازش آپکو ناکام نہیں بنا سکے گی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

والذین جاہدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع  
المحسنین۔ (۱) یعنی جو لوگ صرف ہماری رضا کے لیے کوشش کرتے ہیں ہم یقیناً  
انھیں اپنے قرب کے راستے دیکھا دیتے ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ نیک بندوں کے  
ساتھ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا ہی ہماری منزل ہو۔ اور اس کی تائید و نصرت ہی ہمارا راہ اور راہ ہو  
اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم ہماری دستگیری فرماتی رہے  
آمین یا رب العالمین۔

والسلام

آپ کا ادنیٰ خادم: محمد کرم شاہ

میاں محمد اسلم و میاں محمد انور کے نام

دارالعلوم محمد غوثیہ کی کارکردگی سے قبلہ پیر صاحب پیر بھائیوں کو  
مطلع کرتے رہتے تھے اور پیر بھائی بھیرہ شریف کی تمام  
سرگرمیوں سے پوری طرح آگاہی رکھتے یوں یہ ربط اس تحریک  
کے لیے بے حد مفید ثابت ہوا ایسا ایک خط ہدیہ قارئین کیا جاتا  
ہے۔

۱۔ اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے اور بے شک اللہ  
نیکیوں کے ساتھ ہے۔ (سورہ عنکوت: ۶۹)

مجان مخلصان میاں صاحبان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کے نوازش نامے موصول ہوئے۔

پہلے مبارکباد عرض کر لوں۔ آپ کے دارالعلوم کے میٹرک کا نتیجہ نکلا ہے بفضلہ تعالیٰ سب طلبہ کامیاب ہو گئے ہیں صرف ایک نے سیکنڈ ڈویژن لی ہے باقی سب فسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں سب نے پورے مضامین میں امتحان دیا تھا صرف ایک طالب علم حافظ محمد اکبر نے صرف انگریزی کا دیا تھا اس نے ۱۵۰/۱۲۸ نمبر حاصل کیے ہیں۔ آپ کو اور جملہ پیر بھائیوں کو ہزار ہزار مبارک ہو یہ سب آپ کی دعاؤں کی برکت ہے۔

کتابوں کے متعلق سخت تشویش ہے اب تین ماہ سے بھی زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ آپ بینک والوں کو مجبور کریں کہ وہ کتابوں کا پتہ لگائیں۔ کہیں کراچی یا لاہور میں پڑی ہوئی نہ ہوں بہت دیر ہو گئی ہے۔

میری دعا ہے کہ آپ کی جنرل میٹنگ بھی کامیاب ہو اللہ تعالیٰ آپ سب کو اتفاق اور محبت دے اور خدمت دیں کا پہلے سے بھی زیادہ شوق بخشے آمین۔

عزیز محمد حسین کو کہو کہ وہ مجھے آکر مل جائے عرس شریف پر بھی وہ نہیں آئے تھے۔ اور سب خیریت ہے تعمیر کا کام زور شور سے جاری ہے دعاؤں کی ضرورت ہے۔ عزیزان کو پیار گھروں میں دعائیں۔ والدین کو سلام مسنون۔



قبلہ خواجہ صاحب نے بڑی مہربانی فرمائی کہ قدم رنجہ فرما کر ہم سب کو عزت بخشی  
امید ہے آپ نے انہیں خوش کرنے میں پوری کوشش کی ہوگی۔ یکم رجب کو عرس شریف  
ہے حاضر ہوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## سید عظمت علی شاہ صاحب کے نام

سید عظمت علی شاہ صاحب کو شکوہ تھا کہ آپ جواب میں تاخیر  
فرماتے ہیں انہوں نے ایک عریضہ ارسال خدمت کیا۔ پیر  
صاحب نے جواب میں یہ والا نامہ تحریر فرمایا۔

۷۸۷

۱۲-۹-۶۹

عزیز ارجمند اکرمہ اللہ تعالیٰ واعزہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

گرامی نامہ پہنچا۔ آپ کا شکوہ بجا ہے لیکن

گو میں رہا رہین ستمہائے روزگار

لیکن تیرے خیال سے عاقل نہیں رہا

نصاب کی طباعت میں اس دفعہ اتنی تکلیف ہوئی کہ بیان نہیں کر سکتا۔ ڈیڑھ دو ماہ

اسی میں لگ گئے۔ میں انتظار میں رہا کہ نصاب طبع ہو کر آئے تو عریضہ بھی لکھوں اور

نصاب بھی روانہ کروں خدا خدا کر کے اب چند روز ہوئے وہ طبع ہو کر آیا۔

لیکن اس دفعہ ایک نصاب کی جگہ آپ کو دو نصاب بھیج رہا ہوں ایک دارالعلوم کا اور ایک جامعہ الحضر (۱) اسلام آباد کا وہ جامعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کی تحویل میں آ گیا ہے۔ آپ کے دارالعلوم کے دو فارغ شدہ طالب علم میاں مختار احمد صاحب و نیازی صاحب کو وہاں بھیجا ہے۔ قاری فضل الہی صاحب کو بھی لاہور سے وہاں لے گئے ہیں آپ کی دعا سے کام تسلی بخش ہو رہا ہے بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ دعا فرمایا کریں اللہ تعالیٰ کامیاب فرمادے آمین ثم آمین۔

میں مہینہ میں ایک دفعہ وہاں کے حالات کا جائزہ لینے کے لیے جاتا ہوں۔ ویسے میرا مستقل قیام بھیرہ ہے۔ انہوں نے بہت کوشش کی ہے کہ میں وہاں چلا آؤں لیکن میں اپنے مرکز حیات کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔

۱۔ جامعہ الحضر کی پر شکوہ عمارت آج بھی قائم ہے حضرت پیر دیول کی کوششوں سے چک شہزاد میں ایک شاندار عمارت تعمیر ہوئی جس کا نام جامعہ الحضر رکھا گیا۔ قبلہ پیر صاحب سے اس کی نگرانی کی استدعا کی گئی بھلا آپ بھیرہ شریف کو جسے مرکز حیات سمجھتے تھے کیسے چھوڑ سکتے تھے۔ آپ نے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے شاہین صفت عالم میاں مختار احمد جو کہ میاں افتخار صاحب کے بڑے بھائی ہیں اور عبد اللہ نیازی صاحب کو تدریسی خدمات کے لیے بھیجا لاہور سے قاری فضل الدین صاحب بھی تشریف لے گئے۔

کہہ سکتا ہے یہ ادارہ دین متین کی خدمت میں کوئی اہم کردار ادا کر سکے مگر یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ پیر آف دیول نے کچھ عرصہ بعد معذرت کر لی کیونکہ اس کام کے لیے بڑے حوصلے کی ضرورت ہے۔ طلبہ اور اساتذہ سب واپس آ گئے پر شکوہ عمارت بیچ دی گئی۔ آج وہاں محکمہ زراعت کے دفاتر ہیں اور چند گز کے فاصلہ پر دارالعلوم محمدیہ غوثیہ خیابان کرم ہے جہاں سے علم و معرفت کا ایک چشمہ ابل رہا ہے

اقبال نے سچ کہا تھا ع  
خون صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا۔

آپ اپنے حالات کے مطابق اس نصاب میں جو تبدیلیاں کرنا چاہتے ہیں وہ ضرور کر لیں۔ اگر وہاں یہ اندیشہ ہے کہ لڑکے چھوڑ کر چلے جائیں گے تو پھر وہی سابقہ تجویز ٹھیک ہے۔

قبلہ شاہ منظور صاحب کی خدمت میں مودبانہ تسلیمات جملہ طلبہ اور ساتذہ کو سلام

مسنون

والسلام

محمد کرم شاہ

## سید عظمت علی شاہ صاحب کے نام

شاہ صاحب کے عریضہ کے جواب میں ۶۹-۱۱-۲۱ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خط لکھا جس میں ناسازی طبع کا ذکر ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

۶۹-۱۱-۲۱۔ الاعزاز اکرم شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

والا نامہ باعث صد فرحت ہوا۔

دارالعلوم کے لیے جو ہدیہ سنیہ آپ نے ارسال کیا ہے اس کیلئے از حد ممنون ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے وجود کو باعث یمن و برکت بنائے اور آپ سے اپنے دین کی بھرپور خدمت لے آمین ثم آمین بجاہ طہ و لیس صلی اللہ علیہ وسلم۔

میں بھی چند روز سے بیمار ہوں یہ صرف اس لیے لکھ رہا ہوں تاکہ رمضان المبارک کی بابرکت گھڑیوں میں آپ اس ناچیز کو دعا کے ساتھ یاد رکھیں۔

دارالعلوم قمر الاسلام کی خدمت میرا اولین فرض ہے جہاں جہاں آپ کا ہاتھ وہاں میری دعائیں اور میری تمنائیں شامل حال ہوں گی۔

آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ دارالعلوم کے جو کمرے زیر تعمیر تھے ان پر لنٹر ڈالے جا چکے ہیں۔ پلستر شروع ہے۔ تکمیل کے لیے دعا فرمائیں قبلہ سید منظور شاہ صاحب کی خدمت میں تسلیمات۔

والسلام

خادم: محمد کرم شاہ

## میاں محمد اسلم کے نام

ضیاء القرآن کا پہلا ایڈیشن زیور طبع سے آراستہ ہوا تو حضور ضیاء الامت نے مناسب سمجھا کہ باضابطہ طور پر ایک مکتبہ کا قیام عمل میں لایا جائے جہاں سے پیر بھائیوں کو باسانی اسلامی کتب فراہم کی جا سکیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان تمام لوگوں کو مالی طور پر حصہ دار بنایا جائے جنہوں نے مشکل مراحل میں ساتھ دیا ضیاء القرآن شریف کی مانگ روز بروز بڑھ رہی تھی اگر پیر صاحب چاہتے تو اس سود مند اور منافع بخش کاروبار میں اپنے خاندان کے افراد کو شریک کرتے مگر آپ نے اس موقع پر اپنے مخلص اور وفا شعار ساتھیوں کو فراموش نہ کیا۔ اس سلسلے کا ایک خط آپ ملاحظہ کریں اور مذکورہ سطور کے تناظر میں اس کا مطالعہ کریں۔

## محبت و محترم میاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے بفضلہ تعالیٰ آپ بخیریت پہنچ گئے ہوں گے آپ کے چلے جانے کے بعد مکتبہ محمدیہ غوثیہ کی مینٹنگ ہوئی جس میں باضابطہ طور پر اس مکتبہ کی تاسیس ہوئی اور حصہ داروں کے حصص لکھے گئے آپ کی خواہش کے مطابق پانچ سو کے پانچ حصے آپ کے لیے محفوظ رکھ لیے گئے۔ مبلغات پہنچنے کی آخری تاریخ یکم جنوری ہے اس لیے آپ صوفی صاحب کے نام بذریعہ ڈرافٹ یا جیسے مناسب ہو روانہ فرمادیں۔

مولانا محمد حیات صاحب کو میں بھی عریضہ لکھ رہا ہوں آپ بھی ان سے ملیں تو انھیں عرض کر دیں کہ ان کی فرمائش کے مطابق ان کے لیے پانچ سو کے پانچ حصے رکھ لیے گئے ہیں اگر ان کی رائے ہو تو وہ بھی پانچ صد روپیہ روانہ فرمادیں۔

میں آج سیال شریف جا رہا ہوں پرسوں تک واپسی ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد ۲۰ دسمبر سے سولہ جنوری تک دورہ کا پروگرام ہے۔ (۱) خاص دعا فرمائیں تاکہ یہ تبلیغی دورہ کامیاب رہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہو اور میری صحت کے لیے بھی دعا فرماتے رہیں۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۱) ان تبلیغی دوروں کا سلسلہ آپ کے والد گرامی حضرت پیر محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شروع کیا تھا۔ آپ مختلف علاقوں میں اپنے مریدین کے پاس تشریف لے جاتے اور انہیں نماز، روزہ اور شریعت مطہرہ کی پابندی کی تلقین فرماتے۔ حضور ضیاء الامت نے اس مفید سلسلہ کو اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود بدستور جاری رکھا اور بفضلہ تعالیٰ آپ کے وصال کے بعد آپ کے جانشین حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ زید مجدد نے اس سلسلہ کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے اس میں مفید تبدیلیاں کی ہیں۔

تمام اہل خانہ کو سلام مسنون

جملہ عزیزان کو پیار۔ احباب کو السلام علیکم

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

سجادہ نشین: بھیرہ

## میاں محمد اسلم و میاں محمد انور کے نام

نجی نوعیت کا ایک خط ملاحظہ کریں جس میں کسی کاروباری شراکت دار کے رویے پر صبر کی تلقین ہے۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کی لائبریری کے لیے جن کتابوں کا بار بار تذکرہ گذشتہ خطوط میں ہوا وہ لاہور پہنچ گئیں میاں صاحب کے خطوط میں ایک اہم چیز جو انہیں باقی رجال کار سے ممتاز کرتی ہے وہ حضور کے ساتھ مسلسل رابطہ ہے۔ میاں صاحب گویا اپنے کاروبار سے زیادہ دارالعلوم کی خدمت کے لیے متفکر رہتے تھے۔ یہ محبت بھرا خط آپ کے جذبوں میں جولانیاں پیدا کرے گا اسے پڑھیئے اور میاں صاحب کی عظمت کو سلام کیجئے۔

۲۹-۱۲-۶۹ مہمان مکرمان میاں صاحبان

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

محبت نامہ موصول ہوا۔ حالات سے آگاہی ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپ کے صبر اور تحمل کا کتنا جلدی اور بیٹھا پھل دیا قدرت نے اس شخص کو اس کی بددیانتی کی سزا کس طرح

عبرت ناک دی فقیر بے نوا آپ کی دارین کی سعادت اور کامیابی کے لیے دست بدعا ہے آپ پھر بھی صبر و تحمل کو اپنا شعار بنائے رکھیں۔ اور دنیا داروں کو آپس میں الجھنے دیں۔ بہ سز کر خوشی ہوئی کہ کتابیں لاہور پہنچ گئی ہیں اب انہیں جلد وصول کرنے کی کوشش فرمادیں۔ صبح اسلام آباد جا رہا ہوں بدھ یا جمعرات کو لاہور پہنچوں گا (انشاء اللہ تعالیٰ) دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ یہ سفر مبارک فرمائے اور صحت و عافیت سے واپس لے آئے آمین ثم آمین۔

نسیم صاحب سے متعلق آپ نے جو انکشاف فرمایا ہے اس نے مجھے محتاط کر دیا ہے ویسے بھی میں اس شخص کو کوئی ایسی ذمہ داری سونپنے کے لیے تیار نہ تھا۔ ضیاء القرآن کی اشاعت میں اگر وہ کوئی خدمت ادا کر سکتا ہے تو اسے منع کرنے کی ضرورت بھی نہیں۔ لیکن اس سے زائد امن پر کوئی اعتماد نہیں کیا جاسکتا بہر حال زیادہ بدظنی بھی مناسب نہیں۔ عزیزان کو پیار گھر میں دعوات والدین کو تسلیمات جملہ پیر بھائیوں کی خدمت میں السلام علیکم

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## مولانا ریاض محمود صاحب کے نام

مولانا ریاض محمود صاحب کا تعلق پہلاں ضلع میانوالی سے ہے آپ کے والد گرامی مولانا مفتی محمد حسین شوق علاقہ بھر میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے بلا تفریق مسلک و مشرب لوگ آپ سے مستفید ہوتے جب تک آپ بقید حیات رہے کسی اور شخص نے

علاقہ بھر میں فتویٰ دینے کی جرأت نہ کی ریاض محمود صاحب کے  
 دادا جان حضرت علامہ مولانا غلام محمود رحمۃ اللہ حضور ضیاء الامت  
 کے استاذ ہیں اسی نسبت سے آپ ریاض محمود کے ساتھ خصوصی  
 شفقت برتتے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سے فراغت کے بعد مولانا کو  
 حضور ضیاء الامت نے برمنگھم (برطانیہ) بھیجا کچھ عرصہ تک وہاں  
 دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ مولانا محمد حسین شوق صاحب  
 پیرانہ سالی کی وجہ سے اپنے مدرسے جامعہ محمودیہ رضویہ پہلاں کی  
 صحیح دیکھ بھال نہیں کر سکتے تھے اس لیے ریاض محمود صاحب قبلہ پیر  
 صاحب کی اجازت سے وطن واپس آگئے ان دنوں کالج میں لیکچرار  
 ہیں اور ساتھ ہی اپنے دادا کے قائم کردہ مدرسہ جامعہ محمودیہ رضویہ  
 من پڑھا رہے ہیں ڈاکٹر ریاض محمود کے ایک خط کے جواب میں  
 قبلہ پیر صاحب نے یہ گرامی نامہ تحریر فرمایا تاریخ کا تعین نہیں ہو سکا  
 مگر اندازہ ہے ۱۹۷۰ کے عشرے کا ہوگا۔

۷۸۷

گرامی مرتبت مخدومی زادہ صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا والا نامہ کافی عرصہ ہوا موصول ہوا!

اس میں دو متضاد نوعیت کی خبریں تھیں جواب میں انکو یکجا کرنا میرے لیے بہت

مشکل تھا۔ بہر حال چند سطور پیش خدمت ہیں۔



آپ کے عزیز بھانجے کی المناک وفات پر بہت دکھ ہوا ایسے نوجوان بچے کا یوں داغ مفارقت دے جانا بڑا ہی جانکاہ حادثہ ہے۔ لیکن بجز صبر کے اور چارہ کار ہی کیا ہے۔ انا لله وانا اليه راجعون اللہ تعالیٰ عزیز کے والدین کو صبر جمیل اور اجر جزیل ارزانی فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

عزیز مسعود کی ولادت باسعادت کا مشرودہ جانفزا سن کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل یہ احسان فرمایا میری دلی دعا ہے اللہ تعالیٰ عزیز کو عمر دراز طالع ارمند، علم باعمل اور اپنے اسلاف کا سوزدہوں ارزانی فرمائے آمین ثم آمین

میری طرف سے ہدیہ تبرک قبول فرمائیں۔

امید ہے آپ اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی میں مصروف ہوں گے۔ جناب ڈاکٹر (۱) صاحب ان کے اہل خانہ اور فرزند قاری صاحب اور جملہ احباب کو سلام مسنون عرض کریں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## سید عظمت علی شاہ صاحب کے نام

اکتوبر ۱۹۷۰ء میں ماہنامہ ضیائے حرم کا اجراء ہوا پاکستان کے طول و عرض سے خطوط کا ایک تانتا بندھ گیا۔ یہ واحد رسالہ تھا جو اہل سنت کی پوری طرح ترجمانی کرتا تھا اندرون ملک اور بیرون ملک

(۱) ڈاکٹر صاحب ریاض محمود صاحب کے بھائی ہیں۔

رہنے والے اہل سنت کے اس سلسلہ کو بہت مفید قرار دیا ہر طبقہ فکر کے احباب نے اس بے باک صحافت کو سراہا۔ سید عظمت علی شاہ صاحب نے ضیائے حرم کی ترویج کے لیے انتھک محنت کی اور ضیائے حرم کے بارے اپنے تاثرات کو قلم بند کیا جو پہلے شمارے کی اشاعت میں شامل ہوئے اس موقع پر پیر صاحب نے انہیں یہ خط لکھا۔

۲ رمضان المبارک ۹۰ھ الاعزاز الاکرم عزیزم شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

رمضان المبارک کی آمد پر ہدیہ تبرک قبول فرمائیے اور خاص اوقات میں اسی ناچیز کو دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

ضیائے حرم کے پہلے شمارے میں آپ کا خط پڑھا پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا آپ کی عبارت میں جو سلامت اور روانگی آپ کے اسلوب میں جو شگفتگی اور خلوص ہے وہ اپنے قاری کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

کاش اب آپ اس صلاحیت کو منظم طور پر بروئے کار لانے کے لیے وقت نکالیں۔

مجھے دفتر والوں نے بتایا کہ آپ نے سینکڑوں کی تعداد میں رسالہ منگوا یا اس تعاون کے لیے جو صرف آپ ہی کا حصہ ہے فقیر از حد خوش ہے اور دعا گو ہے۔

ماہنامہ کی اشاعت سے پہلے تو آپ کے تاثرات معلوم ہوئے ماہنامہ کے مطالعہ کے بعد آپ کے اور قارئین کے تاثرات جاننا چاہتا ہوں اگر کوئی قابل قدر مقالہ نگار ہو تو

اس کی توجہ اس طرف مبذول کریں۔

اور سب خیریت ہے اپنے حالات سے آگاہ کریں۔

والسلام

خادم: محمد کرم شاہ

## بروز ازان طریقہ ضلع سیالکوٹ کے نام

یہ اس دور کا خط ہے جب پاکستان بے حد مشکلات میں گھرا ہوا تھا۔ جمعیت علماء پاکستان کا طوطی بولتا تھا۔ اور اسے اہل سنت کی واحد نمائندہ جماعت یقین کیا جاتا تھا۔ اسلامی جماعتوں کے مقابلہ میں سب سے بڑی جماعت پیپلز پارٹی تھی۔ یوں لگتا تھا یہ طوفان بلاخیز ہر چیز کو بہا کر لے جائے گا۔ بڑے بڑے لوگ۔ راہ راست سے بھٹکتے نظر آ رہے تھے۔ اسلام کے مقابلہ میں کمیونزم کی باتیں ہو رہی تھیں۔ ایسے میں حضور ضیاء الامت نے اپنے متوسلین کی راہ نمائی کے لیے پاکستان کے طول و عرض میں خطوط تحریر کیے اسی سلسلہ میں ایک خط اہلیان سیالکوٹ کے نام لکھا۔ جسے آپ ملاحظہ کر رہے ہیں۔

## برادران طریقت ضلع سیالکوٹ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

موجودہ انتخابات معمولی قسم کے انتخابات نہیں۔ بلکہ اس میں ہم نے فیصلہ کرنا ہے کہ پاکستان میں ہم اللہ تعالیٰ کا نظام چاہتے ہیں یا کفر کا اس لیے میں اپنے تمام برادران طریقت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس معرکہ حق و باطل میں حق کا ساتھ دیں۔ اور مجھے توقع بلکہ یقین ہے کہ میرے پیر بھائی اس جہاد میں کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ بلکہ بتوفیق تعالیٰ سب سے آگے ہوں گے۔ اور ان کا اخلاص اور ایثار دوسروں کے لیے بھی نمونہ ہوگا۔ آپ اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ آپ نے اپنا قیمتی ووٹ صرف جمعیتہ العلماء پاکستان کے نمائندہ کو دینا ہے۔ اور جس دوست نے اپنا ووٹ جمعیت العلماء پاکستان کے نمائندہ کو نہ دیا وہ یاد رکھے کہ اس کا اس ناچیز کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو راہ راست پر ثابت قدم رکھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کا حق ادا کرنے کی توفیق مرحمت فرماوے آمین ثم آمین۔

والسلام

محمد کرم شاہ

سجادہ نشین: بھیرہ

## میاں محمد اسلم و میاں محمد انور کے نام

۱۹۷۰ء میں ماہنامہ ضیائے حرم کا اجراء ہوا حضور ضیاء الامت نے اسی جریدہ کے صفحات کے ذریعے اسلامی حلقوں کی ترجمانی کی اور اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں سے اہل پاکستان کو آگاہ کیا۔ اس رسالے نے اپنے ابتدائی سالوں میں بے حد مقبولیت حاصل کی اور وہ وقت بھی آیا کہ بھٹو حکومت نے رسالے پر پابندی عائد کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکی۔ اور رسالہ آج تک اہل اسلام کی علمی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ ضیائے حرم سے متعلقہ یہ خط آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

۷۸۷

عزیز القدر محمد اسلم و محمد انور صاحبان سلمھما اللہ تعالیٰ

بھیرہ

السلام علیکم

آپ کا محبت نامہ ملا میں جنم اللہ کے تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں باہر گیا ہوا تھا۔ اس لیے جواب میں تاخیر ہو گئی۔

آپ کو مبارک ہو رسالہ کی منظوری مل گئی ہے۔ آپ کے خریداروں کی فہرست ارسال ہے۔ ان سے چندہ (چھ روپیہ فی کس سالانہ) وصول کر کے جلد بھیجوانے کا

انتظام فرمائیں۔

اور سب خیریت ہے۔ عزیز افتخار کو پیار گھر میں سب کو دعوات جملہ پیر بھائیوں کو سلام مسنون آپ جملہ پیر بھائیوں کو رسالہ کی خریداری کی طرف متوجہ کریں۔ کم از کم تعداد پانچ صد مقرر کی تھی۔ ابھی تک 318 خریدار بنے ہیں یہ کمی بھی پوری ہونی چاہیے۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

سجادہ نشین: بھیرہ

## سید عظمت علی شاہ کے نام

1970 میں انتخابات ہوئے۔ کراچی میں جمعیت علماء پاکستان کو واضح کامیابی ہوئی۔ اس کامیابی پر آپ بہت خوش تھے۔ ان دنوں پیپلز پارٹی کا طوطی بولتا تھا۔ اشتراکیت کا جادو سر چڑھ کر بولتا تھا جبکہ پیر صاحب جمعیت علماء پاکستان کے نائب صدر اول تھے۔ شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی کی قیادت میں ملک کے طول و عرض کے دورے کیے۔ اور لوگوں کو سوشلزم کی ہلاکت خیزیوں سے آگاہ کیا کراچی کے علاوہ پاکستان بھر میں اشتراکیت کو برتری حاصل ہوئی۔ جس پر آپ نے افسوس کا اظہار کیا اور کراچی کے احباب کی کوششوں کو سراہا اس ضمن میں ایک خط ملاحظہ کیجئے۔ جو دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے شاہین صفت فاضل عظمت علی شاہ ہمدانی کو

لکھا گیا۔

۷۰-۱۲-۲۳

الاعزاز الاکرم شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عنایت نامہ موصول ہوا انتخابات کی مصروفیت کے پیش نظر جواب دینے میں دیر ہوئی۔ سب پاکستان میں کراچی والوں نے بازی جیت لی اور جمعیت العلماء پاکستان کے نمائندوں کو کامیاب کر کے اپنے باب الاسلام ہونے کا انٹٹ ثبوت دے دیا ہے۔ حقیقت میں یہ آپ لوگوں کی کوششیں ہیں جو بار آور ہوئیں۔ اور جن کی وجہ سے ہم بھی لوگوں سے بات کر سکتے ہیں۔ ورنہ دوسرے مقامات پر تو مسلمانوں نے ایمان اور اسلام کا جو مظاہر کیا ہے۔ وہ قطعاً مسرت بخش نہیں اللہ تعالیٰ ہی پاکستان کا محافظ و نگہبان ہو۔ آپ اپنی صحت کے متعلق خصوصی خیال رکھا کریں آپ کا وجود ہم سب کے لیے قابل فخر ہے اس لیے آپ اس معاملہ میں ہرگز سستی نہ کیا کریں۔ کیا مدینہ پبلشنگ والوں نے سنت خیر الانام طبع کی ہے یا نہیں مطلع کریں۔ انتخابات کی مصروفیت کی وجہ سے ضیائے حرم کا دسمبر کا شمارہ شائع نہ ہو سکا اب اس کی تلافی کر دی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ قبلہ شاہ منظور صاحب ہمدانی کی خدمت میں تسلیمات تمام طلبہ اساتذہ کو سلام مسنون۔

والسلام

دعا گو۔ محمد کرم شاہ

آپ کو یہ سن کر مسرت ہوگی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل

دارالعلوم کے لیے ۴۴ کنال (۱) رقبہ جو ہم نے خریدا تھا۔ اور مخالفین (۲) نے ہائی کورٹ میں رٹ کی تھی۔ اس کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو گیا ہے۔ مولا کریم نے ہم ناچیز و پر جوہر بانی فرمائی ہے اسکا شکر یہ ادا کرنے سے ہم قاصر ہیں۔ آپ کو مبارک ہو نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم و فساد سے اور مخالفین کے ناپاک شر سے محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

محمد کرم شاہ

## سید عظمت علی شاہ صاحب کے نام

بھٹو حکومت روٹی کپڑا اور مکان کا لالچ دے کر برسر اقتدار آگئی ملک کا سنجیدہ طبقہ ان کی فکر اور پروگرام سے خائف تھا۔ حضور ضیاء الامت اس حکومت کو پاکستان کے لیے بہت بڑا خطرہ سمجھتے تھے۔

ضیاء حرم کی ڈیمانڈ بڑھ رہی تھی مگر اس کی ترسیل کا خاطر خواہ بندوبست نہیں ہو رہا تھا۔ آپ کو احیاءِ سنت سے شکوہ تھا۔ کہ وہ اس کا زخیر میں کیا حقہ و چھپی نہیں رہے۔ پہلے رسالہ پہلے بلا ہو رہے

(۱) اس سے نبراد دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے القم کی پیس کا ایریا ہے۔ یہاں القمر ہاسٹل، الفرید آڈیٹوریم، ضیاء الامت لائبریری، اساتذہ کے بنگلے، مسجد سیدنا صدیق اکبر اور غوثیہ گراؤنگ کی خوبصورت عمارتیں اہل ذوق کو دعوتِ نظارہ دے رہی ہیں۔

(۲) بھیرہ شریف کے دیوبندیوں نے اپنی خبیث باطنی کا مظاہرہ کیا اور ہائی کورٹ کے بعد سپریم کورٹ میں رٹ دائر کر دی مگر اللہ کے فضل و کرم سے عدالتِ عظمیٰ نے بھی فیصلہ انجمنِ تعلیم المسلمین کے حق میں کر دیا۔



تقسیم ہوتا تھا۔ نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے قارئین تک بروقت نہیں پہنچ سکتا تھا حضور ضیاء الامت نے لاہور کے بجائے بھیرہ شریف سے اس کی ترسیل کا پروگرام بنایا۔ اس سے اخراجات میں بھی کمی آئی اور براہ راست آپ کی نگرانی کی وجہ سے کام کی رفتار بھی بڑھ گئی۔ اور رسالہ بروقت قارئین تک پہنچنا شروع ہو گیا اس سلسلہ میں آپ نے احباب سے خطوط کے ذریعے رابطہ کیا اور تلقین کی کہ وہ ایجنٹوں کا اہتمام کریں۔ تاکہ رسالہ آسانی سے قارئین کو دستیاب ہو سکے اس ضمن میں آپ نے اپنے عزیز از جان شاگرد عظمت علی شاہ صاحب کو ایک نوازش نامہ ارسال فرمایا۔

۷۸۷

۱۹-۲-۷۱ الاعزالا کرم عزیزم شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں بڑا شرمندہ ہوں کہ آپ کے متعدد والا ناموں کے جواب میں اب تک کچھ نہ لکھ سکا۔ سستی و کاہلی اور کچھ مصروفیت اس کا سبب ہے جن لوگوں کی یقین دہانی پر ضیاء حرم کا آغاز کیا تھا وہ اس کٹھن راہ میں چار قدم بھی ساتھ نہ چل سکے اور جواب دے دیا اور جو چار قدم انہوں نے ساتھ مل کر اٹھانے کی زحمت برداشت کی اس نے میرے ذوق کو بھی برباد کر دیا لوگوں کے خط پر خط آرہے ہیں۔ کہ ہمیں رسالہ نہیں ملتا اور یہ صاحبان ٹس سے مس تک نہیں ہوتے اب میرے لیے یہ بات بھی بڑی مشکل ہے۔ کہ اس میدان میں قدم اٹھانے کے بعد پسپائی اختیار کروں اور اپنے میں تاب و تواں نام کو بھی نہیں اب

حیران ہوں کہ کیا کروں بہر حال احباب کا مشورہ یہی ہے۔ کہ اسے اب بند نہ کیا جائے بلکہ متوکلاً علی اللہ تعالیٰ اسے جاری رکھا جائے چنانچہ اب ضیائے حرم دفتر لاہور سے بھیرہ منتقل کر لیا ہے حتیٰ الوسع سارا کام اپنی نگرانی میں کرانیکلی کوشش کروں گا امید ہے اب اس قسم کی شکایت نہ ہوگی۔ بہر حال تازہ شمارہ آپ بہت پسند کریں گے اور سابقہ فروگذاشتوں کی تلافی کے لیے یہ کافی ثابت ہوگا۔

دعاؤں کی ضرورت ہے۔ آپ کی صحت کیسی ہے قبلہ شاہ صاحب کیسے ہیں؟ دارالعلوم کا کیا حال ہے؟ پاکستان کی بھی خیر منائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کشتی کو بھی ساحل مراد تک پہنچائے۔ اب آپ کو جتنے رسالے مطلوب ہوں ہمیں فوراً اطلاع دیں۔ کوشش یہ ہے کہ اس ماہ کے اختتام سے قبل رسالہ روانہ کر دیا جائے۔

اپنی صحت کے متعلق خصوصی احتیاط برتا کریں۔ صبح کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان اکتالیس مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم فرمایا کریں اور بسم اللہ کا آخری میم الحمد سے ملا کر پڑھنا بتایا گیا ہے۔

اور حضرت مولانا صاحب مردم شناس ہیں۔ انھوں نے اگر آپ کے لیے ان جذبات کا اظہار فرمایا ہے تو انھوں نے عظمت کی صحیح عظمت کا پوری طرح اندازہ لگایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو باب مدینۃ العلم کی عظمتوں کا مظہر بنائے۔ تاکہ مجھ ایسے کم ظرف بھی منہ دکھانے کے قابل ہو جائیں۔

حضرت قبلہ شاہ صاحب کی خدمت میں تسلیمات

والسلام

محمد کرم شاہ: بھیرہ

## سید عظمت علی شاہ صاحب کے نام

یحییٰ خان، ذوالفقار علی بھٹو اور اس قماش کے دوسرے لوگ  
 پاکستان کے لیے بے حد نقصان دہ ثابت ہوئے۔ مشرقی پاکستان  
 میں پاکستانی فوج کی شکست فوجی پھلست کم اور سیاسی شکست زیادہ  
 تھی اگر سربراہ مملکت کوئی غیرت مند مسلمان نہ ہوتا تو ہندوستان کبھی  
 بھی حملہ نہ کرتا بنگالیوں سے اگر سیاسی انصاف برتا جاتا تو وہ کبھی  
 بھی علیحدگی کا نعروں نہ لگاتے۔ فوج کی باگ ڈور شراہیوں کے  
 ہاتھوں میں نہ ہوتی تو ہمارے جوان کٹ مرتے۔ مگر ہندو کے  
 سامنے ہتھیار نہ ڈالتے ملک دو لخت ہوا ہتھیار ڈال دیئے گئے بے  
 پناہ فوج بزدل ہندو کے ہاتھوں اسیر ہوئی اور پھر بھی اسے حکومت  
 کی کامیابی بلکہ بہترین کامیابی قرار دیا گیا۔ ان حالات میں  
 پاکستان سے محبت کرنیوالے لوگ اور ملت کا درد رکھنے والے زعماء  
 سرپکڑ کر بیٹھ گئے۔ ایک خط ملاحظہ فرمائیے جو ان مایوس کن حالات  
 میں حضور ضیاء الامت نے اپنے شاگرد رشید سید عظمت علی شاہ کے  
 نام لکھا۔

الاعزاز الاکرم جناب شاہ صاحب

۳۱-۱-۷۲

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مزاج گرامی! ملک اور قوم پر جو بیعتی اور جو بیعت رہی ہے۔ اس نے چین اور سکون

چھین لیا ہے۔ کوئی کام کرنے کو جی نہیں چاہتا طرح طرح کے دوسے پریشان کرتے رہتے ہیں۔

کراچی کے متعلق جنگ کے دنوں میں بخونخبریں سنیں اور پڑھی جاتیں۔ ان پر یقین کرنے کو طبیعت آما وہ نہ ہوتی تھی۔ آپ کے لیے طبیعت اور زیادہ فکر مند رہتی۔ لیکن پرسش مزاج کی ہمت ہی نہ ہوئی۔ آج دل کڑا کر کے یہ چند سطور ارسال کر رہا ہوں۔ امید ہے اپنے حالات سے آگاہی بخشیں گے۔

جناب شاہ صاحب کا اگر کوئی خط آیا ہو تو بھی مطلع کریں۔

ضیاء القرآن کی پہلی جلد بھی شائع ہوگی ہے پہلی اشاعتوں کی بنسبت یہ اشاعت کئی لحاظ سے بہتر ہے۔ مطلوبہ نسخہ تحریر فرمادیں تاکہ بھیجے جاسکیں۔ اس کی اشاعت کیلئے بھی اپنی کوششوں کو تیز کریں۔

ضیائے حرم دسمبر اور جنوری کے پرچے کل یہاں سے روانہ کر دیئے جائیں گے۔ ہنگامی حالات کی وجہ سے تاخیر ہوئی ادارہ معذرت خواہ ہے۔

آپ کی مبصر و فیتوں کا مجھے بخوبی علم ہے۔ آپ کے پاس اتنا وقت نہیں کہ آپ ضیائے حرم کی اشاعت کے لیے جگہ جگہ پھریں۔ لیکن متحد خط آتے ہیں جن میں تحریر ہوتا ہے کہ رسالہ ہمیں کسی بک شال سے نہیں ملتا اس لیے اگر آپ کسی دینا بک دار مخلصی اور اپنے مسلک سے محبت رکھنے والے ایجنٹ سے معاملات کریں کہ وہ ہر ماہ تقریباً کراچی کے تمام بک شالوں پر رسالہ پہنچا دے اور پھر اس کا حساب بھی معینہ تاریخ تک ہمیں بھیجتا رہے تو بہت مفید ہے ہم اسے سو سے زیادہ رسالہ منگوانے پر چالیس فیصد کمیشن دیں گے۔ اس کے متعلق بھی غور کر کے یا کسی سے مشورہ کر کے مطلع کریں۔

والسلام  
محمد کرم شاہ

## سید عظمت علی شاہ صاحب کے نام

حضور ضیاء الامت اپنے طلبہ کی تربیت کے لیے ہمہ وقت  
کوشاں رہتے تھے۔ جب تک وہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ میں قیام  
پذیر رہتے تو حضور کے مواعظ سے مستفیض ہوتے اور فراغت کے  
بعد جب فرائض منصبی سنبھالتے اور مواعظ حسہ سننے میں بعد مکانی  
آڑے آتا تو آپ خطوط کے ذریعے ان کی تربیت فرماتے۔ ایک  
مصلح ایک مذکی اور ایک مربی باپ اور استاد کا یہ انداز تربیت  
صرف اسلاف میں دیکھا جاسکتا ہے پیر صاحب کے بعض خطوط  
خالص تربیتی نوعیت کے ہیں۔ ایسا ایک خط ملاحظہ فرمائیے۔ جو  
آپ نے ۷۲-۱۰-۹ کو سید عظمت علی شاہ کو ارسال کیا۔

الاعزاز اکرم مولانا صاحب

۷۲-۱۰-۹

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

ماہ صیام کی آمد پر ہدیہ تہنیت قبول فرمائیے  
اللہ تعالیٰ نے ہمیں زندگی میں ایک بار پھر موقع ارزانی فرمایا ہے کہ ہم تذکیہ نفس  
کے لیے مصروف جہاد ہوں ارشاد ربانی ہے بل الانسان علی نفسه بصیرة ولوالقی  
معاذ یرہ (۱) یعنی انسان لوگوں سے اپنے عیوب چھپانے کے لیے ہزاروں بہانے بنا

سکتا ہے۔ لیکن اسے خود اپنے متعلق کوئی غلط فہمی نہیں ہوتی ہمارے وہ عیوب و نقائص جن سے ہم اچھی طرح آگاہ ہیں۔ انہیں دور کرنے کے لیے اس مہینہ کے شب و روز اکسیر کا حکم رکھتے ہیں آپ جیسے بالغ نظر فاضل سے توقع ہے کہ وہ کامل حوصلہ اور عزیمت کے ساتھ کوشاں رہیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو بھی تیز تر کر دیں گے۔

تا کہ اس چشمہ فیض سے زیادہ سے زیادہ لوگ استفادہ کر سکیں۔

امید ہے کہ بفضلہ تعالیٰ زبدۃ العارفین حضرت قبلہ ثانی غریب نوار رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک بمطابق ۴ شوال کے موقع پر آپ کی دستار بندی بھی کی جائے گی۔ اور آپ کو سند فضیلت بھی دی جائے گی۔

اور یہ بھی طے پایا ہے کہ آپ کو ایک چغہ بھی پہنایا جائے چغہ کی قیمت پچاس ساٹھ کے درمیان ہے آپ رقم اور ناپ جلدی روانہ کر دیں تا کہ آپ کا چغہ آپ کے قد کے مطابق تیار ہو سکے۔ وقت بہت کم ہے اس لیے اپنی پہلی فرصت میں اس عریضہ کا جواب ارسال فرماویں۔

تفصیلی پروگرام سے آپ کو بعد میں مطلع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

(۱) بلکہ انسان خود بھی اپنے نفس کے احوال پر نظر رکھتا ہے خواہ وہ بہانے بنا تار ہے۔

سورۃ قیامہ: ۱۶-۱۵

## سید عظیم علی شاہ کے نام

گذشتہ خط کے جواب میں شاہ صاحب نے عریضہ دار شاہی  
کیا۔ یقیناً چغہ کیلئے مطلوبہ رقم بھی بھیجی ہوگی تاریخ کا تعین کر کے  
آپ نے شاہ صاحب کو خط لکھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ بمطابق

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ موصول ہوا اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے تاکہ آپ اپنی خدا  
واد صلاحتوں کو خدمت دین و ملت میں بے دریغ بروئے کار لاسکیں۔ آمین ثم آمین گیارہ  
نومبر کو تقسیم اسناد کا جلسہ ہو رہا ہے آپ کی شرکت از حد ضروری ہے ورنہ یہ تقریب کم از کم  
میر کی نظر میں اذھوری رہے گی۔  
گلوار مسجد کے خطیب صاحب نے بالکل درست فرمایا ہے اذہبیر شعادت آپ  
حاصل کریں بڑی برکتوں کا سبب ہوگا۔ حضرت قیلہ شاہ صاحب کی خدمت میں موجود ہانہ  
تسلیم عرض ہو وہ بھی اگر زحمت سفر گوارا فرمائیں تو فقیر از حد ممنون ہوگا۔

والسلام

آپ کی دعاؤں کا محتاج

محمد کرم شاہ

قریزدانی کے نام

ماہنامہ ضیائے حرم میں لکھنے والوں کی فہرست بہت طویل ہے ملک کے نامور علماء

ادبا اور شعراء اپنی نگارشات اپنے ادبی پارے، نظمیں، نعتیں، غزلیں اور قصیدے ارسال کرتے رہے ہیں ان میں ایک نام حضرت قمریزدانی کا ہے۔ آپ بہت بلند پایہ شاعر ہیں تمام اصناف میں لکھ سکتے ہیں قدرت کلام کا یہ عالم ہے کہ ایک نشست میں کئی کئی شعر ہو جاتے ہیں نعت کے حوالے سے آپ خاص شہرت رکھتے ہیں اور ملک کے صف اول کے نعت گو سمجھے جاتے ہیں آپ کا نعتیہ کلام وقتاً فوقتاً ضیائے حرم کی زینت بنتا رہتا ہے وہ جس طرح حضور ضیاء الامت کی ظاہری حیات میں ضیائے حرم سے تعاون فرماتے وصال کے بعد بھی ان کا نعتیہ کلام ضیائے حرم میں شامل ہو رہا ہے۔

حضور ضیاء الامت ضیائے حرم کے قلمی معاونین کا بنفس نفیس شکریہ ادا کرتے تھے بارہا ایسا بھی ہوا کہ گونا گوں مصروفیات کے باوجود آپ اہل علم و قلم سے ملاقات کرنیکے لیے ان کی رہائش پر تشریف لے گئے۔ ۱۹-۲-۷۲ کو قمریزدانی کے نام لکھا گیا شکریے کا ایک خط پیش خدمت ہے۔

مکرم بندہ جناب قمریزدانی صاحب!

۱۹-۲-۷۳

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عنایت نامہ شرف افزا ہوا۔ واقعی غلامانِ مصطفیٰ (علیہ اطیب الثناء) ایسے کریم ہوتے ہیں جس کرم گستری کا آپ نے مظاہرہ فرمایا۔ تینوں نعتیں لا جواب ہیں ہر شعر انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔

ضیائے حرم کی یہی برکت کچھ کم نہیں کہ دل سوختگان دیار محبت ایک دوسرے سے قریب ہوتے جا رہے ہیں اور محبت کے وہ پیمان جو عالم ارواح میں باندھے گئے تھے ان



کے ظہور اور تصدیق کا سامان مہیا ہو رہا ہے آپ کی اس نوازش پر تہہ دل سے ممنون ہوں  
خدا کرے یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے۔

والسلام  
محمد کرم شاہ

## مولانا ریاض محمود کے نام

ماہنامہ ضیائے حرم کی روز افزوں ترقی کی ایک وجہ یقیناً یہ تھی  
کہ حضور ضیاء الامت کا اہل علم و قلم سے مسلسل رابطہ تھا قلم نگار آپ  
کی نگاہ سے اوجھل نہیں تھے آپ جانتے تھے کہ کون کس موضوع پر  
بہتر لکھ سکتا ہے۔ اہل علم بھی ضیائے حرم سے منسلک رہنا اپنی بڑائی  
خیال کرتے تھے مگر حضور ضیاء الامت کی یہ بھی کوشش تھی کہ  
دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے فارغ التحصیل علماء اسلامی  
موضوعات پر قلم اٹھائیں اور تصنیف کے میدان میں اپنی خدمات  
پیش کریں۔ فاروق اعظم نمبر ضیائے حرم کا ایک بہترین شمارہ ہے  
اس کے لیے ملک کے نامور اہل قلم سے رابطہ کیا گیا حضور ضیاء  
الامت نے اس سلسلے میں ایک خط ریاض محمود صاحب کے نام بھی  
تحریر کیا۔ اس خط کو پڑھ کر باسانی اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپ کو حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ اکرام سے کس قدر محبت تھی۔

الاعزاز لکرم مولانا صاحب

۳ دسمبر ۷۳

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

ایک نہایت اہم کام کے لیے یہ عریضہ ارسال کر رہا ہوں حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اسلام کے وہ نام مور فرزند ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ناز ہے۔ تاریخ عالم بلکہ تاریخ اسلام بھی فاروق ثانی پیدا نہیں کر سکی۔ لیکن صد حیف! ہماری کوتاہیوں کے باعث پہ مہر عالم تاب رفتہ رفتہ ہماری موجودہ نسل کی نگاہوں سے اوجھل ہوتا جا رہا ہے۔ اور اس کے باعث کئی بد بخت لوگ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تلمیذ رشید کے متعلق دریدہ و ہنی کی جرات کرنے لگے ہیں اور واحسرتاہ! کہ اس دریدہ و ہنی کو اذہان قبول بھی کرنے لگے ہیں۔

وقت کا اہم تقاضا ہے کہ اہل سنت آپ کی تابندہ درخشندہ سیرت طیبہ کو بے نقاب کریں اس احساس فرض نے مجبور کر دیا ہے۔ کہ حضرت فاروق اعظم کی سیرت پر ضیائے حرم کا ایک ضخیم نمبر شائع کیا جائے گرانی اگرچہ ہوش ربا ہے۔ اور ضیائے حرم کی مالی حالت بھی اس قابل نہیں کہ وہ اس بارگراں کی متحمل ہو سکے لیکن یہ ذمہ داری اتنی شدید اور یہ فریضہ اتنا اہم ہے کہ وسائل و نتائج سے بے نیاز ہو کر محض اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے مجلس ادارت ضیائے حرم نے مارچ کا شمارہ فاروق اعظم نمبر شائع کر نیکا فیصلہ کیا ہے۔ جس کی ضخامت دو صد صفحات سے زائد ہوگی۔ اور ترمین و آرائش بھی حد درجہ دلکش ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ

ہماری دلی آرزو ہے کہ ہم اپنی نوجوان نسل کی خدمت میں ایک ایسی جامع، معیاری، اور تاریخی دستاویز پیش کریں جس کی کرنوں سے ان کا دل اور ان کا دماغ دونوں روشن ہو جائیں۔

اس کے لیے ملک کے نامور فضلاء اور علماء کو مختلف موضوعات پر مقالے لکھنے کی دعوت دی گئی ہے۔ میری خواہش ہے کہ اس سعادت میں آپ بھی حصہ لیں آپ کے لیے مندرجہ ذیل عنوان تجویز کیا ہے کوشش کریں۔ کہ یہ مقالہ آپ کا تحقیقی اور ادبی شاہکار ہو اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔

عنوان، آپ کا اسلام، آپ کے اسلام لانے سے دعوت اسلامی کو کیا تقویت حاصل ہوئی مقالہ دس جنوری سے پہلے پہنچنا چاہیے جواب بصواب کے لیے لفافہ ارسال خدمت ہے۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## سید عظمت علی شاہ کے نام

سید عظمت علی شاہ صاحب اپنی خداداد صلاحیتوں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبی تعلق کی وجہ سے قبلہ پیر صاحب کے از حد منظور نظر رہے ہیں۔ پیر صاحب ان کے خطوط کے بڑے تسلسل کے ساتھ جواب قلم بند فرماتے تھے۔ شاہ صاحب نے حجاز مقدس سے آپ کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا حضور کو اس پاک دھرتی کی فضاؤں سے جو محبت اور عشق تھا۔ اس کا اندازہ کرنے کے لیے سطور ملاحظہ فرمائیے۔

گرامی خدمت عزیز القدر عزیز المرتبت الحاج شاہ صاحب

۹-۲-۷۴

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ایک گرامی نامہ مکہ مکرمہ سے آپ نے اس ناچیز کی طرف روانہ کیا۔ اس کی عنبر آفریں مہک سے ابھی ابھی مشام جاں عزت افزا ہوا آپ نے اس ناچیز کو ان پاکیزہ فضاؤں اور معصوم لمحوں میں یاد رکھا۔ بجز اکم اللہ خیر الجزا۔ آپ کی عالی ظرفی سے مجھے اس امر کی توقع تھی۔ آپ کے مختصر قیام کے باعث میرا عریضہ وہاں کی فضاؤں کو نہ چھوسکا لیکن توقع ہے کہ آپ کے واپس تشریف لانے سے پہلے آپ کو ہدیہ تبریک پیش کرنے کے لیے۔ یہ کراچی میں آپ کے لیے چشم براہ ہوگا اس ناچیز کی طرف سے آپ کو سعادت عظمیٰ کے حصول پر ان گنت مبارکیاں ہوں۔

اسی گرامی نامہ میں عزیز مسعود کی ولادت باسعادت کی خبر پڑھ کر از حد مسرت ہوئی۔ بڑا نیک بخت بچہ ہے۔ جس کی ولادت کا مژدہ آپ کو مدینہ طیبہ میں ملا۔ محمد علی شاہ بڑا پیارا نام ہے۔ مجھے بہت پسند ہے میری طرف سے عزیز کی دیدہ بوسی گھر میں سب کی خدمت میں مبارکباد خصوصاً حضرت الحاج شاہ منظور ہمدانی مدظلہ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش فرمائیں۔

اس فقیر کی دلی دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے اسلاف کا قابل فخر وارث بنائے۔ اور سپہر علم و عرفاں پر مہر و ماہ بن کر چمکے۔ آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ الامین صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

طالب دعا: محمد کرم شاہ

بھیرہ

صوفی عبدالقادر کے نام

صوفی عبدالقادر حضور ضیاء الامت کے ارادت مند ہیں۔  
 نہایت مخلص متقی اور پرہیزگار انسان ہیں آپ کا تعلق ایبٹ آباد  
 سے ہے۔ تفسیر ضیاء القرآن کی پہلی جلد کی طباعت غیر معیاری تھی  
 اہل سنت کا کوئی ایسا قابل ذکر اشاعتی ادارہ نہیں تھا جو اتنی اہم  
 دستاویز کو معیاری طریقہ سے طبع کرتا۔ حضور ضیاء الامت کو  
 مشکلات کا اندازہ تھا۔ لیکن اس کے باوجود ایک ایسے اشاعتی  
 ادارے کے قیام کا فیصلہ کر لیا۔ جو اہل سنت کی کتابوں کو نہایت  
 معیاری انداز میں شائع کرے اس کار خیر میں بہت سے عقیدت  
 مندوں نے حصہ لیا شیمرز خریدے۔ مالی معاملات میں پیر صاحب  
 بالکل کھرے تھے۔ اور کسی کو شکایت کا موقع نہیں دیتے تھے۔  
 صوفی صاحب نے ضیاء القرآن پبلی کیشنز کو دس ہزار مالیت کا ایک  
 ڈرافٹ بھیجا آپ نے صوفی صاحب کا شکر یہ ادا کرنے کے ساتھ  
 ساتھ انہیں یقین دلایا کہ مالی معاملات میں آپ کو کسی قسم کی  
 شکایت کا موقع نہیں دیا جائے گا۔

محبت و مکرم جناب صوفی صاحب

۴-۱۱-۷۴

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مزاج گرامی! ضیاء القرآن پبلی کیشنز کے شیمرز کے بارے میں آپ کا ڈرافٹ  
 مالیتی دس ہزار مل گیا ہے۔ اس عملی تعاون کے لیے فقیر تہہ دل سے ممنون ہے امید ہے

آپ کی دل چسپیاں روز افزوں رہیں گی۔

اس کے قواعد و ضوابط مرتب کرنے کے لیے اور اسے ایک قانونی شکل دینے کے لیے ایک ایڈووکیٹ سے مشورہ شروع ہے جب ہر چیز مرتب ہو جائیگی تو اس وقت اس کی ایک کاپی اور حصص کی رسیدات آپ کو روانہ کر دی جائیں گی۔ فکر نہ کریں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اس مشن کے بانی آپ ہیں۔ آپ کے مشورہ سے ہمیں یہ سعادت نصیب ہوئی اب اس کی کامیابی کے لیے دعا فرمائیں۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## علامہ عبدالرسول ارشد کے نام

عبدالرسول ارشد ڈل پاس کر کے ۱۹۶۳ء میں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف میں داخل ہوئے اور ۱۹۷۳ء کو یہاں سے سند فراغت حاصل کی یہ وہ شخص ہے۔ جس پر بھیرہ شریف کی علمی تحریک بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے بہترین قلم کار ہیں۔ عربی، فارسی، اردو اور انگریزی میں کامل دسترس رکھتے ہیں۔ فراغت کے کچھ عرصہ بعد آپ نے امام نووی کی مشہور کتاب ریاض الصالحین کا اردو ترجمہ کیا۔ جسے دیکھ کر حضور ضیاء الامت نے فرمایا کہ بعض احادیث کا مفہوم میں آپ کا ترجمہ پڑھ کر سمجھا یہ یقیناً حوصلہ افزائی تھی۔ مگر یہ اس بات کا بھی بین ثبوت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کو کمال صلاحیتوں سے نوازا رکھا ہے۔ آپ نے فراغت کے بعد سرکاری ملازمت اختیار کر لی۔

حضور ضیاء الامت نے ضیاء القرآن پبلی کیشنز کی بنیاد رکھی تو ایسے مخلص، بے لوث، اور باصلاحیت شخص کی ضرورت محسوس کی جو اس ادارہ کو حسب منشاء چلا سکے۔ پیر صاحب کے اشارہ کرنے کی دیر تھی۔ عبدالرسول ارشد نے ملازمت کو خیر باد کہا اور ضیاء القرآن پبلی کیشنز کی ذمہ داریوں کو سنبھال لیا۔ اسی دوران حضرت پیر صاحب نے آپ کو بہت سے خطوط لکھے۔ جن کو آپ ملاحظہ کریں گے۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز رو بہ ترقی ہوا تو عبدالرسول ارشد نے آپ سے اجازت چاہی۔ اور برطانیہ تشریف لے گئے۔ عرصہ دراز تک وہاں مقیم رہے۔ عیسائیت کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ان کے نظریات و افکار پڑھے اس دوران انہیں بہت سارے نصرانی علماء سے تبادلہ خیال کا اتفاق ہوا الحمد للہ وہاں کی عیسائی کمیونٹی نے اعتراف کیا کہ یہ مسلم نوجوان تمام ادیان پر اور خصوصاً عیسائیت پر گہری نظر رکھتا ہے حضور ضیاء الامت نے ضیاء النبی شریف کی چھٹی ساتویں جلد کے لیے کام شروع کیا جن میں مستشرقین کے اسلام اور ذات خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم پر کیے گئے اعتراضات کے جواب لکھنا ضرور سمجھے مگر آپ کی طبیعت مسلسل خراب رہنے لگی۔ آپ نے عبدالرسول ارشد کو برطانیہ سے واپس بلا لیا اور فرمایا میری صحت اچھی نہیں رہتی۔ اور ضیاء النبی شریف کا کام ابھی زیر تکمیل ہے۔ میں زیادہ دیر مطالعہ نہیں کر سکتا۔

آپ بھیرہ شریف رہیں۔ اور اس سلسلہ میں میری معاونت کریں  
آپ نے حضرت کے حکم کی تعمیل کی اور ضیاء النبی کے کام کو پایہ  
تکمیل تک پہنچایا بہر حال آپ نے انہیں اس دوران خط لکھا جب  
وہ لاہور میں ضیاء القرآن پبلی کیشنز کے لیے کام کر رہے تھے۔

ارشاد صاحب کے نام حضور ضیاء الامت کا یہ خط ملاحظہ فرمائیں

عزیز مکرم ارشد صاحب!

کیم رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

رمضان المبارک کی آمد پر ہدیہ تہنیت قبول فرمائیے اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کے  
طفیل اس ناچیز پر کرم فرمائے آمین ثم آمین۔

اگر محمود الرحمن صدیقی ابھی تک نہیں آیا تو آپ اس کو خط لکھیں اور اس کو تاکید کریں  
کہ آپ فوراً آکر ہمیں مسودہ مکمل کر دے یا مسودہ واپس کر دے تاکہ ہم اس کی درستگی کر  
سکیں خط کے ایک دو روز بعد دو دن کے وقفے سے آپ دو تاریں بھی دے دیں شاید اس  
بے حس اور بے رحم کو کچھ احساس ہوسنا ہے جمیل صاحب بھی آپ کے پاس آئے ہیں۔ ہو  
سکتے تو ان سے بھی ایک تاکید خط لکھوادیں۔

سنا ہے عزیز خورشید نے پہلے تو چند روز کام کیا پھر اپنے مکتبہ فکر کی نمایاں خصوصیت کا  
مظاہرہ شروع کر دیا اگر ایسا ہو تو اسی لفافے میں ان کے نام ایک خط بھیج رہا ہوں انہیں  
پہنچادیں اور انہیں کہیں کہ اس قسم کی سزا دینے والے اور کافی کاتب ہیں۔ کاتبوں کے  
بارے میں آپ کی اطلاعات ہمیشہ ادھوری ہوتی ہیں جس سے اطمینان نہیں ہوتا۔ آپ



دوبہنے کے بعد جتنے صفحے انہوں نے لکھے ہوں اور سورۃ کے جس حصہ تک پہنچے ہوں تحریر کر دیا کریں تو کچھ اطمینان ہو صرف یہ کہہ دینا کام کر رہے ہیں اس سے کچھ پلے نہیں پڑتا صدیقی والا حصہ کوشش کریں کہ جلد از جلد مکمل ہو جائے۔

سنت خیر الا نام کا جو مقدمہ آپ نے لکھنا تھا امید ہے وہ مکمل ہو گیا ہوگا۔ ارسال فرمادیں تاکہ میں بھی دیکھ لوں اور یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچے۔

ایکسپورٹ لائسنس کے بارے اگرچہ نظامی (ا) صاحب نے ذمہ داری قبول کر لی ہے لیکن پھر بھی کبھی کبھی ان کے پاس جا کر یاد کرادیا کریں اور جس آدمی کے ذمے نے کام لگایا ہے۔ اس سے ذاتی تعلق قائم کریں تاکہ آپ براہ راست بھی اس سے کام لے سکیں۔

آج کی ڈاک میں آپ کو ڈرافٹ بھیج دیا گیا ہے۔ اب تو آپ کو شیخ صاحب کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ریاض صاحب سے رابطہ قائم کر کے اس کام کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

علامہ عبدالرسول ارشد کے نام

دس ہزار کا ڈرافٹ حضور ضیاء الامت نے ارشد صاحب کو

(ا) عابد نظامی جو ماہنامہ ضیاء حرم کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں ان کا تفصیلی تعارف آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

بھیجا جوان دنوں ضیاء القرآن پبلی کیشنز کے میجر تھے۔ ارشد صاحب نے ایک مفصل عریضہ آپ کی خدمت میں ارسال کیا۔ جواب میں قبلہ پیر صاحب نے ایک والا نامہ ارسال فرمایا۔ جس میں ضیاء القرآن پبلی کیشنز اور تفسیر ضیاء القرآن کی طباعت کے بارے لکھا خط حاضر خدمت ہے۔

۷۸۷

عزیز مکرم مولانا ارشد صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

پچھلے دنوں جو آپ کا مکتوب ملا بڑا مفصل معلومات افزا تھا۔ اسی طرح کے خط کے متعلق میں نے آپ کو لکھا تھا۔ لیکن آپ نے اپنے آئینہ قلب میں میرے مطالبات کا عکس دیکھ کر پہلے ہی جواب دے دیا۔ بڑی خوشی ہوئی۔

دس ہزار کا ڈرافٹ گذشتہ ہفتہ (سنیچر) آپ کی طرف بذریعہ حبیب بنک بھیجا تھا۔ مل گیا ہوگا۔ اب غلام رسول سے معاملہ کس نوبت تک پہنچا ہے؟

تین جلدوں کی کوئی پابندی نہیں جب کتابت مکمل ہو جائے گی تو مناسب تقسیم کر دی جائے گی۔

گوہر رقم کو آپ نے میرا خط دیا ہوگا۔ لیکن ”پتھر کو جو تک لگ جائے بڑی اوپری بات ہے“۔ صدیقی آخری وقت بھی آپ کو فریب دے کر سو صفحات سے رنو چکر ہوا اس نے محض آپ کو پریشان کرنے کے لیے ایسا کیا ہے آپ اس کے فریب میں آنے والے تو نہیں تھے۔ معلوم نہیں کیسے یوں ہوا؟ بہر حال جمیل صاحب کے ذریعے یا عظمت علی شاہ

کے ذریعے اس سے صفحات لینے کی کوشش کریں سنا ہے صدیق صاحب نے پچاس صفحات اور بھیج دیئے ہیں۔

اور سب خیریت ہے۔ بارشوں نے برا حال کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## طالب ہاشمی کے نام

انا کے طوفانوں میں علم کے بڑے بڑے چراغ بجھ جاتے ہیں ہمہ دانی کا عفریت حقائق کی جان کو تلخ کر دیتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ من مانی میں بڑائی ہے کئی ایسے بت ہیں جو ہم چوں ما دیگرے نیست کا نعرہ لگاتے ہیں اور اپنی تسکین کا سامان فراہم کرتے ہیں مگر حقیقی عظمت حقیقتوں سے چشم پوشی کا نام نہیں علم تقاضا کرتا ہے کہ صحت مند اختلاف کو قبول کیا جائے کہیں غلطی ہو تو اسے تسلیم کر کے اپنی اصلاح کی جائے اگر یہ فضا قائم ہو جائے تو فرقہ بندی کے تمام بت منہ کے بل گر کر ریزہ ریزہ ہو جائیں سرد لبراں ماہنامہ ضیائے حرم کے ادارے کا عنوان ہے وہ وقت بھی تھا کہ حکومت ان سطور سے لرزہ بر اندام رہتی تھی اور اہل علم و قلم اس کے ایک ایک لفظ کو پڑھتے اور سردھنتے تھے۔ طالب ہاشمی نے بعض غلطیوں کی نشاندہی کی تو حضور ضیاء الامت بہت خوش ہوئے آپ

نے ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا اور بعض امور میں ان کی رائے کو تسلیم کیا اس سلسلے کا ایک خط آپ ملاحظہ کریں اہل علم و قلم کو چاہیے کہ وہ اس روش کو اختیار کر کے باہمی اختلافات کی خلیج کو پائنے کی کوشش کریں۔

گرامی مرتبت جناب ہاشمی صاحب

۱۲-۸-۷۵

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

والا نامہ شرف افزاء ہوا یاد فرمائی کیلئے تہہ دل سے ممنون ہوں سرد لبراں کے بارے آپ کے تاثرات پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ کچھ فرض ادا ہو رہا ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی توفیقات سے اس بندہ حقیر کو سرفراز فرماتا رہے۔ آمین ثم آمین۔

ضیائے حرم کے بارے میں آپ کی دلچسپی میرے لیے باعث طمانیت ہے۔ اگر آپ نے یہ سلسلہ جاری رکھا تو اس کی خامیوں کی اصلاح کی صورت پیدا ہوتی رہے گی۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کی کتاب ”الملک الظاہر بیہر س“ میری نظر سے نہیں گزری ورنہ آپ کی کتاب کے مطالعہ کے لیے ضرور وقت نکالتا۔ اور اس کے بارے میں اپنے تاثرات ضرور بیان کرتا۔

مجھے خود ضیائے حرم میں بعض خامیاں اور کمزوریاں نظر آتی ہیں۔ لیکن اس کی وجہ کچھ وقت کی قلت ہے۔ کچھ استعداد کی کمی امید ہے آپ کے تعاون سے ان خامیوں پر قابو پایا جائے گا۔

سرد لبراں میں جن اغلاط کی آپ نے نشان دہی فرمائی ہے اس میں بطولت کی جگہ بطولت ہی ہونا چاہیے کیونکہ یہ شجاعت اور دلیری کے معنی میں استعمال ہوا ہے نہ کہ بطالت کے معنی میں ہے۔

واحسرتا اور واحسرتاہ دونوں ٹھیک ہیں۔ کبھی ہ کا اضافہ کر کے ند بہ کیا جاتا ہے۔ اور کبھی ہ کے بغیر البتہ دھوکا اور بیسیوں کی املا واقعی غلط ہے۔ اس التفات خاص کا شکر یہ۔ کئی ماہ سے آپ کا کوئی ادب پارہ شائع نہیں ہوا مہربانی فرما کر ضرور توجہ کریں۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## پیر بشیر الدین کے نام

حضرت بشیر الدین کے نام ۷۵-۹-۲۱ کو پیر صاحب نے ایک خط لکھا اس خط کو پڑھ کر آپ کی مصروفیات کا اندازہ ہوتا ہے۔ ضیاء القرآن کی طباعت ضیائے حرم کی نگرانی سیاہ سرگرمیاں، آپ گونا گوں مصروفیات میں گھرے ہوئے تھے۔ بشیر الدین صاحب نے کوئی تحریر بھی شاید کسی موضوع پر لکھنا چاہتے تھے۔ پیر صاحب کو تحریر کے مضمرات پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی اور آپ نے اس کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا۔

الاعزاز لارشد صاحبزادہ صاحب

بھیرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا علالت طبع کی وجہ سے آج پوری طرح پڑھنے کا موقع ملا آپ کی تحریر کے مضمرات پڑھ کر انتہائی روحانی مسرت ہوئی۔ یہ کام بہت ہی اہم اور ضروری ہے۔ اور اس کی طرف منظم توجہ کی اشد ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اگر آپ کے دل میں اس کا القاء فرمایا ہے۔ یقیناً اس کی تائید بھی آپ کے شامل حال ہوگی۔ ہمت، مسلسل جدوجہد اور صبر و توکل شرط اول ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس عظیم مقصد میں عظیم کامیابی عطا فرمائے۔ میری صحت کے لیے دعا فرمائیں۔

والسلام

مخلص و دعا گو: محمد کرم شاہ

## طالب ہاشمی کے نام

ہاشمی صاحب کے نام گذشتہ خط میں پیر صاحب نے لکھا تھا کہ کئی ماہ سے آپ کا کوئی نیا ادب پارہ نظروں سے نہیں گزرا اس جانب ضرور توجہ فرمائیے اس پر ہاشمی صاحب نے اپنی تین تالیفات بھیجیں جن میں ایک الملک الظاہر بیہر س تھی۔ ہاشمی صاحب اس کتاب پر پیر صاحب کی رائے لینا چاہتے تھے۔ چونکہ ان دنوں قبلہ پیر صاحب کی طبیعت ناساز تھی۔ اس لیے مزاج پر ہی بھی کی گئی۔ جو اب حضور ضیاء الامت نے تشکر و امتنان کے جذبات پر مشتمل یہ خط تحریر کیا۔

گرامی خدمت جناب طالب ہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اس سے پہلے بھی والا نامہ شرف افزاء ہوا آپ کی تین تالیفات کا سیٹ بھی تشکر و امتنان کے جذبات کے ساتھ وصول کیا اور الملک الظاہر بیہرس تو صبح شروع کی اور شام کو ختم کر کے دم لیا بڑی دلچسپ معلومات افزاء کتاب ہے۔ جلد ہی اپنی ناچیز رائے سے آگاہ کروں گا۔

ایک دور روز سے طبیعت سنبھلی ہے۔ صحت کے لیے دعا فرمائیں۔

آپ نے جن الفاظ کی طرف مجھے متوجہ کیا میں اس کے لیے از حد ممنون ہوں مجھے آپ کا گرامی نامہ پڑھ کر انتہائی خوشی ہوئی ہے بجا طور پر متوقع ہوں کہ آئندہ بھی میری فروگزاشتوں پر آگاہ کرتے رہیں گے۔ تعلق میں جب للہیت ہو تو پھر تکلفات کی گنجائش نہیں رہتی۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## محمد روز خان کے نام

محمد روز خان نے کچھ شکوے کیے، اہل سنت کی غفلت کا رونا رویا، کچھ لوگوں کے الزامات دہرائے، تفسیر ضیاء القرآن کی طباعت کے بارے پوچھا۔ حضور ضیاء الامت نے ان استفسارات کے جوابات دیے۔ روز خان کے نام آپ کا خط ملاحظہ کیجئے۔

۲۹-۱۲-۷۵

محبت و مکرم قابل فخر نوجوان سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب گرامی باعث مسرت و انبساط ہوا تفسیر کی کتاب کا کام بدستور جاری ہے لیکن یہ مرحلہ بڑا کھٹن ہے۔ کاتب صاحبان میں ذمہ داری کا احسان سراسر مفقود ہے بہر حال ہر روز ایک قدم منزل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ پشاور یونیورسٹی نے سنت خیر الانام (۱) کو ایم اے اسلامیات کے نصاب میں داخل کر لیا ہے اور تفسیر ضیاء القرآن کو مطالعہ کے لیے منظور کر لیا ہے آپ کا شکوہ بجا ہے لیکن اس سے عہدہ برآء ہونے کے لیے آپ طلباء کی کوششیں زیادہ موثر ثابت ہو سکتی ہیں جہاں تک مجھ سے ہو سکا میں بھی اس بارے میں کوشش کروں گا۔

اس ناچیز سے جو کچھ ہو رہا ہے وہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم کا اعجاز ہے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فرائض کی بجا آواری کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ نے مفتی صاحب کا جو قول نقل کیا ہے وہ ہمارے موجودہ حالات کے مطابق تو درست ہے لیکن اگر آپ جیسے باہمت اور غیور نوجوان کمر ہمت باندھ کر میدان میں آجائیں تو ہم اس الزام کی تردید کر سکتے ہیں۔

(۱) سنت خیر الانام حجیت حدیث کے ثبوت پر حضور ضیاء الامت کی وہ تصنیف ہے جو آپ نے زمانہ طالب علمی میں قیام مصر کے دوران لکھی ضیاء القرآن پبلی کیشنز سے اس کے کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں مارکیٹ میں عام دستیاب ہے۔



میری تو دلی خواہش ہے کہ ہر سنی خواندہ گھرانے میں ضیائے حرم پڑھا جائے اور پاکستان کا ہر پڑھا لکھا آدمی ضیاء القرآن کا مطالعہ کرے۔

دو صد سالہ جمود توڑنے کے لیے ہمیں آپ جیسے بہادر مجاہدوں کی ضرب کلیسی کی از حد ضرورت ہے۔

وہ ماں بڑی خوش نصیب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ جیسا بچہ دیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور عمر دراز بخشے تاکہ آپ کے آفتاب اقبال کی کرنوں کو دیکھ سکیں آمین۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## طالب ہاشمی کے نام

جیسا کہ گذشتہ صفحات میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ ہاشمی صاحب بعض امور میں حضور ضیاء الامت سے مختلف رائے رکھتے اور گاہے گاہے۔ پیر صاحب کی خدمت میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے۔ آپ بہت خوش ہوتے کئی بار آپ ہاشمی صاحب سے ملنے ان کے در دولت پر تشریف لے گئے خط سے کمال محبت و پیار جھلکتا ہے آپ بھی ملاحظہ کریں۔

مکرم و محترم جناب ہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ میرا اس وقت لاہور جانے کا پروگرام تھا ساتھ ہی

یہ عزم مصمم تھا کہ آپ کی ملاقات کا شرف حاصل کروں گا۔ مصروفیتوں نے یوں گھیرے رکھا کہ اس سعادت سے بہرہ ور نہ ہو سکا جس کا مجھے از حد افسوس ہے۔  
جواب میں تاخیر کا باعث بھی یہی چیز تھی معلوم نہیں اس شوق کی تسکین کے لیے کون سا وقت مقدر ہے۔

جناب کی علمی تحقیقات ملت کا بہترین سرمایہ ہیں بہر حال آپ سے بہت سیکھنا ہے اور خطوط سے یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا خدا کرے جلدی ملاقات ہو۔

والسلام

مشاق دید

محمد کرم شاہ

## طالب ہاشمی کے نام

ایک ماہ کے بعد طالب ہاشمی صاحب کے نام آپ کا ایک گرامی نامہ ہے۔ غالباً آپ مصروفیت کی وجہ سے ہاشمی صاحب کو ملنے نہیں جاسکے۔ اس خط میں بھی شوق دیدار کا تذکرہ ہے۔ ہاشمی صاحب اپنی کتب اور مقالہ جات پیر صاحب کی خدمت میں ارسال کرتے اور آپ ان کے بارے اپنی رائے کا بروقت اظہار کرتے۔ یہ خط اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

مکرم بندہ جناب ہاشمی صاحب

۲۳-۲-۷۶

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

گرامی نامہ باعث صد فرحت و انبساط ہوا آپ کا مقالہ میں نے از اول تا آخر بڑے شوق سے پڑھا اور آپ کے لیے بے ساختہ دعائیں نکلیں۔

ملک شاہ سلجوقی جب عابد صاحب نے بھیجی تو اس کا ضرور مطالعہ کروں گا یہ آپ کی ذرہ پروری ہے۔ کہ تیغ حق نیام میں ہو تو پھر بھی آپ اسے تیغ حق ہی کہتے ہیں۔ بہر حال میرا یہ عقیدہ نہیں تیغ حق اگر نیام میں چلی جائے تو حق کا لفظ اس کے لیے استعمال کرنا بہت بڑی نا انصافی ہے۔ وہ بدر کامل جو بادلوں میں مستور ہو جائے اس سے ہم بادیہ پیاؤں کو کیا واسطہ۔

ان شاء اللہ اس قسم کی قطعاً کوئی بات نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے میں بھی دست بدعا ہوں اور آپ سے بچی ملتجی ہوں کہ اس ناچیز کے لیے دعا فرمایا کریں کہ حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کی غلامی کا طوق جو زیب گلو ہے اس پر حرف نہ آنے پائے۔  
آپ سے ملاقات کا بڑا اشتیاق ہے معلوم نہیں کب مقدر میں ہے۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## سید عظمت علی شاہ کے نام

صاحبزادہ امین الحسنات شاہ صاحب دارالعلوم محمدیہ غوثیہ  
بھیرہ شریف سے فارغ ہوئے۔ پیر صاحب چاہتے تھے کہ تعلیم کا  
سلسلہ ابھی جاری رہے مگر اس وقت حالات ایسے نہیں تھے کہ باہر  
کی کسی یونیورسٹی میں داخلہ مل سکتا۔ دارالعلوم قمرالسلام کراچی میں  
بعض ایسی شخصیات تدریسی فرائض سرانجام دے رہی تھیں جو بڑی

علمی تبحر کی مالک تھیں ازہر سے بھی ایک عربی استاد تدریسی فرائض  
سرا انجام دے رہے تھے آپ چاہتے تھے کہ امین الحسنات شاہ  
صاحب تعلیمی میدان میں ترقی کریں اس سلسلہ میں آپ نے  
۱۳-۳-۷۶ کو سید عظمت علی شاہ کے نام ایک خط تحریر کیا۔

۱۳-۳-۷۶

الاعز الاکرم جناب شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے بفضلہ تعالیٰ آپ بخیریت کراچی پہنچ گئے ہوں گے اور گرمی کے باوجود سفر  
خوشگوار رہا ہوگا۔

آپ کے گرامی نامہ کاشدت سے انتظار رہا ہاں ہور سے ٹیلی فون کرنے کی کوشش بھی  
کی لیکن نمبر نہ مل سکا۔ میں آج رات کو یہاں ملگھال پہنچا ہوں۔  
معراج شریف پر چند روز کے لیے واپس جانے کا ارادہ ہے۔

عزیز حسنات کے بارے میں اساتذہ سے کیا مشورہ ہوا میں چاہتا ہوں کہ وہ  
حضرت علامہ شیخ الحدیث دارالعلوم سے شرف تلمذ حاصل کرے۔ اصول کے مباحث  
قیاس اور اجماع، ہدیہ سعید یہ اور منطق کی کوئی کتاب اس کے علاوہ وہ دورہ حدیث میں  
بھی شرکت کرے اور اگر ازہری صاحب وقت دیں تو ان سے ادب اور انشاء پڑھے خدا  
کرے آپ کی صحت ٹھیک ہو۔ جواب میں اتنی دیر تو نہیں ہونی چاہیے تھی۔

قبلہ شاہ صاحب کو مفصل عریضہ میں ایک دور روز میں لکھوں گا۔

عزیز ازہر سلمہ کو پیار، گھر میں دعائیں جملہ احباب کو سلام مسنون

والسلام

محمد کرم شاہ

## علامہ عبدالرسول ارشد کے نام

کتابت کے مراحل کٹھن تھے۔ عبدالرسول ارشد صاحب کو کتابوں کی عاداتہائے عجیبہ کا اندازہ نہیں تھا۔ پیر صاحب چاہتے تھے کہ ضیاء القرآن کی طباعت جلد از جلد ہو اس ضمن میں آپ نے مسلسل ارشد صاحب سے رابطہ رکھا ان خطوط سے اندازہ ہوتا ہے کہ گونا گوں مصروفیات کے باوجود آپ عام معاملات پر بھی پوری نظر رکھتے تھے اور یہ وصف بہت کم لوگوں میں پایا جاتا ہے۔

۷۸۷

عزیز مکرم ارشد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

پنڈی کے پتے پر آپ کو ایک ضروری خط لکھا تھا کہ آپ سولہ تاریخ کو ضرور لاہور پہنچیں تاکہ صدیق کے ساتھ بات چیت ہو سکے مذکورہ تاریخ کو میں وہاں گیا لیکن نہ آپ موجود تھے نہ صدیق صاحب پھر پنڈی شفیق صاحب سے آپ کا پتہ کیا انھوں نے بتایا کہ آپ چودہ تاریخ کو یہاں سے چلے گئے ہیں معلوم نہیں یہ خط آپ کو لاہور پائے گا یا پھر بھیرہ شریف میں بہر حال چند ضروری چیزیں تحریر ہیں۔

۱۔ میں خوشی محمد ناصر صاحب سے ملا تھا اور انھیں ایک ہزار روپیہ دے آیا تھا اس روز انھوں نے ایک سو تین صفحات مکمل کر لیے تھے۔ بہر حال وہ کام کر رہے ہیں اور ان سے امید ہے کہ وہ تسلسل سے کام کرتے رہیں گے اس ایک ہزار روپیے کی ان سے رسید لے لیں۔

۲۔ محمود اللہ صدیق ناصر صاحب کو بھی ملا تھا اور شاید نظامی صاحب کو بھی وہ کہہ رہا تھا کہ جمیل صاحب اب فارغ ہیں اگر وہ مسودہ مجھے مل جائے تو میں ان سے عربی لکھوا لوں آپ اس سے فائدہ اٹھائیں اور پاس بیٹھ کر ان سے عربی اور رکوعوں وغیرہ کے نشانات اور اغلاط کی درستی کروالیں تاکہ کم از کم ایک جلد تو مکمل ہو جائے اور رکوعوں اور پاروں کے بارے میں جو طریق ناصر صاحب سے طے کیا تھا وہ بھی ان کو سمجھا دیں تاکہ صفحات کی ترتیب یکساں رہے۔

۳۔ اقبال اختر صاحب کا بھی پتہ کریں اور جس طرح ہو سکے انھیں بھیرہ شریف لے جاویں کم از کم جو جلد انھوں نے شروع کی ہے اسے تو وہ مکمل کریں آپ کی قابلیت کا مظاہرہ تب ہی ہوگا جب ان لوگوں سے آپ کام لے سکیں۔

۴۔ عبدالرحمن ناصر نے کئی ماہ سے سورہ شوریٰ کا مسودہ لیا ہوا ہے اس کا بھی پتہ کر لیں وہ کیا کر رہے ہیں۔ اگر وہ بھی بھیرہ شریف آنے پر رضامند ہو جائیں تو بڑی خوشی کی بات ہے۔

۵۔ مکتبہ ضیائے حرم کی رجسٹریشن کی اطلاع تو آگئی ہے اب امپورٹ اور ایکسپورٹ کے لیے لائسنس لینے کی کوشش فرمائیں تاکہ یہ مرحلہ بھی طے ہو۔

والسلام

محمد کرم شاہ

۶۷-۳-۲۳

اسلام آباد

علامہ عبدالرسول ارشد کے نام

اسی قبیل کا ایک اور خط ملاحظہ کیجئے۔

۷۸۷

الاعزاز الارشد

۲۳-۳-۷۶

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ابھی ابھی آپ کا مکتوب ملا اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے تاکہ آپ اپنے فرائض کماحقہ انجام دے سکیں۔

مسودہ فیضی صاحب (۱) لے کر آئے تھے۔ ہمارا تو خیال تھا۔ انھوں نے آپ کو دے دیا ہوگا۔ ایک لفافہ آپ کے لیے تھا اس میں رقعہ بھی تھا ڈرافٹ بھی اور مسودہ بھی آپ غور سے دیکھیں کہیں مسودہ رکھا ہو۔ کاتبوں کے بارے میں آپ نے بڑے اختصار سے کام لیا ہے۔ جمیل صاحب نے کیوں کام شروع نہیں کیا اس کے بعد ان کی اور آپ کی ملاقات ہوئی ہے یا نہیں۔ خوشی محمد کسی اور کاتب کو تلاش کر رہے ہیں یا نہیں کیا عبدالرحمن ناصر صاحب سے اس کے بعد آپ کی ملاقات ہوئی؟ آج نظامی صاحب کو ٹیلی فون کیا تھا۔ انھوں نے بتایا کہ اردو ڈائجسٹ میں

(۱) گل محمد فیضی صاحب پیر صاحب کے ارادت مند ہیں۔ شعبہ صحافت سے منسلک ہیں اور حالات حاضرہ پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ آپ کچھ عرصہ تک ماہنامہ ضیائے حرم کے ایڈیٹر بھی رہے ہیں ان دونوں روزنامہ نوائے وقت اسلام آباد کے سب ایڈیٹر ہیں۔

غلام سرور صاحب کاتب ہیں۔ وہ بھی کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مہربانی فرما کر ان تمام باتوں کا تفصیلی جواب دیں۔ تاکہ صورت حال واضح ہو اختصار سے کام نہ لیا کریں۔

اقبال اختر سے پھر ملاقات تو نہیں ہوئی سنت خیر الانام پریس میں بھیجی گئی ہے یا نہیں کس پریس میں طباعت کا خیال ہے۔ سنا ہے صوفی سرور صاحب نے بھی پریس لگوایا ہے۔ ان سے بھی رابطہ قائم کریں۔ جمیل صاحب کے بارے تشویش ہے ہفتہ سے ان کا یہاں منتظر ہوں کسی حکمت سے ان کو ضرور وہاں سے نکال لائیں۔ کوئی کام تو مکمل ہو۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## علامہ عبدالرسول ارشد کے نام

عبدالرسول ارشد کے نام ایک اور گرامی نامہ ملاحظہ فرمائیے جس میں ضیاء القرآن کی طباعت کے بارے ارشادات ہیں۔

۷۸۷

عزیزم ارشد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

فیضی صاحب مسودہ لے گئے تھے شاید وہ دینا بھول گئے۔ اب بقایا مسودہ الانعام اور الاعراف کی پہلی ۸ آیات کا مسودہ حافظ محمد یعقوب صاحب کے ہاتھ بھیج رہا ہوں۔



اگر الانعام کا مرسلہ مسودہ نہ ملے تو کاتب صاحب سورہ الاعراف کی کتابت شروع کر دیں۔ اتنے میں فیضی صاحب سے مسودہ واپس منگوا لیا جائے گا۔

جمیل صاحب کا کیا بنا۔ عبدالرحمن ناصر سے کیا پھر ملاقات ہوئی۔ جناب نظامی صاحب سرور کاتب کے بارے فرما رہے تھے۔ کیا اس کے ساتھ کوئی بات طے ہوئی ہے۔

سنت خیر الانام کا دیباچہ ضرور لکھیں اور جلد طباعت کیلئے پریس بھیجیں اور سب خیریت ہے۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## عبدالرسول ارشد کے نام

کاتبوں کی سردمہری کیوجہ سے آپ کو بار بار ارشد صاحب کو گرامی نامے لکھنا پڑتے ان گرامی ناموں کی خاص بات جو آپ کی شخصیت کے ایک اہم پہلو کو اجاگر کرتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کئی مصروفیتوں کے باوجود آپ روزمرہ کے معاملات سے بے اعتنا نہیں تھے۔ اور یہ وہ خوبی ہے جو صرف ان لوگوں کو عطا کی جاتی ہے جنہیں امت کی قیادت کرنا ہو آپ عبدالرسول صاحب کی صلاحیتوں سے مطمئن تھے اسی لیے آپ ان سے ادارہ ضیاء القرآن کا تعارف لکھوانا چاہتے تھے۔ خط ملاحظہ کیجئے۔

عزیز مکرم ارشد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہوں گے۔ اور آپ نے جمیل صاحب سے مسودہ واپس لینے میں کامیابی حاصل کر لی ہوگی۔

خوشی محمد صاحب کے لیے حافظ یعقوب صاحب نے آپ کو مسودہ پہنچا دیا ہے فیضی صاحب کی طرف سے آپ کو مسودہ مل گیا ہوگا۔ اقبال اختر قادری کے لیے کچھ مسودہ پہلے بھیجا تھا۔ اب بقیہ ص اور سورہ زمر کا مسودہ ارسال ہے۔ خدا کرے وہ حسب وعدہ کام میں مصروف ہوں۔ عبدالرحمن ناصر کے لیے کچھ مسودہ پہلے بھیجا تھا۔ اب زمر کا بقیہ اور سورہ دخان اور جاثیہ ارسال خدمت ہے۔ آج بارہ تاریخ ہو گئی کیا انہوں نے جم کر کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ تمام کاتب صاحبان کے بارے تفصیلاً تحریر کریں۔

سنت خیر الانام کے لیے ضیاء القرآن پبلی کیشنز کا تعارف لکھنے کا میں نے آپ کو کہا تھا۔ امید ہے اپنی پوری صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے آپ نے لکھ دیا ہوگا وہ بھی ارسال فرمائیں تاکہ کتابت سے پہلے میں بھی پڑھ لوں گا۔

سنت خیر الانام کے لیے آپ نے کون سا کاغذ پسند کیا ہے۔ آپ کو کتنے رقم درکار ہیں۔ اس کے لیے کتنی رقم چاہیے۔ تحریر کر دیں تاکہ فوری طور پر ارسال کروں۔

امپورٹ ایکسپورٹ کے لیے جو درخواست آپ نے دی تھی۔ اس کا کیا نتیجہ نکلا یہ کام بھی نظر انداز کرنے کے قابل نہیں جملہ حالات کے بارے میں تفصیل سے تحریر فرمائیں۔ جمعہ صبح سویرے پھر میں نے سفر پر چلے جانا ہے۔ محترم نظامی صاحب سے ملاقات ہو تو سلام مسنون۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## صوفی عبدالقادر کے نام

صوفی عبدالقادر ضیاء القرآن پبلی کیشنز کے شراکت دار

تھے۔ ایک میٹنگ کے سلسلہ میں پیر صاحب نے انھیں بھیرہ آنے

کی دعوت دی۔ اور اس بارے خط لکھا۔

مکرم و محترم صوفی عبدالقادر صاحب

۵-۷-۷۶

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز بفضلہ تعالیٰ اپنے مقاصد کی تکمیل میں کوشاں ہے۔ اب تفسیر ضیاء القرآن کی کتابت کا بھی تسلی بخش طور پر جاری ہے۔ اس کے متعلق مزید مشورے کرنے کے لیے اور اس سے قبل ہونے والے کاموں کا جائزہ لینے کے لیے۔ حصہ داروں کی خصوصی میٹنگ زیر صدارت چیرمین ضیاء القرآن پبلی کیشنز بتاریخ ۲۵ جولائی بروز اتوار دس بجے منعقد ہوگی۔ آپ سے استدعا ہے کہ اس خصوصی میٹنگ میں ضرور شرکت کریں اور اپنے مفید مشوروں سے نوازیں۔ پابندی وقت کا خاص خیال فرمائیں نیز حصوں کے بقایا جات بر موقع عرس شریف حضرت ثانی (۱) صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۴ شوال المکرم سے پہلے ادا فرمادیں۔ تاکہ تفسیر کی طباعت کا انتظام کیا جاسکے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دین متین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

محمد کرم شاہ

(۱) حضور ضیاء الامت کے والد گرامی حضرت پیر محمد شاہ صاحب

## علامہ عبدالرسول ارشد کے نام

ارشد صاحب کے نام ایک اور خط جس میں کاتبوں کی سرد  
مہری کا تذکرہ ہے ارشد صاحب کے امتحان کا ذکر ہے۔ آپ ان  
دنوں پنجاب یونیورسٹی میں ایم اے عربی کا امتحان دے رہے  
تھے۔

الاعزاز ارشد ارشد اللہ

۶-۷-۷۶

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کل ہی آپ کا عنایت نامہ موصول ہوا حالات سے آگاہی ہوئی دکان کے ہاتھ  
سے چلے جانے کا افسوس ہے۔ لیکن اس میں بہتری ہوگی۔ آپ نے چوہدری ریاض اور  
چوہدری غلام رسول کے بارے میں اطلاع نہیں دی کہ وہ معاملہ کہاں تک پہنچا ہے۔ کئی  
بار ریاض کو ٹیلی فون پر ملنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔  
یہ خبر پڑھ کر خوشی ہوئی کہ آپ کا پرچہ آپ کے معیار کے مطابق بہت اچھا ہوا ہے۔  
اللہ تعالیٰ باقی ماندہ امتحان میں بھی آپ کی اعانت فرمائے آمین۔

صدیق صاحب کے پیچھے لگ کر یہ سات پارے مکمل کروا لیتے تو کم از کم ایک جلد تو  
پایہ تکمیل تک پہنچ جاتی۔ لیت و لعل میں انہوں نے پورا سال گزار دیا ہے۔ اس سے زیادہ  
ان کا اور کیا انتظار کیا جائے۔ بہتر ہے۔ کوئی متبادل کریں۔ انہیں مسودہ کراچی لے  
جانے کی اجازت نہ دیں۔ انہیں کہیں دس پندرہ روز کا کام ہے۔ جی کڑا کر کے اگر بیٹھ  
جائیں تو ہماری جان بھی اس عذاب سے چھوٹے گی۔ اور ان کو بھی دواڑھائی ہزار روپیہ

مل جائے گا۔ جب جیب میں روپیہ لے کر گھر میں داخل ہوں گے تو ان کی پذیرائی ہوگی  
مبلغات جلدی روانہ کر دیئے جائیں گے اعراف کا بقیہ مسودہ خوشی محمد کے لیے بھیج  
رہا ہوں ان کی رفتار تیز ہونے کے بجائے سست ہوتی جا رہی ہے۔ جب میں انہیں ملا تھا  
اس وقت آنھویں پارے کے چند ورق باقی تھے۔ اتنے عرصہ میں انھوں نے وہ بھی ختم  
نہیں کیے۔

عبدالرحمن ناصر کی رفتار کیسی ہے انہیں بھی یاد دہانی کراتے رہا کریں مزید دکان کی  
تلاش جاری رکھیں۔ عاصم گیلانی نے ایکسپورٹ امپورٹ لائسنس کے لیے وعدہ کیا تھا۔  
نظامی صاحب کو لے کر ان کے پاس جائیں شاید ان کی وساطت سے یہ مرحلہ بھی طے  
ہو۔ اقبال اختر صاحب سے بھی اگر کوئی رابطہ کی صورت پیدا ہو جائے تو بہتر ہے کیا  
انھوں نے تیسواں پارہ ختم کیا ہے یا نہیں؟

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## صوفی عبدالقادر کے نام

صوفی صاحب کی طرف سے عریضہ آیا کہ بارشوں کی وجہ  
سے ان کے مکان کی چھت گر گئی ہے۔ لہذا دس ہزار کی رقم واپس  
بھیج دی جائے۔ ان دنوں ضیاء القرآن کی کتابت اور طباعت کے  
لیے پیشگی رقم ادا کرنے کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں تھا۔ حصہ داروں کو  
رقم کیسے واپس کی جا سکتی تھی؟ آپ نے دو ٹوک الفاظ میں  
معذرت کی اور کسی قسم کی لگی لپٹی سے کام نہ لیا۔

محترم و مکرم جناب صوفی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں یہ پڑھ کر افسوس ہوا کہ بارشوں کی وجہ سے آپ کے مکان کی چھت گر گئی ہے اس دفعہ بارشوں اور طغیانوں نے سارے ملک کا حلیہ بگاڑ دیا ہے صرف نشیبی علاقے ہی تباہ نہیں ہوئے بلکہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر بستیاں تھیں وہ بھی ویراں ہو گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری خطاؤں کو معاف فرمائے آمین ثم آمین۔

آپ نے اس ضرورت کے پیش نظر دس ہزار کی رقم واپس کرنے کے لیے تحریر فرمایا ہے۔ لیکن ہماری صورتحال بھی تشویش ناک ہے۔ حصہ داروں نے جو رقوم ادا کیں وہ ضیاء القرآن کی کتابت کی اجرت اور دیگر مصارف میں خرچ ہو چکی ہیں۔ اس پر وگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مزید معاونین کی ضرورت ہے جس کے لیے کوشش جاری ہے۔

میرے محترم! مجھے آپ کی تکلیف کا از حد احساس ہے۔ اگر ذرا بھی گنجائش ہوتی تو فوراً آپ کی مطلوبہ رقم آپ کو بھیج دی جاتی امید ہے آپ ہماری اس مجبوری کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں معذرو سمجھیں گے اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے۔ کسی اور ذریعہ سے آپ کی ضرورت کو پورا فرمادے گا۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

صوفی عبدالقادر کے نام

ادارہ ضیاء القرآن کے قیام میں بہت سارے لوگوں نے

ساتھ دیا آپ نے مالی معاملات کو قرآن کریم کی آیت اذا تدانتم  
 بدین الی اجل مسمی فاکتوبہ کے مطابق ڈھالنے کے لیے اصول و  
 ضوابط تحریر فرمائے تاکہ کسی موڑ پر حصہ داروں کو بدگمانی نہ ہو اور  
 تمام معاملات بحسن و خوبی سرانجام پاسکیں۔ آپ نے شراکت  
 داروں کو کسی غلط فہمی میں نہ رکھا وقتاً فوقتاً میٹنگیں کیں اور سب  
 معاملات پر گفتگو فرمائی قدم قدم پر اپنے ساتھیوں سے مشاورت  
 کرتے رہے یہی وجہ ہے کہ ادارہ کے شراکت دار آپ کی تحریک  
 کے جاں نثار سپاہی ثابت ہوئے۔ اور کسی نے کسی بھی موقع پر  
 معاملات میں کوتاہی کا طعنہ نہ دیا بہت سارے لوگ معاملات کی  
 کسوٹی پر باوجود زہد و تقویٰ کے پورے نہیں اتر سکتے مگر حضرت ضیاء  
 الامت نہایت ہی کھرے صاف گو انسان تھے آپ نے اپنے  
 دامن پر کوئی دھبہ نہ لگنے دیا صوفی عبدالقادر کو ایک میٹنگ میں  
 دعوت دیتے ہوئے لکھا۔

مکرم و محترم جناب صوفی عبدالقادر صاحب

۱۰-۹-۷۶

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز کی سالانہ میٹنگ مورخہ ۷-۹-۲۸ بروز منگل بعد نماز ظہر  
 تین بجے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ ایجنڈا کے لحاظ سے اور ادارہ  
 کی پہلی عام میٹنگ کی وجہ سے یہ ایک اہم میٹنگ ہوگی اس لیے امید ہے اس کی اہمیت

کے پیش نظر آپ دوسرے کاموں پر اس کو ترجیح دیں گے اور وقت مقررہ پر تشریف لائیں گے۔

ایجنڈا

۱۔ سابقہ میٹنگ کی کارروائی بتائی جائے گی۔

۲۔ شروع سے اب تک کی کارکردگی کا جائزہ

۳۔ حصص کے فروخت کی کیفیت

۱۔ قواعد و ضوابط :- سوئم دفعہ نمبر ۵ کی رو سے

۱۔ نتیجہ کمیٹی کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔

ب۔ عہدہ داران کا انتخاب ہوگا۔

ج۔ ملازمین کے تقرر کی منظوری

نوٹ :- منسلک فارم کو پر کر کے ہمراہ لاویں نیز قواعد و ضوابط باب سوئم دفعہ نمبر ۵ کی

رو سے نمائندہ کا نام اور اس کے دستخط بھی درکار ہوں گے۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## صوفی جلال الدین کے نام

صوفی جلال الدین صاحب کھاریاں کے نزدیک برب

سڑک جنڈاں والا گاؤں کے رہائشی ہیں۔ عرصہ سے ناروے میں

مقیم ہیں نہایت مخلص متقی اور پرہیزگار شخص ہیں۔ قبلہ پیر صاحب

سے شرف ارادت رکھتے ہیں۔ جن احباب کے تعاون سے ادارہ



ضیاء القرآن کا قیام عمل میں آیا۔ صوفی صاحب ان میں سے ایک  
ہیں ان کے خط کا جواب دیتے ہوئے پیر صاحب لکھتے ہیں۔

محترم و مکرم!

بھیرہ

۱۳-۱۰-۷۶

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

والا نامہ بمعہ فارم موصول ہوا ضیاء القرآن پبلی کیشنز میں آپ کی شرکت بحیثیت  
حصہ دار ہمارے لیے باعث صد افتخار ہے۔ ادارہ آپ کی اس پیش کش کو بصد تشکر قبول  
کرتا ہے۔ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل کوائف اور حصہ کی رقم بذریعہ ڈرافٹ یا منی آرڈر  
ارسال کر دیں۔ رقم ملنے پر باقاعدہ رسید جاری کر دی جائے گی۔

مطلوبہ کوائف!

۱۔ مکمل اسم گرامی بمعہ ولدیت

۲۔ خط و کتابت کا پتہ

۳۔ مستقل پتہ

۴۔ ایک ایسے شخص کا نام جسے آپ اپنا نمائندہ نامزد کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے

دستخط بمطابق قواعد و ضوابط باب سوئم پہرا نمبر ۱۲

امید ہے کہ تمام کوائف سے جلد مطلع فرمائیں گے۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## محمد روز خان کے نام

ضیاء القرآن جلد اول کی پہلی طباعت بھی ناقص تھی اور اسلوب کتابت بھی موزوں نہ تھا۔ جس طرح عام طور پر ترجمہ قرآن پر حاشیہ ہوتا ہے اسی طرح تفسیر کو حاشیہ کی طرز پر بہت باریک کر کے لکھ دیا گیا تھا۔ کتابت کی اغلاط بھی بہت زیادہ تھیں۔ آیت اور اسکا متعلقہ تفصیلی حاشیہ بھی ایک جگہ نہیں ہوتے تھے۔ اس لیے اس کی دوبارہ بہترین طریقے سے کتابت کروائی گئی۔ مفید اضافے ہوئے حاشیے کا اندازہ کر کے موجودہ انداز اپنایا گیا۔ اس طریقہ پر اگرچہ وقت صرف ہوا مگر قارئین کیلئے استفادہ آسان ہو گیا۔ اور وہ ذہنی کوفت سے بچ گئے۔ اس ضمن میں آپ نے محمد روز خان صاحب کے نامہ یہ گرامی نام تحریر فرمایا۔

۷۸۷

بھیرہ

۷۶-۱۰-۲۲

مکرم و محترم جناب خان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ضیاء القرآن کی پہلی طباعت و کتابت پسند نہ تھی۔ پڑھنے میں دقت ہوتی تھی اس لیے ابتدا سے آخر تک نئی کتابت کرائی جا رہی ہے۔ اور مزید اضافے بھی ہوئے ہیں۔ شاید چار یا پانچ جلدوں میں شائع ہوگی۔ لیکن جب تک اس کی کتابت مکمل نہ ہو جائے

اور اس کے صفحات کا اندازہ نہ ہو جائے اس وقت تک اس کی جلدوں کے بارے میں یقینی طور پر عرض کرنا مشکل ہے۔

آپ جانتے ہیں۔ کتابت کا مرحلہ بڑا صبر آزما ہے۔ خدا خدا کر کے اب ساحل نظر آنے لگا ہے۔ جس وقت بھی کتابت مکمل ہوئی اس کی طباعت میں دیر نہیں ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بخاری شریف کی شرح کے بارے میں ضیاء القرآن سے مکمل فارغ ہونے کے بعد ہی سوچ سکتا ہوں۔ دعا فرمائیں اس حیات مستعار کے جو دن باقی ہیں اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت میں گزریں۔

والسلام  
مخلص: محمد کرم شاہ

## صوفی جلال الدین کے نام

جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا تمام حصہ داران نے حضور ضیاء الامت پر مکمل اعتماد کیا اور اس ضمن میں عریضے ارسال کیئے۔ آپ نے ان کے تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خطوط لکھے۔ صوفی صاحب کے نام اسی قبیل کا ایک خط پڑھیے۔

محبت و مکرم الحاج صوفی جلال الدین صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

آپ کا مکتوب گرامی ملا میری تجویز کے بارے میں جس پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے وہ آپ کے جذبہ دینی اور غیرت ملی کا شاہد عادل ہے۔ اس ناچیز پر اعتماد کر کے آپ

نے میری بڑی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ میں آپ کے ذریعے ان تمام احباب کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس فقیر پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ فقیر کی دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس ایثار کو قبول فرمائے اور دارین میں اس کا اجر آپ کو عطا فرمائے نیز ضیاء القرآن پبلی کیشنز کا یہ ادارہ تا ابد دین حق کی تبلیغ و اشاعت میں کاربائے نمایاں انجام دیتا رہے اور آپ کی حسنت میں اضافہ کا باعث بنتا رہے۔ آمین ثم آمین۔

صوفی عبداللطیف کا بھی خط موصول ہوا انہوں نے بھی اس بارے میں اپنی منظوری دے دی ہے اور پورے تعاون کا یقین دلایا ہے۔

آپ نے جس خدشہ کا اظہار کیا ہے۔ مجھے خود اس کا پوری طرح احساس تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ کسی دوست کے دل میں کوئی غلط خیال پیدا ہو اس طرح میں اس چیز کا بھی قائل ہوں کہ رفقاء کا اعتماد ایک کارکن کے لیے بہت ہی قیمتی چیز ہے اور اگر اعتماد کے نازک نمینہ کو ٹھیس لگے تو اس کی تلافی کسی مادی منفعت سے نہیں ہو سکتی لیکن مجھے انکم ٹیکس والوں کے طور طریقوں نے اس حد تک تشویش میں مبتلا کر دیا ہے کہ میں یہ قدم اٹھانے پر مجبور ہو گیا کیونکہ ہم نے اپنے دوستوں کو یہ کہا ہے کہ جو شخص اس طریقہ کار سے متفق نہیں وہ اپنی کل یا بعض رقم واپس لے سکتے ہیں۔ اس لیے ہماری طرف سے کوئی جبر نہیں ہر شخص آزاد ہے۔ کہ چاہے تو اس تجویز کے ساتھ اتفاق کرے اور اپنے حصص کو وقف بنانے پر رضامند ہو جائے اور چاہے تو اپنا حصہ واپس لے لے۔ نیز وقف بننے کے بعد ہمارا رابطہ اس وقف کے مؤسسین کے ساتھ پہلے کی طرح قائم رہے گا ہم ہر سال آڈٹ رپورٹ اور اس کی آمدنی جن جن مقاصد کے لیے خرچ کی گئی اور ادارہ کی ساری سرگرمیوں کی مفصل رپورٹ بھیجتے رہیں گے اور انہیں ہمیں مشورہ دینے کی اور راہنمائی کی پوری

آزادی ہوگی۔ ہم اپنے ساتھیوں کو اندھیرے میں نہیں رکھیں گے۔ تاکہ کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہو مجھے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے قوی امید ہے کہ وہ ادارہ کی کارگزاری کے بارے میں پڑھ کر روحانی خوشی محسوس کریں گے۔

ہم ناروے کے دیگر احباب کو بھی انکے حسن تعاون اور حسن اعتماد پر شکریہ کے خط لکھ رہے ہیں۔

حاجی ماسٹر لال خان صاحب حاجی سردار خان صاحب و تمام اہل خانہ عزیزان و عزیزان کو سلام و دعوات

والسلام

محمد کرم شاہ

## قربان علی سکندری کے نام

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا اہل علم سے پیر صاحب کا مسلسل رابطہ تھا۔ قربان علی سکندری جو پنوں عاقل سے تعلق رکھتے ہیں۔ ضیائے حرم کے لیے گاہے بگاہے اپنی نگارشات بھیجتے رہتے ہیں۔ ان کے خاندان کی ایک بزرگ شخصیت مولانا صالح مرحوم دارفانی سے کوچ کرتے ہیں۔ تو آپ انھیں تعزیت کا خط لکھتے ہیں اور صبر کی تلقین کرتے ہیں۔

مکرم بندہ جناب سکندری صاحب

۶-۱۲-۱۹۷۶

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ بجز خلوص اور ایثار سے ضیائے حرم سے عملی تعاون فرما رہے ہیں۔ مجھے اس سے قلبی مسرت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ان کوششوں کو بار آور کرے۔ اور یہ پُرچہ دن رات تبلیغِ حق میں مصروف رہے آمین۔

حضرت قبلہ مولانا محمد صالح صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات کی خبر پڑھ کر زحمت دیکھ ہوا اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ نبیل عطا فرمائے۔ ادارہ ضیائے حرم آپ کے خاندان کا شریکِ غم ہے۔

والسلام

محمد کرم شاہ

چیف ایڈیٹر ماہنامہ ضیائے حرم بھیرہ

## صوفی جلال الدین کے نام

محترم جلال الدین نے ناروے سے عریضہ ارسال کیا کہ زندگی فانی ہے کیا خبر کس وقت سانسوں کا یہ سلسلہ ٹوٹ جائے دل تو چاہتا تھا کہ ہم میاں بیوی بھیرہ شریف حاضر خدمت ہو کر شرف بیعت حاصل کرتے مگر تاخیر مناسب نہیں سمجھتے اس لیے ہم دونوں کو غلامی میں قبول کر لیا جائے آپ نے انکی بیعت کو قبول کرتے ہوئے گرامی نامہ تحریر فرمایا۔

۷۸۷

بھیرہ

مکرم و محترم چوہدری جلال الدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

محبت نامہ موصول ہوا الحمد للہ آپ بخیریت ہیں۔ بے شک زندگی ناپائیدار ہے ایک پل کا بھی بھروسہ نہیں آپ کی خواہش کے مطابق فقیر آپ کو اور آپ کی اہلیہ محترمہ کو سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ میں قبول کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی رفیقہ حیات کو استقامت بخشے نماز روزہ اور دیگر احکام شریعت کی پابندی اپنے اوپر لازم کر لیں ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف گیارہ مرتبہ قل شریف پڑھ لیا کریں اور جس وقت فرصت ملے پانچ صد مرتبہ درود شریف اور پانچ صد مرتبہ یا کریم پڑھا کریں۔ فقیر آپ کی سلامتی، اقبال، صحت اور سعادت دارین کے لیے دست بدعا ہے۔

اپنی اہلیہ کو میری طرف سے خصوصی دعوات

والسلام  
محمد کرم شاہ  
سجادہ نشین بھیرہ

## میاں افتخار صاحب کے نام

چار طلبہ جو تحصیل علم کے لیے قمر الاسلام کراچی بھیجے گئے ان میں ایک حضرت میاں افتخار صاحب تھے۔ آپ کا تعلق چک حمید ضلع جہلم سے ہے آپ حضور ضیاء الامت کے چہیتے شاگرد اور مرید ہیں ۱۹۷۷ء میں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ سے سند تحصیل حاصل کی۔ بھیرہ شریف میں ایک عرصہ تک تدریسی خدمات سر

انجام دیتے رہے۔ ان دنوں دارالعلوم محمدیہ رضویہ پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں ہیں اور تاحال تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، آپ کو عربی زبان و ادب میں کامل مہارت ہے طلبہ میں عربی زبان و ادب کا ذوق پیدا کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں خط کی عبارت سے اندازہ ہوتا ہے کہ میاں صاحب نے عریضہ ارسال کیا اور جواب میں حضور ضیاء الامت نے یہ گرامی نامہ تحریر کیا۔

یا من افتخر بصلته بی!

یا نار الحب النقی کونی بردا و سلاما علی آل الراحیم! کلما امر عند  
غرفتک احس برائحة زکیة تفوح منها تذکونی بایام کنت تسکن فیها.  
اریدان ادخلها لکن تتوقف قدماى وراء عتبة الباب لا استطیع الدخول  
فیها.

ار جوان تکون و زملاؤک متمتعین بالصحة و راحة البال منہمکین  
فی تحصیل العلوم و اعداد انفسکم لتشرکوا فی عراق عنیف تندلع نارہ  
منذ امد بصید و تزداد شعلها یوما فیوما.

کن یا عبد اللہ خیر نصیر لدينه لازلت ترید من ربکم منصورا ببرکة  
حبیبک.

هل تجد زمیلک محمد امین الحسنات مجدا مخلصا فی الوصول

الی هدفه المنشود؟

والسلام



محمد کرم شاہ

ترجمہ:- اے وہ جس کی اپنے ساتھ نسبت پر میں نازاں ہوں!

اے خالص محبت کی آگ آئل ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔ جب بھی آپ کے کمرے کے پاس سے گزرتا ہوں تو میں اس میں سے ایک پاکیزہ خوشبو پھوٹی ہوئی محسوس کرتا ہوں جو ان ایام کی یاد تازہ کر دیتی ہے جب آپ اس میں رہا کرتے تھے۔ میں اس کمرے کے اندر جانے کا ارادہ کرتا ہوں مگر میرے پاؤں دروازے کی چوکھٹ پر رک جاتے ہیں۔ اور میں اس میں داخل نہیں ہو پاتا۔

مجھے امید ہے آپ اور آپ کے ساتھی خیر و عافیت سے خوش و خرم تحصیل علم میں پوری طرح منہمک ہوں گے۔ اور اپنے آپ کو اس سخت جنگ میں شریک کرنے کے لیے تیار کر رہے ہوں گے جس کی آگ عرصہ سے شعلہ زن ہے اور اس کے شعلے روز بروز بلند سے بلند تر ہو رہے ہیں۔ (۱)

بندہ خدا! اللہ کے دین کے بہترین مددگار بن جائیے ہمیشہ تائید ایزدی تمہارے شامل حال رہے گی۔ اور اپنے حبیب کی برکت سے تمہاری نصرت ہوگی۔  
کیا اپنے دوست محمد امین الحسنات کو اپنے اس مطلوبہ ہدف تک پہنچنے میں مخلص اور کوشاں پاتے ہو؟

والسلام

محمد کرم شاہ

(۱) غالباً ان الفاظ سے عالم اسلام کی زبوں مالی اور پاکستان کے دیگر گوں حالات کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے۔

## طالب ہاشمی کے نام

طالب ہاشمی پر ہی موقوف نہیں آپ ضیائے حرم میں لکھنے والے تمام احباب سے سلسلہ مراسلت رکھتے ان کا شکر یہ ادا کرتے اگر کسی وجہ سے کسی صاحب قلم کا کوئی مقالہ شامل اشاعت نہ ہو سکتا تو اس پر معذرت کرتے یا شامل نہ ہونے کی وجہ بیان کرتے۔ اسی وجہ سے اہل قلم ضیائے حرم کی سرپرستی کرتے اور اس کے ساتھ قلمی تعاون کو اپنے لیے سعادت سمجھتے۔ ہاشمی صاحب کے نام اس نوع کا ایک گرامی نامہ دیکھے۔

مکرمت پناہ جناب ہاشمی صاحب مدظلہ!

۲۱-۱-۷۷

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

گرامی نامہ کاشف احوال ہوا آپ کے رشحات قلم ضیائے حرم کی آبرو ہیں ادارہ ضیائے حرم کا ہر رکن اور اس کا ہر قاری انھیں قدر اور عزت کی نظر سے دیکھتا ہے موجودہ حالات کے پیش نظر ذرا دوسری طرف توجہ زیادہ ہے۔ اس لیے شاید آپ کے تحقیقی مقالے شائع نہیں ہوئے آپ اس سے ہرگز کبیدہ خاطر نہ ہوں ہمیں جناب کے صرف قلمی تعاون کی ہی ضرورت نہیں بلکہ راہنمائی کی بھی ضرورت ہے۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## سید عظمت علی شاہ کے نام

اللہ تعالیٰ نے سید عظمت علی شاہ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا شاہ صاحب کے سر محترم بھی حج سے واپس آچکے تھے اس موقع پر پیر صاحب نے انہیں مبارکبادی کا خط لکھا۔

الاعزاز لارشد شاہ صاحب!

۲۳-۱-۷۷

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عزیز ارجمند کی ولادت باسعادت پر ہدیہ صد تبریک قبول فرمائیے اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے سلف صالحین کا نورانی پیکر بنائے آمین ثم آمین۔

عزیز کے نانا جان کے بخیریت حج کی سعادت سے بہرہ اندوز ہونے پر بھی صد ہا تبریکات پیش خدمت ہیں۔ میری طرف سے ان کی خدمت میں بہت بہت تسلیمات اثنائے سفر عزیزم حفیظ البرکات کے ساتھ انہوں نے جس شفقت محبت اور خلوص کا سلوک کیا ہے۔ اس کے لیے فقیر سراپا تشکر و امتنان ہے۔

آپ نے عزیز کے لیے نام کا حکم دیا ہے۔ مجھے تو یہ نام پسند ہے۔ فاروق حیدر شاہ ویسے مظہر علی شاہ، اطہر علی شاہ بھی قابل غور ہیں جو آپ کو پسند آئے۔

کل آپ کا ٹیلی فون آیا میں پاکستان شریف گیا ہوا تھارات کو واپس آیا عزیز حفیظ البرکات پرسوں سے گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کاریگروں کی تلاش میں گئے ہوئے ہیں۔ جس وقت واپس آئے پیغام پہنچا دیا جائے گا۔

دارالعلوم کے حالات کے بارے میں بھی تفصیل سے لکھیں سنا ہے شیخ ثانی (۱)

پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کا حامی و ناصر ہو۔

عزیزان کو دیدہ بوسی گھر میں دعائیں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## ڈاکٹر غلام جیلانی برق کے نام

ڈاکٹر غلام جیلانی برق علمی حلقوں میں خاصی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی تحریریں۔ مشرق و مغرب میں پڑھی جاتیں ہیں۔ ایک وقت تھا جب حجیت حدیث کے انکار کار حجان زوروں پر تھا اس قافلے کی قیادت پرویز کے ہاتھ میں تھی۔ غلام جیلانی برق پرویز کے قابل اعتماد ساتھیوں میں سے تھا۔ برق نے دو اسلام کی صورت میں حجیت حدیث کے انکار پر ایک کتاب لکھی مگر من یهدی اللہ فلا مضلہ برق کے نظریات میں تبدیلی آئی۔ اور تلافی مافات کے لیے انہوں نے اپنے ہی رد میں ایک اسلام کے نام سے حجیت حدیث کے اثبات میں بہت اچھی کتاب لکھی اور اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ مرحوم بہت ساری کتابوں کے مصنف ہیں۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز ایک

(۱) ایک عرب شیخ جو دارالعلوم قمر السلام کراچی سے وقتاً فوقتاً مالی معاونت کرتے تھے۔

کامیاب اور قابل اعتماد ادارہ سمجھا جاتا ہے۔ برق کی کتابیں طبع کرنے کے لیے کئی ادارے تیار ہوں گے۔ مگر ان کی نظر انتخاب ضیاء القرآن پبلی کیشنز پر پڑی انھوں نے پیر صاحب کے نام ایک خط لکھا اور اپنے خیال کا اظہار کیا۔ آپ نے جواب میں انہیں یہ خط تحریر کیا۔ واضح رہے یہ خط ان کی خودنوشت سوانح عمری میری داستان حیات سے لیا گیا ہے۔

مکرمت پناہ جناب ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

دواڑھائی ماہ کا طویل عرصہ پاکستان سے باہر رہا اس لیے نیاز حاصل نہیں کر سکا۔ پاکستان سے باہر جانے سے قبل آپ کا ایک گرامی نامہ ملا تھا۔ اس میں اپنی کتاب کے ایک مسودے کا آپ نے ذکر فرمایا تھا اگر ممکن ہو تو وہ مسودہ ارسال کریں۔ اگر (۱) ادارہ کی استطاعت میں ہو تو ہم اسے ضرور شائع کرنے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ۔

مغربی الحاد میں آپ نے گلوریز آف اسلام کا

جا بجا حوالہ دیا ہے وہ کتاب میں نے لاہور اور کراچی سے تلاش کی ہے نہیں ملی۔ اگر اس کی کوئی کاپی آپ کے پاس ہو تو ارسال کریں ممکن ہے اس کی افادیت کے پیش نظر ہم ادارہ کی طرف سے اسے شائع کر سکیں جو حوالے آپ نے اس میں دیے ہیں وہ بڑے وقیع اور ایمان پرور ہیں امید ہے آپ کی طبیعت رو بصحت ہوگی اور آپ اپنی علمی کاوشوں میں حسب سابق سرگرم ہوں گے۔

(۱) ادارہ ضیاء القرآن نے برق صاحب کی کتاب ”عظیم کائنات کا عظیم خدا“ شائع کی۔

والسلام  
مخلص: محمد کرم شاہ  
دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ

## علامہ عبدالرسول ارشد کے نام

عبدالرسول ارشد صاحب ادارہ ضیاء القرآن کے لیے شب و روز محنت کر رہے تھے۔ ان کی کارکردگی قابل اطمینان ہی نہیں قابل فخر تھی۔ پیر صاحب کو کارکنان کی ضرورتوں کا اندازہ تھا۔ اور یہ بھی یقین تھا کہ یہ فاقہ کش لوگ کبھی کوئی بات نہیں کریں گے۔ آپ نے ارشد صاحب کے نام حوصلہ افزائی کا ایک خط لکھا۔

عزیز ارجمند انجم بخت تو تابندہ باد (۱)

بھیرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

فقیر ادارہ ضیاء حرم کے اراکین، دارالعلوم کے اساتذہ اور آپ کے ہم مکتب احباب آپ کی شاندار کامیابی پر بصد عجز و نیاز اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور بصد خلوص و محبت ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ (۲)

اللہ تعالیٰ کی جناب میں دست بدعا ہیں کہ مولا کریم آپ کے مواہب سنیہ کو پیش از پیش اجاگر کرے اور اہلسنت کے خزاں دیدہ چمن کو آپ کی مساعی جمیلہ سے بہار آشنا

(۱) آپ کی قسمت کا ستارہ تابندہ رہے۔

(۲) پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی کرنے پر مبارک باد دی گئی۔

کرے آمین ثم آمین۔

اگرچہ ہم آپ کی ایسی خدمت نہیں کر رہے۔ جیسے چاہیے۔ بہر حال بطور مبارک  
آپ کو ماہ فروری ۱۹۷۷ء سے پانچ سو روپیہ ماہوار اور پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس  
ادارہ کو ترقی عطا فرمائے۔ اس کے کاروبار اور خیر و برکات میں جیسے جیسے اضافہ ہوتا جائے  
گا۔ وہ اپنے مخلص کارکنوں کی خدمت میں خوشی محسوس کرے گا۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ صاحب کے نام

سید نذیر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی خاندان نبوت کے  
چشم و چراغ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گونا گوں صلاحیتوں سے  
نوازا ہے۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سے فراغت کے بعد آپ نے  
سیالکوٹ میں رشد و ہدیت کا سلسلہ شروع کیا گھنٹہ گھر کے سامنے  
جامع مسجد غوثیہ میں تدریسی خدمت کا آغاز کیا اور تھوڑے ہی  
عرصہ میں ایک عظیم دینی درسگاہ قائم کرنے میں کامیاب ہوئے۔  
تقویٰ و پرہیزگاری میں اسلاف کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ حضور ضیاء  
الامت کے پہلے خلیفہ ہیں۔ دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ مکمل اپنے  
مرشد کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ انہیں حضور ضیاء الامت  
سے شرف تلمذ بھی ہے اور شرف خلافت بھی اب تو اپنے پیر خانہ  
سے وابستگی اور گہری ہو گئی ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست  
تانه بخشد خدائے بخشندہ!!!

حضور ضیاء الامت نے ان کے ایک عریضہ کے جواب میں یہ سطور قلم بند فرمائیں۔  
عزیز ارجمند راحت قلب حزیں شاہ صاحب

۱۸-۳-۷۷

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

آپ کا درد بھرا مکتوب ملا۔ لیکن مرد گھبرایا نہیں کرتے سپاہی کا کام سر بکف کفن ہو کر  
میدان میں کود پڑنا ہے۔ نتیجہ کے بارے سے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ آپ نے اپنا  
فریضہ جس جرأت اور بہادری سے ادا کیا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور میں وہ منظور ہے۔ ہمارا  
پھر بھی یہی عزم ہے کہ اسلام کی سر بلندی کے لیے جان کا نذرانہ پیش کرنا پڑے تب بھی  
ہمیں کوئی عذر نہ ہوگا انشاء اللہ

مزید کچھ لکھنے سے قاصر ہوں۔

اتوار کو یہاں دارالعلوم کے بارے میں ایک ضروری میٹنگ ہو رہی ہے۔ اگر آپ  
شرکت کریں تو بہت بہتر ہوگا۔

والسلام

مخلص خادم: محمد کرم شاہ

صوفی محمد اکرم کے نام

صوفی محمد اکرم حضور ضیاء الامت کے دیرینہ خادموں میں



سے تھے۔ آپ جماعت جند اللہ انگلستان کے سیکرٹری تھے۔  
 برطانیہ میں ضیائے حرم کی اشاعت کے لیے انہوں نے بے حد  
 کوشش کی۔ ہماری تاریخ میں ان کی خدمات جلی حروف میں لکھنے  
 کے قابل ہیں۔ ان کی وفات پر آپ نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا  
 جس کا اندازہ بعد کے خطوط سے ہوتا ہے مولانا جمیل اکرم فاضل  
 بھیرہ جوان دنوں جامعہ الکریم ایٹن ہال (برطانیہ) میں خدمات سر  
 انجام دے رہے ہیں انہی کے بیٹے ہیں صوفی صاحب نے جہاں  
 پیر صاحب کے مشن کے لیے کام کیا وہاں آپ کے آرام و آسائش  
 کے لیے بھی حد درجہ کوشش کی آپ ان کی محبت و خلوص پر مکمل یقین  
 رکھتے تھے۔

آپ مختلف پروگراموں میں شرکت کے لیے بھیرہ سے باہر  
 جاتے تو بذریعہ بس یا ریل گاڑی سفر کرتے۔ عرصہ تک آپ اپنے  
 لیے سواری کا اہتمام نہ کر سکے۔ آپ کی مصروفیات کے پیش نظر  
 بعض احباب اپنی ذاتی گاڑی پیش کرتے۔ مگر آپ کی کوشش  
 ہوتی۔ کہ آپ اپنی ذات کے لیے کسی کو تکلیف نہ دیں۔

اس خط پر سن کا اندراج نہیں ہے۔

۷۸۷

مکرمت پناہ صوفی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کل آپ کا دعوت نامہ اور صاحبزادہ صاحب کے خطوط نظر نواز ہوئے۔ باقی باتیں تو وہاں ہوں گی۔ یہاں صرف اپنے پروگرام کے بارے میں اطلاع دے رہا ہوں ۱۶ اور ۱۷ مارچ کی درمیانی شب منو آباد مرید کے ایک جلسہ میں شرکت کے لیے جاؤں گا۔ ان شاء اللہ وہاں میرا قیام خواجہ محمد صفدر کے پاس ہوگا۔ اگر کار بھیجنے میں تکلیف ہو تو ہرگز کار نہ بھیجیں میں بذریعہ بس صبح سویرے روانہ ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچ جاؤں گا اور اگر کار آسانی سے دستیاب ہو تو بجائے بھیرہ کے منو آباد مرید کے روانہ فرمائیں اگر کار بھیجنی ہے تو رات کو وہاں پہنچ جائے میں پانچ بجے صبح روانہ ہوں گا۔

والسلام

محمد کرم شاہ

سجادہ نشین: بھیرہ

## صوفی محمد اکرم کے نام

حضور ضیاء الامت ضیاء القرآن پبلی کیشنز کی وساطت سے اہل سنت کی کتابوں کو منظر عام پر لانے کے لیے کوشاں تھے۔ ابتدائی دنوں میں ہر ادارے کو مالی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ آپ کے ذاتی وسائل اتنے نہ تھے کہ وہ خود اتنے بڑے ادارہ کو چلا سکیں۔ اس لیے مختلف دوستوں کو اس کام میں شامل کیا اس کے بعد آپ کو مسلسل ایسے خطوط ملیں گے جن میں مالی معاملات کا تذکرہ ہوگا ان تمام میں جو ایک قدر مشترک کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ معاملات میں کوئی لگی لپٹی نہیں رکھتے تھے۔ حصہ

داروں کو معلومات فراہم کرتے ان سے معاملات ڈسکس کرتے۔  
 باہمی مشاورت ہوتی اگر کوئی ساتھ چھوڑنا چاہتا تو آپ اس کو اصل  
 زر بمعہ منافع دے کر الگ ہونے کی اجازت دیتے یہی وجہ ہے۔  
 کہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز کی بنیاد رکھنے والے بعض لوگ اگرچہ  
 کاروبار سے الگ ہو گئے۔ لیکن ان کا تعلق برابر قائم رہا اور وہی  
 لوگ اس تحریک کے روح رواں ثابت ہوئے۔

۷۸۷

مکرم و محترم الحاج صوفی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خیال تھا آپ خط لکھیں گے تو اس کا جواب تحریر کروں گا۔ لیکن اب صبر کا جام چھلکا۔  
 گیا ہے اور خود پہل کرتا ہوں امید ہے آپ بفضلہ تعالیٰ اپنے نئے مکان میں بخیر و عافیت  
 ہوں گے اور شب و روز خوب مصروف رہتے ہوں گے۔

آپ کے گزشتہ گرامی نامہ میں ضیاء القرآن پبلی کیشنز کے دو حصوں کی رقم مبلغ  
 ۲۰۰۰ کا چیک آیا تھا وہ ہم نے اپنے بینک کو دیا اور آج انہوں نے یہ چیک واپس کر دیا، کہ  
 دستخط نہیں ملتے۔ چیک واپس بھیج رہا ہوں ان سے نیا چک لے کر روانہ فرماویں ان دو  
 حصوں کی رسیدیں آپ کو بھیجی جا چکی ہیں۔

انکیشن میں جو ہم پر گزری وہ تو آپ پڑھتے سنتے رہتے ہوں گے عجیب بحران کا عالم  
 ہے۔ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ یہاں حق کو فتح عطا فرماوے۔

مجھے یہ لکھتے ہوئے۔ جھجک تو محسوس ہوتی رہتی ہے۔ لیکن اس کے بغیر چارہ بھی

نہیں کیونکہ ضیائے حرم کی مالی حالت روز بروز غیر تسلی بخش ہوتی جا رہی ہے۔ چالیس ہزار کے قریب ضیائے حرم کے ذمہ قرض ہے۔ ہر ماہ قرض لے کر اس کا خرچ ہم پورا کرتے ہیں۔ آپ کے پاس ضیائے حرم کا جو حساب ہے ہمیں اس کے بارے کچھ علم نہیں اگر آپ جلدی نہیں تو کم از کم تیسرے ماہ ضیائے حرم کے حسابات ہمیں بھیج دیا کریں۔ تو ہمیں اپنا جائزہ لینے میں آسانی ہوگی اور ہمیں پتہ چلے گا کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔ آپ کی مصروفیتیں بجا لیکن ہماری حالت بھی آپ کی توجہ کی مستحق ہے۔ اگر آپ سابقہ حساب اور بقایا جات ارسال فرمادیں تو ہماری بڑی اعانت ہو جائے گی۔ آپ وہاں کس نرخ پر فروخت کر رہے ہیں۔ یہ بھی تحریر فرمائیں اس ماہ ادارے میں بھی میں نے قارئین کو صورت حال سے آگاہ کر دیا ہے دیکھئے اس کا کیا اثر ہوتا ہے۔

ایکشن میں ضیائے حرم نے جس جرأت اور حوصلہ مندی سے نظام مصطفیٰ کی تنقید کے لیے کوشش کی ہے اس سے آپ کو یقیناً مسرت اور طمانیت حاصل ہوئی ہوگی۔ ڈاکٹر محمد اعظم صاحب کا مکتوب ملا جس میں انہوں نے اراکین جنہ اللہ کی میٹنگ کا حال تحریر فرمایا ہے۔ ان کے مشورہ کے مطابق ہم ہر جلد کے پانچ پانچ سو نسخے آرٹ پیپر پر طبع کرائیں گے ان شاء اللہ وہ انگلینڈ کے لیے مخصوص ہوں گے۔

عزیزم پیرزادہ صاحب (۱) کی صحت کیسی ہے، میں نے چند روز ہوئے ایک خط انہیں لکھا تھا امید ہے انہیں مل گیا ہوگا۔ آپ بھی انہیں اطمینان دلایا کریں کہ جس خلوص اور لگن سے آپ دین کی خدمت انجام دے رہے ہیں مولائے کریم اس کے صدقے

(۱) پیرزادہ امداد حسین دارالعلوم بھیرہ کے فاضل پیر صاحب کے خلیفہ مجاز جامعہ الکریم ائین ہال (انگلینڈ) کے پرنسپل ہیں۔

آپ کو ضرور سرفراز فرمائے گا۔ آپ دوسرے لوگوں کی غوغا آرائی سے پریشان نہ ہو کریں۔ ان کی پیاری بچیوں کو بھی دیدہ بوسی۔

والسلام  
مخلص: محمد کرم شاہ

## مولانا محمد اسحاق کے نام

مولانا محمد اسحاق کا تعلق سرگودھا شہر سے ہے۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے فاضل ہیں آپ کے والد گرامی صوفی عبد القادر صاحب نہایت ہی خداترس، متقی، اور پرہیزگار شخص ہیں اور وہ اپنے پیرخانہ سے بے حد محبت کرتے ہیں۔ مولانا کے نام ایک مختصر سا خط ملاحظہ کیجئے۔

ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا

۷۸۷

ایہا الولد العزیز السعید ساعدک اللہ فی الدارین  
السلام علیکم

تلقت مکتوبک و اطلعت علی ما کان یحتوی فی لہیاتہ و فرحت  
کل الفرح و حمدت اللہ تعالیٰ علی آلائہ تقبل منی الف تبریک  
سنلاقی غدا ان شاء اللہ تعالیٰ

والسلام  
محمد کرم شاہ

ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا (۱)

۲ مئی ۱۹۷۷ء

اے میرے پیارے سعادت مند بیٹے! اللہ تعالیٰ تمہیں دارین سے بہرہ مند فرمائے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط ملا اور اس کے مندرجات سے آگاہی ہوئی۔ مجھے بے حد خوشی ہوئی اور میں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کیا میری طرف سے ہزاروں مبارک بادیاں قبول فرمائیے۔

کل انشاء اللہ تعالیٰ ملاقات ہوگی۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## مولانا محمد اسحاق کے نام

مولانا محمد اسحاق کا ذکر گذشتہ خط میں کیا جا چکا ہے۔ مرزا

(۱) گرامی نامہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں کہ یہ ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا سے لکھا گیا ہے۔ قارئین جانتے ہیں کہ ذولفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں علمائے کرام پر عرصہ حیات تنگ کیا گیا مرزائیوں کی ریشہ دوانیوں کے خلاف علماء حق نے آواز اٹھائی جس کی پاداش میں انہیں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ حضور ضیاء الامت نے بھی گرفتاری پیش کی آپ کو چار ماہ قید با مشقت کی سزا سنائی گئی۔ آپ نے تفسیر ضیاء القرآن کی سورتوں کا تعارف سرگودھا جیل میں تحریر کیا یہ خط بھی انہیں دنوں کا

غلام رسول صاحب نے جو دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے اولین فارغ التحصیل علماء میں سے ہیں پیر صاحب کی خدمت میں پشاور سے ایک عریضہ ارسال کیا۔ کہ پشاور میں وارنٹ آفیسر کی چند آسامیاں ہیں۔ جن کے لیے بھیرہ کے احباب Apply کرنا چاہیے۔ آپ نے مولنا اسحاق کے نام یہ خط تحریر فرمایا یاد رہے مرزا غلام رسول آرمی سے میجر ریٹائرڈ ہوئے ہیں ان کا تعلق ایجوکیشن کورس سے تھا۔

۷۸۷

عزیزم مولنا محمد اسحاق صاحب

۱۳-۶-۷۷

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ بمع جملہ احباب بخیریت ہوں گے۔

عزیزم مرزا غلام رسول صاحب کے خط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کے ہاں وارنٹ آفیسر کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ آپ اپنی بی اے ایم اے اور فاضل عربی کی سندات کی فوٹو سنٹیٹ کاپیاں کرا کر مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک ارسال کریں اور درخواست میں لکھیں کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے ہاں چند آسامیاں خالی ہیں۔ مہربانی فرما کر مجھے موقع دیا جائے اپنی خطابت تدریس اور دارالعلوم کا بھی مفصل ذکر کریں۔

امید ہے سستی نہیں کریں گے اور اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں گے۔

پتہ: ڈائریکٹر آف موٹیویشن ائر ہیڈ کوارٹرز پشاور  
اپنے والد صاحب اور جملہ احباب کی خدمت میں تسلیمات  
سستی نہ کریں۔

والسلام  
محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

قومی اتحاد کی قربانیوں نے بدر و حسنین کے معرکوں کی یادگاروں کو نوجوان بھٹو کی  
سفا کیوں کے سامنے ملک و قوم کے لیے ڈھال ثابت ہوئے۔ یہ خط جون ۱۹۷۱ء ہے۔  
ان دنوں بھٹو کی حکومت اپنی زندگی کے آخری سانس لے رہی تھی۔ حضور ضیاء الامت اور  
دوسرے بہت سارے زعماء اور اسیروں کو رہا کر دیا گیا تھا ایسے موقع پر سید نذیر حسین شاہ  
کے نام ایک خط تحریر کیا گیا جس میں مایوسی، غصہ اور تلخی نہیں۔ امید خوشی اور عنقریب کسی  
واضح کامیابی کے بارے یقین جھلکتا ہے۔

۷۸۷

سیادت پناہ عزیز القدر شاہ صاحب

۸-۶-۷۷

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عرس شریف کے موقع پر آپ کا تشریف لانا اور میرا آپ کو دیکھ لینا ہی غنیمت تھا۔  
الحمد للہ اب کرفیو بھی گیا اور مارشل لاء بھی گیا اور ایک دو روز میں آپ یہ مژدہ بھی  
سن لیں گے کہ کرفیو اور مارشل لاء لانے والا بھی بستر بویا باندھ رہا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ



آپ کی دعاؤں کی از حد ضرورت ہے۔

میں اس تقریب میں ضرور شرکت کرتا لیکن اس اتوار کو ایک شرعی مقدمہ (۱) کی تاریخ رکھی ہوئی ہے۔ جس میں دور دراز سے لوگ شہادت کے لیے بلوائے گئے ہیں۔

اگر میں یہاں نہ ہوا تو انہیں بڑی پریشانی ہوگی فقیر دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو آپ کے لیے فرحت و انبساط کا باعث بنائے۔

امید ہے آپ میری اس غیر حاضری کو محسوس نہیں فرمائیں گے۔ محترم والد صاحب اور تمام احباب کو تسلیمات۔

فقط والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## مسز رخسار عاکف کے نام

مسز رخسار عاکف پیر صاحب سے شرف بیعت رکھتی ہیں۔  
عرصہ سے یہ خاندان یورپ میں مقیم ہے۔ انہوں نے پیر صاحب  
کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا جس میں اپنے بچے کی پیدائش کی

(۱) پاکستان بھر کے لوگ اپنے باہمی تنازعات کے فیصلوں کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ شہادتوں کی بنا پر شرعی فیصلہ دیتے اور یوں لوگ عدالتوں میں چکر لگانے سے بچ جاتے آپ نے ایسے مقدمات کے بھی فیصلے دیے اور فریقین کے درمیان صلح کروائی جو عرصہ سے ایک دوسرے کی خون ریزی کر رہے تھے۔ بعض اوقات علماء کے درمیان کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جاتا۔ بلا تفریق مسلک وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور دونوں طرف کے علماء کے دلائل سننے کے بعد فیصلہ صادر کرتے اسی قسم کے کسی مقدمہ کا شاہ صاحب کے نام خط میں ذکر ہے۔

اطلاع دی اور نام تجویز کرنے کے لیے گزارش کی جو اب میں یہ  
گرامی نامہ ارسال کیا گیا۔

عزیزہ محترمہ!

بھیرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خیریت نامہ موصول ہوا فرزند ارجمند کی پیدائش پر مبارک قبول کریں۔  
اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت، عمل صالح اور عمر دراز عطا فرمائے۔ آپ کا سایہ اسے ہمیشہ نصیب  
رہے امید ہے عزیز اب صحت یاب ہو گیا ہوگا۔ اسے ہر روز گیارہ مرتبہ درود شریف  
سات مرتبہ آیت الکرسی ایک سو چودہ مرتبہ یا سلام پڑھ کر دم کر دیا کریں یا حاجی صاحب  
کو کہیں کہ پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ بچے کا نام بالکل ٹھیک ہے اس بارے میں فکر کی  
ضرورت نہیں۔

عزیز عدیل (۱) کے ابا جان کو میری طرف سے مبارک اور سلام محترم حاجی  
صاحب کی خدمت میں تسلیمات۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

علامہ عبدالرسول ارشد کے نام

۱۱ دسمبر ۱۹۷۷ء کو آپ نے عبدالرسول ارشد صاحب کے

(۱) عدیل ان کے بیٹے کا نام ہے پورا نام صالح عدیل ہے۔

نام ایک خط لکھا اور ضیاء القرآن کی طباعت کے بارے کچھ باتیں  
کیں آپ ان کی کارکردگی سے مطمئن تھے اب شاید ضیاء القرآن  
شریف کی کتابت بھی مکمل ہو چکی تھی۔ اس لیے پہلے خطوط کی طرح  
اس خط میں کاتبوں کی سردمہری کا ذکر نہیں۔

عزیز مکرّم ارشدک اللہ

۷۷-۱۲-۱۱

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مکتوب گرامی موصول ہوا آپ کو خط لکھا تھا معلوم نہیں کیوں نہیں پہنچا اچھا ہوا برق  
صاحب کو کتاب بھیج دی گئی۔ حاجی صاحب انبالہ والوں سے یہی دریافت کرنا ہے۔ کہ  
کاغذ کا جو نمونہ انھوں نے ہمیں دکھایا تھا کیا پیپرز والے اس قسم کا کاغذ ہمیں تیار کر دیں  
گے۔ اور اس کے ریٹ کیا ہوں گے۔ اگر آپ ان کو اپنے ہمراہ پیپرز والوں کے پاس  
لے جائیں اور آپ کی موجودگی میں بات ہو جائے تو کوئی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے۔ ایک  
ہفتے تک مجھے کراچی جانا ہے اس سے پہلے کاغذ کا تصفیہ ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ ہاں  
قسمت آزمائی کی جائے۔

ریاض صاحب عنقریب بھیرہ آرہے ہیں ان سے بالمشافہ گفتگو کریں گے۔  
اکاؤنٹ کے بارے میں تفصیلی فیصلہ کیا جائے گا۔ مجھے خود اس کی بڑی فکر ہے۔  
فارموں کے بارے اس سے بات ہوگی۔

یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ دکان بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت اچھی صورت میں ہے۔  
آپ کی کوشش اور آپ کا خلوص رنگ لائے گا۔ اور عنقریب یہ ادارہ عالمی شہرت (۱)

کا مالک بنے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

عزیزم حافظ احسان احمد کو بہت بہت سلام

والسلام

محمد کرم شاہ

اکتوبر ۷۶ء سے اب تک کا حساب بھی بھیجوائیں تاکہ کچھ اندازہ ہو سکے اور آئندہ کا  
لانچ عمل طے کیا جائے۔

دارالعلوم کے لیے جمال القرآن ایک سو عدد روانہ فرمادیں۔ رقم کا انتظام ہو گیا

ہے۔

## مولانا عبدالباری کے نام

مولانا عبد الباری لڈے والا ضلع سرگودھا سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے  
والد۔ مولانا عبد الباری دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سے فراغت کے بعد ملٹن کینز (برطانیہ)  
تشریف لے گئے اور وہاں تعلیم و تبلیغ کا سلسلہ جاری کیا۔ وہاں کی مسلم آبادی آپ کے  
اخلاق حسنہ سے بے حد متاثر ہوئی۔ آپ کی تقاریر میں علم اور عشق جھلکتا ہے۔ برطانیہ  
کے لوگ بے حد متاثر ہوئے وہاں سے حضرت ضیاء الامت کے نام خطوط آئے۔ جن میں  
مولانا کے کام کو سراہا گیا تھا۔ پیر صاحب نے ان کو خط لکھا انکی حوصلہ افزائی فرمائی اور قیمتی  
نصائح سے نوازا

۷۸۷

(۱) اللہ تعالیٰ کے بندے کی زبان سے نکلے ہوئے یہ الفاظ پورے ہو چکے ہیں۔ ۲۴ سال کے مختصر  
عرصہ میں ادارہ ضیاء القرآن عالمی شہرت حاصل کر چکا ہے۔

قرۃ العین عزیز القدر مولانا عبدالباری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

الحمد للہ آپ منزل مقصود پر بعافیت پہنچ گئے اور اپنی خداداد صلاحیتوں اور توفیقات الہیہ سے اپنے محبوب مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت تک پیغام حق پہنچانے میں مصروف ہیں۔

آپ کے خیریت نامہ کے علاوہ انگلینڈ کے مختلف مقامات سے احباب کے خطوط آئے ہیں۔ اور آرہے ہیں۔ جس میں آپ کی تقریروں اور سیرت کی بڑی تعریف ہوتی ہے۔ کل ہی برمنگھم سے مشرف حسین کا خط آیا ہے۔ جو آپ کے خطاب اور آپ کی سیرت سے از حد متاثر ہیں۔ میں یہ باتیں سن کر اور خطوط پڑھ کر اپنے رب کریم کا شکر یہ ادا کرتا ہوں جس نے مجھ نا اہل پر اتنا کرم فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل ہر قدم پر آپ کی دستگیری فرمائے آپ کو حسن بیاں اور بے پناہ اثر سے مشرف فرمائے۔

عزیز محترم! اللہ تعالیٰ کے بندے بن کر رہئے۔ باقی ہر چیز اس کے سپرد کر دو ہماری نا چیز کاوشوں کا اس سے بڑا صلہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا پیارا حبیب ﷺ راضی ہو جائے آمین۔

آج کل وہاں خوب سردی ہوگی برف باری کے منظر سے بھی آپ لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ لیکن زیادہ لطف اندوز ہونے کی کوشش نہ کریں۔ اپنی صحت کا خاص خیال رکھا کریں۔

آپ کے والد محترم سے ملاقات ہوئی تھی۔ بچوں اور اہل خانہ کی خیریت دریافت کی وہ بتا رہے تھے۔ سب خوش و خرم ہیں۔ آپ کسی قسم کا فکرنہ کریں۔  
 عزیز القدر پیر زادہ صاحب سے ملاقات ہو تو انہیں سلام عرض کریں۔ میاں فیکس احباب کی خدمت میں تسلیمات و دعوات آپ کے تمام اساتذہ اور دارالعلوم کے طلبہ آپ کی کامیابی کے لیے دعا گو ہیں۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب کے نام

حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب بھیرہ شریف سے فراغت کے بعد اپنے احباب حافظ احمد بخش، میاں افتخار اور ظفر جاوید کی معیت میں دارالعلوم قمر الاسلام کراچی تشریف لے گئے جو دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کی ایک ذیلی شاخ ہے اس ادارہ میں حضرت مولانا منتخب الحق قادری صاحب (جو کہ حضور شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی علیہ رحمۃ کے ہم مکتب بھی رہے ہیں) شیخ الحدیث تھے اور ان کے علاوہ الازھر یونیورسٹی کے اساتذہ بھی اپنی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ اس لیے قبل حضور ضیاء الامت نے ان حضرات کو دارالعلوم قمر الاسلام کراچی بھیجا تا کہ وہ مزید علوم و معارف کے خزان سیمین صاحبزادہ صاحب نے اس دوران آپ کی خدمت میں یکے بعد دیگرے

عربی زبان میں دو عریضے لکھ کر ارسال کیے آپ نے ان کے جواب میں یہ خط تحریر فرمایا اس خط پر تاریخ کا اندراج نہیں مگر دوسرے خطوط سے تاریخ کا تعین ہو جاتا ہے یہ تحریر غالباً ۱۹۷۳ء کی ہے۔

ياقرة العين الحائرة و قرار القلب المضطرب بعلك الله تعالى  
عنز الیومی و ذخرا لغدی -  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

قدو صلتنی منک رسالتان و کلتا ہما بلغة العربیہ کنت اشعر حین  
قراتہما بغبطة و سرور من نوع غریب. و حمدت ربی علی انه اخذ بیدک  
و ارجو من رحمته ان يطول لك البقاء و تعيش مو فقا سعیدا حمیدا  
اصبحت المشاغل المتنوعة تزداد يوماً فیوما حیث لا تترك لی فرصة  
لاداء بعض الفرائض المهمة و فیها الاتصال بک الیوم اختصت و قنا  
یسیرا علی رغم الف تلك المشاغل لا کتب الیک بضعة اسطر.

یا بنی! الوقت قلیل محدود والواجبات مهمة كثيرة و کلها ذات  
اهمية بالغة لا یمکن لك ان تقوم با دائها احسن قیام الا ان یمکن  
قول النبی الکریم علیہ و علی آله افضل الصلوة و اطیب التسلیم  
نصب عینک و هو:

من حسن اسلام المرترکه ما لا یعنیہ التیار الجارف من الافکار  
الزالغة و النظریات الهدامة اوشک یهدد صرح الاسلام الشاهق.

ديننا الحنيف في حاجة ماسة الى رجال احرار ابرار يدافعون عنه  
دفاعاً مجيداً. و يتفحون في سبيل الدفاع عنه كل ما يملكون من  
الوسائل المادية والخلقية والروحية و يجاهدون حق الجهاد لتكون  
كلمة الله هي العليا احب ان تكون انت و زملائك في حزب الله الا  
ان حزب الله هم المفلحون.

كرس جهودك لتؤهل على نفسك لرفع اداء الحق وسط  
تلك العواصف الهوج التي تهب في الدنيا الله ينصرک و زملائک  
و يؤدیکم بنصرتہ الباهره و تائيدہ القوی ان تنصر الله ينصرکم و يثبت  
اقدامکم.

بلغ اطيب تحياتي ال اساتذک الکرام والسيدین الکریمین و  
رفقاء ک الاحباء ماذا يصنع اخوک محمد حفيظ البرکات انى اود  
يبقى في الباكستان ويشغل في اى شغل يعجبه قل له ان يكتب الينا  
تفصيلاً عما لنفسه من برنامج امکماء و اخواتکما و اخوانکما لا  
يزالون يتغللون بذکرکما علیکما سلام الله ورحمته و برکاته و سائر  
اهل بیت

والسلام

محمد کرم شاه

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ آپ کو میرے آج کی عزت اور میرے کل کے لیے ذخیرہ بنائے اے



میری بے تاب آنکھوں کی ٹھنڈک اور مضطرب دل کا قرار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی طرف سے مجھے دو خطوط موصول ہوئے اور دونوں ہی عربی میں ہیں انھیں پڑھتے ہوئے مجھے ایک عجیب قسم کی خوشی اور شادمانی کا احساس ہو رہا تھا اور میں نے اپنے رب کی حمد و ثنا کی کہ اس نے آپ کی دستگیری کی اس کی رحمت سے آس رکھتا ہوں کہ وہ آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ ایک کامیاب سعادت مند اور قابل تعریف انسان کی حیثیت سے زندگی گزاریں۔ میری مصروفیات طرح طرح کی ہیں اور یہ مصروفیات روز بروز بڑھ رہی ہیں جن کی وجہ سے مجھے نہایت ہی اہم فرائض کی ادائیگی کی بھی فرصت نہیں ملتی ان فرائض میں سے ایک آپ سے رابطہ بھی ہے۔ ان گونا گوں مشاغل سے آج میں نے تھوڑا سا وقت چھپٹ کر نکالا کہ آپ کی طرف چند سطور قلم بند کروں۔

اے میرے بیٹے وقت بہت تھوڑا اور محدود ہے اور انسان کی ذمہ داریاں بے حد بے حساب ہیں۔ اور ہر ذمہ داری بہت ہی اہم ہے۔ ان تمام کا اچھے طریقے سے ادا کرنا ممکن نہیں ہاں ان کی ایک ہی صورت ہے۔ کہ نبی کریم علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ واطیب التسلیم کا یہ ارشاد گرامی آپ کے پیش نظر ہے۔

من حسن اسلام المرء ترک ما لا ینبئہ (۱)

باطل افکار اور گمراہ کن نظریات کا تند و تیز سیلاب ایسے لگتا ہے کہ اسلام کے مضبوط قلعہ کو گرا دے گا۔ (۲) ہمارے دین حنیف کو ایسے آزاد اور پاکباز رجال کی ضرورت

(۱) انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لا یعنی کاموں کو ترک کر دے (موطا امام مالک، جلد: ۲)

صفحہ: ۹۰۳ مکتبہ بیروت

ہے۔ جو اس کا آبرو مندانه دفاع کریں اور اپنے تمام مادی، روحانی، جسمانی وسائل اس کے دفاع میں قربان کر دیں اور جہاد کا حق ادا کر دیں تاکہ اللہ کا کلمہ ہی بلند ہو میں چاہتا ہوں کہ آپ اور آپ کے رفقاء اللہ کے گروہ میں شامل ہو جائیں آگاہ رہو! اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والا ہے۔

اپنے اندر یہ اہلیت پیدا کرنے کے لیے اپنی تمام کوششیں وقف کر دو کہ دنیا کی ان تند و تیز آنندھیوں میں حق کے علم کو سر بلند رکھ سکو اللہ تعالیٰ آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا حامی و ناصر ہو اور اس کی واضح مدد اور قوی تائید تمہارے شامل حال ہو۔ اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

میری طرف سے اپنے اساتذہ کرام دونوں شاہ صاحبان (۳) اور اپنے پیارے دوستوں کو سلام کہئے گا۔

آپ کے بھائی حفیظ البرکات (۳) کیا کر رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ پاکستان میں رہیں اور جو کام انہیں پسند ہو اسے اپنالیں انہیں کہیئے خط میں اپنے پروردگار

(۲) غالباً آپ کا اشارہ ان افکار و نظریات کی طرف ہے جن کا ان دنوں اہل اسلام اور خصوصاً اہل پاکستان کو سامنا تھا۔ ذوالفقار علی بھٹو برسر اقتدار تھا۔ دینی اقدار کا مذاق اڑایا جاتا تھا کیونست نظریات کا پرچار عام تھا یوں لگتا تھا کہ یہ تند و تیز سیلاب دینی اقدار کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جائے گا۔ اور مادیت کی بادِ سموم دین اور اخلاقیات کے چمن کو ویران کر دے گی۔ آپ نے جہاں ضیائے حرم اور جمعیت علمائے پاکستان کے پلیٹ فارم پر اسلامی افکار کے دفاع کے لیے مضامین لکھے، تقریریں کیں وہاں اپنے طلبہ اور رفقاء کو بھی متنبہ کیا

(۳) سید منظور احمد ہمدانی اور سید عظمت علی ہمدانی

سے مجھے پوری طرح آگاہ کریں۔

تمھاری والدہ ماجدہ بہن بھائی اور تمام گھر والے تمھیں بہت یاد کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تم دونوں بھائیوں کو سلامت رکھے اور تم پر اس کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## میاں افتخار احمد کے نام

میاں صاحب اپنے رفقاء کی معیت میں کراچی میں عربی زبان لغت پڑھ رہے تھے کہ حضرت ضیاء الامت نے ان کے ایک عریضے کا جواب دیتے ہوئے لکھا۔

یا من یسکن فی سو یداء قلبی

السلام علیک و علیٰ مزایاک الّتی تمیزک علیٰ اقرانک و صلنی  
مکتوبک و قرانہ لغواد فرح مغتبط شکرت ربی علیٰ احسانہ علیک۔

۴۔ محمد حفیظ البرکات شاہ صاحب قبلہ حضور ضیاء الامت کے بیٹے ہیں۔ پیر امین الحسنات شاہ صاحب سے چھوٹے ہیں۔ غالباً ان دنوں وہ پاکستان سے باہر جانا چاہتے تھے اور اسی سلسلہ میں کراچی گئے ہوئے تھے خط کے مندرجات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضور ضیاء الامت ان کے پروگرام سے متفق نہیں تھے۔ اور صرف یہی نہیں آپ نے ہار ہانچی محافل میں اپنے متوسلین کو تلقین فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ملک کو بے پناہ وسائل سے نوازا ہے یہیں رہ کر اپنے کاروبار کو وسعت دیں۔ حفیظ البرکات شاہ صاحب عرصے سے ادارہ ضیاء القرآن کے جنرل مینیجر ہیں آپ نے محنت و لگن اور دیانت داری کی بدولت کاروباری دنیا میں ایک نام کمایا ہے۔

لاتزال صورتك البهية ماثلة امام عيني ارى فيها ملامح الرشد  
والسعادة التي تشير الى مستقبلك الزاهر و ظفرك الباهر في ميادين  
المجد والشرف

لازلت يا ولدي مظفرا منصورا

بلغ سلامي الي زميلك الحافظ احمد بخش رحمه الله تعالى

والسلام

محمد کرم شاہ

ترجمہ:- اے میرے دل کی گہرائیوں میں بسنے والے! سلام ہو آپ پر اور آپ کی  
ان خوبیوں پر جنہوں نے آپ کو اپنے ساتھیوں پر برتری دی ہے۔ مجھے آپ کا مکتوب ملا  
جسے پڑھ کر دلی مسرت و شادمانی ہوئی۔ میں اپنے رب کریم کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس  
نے آپ پر اس قدر احسانات فرمائے ہیں۔

آپ کی من موہنی صورت ہمیشہ میری آنکھوں کے سامنے رہتی ہے اور میں اس  
صورت میں ذہانت اور سعادت کے وہ آثار دیکھتا ہوں جو آپ کے روشن  
مستقبل اور مجد و شرف کے میدانوں میں واضح کامیابی کا اشارہ دیتے ہیں۔  
اے میرے بیٹے تو ہمیشہ کامیاب و کامران رہے۔  
اپنے ساتھی حافظ احمد بخش کو میرا سلام کہیے۔

والسلام

محمد کرم شاہ

حافظ احمد بخش، میاں افتخار احمد اور ظفر جاوید کے نام

استاذی المکرم پروفیسر حافظ احمد بخش صاحب زید مجدہ وہ

شخص ہیں جن پر دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کو فخر ہے۔ آپ پر صحیح معنوں میں اقبال کے شاہین کا اطلاق ہوتا ہے آپ نے اپنی زندگی حضور ضیاء الامت کے مشن کے لیے وقف کر رکھی ہے اگر میں یوں کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ سرمستی اور غلامی کا جو ذوق اس فقیر کے رگ و پے میں ہے وہ اور کہیں نظر نہیں آتا۔ کمال انسان ہے ہر فن پر گویا عبور ادب عربی ہو یا اردو، نثر ہو یا نظم اس کے بارے پوری معلومات رکھتے ہیں اکناکس میں ایم اے کیا اور پھر قدیم علوم کے ساتھ ساتھ اکناکس پڑھانے کی ذمہ داری بھی قبول کی آپ کے پیریڈ پڑھانے کا انداز دوسرے اساتذہ سے مختلف ہے۔ گفتگو کے انداز میں ہنستے، مسکراتے مشکل سے مشکل مسئلہ سمجھا دیتے ہیں۔ اگر کوئی طالب علم آگے بڑھنے کی خواہش کرتا ہے تو پوری لگن سے اس کا ساتھ دیتے ہیں اور یوں حوصلہ افزائی کرتے ہیں جسے احاطہ تحریر میں لانا آسان نہیں ادارہ کے بارے میں اس قدر مخلص ہیں گویا کہ ہر کام انہی کی ذمہ داری ہے۔ عرس شریف کے موقع پر بھاگتے دکھائی دیتے ہیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ سرمست شخص علم کی دنیا میں اتنا آگے ہے۔ ادارہ اور رفقاء سب ان پر مکمل اعتماد کرتے ہیں یہ ادارے کی جان ہیں۔ اور ضیاء الامت کے مشن کے ایک ان تھک، بہادر اور ایثار پیشہ سپاہی جن دنوں آپ اپنے دوسرے احباب کے ساتھ کراچی میں تھے حضور ضیاء الامت نے

انہیں یہ نصیحت آموز خط لکھا اگرچہ یہ خط مشترک ہے مگر لگتا ہے اس کا حاصل استاذی المکرم حافظ احمد بخش ہیں۔

عزیزاں گرامی حافظ احمد بخش میاں افتخار احمد صاحب (۱)، ظفر جاوید صاحب (۲)

سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کافی عرصہ سے آپ نے اپنے کوائف سے آگاہ نہیں کیا خدا کرے آپ اپنے وقت کی صحیح قدر کر رہے ہوں اور حصول تعلیم میں شب و روز منہمک ہوں۔ یہاں سے آپ کی دوری ہم سب کے لیے بڑی گراں ہے لیکن اس مقصد کے لیے اسے گوارا کیا ہے کہ قابل ترین اساتذہ کی خدمت میں رہ کر آپ اپنی استعداد کو جلا بخشیں اور واپس آ کر دارالعلوم کی ذمہ داریاں پوری طرح سنبھال سکیں اور آپ کی وجہ سے دارالعلوم کو عملی دنیا میں وہ منزلت نصیب ہو جس کا میں متمنی ہوں۔

اپنے تعلیمی حالات کے بارے تفصیل سے لکھیں۔

دارالعلوم کے اسباق کے علاوہ اور آپ کیا کر رہے ہیں عزیزم امین الحسنات کی مصروفیتیں کیا ہیں امید ہے وہ بھی اپنے فرض کی ادائیگی میں بڑی سعادت مندی سے

(۱) میاں افتخار صاحب کا تعارف گذشتہ صفحات میں گزر چکا ہے۔

(۲) ظفر جاوید دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے فارغ التحصیل ہیں ان کا تعلق بھی بھیرہ سے ہی ہے نہایت ہی وجیہ شخص ہے۔ دراز قامت، آہو چشم چہرے سے وقار جھلکتا ہے۔ چال میں ایک بانگین اور گفتگو میں بلا کی مٹھاس بڑا ذہین آدمی ہے ان دنوں انیورفوس میں ملازم ہے اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے اور انہیں دین متین کی خدمات کی توفیقات بخشے۔

مصروف ہوگا۔

کیا آپ نے خطابتیں بھی کہیں سنبھالی ہیں یا نہیں۔

اور اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو مطلع کریں اور اگر کوئی تکلیف ہو تو وہ بھی بتائیں۔  
اپنے اساتذہ گرامی خصوصاً حضرت شیخ الحدیث اور شیخ الادب کی خدمت میں تسلیات

والسلام

مخلص دعا گو: محمد کرم شاہ

## مولانا عبدالباری کے نام

بر منگھم والوں کو ایک سنجیدہ با کردار قابل عالم کی ضرورت تھی۔ جس کے لیے مشرف حسین صاحب نے حضور ضیاء الامت کو عریضہ لکھا۔ آپ نے اس سلسلہ میں ریاض محمود صاحب سے بات کی۔ اور انہیں بر منگھم جانے پر آمادہ کر لیا۔ ریاض محمود کے کوائف مشرف حسین صاحب کو بھجوائے گئے۔ تفسیر ضیاء القرآن بھی نئے سرے سے بڑے دیدہ زیب اور دلکش انداز میں چھپ چکی تھی۔ اس کی اطلاع بھی عبدالباری صاحب کو دی گئی۔ خط ملاحظہ کیجیے۔

۷۸۷

عزیز گرامی مولانا محمد عبدالباری صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ اور پوری سرشاری سے خدمت دین میں

مصروف ہوں گے فقیر دست بدعا ہے کہ خداوند کریم آپ اور عزیزم پیرزادہ صاحب کو  
دیبا فرنگ میں خدمت دین کی عظیم سعادتیں ارزانی فرمائے۔ آمین۔

پندرہ روز ہوئے آپ کے محترم والد صاحب سے ملاقات ہوئی تھی بتا رہے تھے بچے  
راضی خوشی ہیں۔

برمنگھم سے مشرف حسین (۱) کا خط آیا تھا۔ اس کے جواب میں میں نے مولانا  
ریاض محمود کے کوائف انہیں بھیج دیئے ہیں امید ہے وہ آپ سے مشورہ کریں گے یا آپ  
ان سے خود رابطہ قائم کریں مولانا موصوف کو میں نے وہاں جانے کے لیے آمادہ کر لیا  
ہے۔

میں نے عزیزم پیرزادہ صاحب کو لکھا تھا کہ ضیاء القرآن کی پہلی جلد کے جتنے نسخے  
آپ کو درکار ہوں وہ ہمیں تحریر کریں۔ بہتر یہ ہے کہ انگلینڈ کے لیے جتنی تعداد مطلوب ہو  
ایک جگہ بھیج دی جائے وہاں سے تقسیم کی جائے۔ اس دفعہ جلد، طباعت اور کاغذ دیکھ کر  
آپ از حد مسرور ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

جملہ احباب کو سلام

والسلام  
محمد کرم شاہ

مولانا مختار احمد ضیاء صاحب کے نام

(۱) ان کا تعارف آئندہ صفحات میں آپ ملاحظہ کریں گے۔



مختار احمد ضیاء حضور ضیاء الامت کے خلیفہ ہیں۔ کئی لوگوں نے بھیرہ شریف میں ضخیم کتب کا مطالعہ کیا مگر یہ دیوانہ ان کتب کے علاوہ بڑی گہرائی سے بڑی توجہ بلکہ دن رات ایک کر کے ایک اور کتاب کا مطالعہ بھی کرتا رہا یہ کتاب حضور ضیاء الامت کے رخِ زیبا کی کتاب تھی۔ اور اس کتاب سے انھیں وہ کچھ میسر آیا جس کا ہم اندازہ نہیں کر سکتے انہیں نہ علم پر ناز ہے اور نہ تقویٰ پر غرانا ز ہے تو صرف حضور ضیاء الامت کی غلامی پر ان کی پہچان ان کا حوالہ اور ان کا تعارف کرانے کے لیے صرف یہ الفاظ کافی ہیں کہ وہ حضور ضیاء الامت کے ایک وفادار غلام ہیں۔ حضور ضیاء الامت کا جب وصال ہوا میں نے دیکھا بھیرہ شریف کی خاک آلود گلیوں میں ایک مست دیوانہ ننگے پاؤں پھر رہا تھا۔ مگر چہرے پر کمال تابانی تھی۔ نور جھلکتا تھا۔ میں نے قریب سے دیکھا تو یہ دیوانہ بلا کافرزانہ نکلا۔ آنکھوں میں آنسو اور دل دھک دھک کر رہا تھا لگتا تھا کہ متاعِ زیست لٹ گئی۔ دن اجاڑ ہوئے، راتیں ویران ہوئیں۔ کتابوں کے ڈھیر لگے ہیں، مگر اس کا مسلک یہ نہیں وہ اس قبیل کا شخص نہیں وہ کسی اور راہ کا مسافر ہے ہاں اس نے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے نصاب کی تکمیل کی۔ سب کچھ پڑھا مگر پھر سب کچھ بھلا دیا اور صرف ایک نام یاد رکھا۔ اور ہمیشہ اس کو دہرایا بقول کے۔

ماہرچہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم  
الاحدیث یار کے تکرار ہے کنیم

مختار احمد ضیاء صاحب دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سے فراغت کے بعد جامعہ قمر الاسلام  
کراچی تشریف لے گئے اور وہاں تدریسی خدمات سرانجام دینے لگے۔ اس دوران  
حضور ضیاء الامت نے آپ کو یہ محبت نامہ تحریر فرمایا۔ یاد رہے بعد ازاں ضیاء صاحب  
دعوت و ارشاد کے سلسلہ میں برطانیہ تشریف لے گئے۔

اپنے خلوص اور مشن کے ساتھ لگاؤ کی وجہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں وہاں کے  
لوگوں کی ضرورت بن کر رہ گئے۔ پھر شیخ کے حکم پر اہل برطانیہ کو خیر آباد کیا اور وطن واپس  
تشریف لا کر دارالعلوم محمدیہ غوثیہ اسلام آباد چک شہزاد کی نظامت کے فرائض سنبھال لیے

۷۸۷

عزیز مکرم مولانا ضیاء صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مزاج گرامی!

عرصہ سے آپ نے نہ کوئی خط لکھا ہے اور نہ ٹیلی فون پر رابطہ قائم کیا ہے۔ شاید  
مصروفیتیں بہت زیادہ ہو گئی ہیں میری تو دعا ہے کہ آپ پر پہاڑ سے بھی وزنی فرائض کا  
بوجھ پڑے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اسے باحسن طریق اٹھانے کی توفیق بخشے آمین۔

عزیزان کے بارے میں آپ کی کنفیڈنشل رپورٹ کا انتظار رہتا ہے کیا آپ  
فرصت کے چند لمحے نکال کر حقیقت حال سے سچائی اور دیانت داری سے مطلع کریں  
گئے؟

آپ نے یہ تو خوش خبری سن لی ہوگی کہ عزیزم میاں افتخار صاحب اور عزیز جاوید صاحب بی اے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور بالترتیب 330 اور ۳۵۶ نمبر لے کر سیکنڈ ڈویژن حاصل کی ہے۔

ہمیں سائیکلوسٹائل مشین کی اشد ضرورت ہے پہلے ایک دفعہ پروگرام بنا تھا۔ لیکن وہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچا اب ہم یہاں اس کی شدید ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ سیکنڈ بینڈ اچھی حالت میں دستیاب ہو جائے تو بہتر ہے۔ آپ اس کی قیمت لکھیں تاکہ بھیجی جا سکے۔ اور کوئی آدمی آ رہا ہو تو اس کے ہاتھ روانہ کر دی جائے۔ حافظ محمد اجمل صاحب سے بھی اس سلسلہ میں مشورہ کر لیں۔ شاہ صاحبان کی خدمت عالیہ میں تسلیمات

عزیزم حفیظ البرکات نے کراچی جا کر کوئی خط نہیں لکھا ان کے ارادوں اور پروگراموں سے بھی آپ ہی مطلع کریں۔

آپ کے علاقے کے دورے کا پروگرام بن گیا ہے پانچ تاریخ کو دورہ شروع ہوگا اور ایک شہر جس کا نام نامی آبلہ (اعلیٰ) ہے وہاں بھی جانے کا خیال ہے ان شاء اللہ آپ وہیں رہیں۔ یہاں آنے کی تکلیف ہرگز ہرگز نہ کریں میرا اپنا گھر ہے۔ آپ کے بغیر بھی آپ کی توقع سے زیادہ خاطر مدارت کا انتظام ہو جائے گا نیز یہ بھی لکھیں کہ ایم اے کے کن کن مضامین کے لیے عزیزان تیاری کر رہے ہیں۔ عزیز جاوید اگر انگلش میں ایم اے کرے تو بہت مفید رہے گا ان کا کیا خیال ہے؟ حافظ احمد بخش صاحب صرف ٹیچر ہی بن گئے یا اپنی تعلیم کے لیے بھی وقت نکالتے ہیں انہوں نے تو اپنے حالات سے کبھی آگاہ نہیں کیا۔ آپ ہی یہ تکلیف بھی گوارا کریں۔

امید ہے عزیز امین الحسنات کی صحت اچھی ہوگی اور وہ اپنے مقاصد کے حصول کے

لیے شب و روز مصروف ہوگا۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## پروفیسر حافظ احمد بخش کے نام

حضور ضیاء الامت چاہتے تھے کہ معاشیات اور سیاسیات کے مضامین کے لیے ہمیں کسی اور ادارے سے آدمی نہ لینے پڑیں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے فارغ التحصیل علماء اکنامکس، سوکس اور انگلش میں ایم اے کریں اور خود ہی ان مضامین کی تدریس کے فرائض سرانجام دیں۔ ۷۸-۴-۷۱ کو جناب حافظ احمد بخش صاحب کے نام یہ محبت نامہ تحریر کیا۔ بحمد اللہ استاذی المکرم حافظ احمد بخش نے اکنامکس میں ایم اے کیا اور اب قدیم علوم کی تدریس کیساتھ ساتھ ایف اے اور پی اے کی کلاسز کو اکنامکس بھی پڑھاتے ہیں۔

عزیز محترم حافظ صاحب

۷۸-۴-۷۱

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ ملا تمام حالات سے آگاہی ہوئی مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ اگر آپ معاشیات اور سیاسیات کی تعلیم کی ذمہ داری اٹھالیں گے۔ ہم یقیناً آپ کا انتظار کریں گے۔ آپ موسم گرما کی تعطیلات تک وہاں کام کرتے رہیں اور مشکل مباحث کی تیاری

کرتے رہیں اور تعطیلات کے بعد ان دو مضامین کی تدریس آپ خود کریں۔ انگلش کے لیے نئے استاد کی ضرورت پڑے گی اللہ تعالیٰ آسانی فرمائے گا۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## علامہ عبد الرسول ارشد کے نام

تفسیر ضیاء القرآن کی پہلی جلد مارکیٹ میں آئی تو علماء کی طرف سے دو متضاد قسم کے تاثرات سامنے آئے۔ مولانا ابو داؤد صادق صاحب نے ماہنامہ رضائے مصطفیٰ میں اونچی دکان پھیکا پکوان کے عنوان سے اداریہ لکھا۔ نہایت سوقیانہ انداز میں تنقید کی۔ علمائے اہل سنت کے سنجیدہ طبقہ نے تفسیر کو سراہا اور اسے اہل سنت کی ترجمان تفسیر قرار دیا پیر صاحب نے ارشد صاحب کے نام ایک خط میں تسلی دیتے ہوئے لکھا کہ احباب کی ہرزہ سرائی سے کچھ نقصان نہیں ہوگا ثابت قدم رہیے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہوگی۔

۷۸۷

۶۸-۶-۲۲

الاعزب! الارشد مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ ضیاء القرآن کی نکاسی میں شب و روز مصروف ہوں گے اور احباب

کی ہرزہ سرائی کے باوجود آپ دل برداشتہ نہیں ہوئے ہوں گے۔ اور نہ ہی اللہ کے فضل و کرم سے ضیاء القرآن کی نکاسی پر کوئی فرق پڑھ رہا ہوگا۔

دوسری جلد کا کام کس مرحلہ میں ہے؟ کیا معراج شریف تک اس کی طباعت کا

امکان ہے؟

معراج شریف کے موقع پر ضیاء القرآن پبلی کیشنز کی مجلس عاملہ کی سالانہ میٹنگ ہو گی جس میں ضیاء القرآن پبلی کیشنز کی مکمل کارکردگی کا جائزہ لیا جائے گا اور اس بارے تمام حصہ داروں کو بھی مطلع کرنے کا خیال ہے اس لیے اس سلسلہ میں آپ منسلک گوشوارہ کے مطابق سنت خیر الایام عظیم کائنات کا عظیم خدا اور دکان میں دیگر فروخت کی جانے والی کتب کی تفصیلات سے آگاہ کریں تاکہ ذمہ داران مطمئن ہوں۔

۷۶۔۱۹۷۵ کا حساب تیار ہے۔ اسے چیک کر لیں اور ساتھ ہو کر آڈٹ کرائیں اور پھر اگر آپ ریاض صاحب کی کارکردگی سے مطمئن ہوں تو بہتر ورنہ قادری صاحب سے کوئی نیا آدمی مناسب مشاہرہ پر لے لیں عزیز حافظ صاحب کو سلام مسنون

دعا گو: محمد کرم شاہ

## علامہ عطا محمد نعیمی کے نام

جیسا کہ اس سے پہلے خط میں عرض کیا جا چکا ہے بعض دوستوں نے تفسیر ضیاء القرآن کے بارے اچھی رائے کا اظہار نہ کیا۔ حضور ضیاء الامت کا اپنا ایک نقطہ نظر تھا۔ وہ الحکمة ضالة المؤمن فبحث و جدھا فهو احق بها کے قائل تھے۔ اور جن تفاسیر سے آپ نے اقتباسات لیے انہی تفاسیر کا بعض مقامات پر رد بھی لکھا نعیمی صاحب نے پیر صاحب کی خدمت میں ایک محبت بھرا مکتوب لکھا جس میں ان ہرزہ سرائیوں کا تذکرہ تھا۔ آپ نے ان کے جواب میں یہ الفاظ قلم بند کیے۔

محترم میاں عطا محمد صاحب نعیمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت بھرا مکتوب موصول ہوا یاد فرمائی کے لیے مشکور ہوں۔ بہتر تو یہ تھا کہ آپ خود تفسیر ضیاء القرآن کا مطالعہ کرتے اور خود کسی نتیجہ پر پہنچتے۔ ہمارے چند دوست جس ذہن سے سوچتے ہیں اور جس نگاہ سے موجود دنیا کو دیکھتے ہیں۔ وہ سوچ بھی شکست خوردہ ہے اور نگاہ بھی شکست خوردہ ہے۔ میں قطعاً کسی بحث میں ان کے ساتھ الجھنا نہیں چاہتا لوگ عقل مند ہیں۔ وہ تفسیر کے مطالعے سے خود ہی صحیح نتیجے پر پہنچ جائیں گے۔

آپ دعا فرمایا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنہ (۱) پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

میاں محمد اسلم و میاں محمد انور کے نام

میاں برادران کے نام ایک اور خط ملاحظہ کریں جو بھیرہ شریف سے تحریر کیا گیا۔ اس پرسن کا اندراج نہیں تفسیر ضیاء القرآن

(۱) اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ کی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔ (النمل: ۱۲۵۔ کنز الایمان)

ابھی تفسیر مکمل نہیں ہوئی تھی آپ پہاڑ یعنی وادی سون گاؤں سوڈھی  
شریف لے جانا چاہتے تھے رفقاء کو پروگرام سے آگاہ کیا صحت  
کے بارے تسلی دی اور دعاؤں سے نوازا

۷۸۷

محترم و مکرم میاں صاحبان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

محبت نامہ موصول ہوا بفضلہ تعالیٰ اب میرا پاؤں (۱) بالکل ٹھیک ہے جب تک  
ڈاکٹروں کی دوائی استعمال کرتا رہا تکلیف بڑھتی گئی۔ ایک روز یہاں کا ایک حجام جراح  
ہے اسے بلایا۔ اس نے ایک مرہم دی۔ ایک مرتبہ لگانے سے ہی آرام آ گیا چنانچہ میں  
بہاولپور (۲) کا سفر کرنے کے بھی قابل ہو گیا بدھ کو گیا اور بدھ کو واپس آیا اس لیے کوئی  
فکر نہ فرماویں۔

آپ کا پہلا محبت نامہ بھی ملا تھا جسے پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور آپ کے لیے  
بسیا خستہ دعائیں نکلیں

اللہ تعالیٰ آپ کے ذوق و شوق میں بیش از بیش اضافہ کرے اور آپ کو اپنی ظاہری  
باطنی برکتوں سے مالا مال فرمائے آمین ثم آمین۔

(۱) جس تکلیف کا یہاں ذکر کیا گیا ہے وہ کوئی معمولی تکلیف ہوگی۔ اس بات کی وضاحت اس لیے  
ضروری ہے کہ بعد میں ایک حادثہ میں آپ کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔

۲۔ آپ جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے بورڈ آف گورنرز کے ۱۹۶۵ سے ۱۹۶۸ تک رکن رہے ہیں۔ اس  
ضمن میں آپ وقتاً فوقتاً۔ بہاولپور تشریف لے جاتے تھے ممکن ہے یہ سفر بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی  
ہو۔



ارادہ ہے کل یار پرسوں پہاڑ پر چلا جاؤں تاکہ ضیاء القرآن پر کام ہو سکے۔ دعا  
فرمادیں اللہ تعالیٰ اس سفر کو مبارک کرے اور اس مقصد میں کامیابی عطا فرمائے آمین ثم  
آمین

اب شاید ملاقات عرس شریف پر ہی ہو۔

لنگر شریف میں ہر طرح خیریت ہے

گھر میں دعائیں۔ بچوں کو پیار

والسلام

محمد کرم شاہ

## صوفی جلال الدین کے نام

صوفی صاحب کو ضیاء القرآن شریف کی پہلی جلد پہنچ چکی تھی  
وہ چاہتے تھے کہ باقی جلدیں بھی جلد از جلد زیور طبع سے آراستہ  
ہوں انہوں نے ایک عریضہ میں اس خواہش کا اظہار کیا تو آپ  
نے پانچوں جلدوں کے بہت جلد آنے کی خبر دی۔ شیخ ظہور  
صاحب ضیاء حرم کی نکاسی کے لیے کوشاں تھے لیکن دوسرے  
لوگ دلچسپی نہیں لے رہے تھے جس کی وجہ سے وہ پریشان تھے۔  
صوفی صاحب نے اس بارے اظہار خیال کیا تو حضور ضیاء الامت  
نے جواباً یہ خط تحریر فرمایا۔

محبت و مکرم جلال الدین صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

گرامی نامہ موصول ہوا ساتھ ہی ۶۸/۱۸۰۶ روپے کا ڈرافٹ بھی مل گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس فیاضانہ پیشکش کو شرف قبول عطا فرمائے اور آپکو اپنی طاہری اور باطنی برکتوں سے مالا مال کرے آمین ثم آمین۔ رسید لف ہے۔

ضیاء القرآن کی پہلی جلد آپ کو مل گئی ہے دوسری جلد اب طبع ہو گئی ہے اور باقی جلدیں اپنی اپنی باری پر طبع ہوتی جائیں گی۔

آپ کے شوق کی بے تابیاں میرے لیے خوشی کا باعث ہیں اللہ تعالیٰ اس شوق کو فزوں تر کرے۔

شیخ ظہور احمد کی خدمت میں میری طرف سے سلام عرض کریں اگر ضیاء حرم ان کے لیے بوجھ ہو تو ہم بند کر دیتے ہیں ایک دوست اگر تعاون کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتا ہے تو ہمیں بھی اس کی تکلیف کا احساس کرنا چاہیے جس طرح ان کی مرضی ہوگی اس کے مطابق عمل کیا جائیگا۔

جملہ احباب گرامی کو بہت بہت سلام مسنون صاحبزادہ فیض الحسن (۱) صاحب سے ملاقات ہو تو میرا خصوصی سلام عرض کریں۔

صوفی عبداللطیف کا کیا حال ہے؟ انجمن خنیفہ کی سرگرمیاں کیا ہیں؟ ضیاء حرم کی اشاعت کے لیے آپ سب حضرات کے سرگرم تعاون کی ضرورت ہے آپ سب لوگ تعاون کریں گے تو شیخ صاحب کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔

والسلام

(۱) حضرت صاحبزادہ فیض الحسن صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

دعا گو: محمد کرم شاہ

سجادہ نشین: بھیرہ

## مولانا عبدالباری کے نام

حضور ضیاء الامت کو مولانا عبدالباری پر فخر تھا۔ برطانیہ سے  
مسلل خطوط آرہے تھے اور ان کی کارکردگی کو سراہا جا رہا تھا آپ  
نے ان کے خط کا جواب دیتے ہوئے لکھا

۷۸۷

۷۸-۸-۲۶

عزیز گرامی قدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بڑی انتظار کے بعد محبت نامہ موصول ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل آپ پر بڑا کرم  
فرمایا ہے کہ لوگوں کو فسق و فجور اور کفر و شرک کے اندھیروں سے نکالنے کی توفیق بخشی ہے  
آپ کو انگنت اور بے شمار مبارکیں ہوں۔ خوش نصیب ہیں وہ ماں باپ جن کو اللہ تعالیٰ  
نے ایسا فرزند ارجمند عطا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی برکتوں میں اضافہ کرے۔ آپ کے فیض کو عام کرے اور آپ کو  
دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے آمین

اس جوڑے کو بھی میری طرف سے ہدیہ تبریک پیش کریں (۱) یہ پڑھ کر بھی اللہ  
تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ ضیاء القرآن آپ کو بھی مل گئی ہے اور آپ اور آپ کے احباب نے

(۱) غالباً کسی نو مسلم جوڑے کو قبول اسلام پر مبارک باد دی ہے۔

ہماری اس کاوش کو پسند بھی فرمایا ہے دو چار دن تک دوسری جلد بھی بازار میں آجائے گی۔  
 چند روز ہوئے آپ کے والد صاحب یہاں تشریف لائے تھے عزیز انعام (۲)  
 بھی ان کے ساتھ تھا بڑا چنچل بچہ ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے بھائیوں سمیت سلامت رکھے  
 آج کل دارالعلوم میں تعطیلات ہیں۔ رمضان شریف بڑے آرام و سکون سے گزر رہا ہے  
 آپ کو یہ سن کر دلی صدمہ ہوگا کہ حافظ کرم علی صاحب رمضان شریف سے چند روز قبل  
 رحلت فرما گئے انا اللہ و انا الیہ راجعون

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

شاہ صاحب نے یکے بعد دیگرے دو عریضے ارسال کیے۔  
 خواب میں حضور ختمی مرتبت ﷺ کی نظر التفات کا تذکرہ کیا اس  
 کے جواب میں حضور ضیاء الامت نے محبت بھرا یہ خط تحریر فرمایا۔

۷۸۷

۷۸-۹-۲

الاعز الاکرم پیارے شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کے دونوں مکتوب موصول ہوئے پہلے گرامی نامہ میں آپ نے جس خواب کا

(۲) انعام عبدالباری کا بیٹا ہے انہی کے نام سے کنیت کرتے ہیں۔

ذکر کیا وہ پڑھ کر مجھے کتنی خوشی ہوئی میرے حوصلے کتنے بلند ہوئے میری کتنی ہمت افزائی ہوئی اس کا آپ باسانی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

آناں کہ خاک را بنظر کیا کنند  
آیا بود کہ گوشہ چشم بما کنند (۱)

فقیر گوشہ چشم کے التفات کو بھی غنیمت جانتا ہے چہ جائیکہ پوری نظر التفات کا مرکز بن جائے آج کل آپ رحمت کے جس سمندر میں تیر رہے ہیں اور غوطے لگا رہے ہیں اس کا تصور کر کے رشک آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے عزم کو پختگی اور آپ کی ہمت کو بلند پروازی نصیب فرمائے اپنے ست روخادم کو بھی دعا میں یاد فرماتے رہا کریں۔

آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ دوسری جلد بھی شائع ہوگئی ہے اس کی قبولیت کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## مولانا عبدالباری کے نام

عبدالباری کی تبلیغی سرگرمیاں زوروں پر تھیں۔ ان کی محنت رنگ لائی ایک غیر مسلم جوڑے نے اسلام قبول کیا۔ جس کا ذکر

(۱) وہ جو اپنی نظر سے خاک کو کیا بنا سکتے ہیں کیا ہی بہتر ہو کہ اگر وہ ہم پر بھی گوشہ چشم سے التفات فرمائیں۔

گذشتہ خط میں ہے تھوڑے دنوں بعد ایک عورت نے ان کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی آپ نے تہنیت کا ایک خط پیر صاحب کو ارسال کیا۔ آپ بے حد خوش ہوئے اور ضیاء القرآن کی پہلی جلد انھیں تحفہ میں بھیجی۔

۷۸۷

عزیز گرامی مرتبت مولانا عبدالباری صاحب

۷۸-۹-۷۸

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا تہنیت نامہ باعث صد سرور و تسکین ہوا

اس سعادت عظمیٰ پر اس ناچیز کی طرف سے ہدیہ صد تبریک قبول ہو۔ اپنے دارالعلوم کے جواں ہمت طلبا کے بارے میں جو خواہیں میں دیکھا کرتا تھا آپ کی محنت اور خلوص کے باعث ان کی تعبیر نظر آنے لگی ہے اللہ تعالیٰ کی ان بے پایاں عنایات پر جتنا شکر ادا کروں حق شکر ادا نہیں ہو سکتا جو اس نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اسی ناچیز پر فرمائی ہیں۔

لیکن آپ نے اس خوش نصیب بندی کے کوائف سے تفصیلاً آگاہ نہیں کیا۔ جس کو ایمان کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ وہ کس ملک کی رہنے والی ہے؟ کیا عمر ہے؟ کیا کرتی ہے؟ اور آپ نے اس کا نام کیا تجویز کیا ہے؟ میری طرف سے اس کی خدمت میں بھی مبارک پیش کریں۔

اس خوشخبری کے عوض میں بھی آپ کو ایک خوشخبری سناتا ہوں کہ ضیاء القرآن کی

پہلی جلد زیور طبع سے آراستہ ہو کر مارکیٹ میں آگئی ہے تحفہ کے طور پر ایک جلد آپ کو بھیج رہا ہوں امید ہے آپ کو پسند آئے گی اس کے بارے میں اپنے اور اپنے احباب کے تاثرات سے مطلع فرمائیں۔

دوسری جلد زیر طباعت ہے وہ بھی جلد طبع ہو جائے گی انشاء اللہ آپ اپنی انجمن کے اراکین کی خدمت میں میری طرف سے تسلیمات عرض کریں میں چند روز تک انہیں بھی خط لکھوں گا۔

یکم مئی سے دارالعلوم کے تعلیمی سال کا آغاز ہو رہا ہے۔ عزیزم پیرزادہ صاحب صوفی صاحب (۱) اور جملہ ہائی ویکمب کو بھی سلام عرض کریں۔

یہ خبر سن کر فقط میں ہی خوش نہیں ہوا بلکہ دارالعلوم کے اساتذہ اور طلبہ اور لنگر شریف کے سب خورد و کلاں از حد مسرور ہوئے۔ اور آپ کی بلندی درجات کے لیے دعائیں کیں سب کی طرف سے مبارکیں اور دعائیں قبول فرمائیں۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

حضور ضیاء الامت ۱۹۷۱ء سے رویت ہلال کمیٹی کے ممبر

چلے آ رہے تھے تمام مکتب فکر کے لوگوں کو آپ پر اعتماد تھا۔ آپ

نے اس اعتماد سے فائدہ اٹھایا اور علامہ محمود احمد رضوی کو رویت

ہلال کمیٹی کا چیئر مین منتخب کر دیا۔ دیوبندی مکتب فکر کے لوگوں کو یہ

(۱) صوفی محمد کرم کا مکمل تعارف گذشتہ صفحات میں گزر چکا ہے۔

گوارا نہیں تھا کہ رویت ہلال کمیٹی سے ان کی اجارہ داری ختم ہو  
 حالانکہ رضوی صاحب بے پناہ صلاحیتوں کے مالک تھے۔ علم و عمل  
 اور معاملہ فہمی میں بھی کوئی شک نہ تھا۔ مگر یہ تعصب تھا کہ یہ لوگ  
 ایک معمولی سے واقعہ کو آڑ بنا کر پراپیگنڈہ کر رہے تھے آپ نے  
 ملک کے طول و عرض کے علمائے اہل سنت کو خطوط لکھے کہ وہ قرار  
 دادیں منظور کریں اور رضوی صاحب پر اپنے اعتماد کا اظہار  
 کریں۔ تاکہ وزیر مذہبی امور کو اندازہ ہو سکے کہ رضوی صاحب  
 قابل اعتماد شخصیت ہیں اور اس عہدہ کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اس  
 ضمن میں سید نذیر حسین شاہ صاحب کے نام ایک گرامی نامہ لکھا۔

۷۸-۹-۱۱۶ الا عزالا رشد عزیزم شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ بخیر ہوں گے

اس سال بڑی مشکل سے علامہ رضوی صاحب کو رویت ہلال کمیٹی کا چئیر مین بنوایا  
 لیکن فریق مخالف کو گوارا نہیں اس لیے انہوں نے پشاور کی عید کی آڑ لے کر ان کے خلاف  
 پراپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے آپ اپنے علماء کی میٹنگ بلا کر ایک قرارداد منظور کرائیں جس  
 میں ان پر اعتماد کا اظہار کیا گیا ہوگا۔

اس کی ایک نقل وفاقی وزیر مذہبی امور کو بھیج دیں اور اخبارات میں بھی اس کو شائع

کرائیں۔

تمام احباب کو تسلیمات



والسلام

محمد کرم شاہ

## مولانا عبدالباری کے نام

ریاض محمود صاحب لاہور سے برمنگھم روانہ ہو چکے تھے۔ عبد  
الباری صاحب کو عید مبارک کا جواب بھی دینا تھا حضور ضیاء  
الامت نے ۷۸-۱۰-۱ کو ان کے نام یہ خط لکھا اور دارالعلوم کے  
لیے ان کے مالی تعاون کو سراہا۔

۷۸۷

بھیرہ

۷۸-۱۰-۱ الاعزاز الاکرم ابوالانعام صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا

یہ پڑھ کر کہ عید کی تقریب سعید بڑی بارونق ہوئی اور خصوصاً آپ کا خطبہ عید بہت  
ہی پسند کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا جس نے اس ناچیز پر یہ احسان عظیم فرمایا ہے۔ اللہ  
تعالیٰ آپ کے مدارج کو بلند فرمائے آپ کو علمی اور روحانی رفعتوں پر سرفراز کرے اور  
آپ کے وجود کو لوگوں کے لیے منبع رشد و ہدایت بنائے آمین۔

پرسوں بروز جمعہ مولانا ریاض محمود صاحب لاہور سے روانہ ہوئے ہیں امید ہے  
بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچ گئے ہوں گے۔ برمنگھم والوں کی دیرینہ خواہش  
برآئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ تینوں کو اپنے دین کی خدمت کے لیے چن لے۔ آپ کو باہمی

محبت اور باہمی تعاون کی بیش از بیش توفیق بخشے آمین آپ کی انجمن نے چار ہزار ایک سو کے ڈرافٹ ارسال کیے تھے وہ پہنچ گئے ہیں آپ کے فیاضانہ عطیہ (۶۵۰۰) سے بڑی مسرت ہوئی دین کی مانی خدمت میں بحمدہ تعالیٰ آپ کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ رسید بکلیں طبع ہو رہی ہیں انہی کے انتظار میں ابھی رسیدیں نہیں بھیجیں جس وقت طبع ہو کر آئیں گی آپ کو رسیدیں روانہ کر دی جائیں گی۔ عزیز پیرزادہ صاحب کے مرسلہ ڈرافٹ بھی مل گئے ہیں اپنی انجمن کے صدر صاحب سیکرٹری اور جملہ احباب کو سلام

مسنون

والسلام

دعا گو: محمد اکرم شاہ

## طالب ہاشمی کے نام

طالب ہاشمی اپنے نجی معاملات کے بارے بھی حضور ضیاء الامت سے مشورہ لیتے تھے۔ یہ ان کا آپ کی ذات پر اعتماد تھا ان کے ایک خط کے جواب میں حضور ضیاء الامت نے یہ مکتوب ارسال فرمایا۔

مکرمت پناہ عالی جناب ہاشمی صاحب

۷۸-۱۰-۱۱ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا درد و سوز پتھر دل کو بھی متاثر کیے بغیر نہیں رہ سکتا میں تو ویسے بھی کمزور اور حساس واقع ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حالات کی نزاکت کا احساس کرنے کی توفیق

مرحمت فرمائے آمین۔

اپنی جس ابتلا کا آپ نے ذکر فرمایا ہے اس کے بارے میں پڑھ کر بڑا تعجب ہوا۔  
دنیا میں بڑے بڑے احسان فراموش لوگ موجود ہیں اللہ تعالیٰ اس بوجھ سے آپ کو  
رستگاری عطا فرمائے آمین۔ اور یہ آزمائش آپ کے درجات کی بلندی اور طمانیت قلب  
کا باعث ہو۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## صوفی جلال الدین کے نام

صوفی صاحب نے عریضہ لکھا جس میں اپنی ارادت و نسبت  
پر فخر کیا۔ ناروے میں ان کے ہم خیال لوگوں نے ایک انجمن  
بنانے کا فیصلہ کیا۔ نام تجویز کرنے کیلئے پیر صاحب کی خدمت میں  
عریضے ارسال کیے گئے۔ آپ نے ان کے جواب میں یہ خط لکھا  
اور ایک حدیث مبارکہ سے ان کے خیالات کی توثیق فرمائی۔

۷۸۷

محبت و مکرم عزیز گرامی جلال الدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ کاشف احوال ہوا

حدیث پاک ہے الارواح جنود مجندہ (۱) یعنی روز اول سے روحانی تعلقات کا

فیصلہ ہو چکا ہے وہی فیصلہ اس دنیا میں ظہور پذیر ہوتا ہے مجھے خوشی ہے کہ آپ جیسے سلیم الطبع احباب کا فقیر کے سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے ساتھ رابطہ قائم ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کو برقرار رکھے اور روز حشر خواجگان چشت کی معیت میں صاحب مقام محمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پرچم کے نیچے جگہ عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دین کی خدمت کا ذوق عطا فرمایا ہے اور یہ اس کی انتہائی ذرہ پروری ہے یہ نعمت ہر شخص کو نہیں بخشی جاتی۔

آپ کے خط سے پہلے محترم صوفی عبداللطیف مسکین کا خط بھی آیا تھا انھوں نے بھی نام کے بارے میں مشورہ طلب کیا ہے۔ اسی طرح برادر عقیدت لال خان کا خط بھی موصول ہوا میرے خیال میں جماعت اہلسنت موزوں نام ہے مختصر بھی ہے عام فہم بھی ہے اور شک و شبہ سے بھی بالاتر ہے اگر سب کو پسند آئے تو اپنی انجمن کا یہ نام تجویز کر لیں۔ انگلینڈ میں اپنے احباب نے جو انجمن بنائی ہے اس کا نام جنڈ اللہ جس کا معنی ہے اللہ کے سپاہی اس کے بارے میں بھی آپ احباب سے مشورہ کر لیں۔

محترم عبداللطیف چونکہ حج پر چلے گئے ہیں اس لیے ان کو تو اب لکھنے کا فائدہ نہیں ہے اطلاعاً عرض ہے ان کے خط میں ۲۵۰۰ روپے کا ڈرافٹ تھا وہ مل گیا ہے انھوں نے یہ بھی لکھا تھا کہ ظہور سنز اور وطن انٹر پرائز والوں کو بھی نومبر سے یا جون سے ترسیل شروع کر دی جائے گی۔ مسکین صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ حج سے فارغ ہونے کے بعد پاکستان آئیں گے خدا کرے وہ بخیر یہاں آئیں۔

ضیائے حرم کے سابقہ خریداروں کو باقاعدہ رسالہ بھیجا جا رہا ہے ان کی لسٹ ارسال ہے۔ محترم محمد الیاس صاحب نمبر ۳۱ کا رسالہ دو تین ماہ کا واپس آ گیا ہے اگر ان سے

رابطہ کر کے ان کا نیا پتہ معلوم کر کے لکھیں تو بہتر رہے گا۔

امید ہے بیگم صاحبہ بخیر و عافیت ہوں گی میری طرف سے خصوصی سلام اور دعائیں

بچوں کو پیار

محترم لال خان صاحب کی خدمت میں بھی میری طرف سے تسلیمات و دعوات

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## مولانا ریاض محمود کے نام

ریاض محمود صاحب نے برطانیہ پہنچنے پر آپ کی خدمت میں

عریضہ لکھا۔ مگر آپ نے دانستہ جواب میں التواء کیا تا کہ مولانا

دوبارہ حالات سے آگاہ کریں تو جواب دیا جائے ان کی طرف

سے خط آنے میں تاخیر ہوئی تو آپ نے لکھا۔

۷۸۷

الاعز من الروح والاحب من القلب قرۃ العین عزیز القدر مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا الحمد للہ آپ دعوت حق کا فریضہ انجام دینے کے لیے

دیار فرنگ میں پہنچ گئے ہیں۔ یہ پڑھ کر بڑی مسرت ہوئی کہ عزیزان گرامی اور دیگر

احباب نے آپ کا شایان شاں استقبال کیا جواب میں دانستہ تاخیر ہوئی تا کہ آپ برمنگھم

میں پہنچ کر اور اپنے فرائض کی بجا آوری کے آغاز کے بعد حالات سے آگاہ کریں گے۔

لیکن شاید عدیم الفرستی مانع ہوئی۔

اس لیے اب مزید صبر کا یارانہ پا کر چند سطور لکھ رہا ہوں امید ہے آپ نے وہاں کام شروع کر دیا ہوگا۔ وہاں کے لوگ آپ کی تشریف آوری سے مطمئن ہوں گے۔ بدہ اپنی قسمت پر نازاں ہوں گے۔ فقیر دست بدعا ہے۔ مولا کریم آپ کو اپنے مقاصد جلیلہ میں شاندار کامیابی ارزانی فرمائے ازراہ کرم اپنے حالات اور مصروفیات سے تفصیلاً آگاہ کریں تاکہ اطمینان ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں ہر طرح خیریت ہے۔ امید ہے عزیزم پیرزادہ صاحب حریم شریفین کی حاضری کے لیے حجاز مقدس چلے گئے ہوں گے۔ اور مولانا عبدالباری صاحب سے تو آپ کی ملاقات عام طور پر ہوتی رہتی ہوگی۔ انہیں میرا سلام عرض کریں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## ڈاکٹر مشرف حسین کے نام

مشرف حسین صاحب برطانیہ میں مقیم ہیں آپ کو ان کی علم دوستی کا اندازہ اس سے ہوگا کہ پی ایچ ڈی کرنے کے بعد ایک سال کے لیے بھیرہ شریف حاضر رہے اور دورہ حدیث شریف کے دروس میں شرکت کی۔ ازیں بعد آپ دینی علوم کی تحصیل کے لیے عالم اسلام کی عظیم ترین یونیورسٹی الازہر (مصر) تشریف لے گئے۔ ان دنوں برطانیہ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ حضور ضیاء الامت کی خدمت میں عریضہ لکھا جس میں ریاض

محمود صاحب کی کارکردگی کو سراہا گیا۔ انہوں نے مولانا کو چند  
عنوانات پر تحقیق کا عندیہ بھی دیا اس سلسلے میں پیر صاحب نے جو  
جواب قلم بند کیا وہ حاضر خدمت ہے۔ یہ خط ۷۸-۱۱-۱۷ کا لکھا  
ہوا ہے۔

۷۸۷

۱۷-۱۱-۷۸

بھیرہ

محبت و مکرم جناب مشرف حسین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب گرامی کاشف احوال ہوا آپ نے بہت اچھا کیا کہ مولانا ریاض محمود  
صاحب کا تفصیلی پروگرام لکھ بھیجا میں اس کے لیے آپ کا شکر گزار ہوں۔  
یہ پڑھ کر مجھے قلبی مسرت ہوئی کہ مولانا کی وہاں تشریف آوری سے آپ مطمئن  
ہیں۔ ان کی تقریر اور ان کی سیرت سے آپ اور آپ کے احباب اچھا تاثر لے رہے  
ہیں۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ عزیزم مولانا کو اپنے دین متین کی خدمت کی بیش از بیش  
توفیق عطا فرمائے آپ حضرات نے ان سے جو توقعات وابستہ کر رکھی ہیں۔ وہ پوری  
ہوں اور مسلمانوں کا جذبہ ایمان ان کے مواعظ حسنہ سے توانائی اور روشنی حاصل کرتا  
رہے۔ دھواں دھار تقریروں کے بجائے متانت اور سنجیدگی سے اللہ تعالیٰ کا پیغام اس  
کے بندوں تک پہنچانا نتائج کے لحاظ سے بہت حوصلہ افزاء ہوتا ہے۔  
آپ نے جن عنوانات پر ریسرچ کرنے کے لیے کہا ہے واقعی وہ اہم موضوعات

ہیں۔ آپ انہیں اپنی طرف سے اور میری طرف سے عرض کریں کہ وہ اس پر مقالہ لکھیں  
 پھر ہمیں بھیجیں تاکہ ان کو ضیائے حرم میں شائع کیا جاسکے اور قارئین کا وسیع حلقہ اس سے  
 مستفید ہو سکے۔ آپ نے یہ صحیح نشان دہی کی ہے کہ ہم لوگ سادہ قرآن پڑھتے ہیں اب  
 ایک ماہ قاری دارالعلوم میں طلبہ کو قرأت کی مشق کراتے ہیں امید ہے آئندہ یہ کمی نہیں  
 رہے گی۔

مولانا بڑے عالی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ ان کے دادا صاحب حضرت  
 مولانا غلام محمد صاحب اپنے زمانہ کے بے نظیر عالم تھے اس فقیر کو بھی ان کی خدمت میں  
 زانوئے تلمذتہ کرنے کا شرف حاصل رہا ہے آپ ان کی قدر کریں ان کے آرام اور  
 آسائش کا ہر طرح خیال رکھیں تاکہ وہ اطمینان سے اپنے فرائض انجام دیتے رہیں۔

اپنی انجمن کے جملہ اراکین اور تمام احباب کی خدمت میں اس فقیر کی طرف سے

بدیہ تسلیمات

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## طالب ہاشمی کے نام

ضیاء القرآن شریف کی پہلی جلد جب منصفہ شہور پر آئی تو  
 آپ نے اہل علم سے آراء لیں اکثر نے تعریف میں زمین و آسمان  
 کے قلابے ملا دیئے لیکن طالب ہاشمی تھے جنہوں نے اس کا تنقیدی  
 جائزہ لیا اور حق دوتی ادا کیا۔ آپ بے حد مسرور ہوئے گذشتہ  
 دونوں خطوط میں پیر صاحب نے شوق ملاقات کا اظہار کیا مگر



بوجہ اس میں تاخیر ہوئی آپ ملاقات کے لیے ہاشمی صاحب کے گھر تشریف لے گئے مگر پھر بھی ملاقات نہ ہو سکی۔ ایسے چھوٹے چھوٹے خطوط جو آج ہمیں بے وقعت سے نظر آتے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کل وہ تاریخ کے چہرہ سے پردہ کشائی کا سبب بن جائیں۔ اس لیے انہیں نظر انداز نہیں کیا جا رہا خط ملاحظہ کیجیے۔

محترم و مکرم ہاشمی صاحب

سلام مسنون

حاضر ہوا تھا تا کہ آپ کی خصوصی عنایت پر ہدیہ تشکر پیش کروں لیکن جناب دورہ پر تھے۔ ضیاء القرآن جلد اول پر آپ کا تبصرہ میرے لیے بصیرت افروز بھی ہے اور حوصلہ بخش بھی۔

محمد کرم شاہ

## مولانا عبدالباری کے نام

یورپ میں دولت کی فراوانی ہے۔ اس کی نفسانی خواہشات کے آہنی پنجوں سے بچنا بھی کچھ آسان نہیں۔ پاکستان سے جانے والے مولوی صاحبان ایک دوسرے کو ناکام کرنے کی کوشش میں ہوتے ہیں۔ وہاں مسلکی جھگڑوں کے ساتھ ساتھ مشربی جھگڑے بھی ہیں عبدالباری صاحب نے ایسی ہی کسی شخصیت کا ذکر کیا جو وہاں دینی خدمات سرانجام دے رہی تھی۔ اور اس نوجوان کی مقبولیت سے خائف تھی۔ انہوں نے پیر صاحب کی خدمت میں

تفصیلی خط لکھا۔ آپ نے انہیں تنبیہ فرمائی۔ یہ نفسانیت ہے۔ ہماری کسی سے کوئی دشمنی نہیں۔ احباب نے دلجمی سے کام کیا اسی وجہ سے شاندار نتائج سامنے آئے عبدالباری صاحب پر لوگوں کا اعتماد روز بروز بڑھتا گیا۔ یہ نصیحت آموز خط تمام لوگوں کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے کہ ایک دینی راہنما کو کس حلم بردباری کا ثبوت دینا چاہیے۔

۷۸۷

۲۳-۲-۷۹

عزیز ارجمند مولانا عبدالباری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اس دفعہ آپ نے مفصل خط لکھا ہے جو تشنگی آپ کے پہلے خطوط کے مطالعہ کے بعد محسوس ہوتی تھی۔ اس دفعہ سیرابی میں تبدیل ہو گئی۔ آپ نے بہت اچھا کیا کہ حضرت شاہ صاحب کے حالات سے تفصیلاً آگاہ کیا اور ناروے کے دورے کے بارے میں بھی حسب منشاء روشنی ڈالی۔ فقیر دست بدعا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عزیزم پیرزادہ صاحب کو اور عزیزم مولانا ریاض محمود صاحب کو سب سے پہلے خلوص نیت کی دولت سے نوازے اور اس کے بعد آپ سب کو اپنے دین متین کی صحیح نتیجہ خیز اور کامیاب خدمت کی توفیق ارزانی فرمائے۔ ہماری کسی کے ساتھ بھی عداوت تو کیا چشمک تک نہیں ہمیں اپنے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمان خوب یاد ہے کہ ان "اعداء عدوک نفسک فی جنبک" کہ تیرا سب سے خطرناک دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے پہلو

میں ہے۔ آپ نے بہت اچھا کیا جب تک وہ پہلی فیکس میں رہے آپ ان کی ملاقات کے لیے جاتے رہے حضور کا ارشاد ہے من تواضع اللہ رفعہ اللہ (۱)

آپ کے والد صاحب خیر و عافیت سے ہیں۔ انعام اور اس کے بھائیوں سے بھی ملاقات ہونی تھی۔ ان کی والدہ کی صحت بھی کافی بہتر ہے خدا کرے آپ آئیں تو وہ آپ کو خوش آمدید کہنے کے لیے بالکل صحت مند ہو چکی ہو۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ بذریعہ ہوائی جہاز آرہے ہیں لیکن آپ کے والد صاحب نے بتایا تھا کہ آپ کار کے ذریعہ آرہیں۔ بذریعہ کار آنے میں یہ فائدہ ہوگا کہ بہت سے ملکوں کی سیاحت کا موقع مل جائے گا۔ لیکن دن کافی لگ جائیں گے جس طرح مناسب ہو کریں۔

امید ہے جلد ہی ضیاء القرآن کی مطبوعہ جلدیں بذریعہ بحری جہاز یہاں سے روانہ کر دی جائیں گی۔

اپنی کمیٹی کے اراکین اور حلقہ احباب کو تسلیمات و دعوات عرض کریں۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## علامہ عبدالرسول ارشد کے نام

ضیاء القرآن شریف میں مختلف مقامات کے نقشہ جات

(۱) جس نے اللہ کے لیے تواضع کی اللہ تعالیٰ اس کے درجات کو بلند فرمائے گا۔

تبع انوار و منبع الفوائد، جز ۸ صفحہ ۱۵۷، حدیث نمبر ۶۷۱۳۰۶، مکتبہ دار الفکر

دیئے گئے ہیں۔ پیر صاحب نے یہ نقشے خود تیار کیے۔ ضیاء القرآن کی مانگ روز بروز بڑھ رہی تھی۔ ادارہ بڑی تیزی سے ترقی کے مراحل طے کر رہا تھا۔ اس عرصہ کے خطوط میں اطمینان کی کیفیت جھلکتی ہے۔ ہرنئے ایڈیشن کو پہلے سے بہتر بنانے کی کوشش جاری تھی۔ عبدالرسول ارشد صاحب اور حافظ احسان صاحب مسلسل محنت کر رہے تھے۔ آپ نے بھیرہ شریف سے ۷۹-۸-۵ کو یہ خط ارسال فرمایا۔

۷۸۷

عزیز مکرم مولانا ارشد صاحب!

۷۹-۸-۵

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں رات کو دس بجے کے قریب پہنچ گیا تھا۔ آج جلد چہارم کے نقشے تیار کر کے ارسال کر رہا ہوں۔

پہلا نقشہ قبائل عرب کے علاقوں کا ہے اس کا تعلق سورہ احزاب آیت ۹ تا ۲۷ سے ہے دوسرا نقشہ جنگ خندق کا ہے جو متعدد کتابوں کو سامنے رکھ کر تیار کیا ہے۔ اس کا تعلق بھی سورہ احزاب کی انہی آیات کے ساتھ ہے۔ اگر مناسب سمجھیں تو ایک ورق کے پہلے صفحہ پر قبائل کا نقشہ اور دوسرے صفحہ پر جنگ خندق کا نقشہ لگا دیں۔

میرے پاس جو کتابیں تھیں میں نے ان سے استفادہ کیا ہے آپ نے اس روز جو اٹلس دکھائی اس میں قبائل کے جو علاقے ظاہر کیے گئے ہیں وہ زیادہ صحیح ہوں گے۔ اگر

اس نقشہ میں اور اس میں کوئی تفاوت ہو تو اس کی روشنی میں تصحیح کر لیں۔

تیسرا نقشہ صحرائے احقاف کا ہے اس کا تعلق سورہ احقاف کی آیت نمبر ۲۱ سے ہے۔  
چوتھا نقشہ وادی نخلہ کا ہے جس کا تعلق سورہ احقاف کی آیت نمبر ۲۹ سے ہے۔ اس جلد  
میں یہی چار نقشے ہوں گے اللہ تعالیٰ آپ کی امداد فرمائے اور ماہ رمضان المبارک میں ہی  
یہ جلد زیور طبع سے آراستہ ہو۔ پہلی اور دوسری جلد بھی ساتھ ہی طبع ہونی چاہیں خواہ ایک  
ایک ہزار۔ تاکہ انگلینڈ میں بھیجی جاسکیں۔ اور جو لوگ مکمل سیٹ خریدنا چاہتے ہیں وہ بھی  
خرید سکیں۔

عزیزم حافظ احسان احمد صاحب کو بھی سلام مسنون

والسلام

محمد کرم شاہ

## علامہ عبدالرسول ارشد کے نام

ضیاء القرآن شریف کی چوتھی اور پانچویں جلد پر کام جاری  
تھا۔ شاید آپ چاہتے تھے کہ پانچ کے بجائے چھ جلدیں ہونی  
چاہیں کہ اس طرح جلدوں کی ضخامت موزوں رہے گی اس  
بارے آپ نے تحریر فرمایا اور چند دوسرے امور بھی ذکر کیے یہ خط

۷۹-۸-۷ کا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے

مولانا ارشد صاحب

بھیرہ

۷۹-۸-۷

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

میاں محمد سعید (۱) صاحب نے بتایا۔ کہ چوتھی جلد کے ۷۸ صفحات بنے ہیں اور پانچویں جلد کے تقریباً ۸۳ صفحات ہیں کیا یہ تقسیم ٹھیک ہے اتنے صفحات سے ضخامت بڑھ نہیں جائے گی۔ جب کہ کاغذ بھی موٹا ہوگا۔ اس بارے میں خوب غور کر لیں کل میں آپ کے پاس پھر حاضر ہوں گا۔ شیعہ سنی، سب کمیٹی کے اجلاس کے سلسلہ میں کراچی جانا ہے۔

امید ہے نقشے آپ کو مل گئے ہوں گے میں نے اسی دن واپس آ کر تیار کیے۔ اور آپ کو بذریعہ ڈاک بھیج دیئے تھے۔ عزیزم حافظ صاحب کو سلام مسنون

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ.

## طالب ہاشمی کے نام

طالب ہاشمی علمی حلقوں میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں آپ بہت سے علوم میں دسترس رکھتے ہیں لیکن تاریخ میں ان کی کاوشیں قابل صد تحسین ہیں۔ حضور ضیاء الامت کے ساتھ آپ کے بہت گہرے مراسم رہے ہیں آپ ان کے گھر

(۱) محمد سعید اسعد وہ خوش قسمت انسان ہیں جنہیں سفر و حضر اور جلوت و خلوت میں حضور ضیاء الامت کے ہمراہی کا شرف حاصل رہا آپ نے جتنی بھی تحقیق فرمائی جو کچھ لکھا اس کی املا سعید اسعد صاحب کے ہاتھوں ہوئی سعید اسعد صاحب آج بھی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ میں ہیں اور خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

تشریف لے جاتے اور کبھی ہاشمی صاحب زیارت کے لیے بھیرہ آتے مختلف علمی موضوعات پر تبادلہ خیال ہوتا۔ بعض امور پر اختلاف رائے ہونے کے باوجود ان دونوں بزرگوں کی محبت اور باہمی احترام دیدنی تھا۔ ماہنامہ ضیائے حرم کے خصوصی شمارے ضیاء الامت نمبر میں ہاشمی صاحب کا مضمون پیر صاحب سے گہرے قلبی تعلق کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ نے ضیائے حرم سے ہمیشہ قلمی تعاون فرمایا۔ تفسیر ضیاء القرآن کے سلسلہ میں بہترین مشورے دیئے اور حضور ضیاء الامت کے ساتھ ان کا مسلسل رابطہ رہا ۱۹۷۸ میں جب پیر صاحب کی والدہ ماجدہ کا وصال ہوا تو ہاشمی صاحب نے تعزیت نامہ ارسال کیا جس کے جواب میں پیر صاحب نے یہ مراسلہ تحریر فرمایا۔

مکرمات پناہ جناب ہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ شرف افزاء ہوا جس خلوص اور محبت سے آپ نے اس ناچیز کے ساتھ اس سانحہ جانکاہ پر اظہار ہمدردی اور حق نمکساری ادا کیا ہے اس کے لیے از حد شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو شرف قبول بخشے اور والدہ ماجدہ کو حریم قرب میں جگہ عطا فرمائے آمین ثم آمین

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## صوفی جلال الدین کے نام

احباب و شکوہ تھا کہ ضیاء القرآن کی طباعت میں سستی سے کام لیا جا رہا ہے۔ مانگ بہت زیادہ ہے۔ اور کام اس رفتار سے نہیں ہو رہا صوفی صاحب نے ناروے سے اس بارے ایک خط روانہ کیا پیر صاحب نے کاتبوں کی بے مروتی کاغذ کی گرانی اور دوسری مشکلات کا تذکرہ فرمایا صوفی صاحب کی یہ بھی ڈیوٹی لگائی کہ وہ معلوم کریں ناروے سے طباعت ہو سکتی ہے یا نہیں نیز اس پر اخراجات کیا آئیں گے صوفی صاحب کے بقول میں نے ناروے اور ہالینڈ سے اس ضمن میں معلومات حاصل کیں۔ اخراجات اس قدر زیادہ تھے کہ ضیاء القرآن کے قاری قطعاً اس کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ کاغذ واقعی معیاری تھا لیکن اخراجات بے حد زیادہ اس لیے ناروے سے ضیاء القرآن کی طباعت کی تجویز کو رو بہ عمل نہ لایا گیا۔ جناب جلال الدین کے نام آپ کے اس خط کو ملاحظہ کیجئے۔

۷۸۷

محبت و مکرم جناب جلال الدین صاحب

بھیرہ

۲۹-۹-۲۹

السلام علیکم ورحمۃ اللہ



آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا کئی مصروفیتوں کی وجہ سے جواب نہ دے سکا۔  
رمضان شریف کا آخری عشرہ، عید اور اس کے معاً بعد عرس شریف کے سلسلہ میں  
مصروفیت رہی۔

ضیاء القرآن کی طباعت کی تکمیل کے سلسلہ میں آپ نے جس پریشانی اور لوگوں کی  
باتیں بنانے کا ذکر کیا ہے اس سے میں غافل نہیں اس سلسلہ میں میں خود بھی شرمسار ہوں  
میری طرف سے ضیاء القرآن کئی سال پہلے اختتام پذیر ہو گئی تھی۔ کتابت کا مرحلہ بھی  
طے ہو گیا تھا۔ تین جلدیں بھی شائع ہو چکی تھیں خیال تھا دو تین ماہ میں بقیہ جلدیں بھی  
زیور طبع سے آراستہ ہو جائیں گی۔ لیکن جب چوتھی جلد کا مرحلہ آیا تو اس میں کتابت کی  
بہت غلطیاں تھیں ان کی اصلاح کے لیے کاتبوں کے پیچھے دوڑنا پڑا ان کی منت خوشامد  
ان کے پیچھے بھاگ دوڑ ان کی وعدہ خلافیاں ایک ایسا طویل سلسلہ ہے جس کو پوری طرح  
بیان نہیں کیا جاسکتا۔ میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ کاتب بنی نوع انسان میں ایک مختلف  
جنس ہیں۔ اس کے بعد پریس والے جتنا تنگ کرتے ہیں انسان کو پریشان کر کے رکھ  
دیتے ہیں۔ اب چوتھی جلد پریس میں ہے۔ پانچویں جلد کی اغلاط کی صحت کا مرحلہ شروع  
ہے۔ امید ہے عید الاضحیٰ تک یہ بھی شائع ہو جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ

دوسری پریشانی یہاں کاغذ کی ہے۔ ایک تو نرخ بڑھتے اور بے تکیے بڑھتے ہیں  
پہلی جلد جو ہم نے شائع کی تھی اس وقت ۲۸۳ روپے فی رم ہم نے خریدا تھا۔ آپ اسی  
کاغذ کی قیمت ۳۷۰ روپے تک بڑھ گئی ہے۔ ہم نے موجودہ ضروریات کے لیے تو کاغذ  
خرید لیا ہے۔ معلوم نہیں جب پھر ضرورت پڑے گی تو اس وقت کاغذ کی قیمتیں کہاں تک  
پہنچ جائیں گی۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے آپ بھی غور کریں کیا یہ قابل عمل ہے

یا نہیں۔ سنا ہے سویڈن ہالینڈ میں کاغذ بھی بہت اچھا دستیاب ہے۔ پرنٹنگ بھی بہت عمدہ ہے اور جلد سازی کا سہارا بھی بہت اونچا ہے۔ اگر وہاں آپ کا کوئی دوست اس شعبے سے متعلق ہو تو وہ ہمیں معلومات فراہم کرے۔ پانچ جلدوں کے مجموعی صفحات کی تعداد ۳۵۰۰ ہے۔ سائز ۸/۲۰ x ۳۰ اگر ہم یہاں سے پارٹیوں کو بھیج دیں تو کیا وہاں طباعت ہو سکتی ہے پانچوں جلدوں کی کم از کم کتنی تعداد شائع کرنے پر وہ رضامند ہوں گے۔ کاغذ، پرنٹنگ، بانڈنگ اور کرایہ بحری جہاز ہالینڈ تا پاکستان کیا ہوگا۔ اگر یہ مفید ہو تو ہم وہاں سے آئندہ ایڈیشن طبع کرانے کا انتظام کریں بہر حال آپ کا خط آنے پر پروگرام بنائیں گے۔

محترم الحاج لال دین صاحب صوفی عبداللطیف صاحب و دیگر جملہ احباب کو نام  
بنام سلام اور دعائیں

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## خواجہ عالم کے نام

خواجہ عالم گلگت کے مردم خیز علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں نسبا  
پٹھان اور مشربا چشتی ہیں۔ طالب علمی کا زمانہ انجمن طلبہ اسلام میں  
گزرا۔ حضور ضیاء الامت سے تعارف ہوا تو ان کے گردیدہ ہو گئے  
اور پھر عقیدت اس قدر بڑھی کہ ہمیشہ کے لیے ان کے ہو کر رہ  
گئے۔ آج کل وزارت خوراک و زراعت کے مرکزی دفتر اسلام  
آباد میں ملازم ہیں۔ راقم الحروف نے پیر صاحب کے خطوط کے

سلسلہ میں حاضری دی تو بڑی محبت اور اپنائیت سے ملے۔ سیدی یا رسول اللہ کا بیچ سینے پر چمک رہا تھا۔ پیر صاحب کی باتیں کرتے تھکتے نہیں تھے۔ آنکھوں میں نمی بتا رہی تھی کہ آپ کو شیخ سے پچھڑنے کا کس قدر غم ہے۔ حضور ضیاء الامت کا آپ کے نام ایک گرامی نامہ ملاحظہ فرمائیے۔ جو آپ نے ان کے جواب میں

۹-۲ کو تحریر فرمایا

۷۸۷

عزیز گرامی محمد خواجہ عالم صاحب

۹-۲

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا گرامی نامہ ملایا دفرمائی کے لیے تہہ دل سے ممنون ہوں مجھے آپ کے نام میں کچھ ایسی جاذبیت معلوم ہوئی کہ پہلی ملاقات میں ہی آپ سے قلبی ربط پیدا ہو گیا اللہ تعالیٰ اس کو برقرار رکھے۔ فقیر آپ کے لیے دست بدعا ہے اللہ کریم آپ کو اپنی زندگی کے بلند مقاصد میں کامیاب فرمائے اور اپنی محبت سے آپ کے دل کی دنیا کو منور فرمائے۔ محترم بھٹی صاحب کو سلام مسنون عرض کریں۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

علامہ عبدالرسول ارشد کے نام

حضور ضیاء الامت ضیاء القرآن پبلی کیشنز کو رو بہ ترقی کرنے

اور تفسیر ضیاء القرآن کی طباعت کے سلسلہ میں ارشد صاحب سے مسلسل رابطہ رکھے ہوئے تھے وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کرتے تھے اسی نوعیت کا ایک خط ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے جو آپ کے صاحبزادے حفیظ البرکات شاہ صاحب کے ہاتھ بھیجا گیا۔

۹-۹-۷۹

عزیز مکرم مولانا ارشد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کل ایک خط آپ کو تحریر کیا تھا جو دو ایک روز میں آپ کو مل جائے گا انکم ٹیکس کے لیے ۱۵ ستمبر آخری تاریخ ہے۔

عزیزم حفیظ البرکات کو بھیج رہا ہوں تاکہ چوہدری شیر محمد صاحب سے مشورہ کر کے کاغذات تیار کیے جائیں آپ ان کے ساتھ جائیں اور جن معلومات کی ضرورت ہے وہ انہیں مہیا کریں۔

از حد مصروفیت ہے آپ کو وہ نقشے کب تک پہنچنے ضروری ہیں دوسری جلد کے ساتھ ساتھ پہلی جلد بھی طبع کرائیں تاکہ چار جلدیں تو ایک ساتھ خریداروں کو مہیا کی جا سکیں پانچویں جلد کے بارے کو شش تیز کر دیں

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

مولانا عبد الباری کے نام

عبد الباری صاحب نے کچھ عرصہ سے کوئی عریضہ نہ بھیجا۔

وجہ یہ تھی کہ انہوں نے جگہ تبدیل کی تھی اور مصروف تھے۔ پیرزادہ

امداد حسین صاحب نے بذریعہ تار اس سے مطلع کیا تو آپ نے عبد  
الباری صاحب کے نام یہ مراسلہ تحریر فرمایا۔

۷۸۷

عزیز گرامی قدر مولانا عبدالباری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں خود بہت حیران تھا کہ عرصہ دراز گزر گیا آپ کی طرف سے کوئی خیریت نامہ  
موصول نہیں ہوا۔ اگلے روز عزیزم پیرزا پوہ صاحب کا گرامی نامہ ملا جس سے حالات  
سے آگاہی ہوئی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے آپ کی خدمات کے لیے پہلے سے بھی  
بہتر اور اہم مرکز منتخب فرمایا ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ جس مولائے کریم نے آپ کی پشت  
پناہی فرمائی ہے وہی اب بھی آپ کا معاون اور ناصر ہو آمین ثم آمین

آپ کے مراسلہ ڈرافٹ بھی مل گئے ہیں جن احباب نے دارالعلوم کی خدمت کے  
لیے یہ رقم ارسال کی ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے اور ہمیں بھی ان  
توقعات پر پورا اترنے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

ہیلی فیکس اور باٹلے کے لیے الگ رسیدیں بھیج رہا ہوں

اگلے روز آپ کے محترم والد صاحب سے ملاقات ہوئی بتا رہے تھے کہ بچے اور  
انکی والدہ سب خیریت سے ہیں۔

حافظ غلام محی الدین (۱) صاحب و دیگر جملہ احباب کی خدمت میں سلام محمد سعید

(۱) حافظ غلام محی الدین مرحوم کا تعلق بمیرہ شہر سے ہے حضور ضیاء الامت کے ارادت مند

ہیں آپ کا خاندان عرصہ سے یورپ مقیم ہے

(۲) بابو غلام مرتضیٰ کا تعارف آئندہ صفحات میں آئے گا۔

اسعد اور بالو غلام مرتضیٰ (۲) کی طرف سے بھی سلام و دعا قبول فرمائیں۔

والسلام

محمد کرم شاہ سجادہ نشین بھیرہ

## علامہ عبدالرسول ارشد کے نام

ارشد صاحب نہ صرف ضیاء القرآن کی طباعت کی نگرانی کر رہے تھے بلکہ ضیاء القرآن شریف کی پروف ریڈنگ بھی کر رہے تھے آپ جہاں کہیں کسی لفظ کے بارے میں متحسّس ہوتے حضور ضیاء الامت سے استفسار کرتے۔ پروف ریڈنگ کے دوران انہوں نے چند الفاظ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے جواباً یہ گرامی تحریر فرمایا۔

۷۹۔۱۰۔۱۹ عزیز القدر گرامی مرتبت مولانا ارشد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا نوازش نامہ ملا دونوں تراجم پر پھر غور کیا دونوں بالکل درست ہیں۔ از خود رفتہ اور خود رفتہ دونوں درست ہیں اسی لیے ان کے بارے میں آپ کو متردد ہونے کی ضرورت نہیں شکر ہے دوسری جلد کی غلطی کا بروقت علم ہو گیا اور آپ نے تدارک کر لیا۔ انہیں مزید متنبہ کر دیجئے کہ ایسی حماقت نہ کیا کریں۔ امید ہے دوسری جلد اور چوتھی جلد تیار ہو گئی اور پہلی جلد طباعت شروع ہو گئی ہوگی۔ پانچویں جلد پر بھی کام شروع ہوگا۔ خدا کرے ہم اس سال کے اختتام سے پہلے اس فریضہ سے باحسن طریقہ سبکدوش ہو جائیں۔

عزیزم حافظ صاحب کو سلام مسنون امید ہے آپ 24 شام کو اپنی تجاویز کے ساتھ پہنچ جائیں گے۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## حافظ غلام رسول کے نام

پروفیسر حافظ احمد بخش صاحب کے والد ماجد خان غلام  
رسول صاحب مرحوم درگاہ بھیرہ شریف کے دیرینہ خادموں میں  
سے تھے پیر صاحب کے والد گرامی حضرت پیر محمد شاہ کے مرید تھے  
انہوں نے عریضہ لکھا اور کسی پریشانی کا اظہار کیا جس کے جواب  
میں آپ نے تعویذ اور یہ والا نامہ ارسال فرمایا۔  
مُجی و مخلصی الحاج حافظ صاحب

السلام و علیکم ورحمۃ اللہ

محبت نامہ موصول ہوا عزیز کی کیلئے تعویذات ارسال ہیں ہر روز ایک تعویذ تین  
دانے سوگی کے منہ میں ڈال کر دودھ کے گھونٹ سے صبح نہار منہ نگل لیں۔

ایک تعویذ الگ ہے جس پر گول نشان ہے وہ چاندی میں مڑھا کر گلے میں

ڈالے

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرّم ﷺ کے طفیل عزیز کی کو صحت کاملہ ارزانی فرمائے

آمین

جس وقت للیانی (۱) کا پروگرام بناتا ہوں کوئی نہ کوئی ایسی مجبوری اور طویل سفر

پیش آجاتا ہے کہ خدا کی پناہ میں خود وہاں آن کے لئے بہت بے چین ہوں دیکھیے اللہ  
تعالیٰ کو کب وہاں آنا منظور ہے۔

(۱) للیانی تحصیل بھلووال ضلع سرگودھا کا ایک دیہات ہے جس میں بسنے والے اکثر لوگ اس خانوادہ  
کے عقیدت مند ہیں۔

عزیز احمد بخش کو سلام و پیار، جملہ عزیزان، اہل خانہ کو دعوات

والسلام

محمد کرم شاہ

## حاجی محمد رفیق کے نام

معاشرتی حقوق کی پاسداری اسلام میں بہت اہم ہے مگر اکثر لوگ غفلت کا مظاہرہ کرتے ہیں میلو وال کے ایک دیرینہ خادم حاجی محمد رفیق سعودیہ گئے اور کسی وجہ سے اپنے اہل و عیال سے رابطہ نہ کر سکے حضور ضیاء الامت کو پتہ چلا تو آپ نے دکھ کا اظہار فرمایا اور حاجی صاحب کو یہ گرامی نامہ تحریر فرمایا اور انہیں تلقین کی کہ اہل خانہ کے حقوق کی ادائیگی فرض عین ہے غفلت گناہ اور معصیت ہے۔

محبی و مخلصی محمد رفیق سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے عرصہ سے آپ نے اپنی خیریت کی کوئی خبر نہیں

دی اللہ کرے آپ خیریت سے ہوں۔

یہ خط ایک خاص مقصد کے لئے تحریر کر رہا ہوں امید ہے خصوصی توجہ کریں گے

جیسا کہ اس سے قبل نئی بار آپ سے کہا گیا کہ آپ اپنے اہل عیال کی طرف بھی توجہ دیا

کریں اہل خانہ کی خبر گیری ہمارا فرض ہے لیکن آپ کبھی کبھی تو بھر پور توجہ دیتے ہیں اور

بعض اوقات بالکل ہی لاپرواہی برت جاتے ہیں اگر حالات ٹھیک نہ ہوں یا کوئی ایسی



ویسی پریشانی ہو تو گھر والوں سے اور زیادہ کون بہتر ہو سکتا ہے انہیں صحیح صورتحال سے آگاہ کر دینا چاہیے تاکہ وہ پریشان نہ ہوں اور آپ کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں امید ہے آپ اپنے اہل خانہ سے فوری رابطہ کریں گے انہیں اپنے حالات سے مطلع کریں گے اور ان کی ضروریات سے آگاہ ہو کر ان کی اچھی طرح دیکھ بھال پر توجہ دیں گے وہ بہت پریشان ہیں۔

عزیز محمد صدیق (۱) کو سلام و دعائیں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

رفقائے کار کے نام

جون 1980ء میں حضور ضیاء الامت نے اپنے رفقاء کے نام ایک مشترکہ خط تحریر کیا جو ماہنامہ ضیاء حرم کے جون کے شمارے میں شامل اشاعت ہوا رفقاء کی توجہ دارالعلوم کی کارکردگی کی طرف مبذول کرائی اور ان سے تعاون کی اپیل کی۔

مکرم و محترم جناب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جب 1957ء میں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کی نشاۃ ثانیہ و تشکیل جدید کا خیال دل میں پیا ہوا تھا تو مجھے اس راہ کے طویل، کٹھن اور پیچ در پیچ ہونے کا پورا احساس تھا لیکن مجھے یقین تھا کہ راستہ اگرچہ دشوار اور پر خار ہے اور قدم قدم پر رکاوٹوں کے پہاڑ

(۱) حاجی رفیق صاحب کے چھوٹے بھائی

سینہ تانے کھڑے ہیں لیکن یہ راستہ جس منزل کا ہے وہ اپنی افادیت اور عظمت کے باعث اس قابل ہے کہ اس تک رسائی حاصل کرنے کے لئے مشکلات کی سنگلاخ چٹانوں سے ٹکراتے ہوئے آگے قدم بڑھایا جائے یہی کمال سعادت، یہی عین منفعت ہے۔

اس کے لئے وسائل بھی درکار تھے اور ہمت و حوصلہ بھی اس کے لئے صبر و استقامت کی بھی ضرورت تھی اور صلاحیت و قابلیت کی بھی اس تہی دامن کے پاس شوق فراواں کی ایک چنگاری تھی جو ہر لحاظ سے بے قرار بنا رہی تھی اس کے علاوہ کچھ بھی تو نہ تھا لیکن مجھے یقین واثق تھا کہ جس کریم و رحیم نے شوق فراواں کی دولت مرحمت فرمائی ہے وہ اس شوق کی بے تابیوں کی لاج ضرور رکھے گا اس کے محبوب کریم ﷺ کی برکت سے اس کی مدد آئے گی اور امداد آئے گی وہ اپنے حبیب پاک کے صدقے چارہ سازی فرمائے گا اور ضرور فرمائے گا۔

چنانچہ 1957ء میں محض اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی بے بسی اور بے سروسامانی کی پرواہ کئے بغیر اس کام کا آغاز کر دیا آج 23 سال گزرنے کے بعد اس تاریخی دن کا تصور کرتا ہوں تو سراسر اپنے مولا کریم کے فضل و کرم کا اعتراف کرتے جھک جاتا ہے

طلبہ کی تعداد اب دو صد سے زائد ہے کہاں وہ وقت جب ہمارے پاس سر چھپانے کے لئے جھونپڑا تک نہ تھا ہمیں ڈل پاس لڑکوں کی تلاش ہوا کرتی تھی اور بمشکل چند لڑکے دستیاب ہوتے تھے جو دین کا علم حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر سکیں اور کہاں آج کا دن کہ ہمارے پاس وسیع عمارت ہے جو ایک لائبریری، دارالمطالعہ، دارالحدیث اور تیس کمروں پر مشتمل ہے اور ڈل میٹرک پاس طلبہ ہی نہیں بلکہ ایف اے

اور بی اے پاس طلبہ بھی علم دین کے حصول کے لئے پروانہ دار آپ کے دارالعلوم کا رخ کر رہے ہیں یہ محض اللہ تعالیٰ کا کرم ہے جو اس نے اپنے محبوب کریم ﷺ کے طفیل ہم پر فرمایا ہے نیز آپ کے دارالعلوم کے طلبہ سکینڈری ایجوکیشن بورڈ اور پنجاب یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں ہر سال شریک ہو کر اپنی برتری کا سکہ منواتے رہتے ہیں چنانچہ گزشتہ سالوں کی طرح پچھلے سال بھی ہمارے دارالعلوم کا طالب علم فاضل عربی (آنرز عربیک) کے امتحان میں سرگودھا بورڈ میں فسٹ آیا اور ادیب عربی کے امتحان میں بھی حسب سابق دوم سوئم آنے کا شرف آپ کے دارالعلوم کے طلبہ کو نصیب ہوا۔

آپ حضرات کے لئے اس سے بھی زیادہ اطمینان بخش امر یہ ہے کہ اب دارالعلوم کے فارغ التحصیل طلبہ ملک کے مختلف علاقوں میں رشد و ہدایت کا چراغ روشن کئے ہوئے ہیں لاہور، سیالکوٹ، جہلم، جھنگ، راولپنڈی، میانوالی اور کراچی میں آپ کے روشن کئے ہوئے چراغ، باطل کے اندھیروں سے برسر پیکار ہیں اس کے علاوہ بیرونی ممالک میں بھی آپ کے دارالعلوم کے فارغ التحصیل علماء دین حنیف کی خدمت میں سرگرم عمل ہیں اور غیر مسلموں کو حلقہ اسلام میں داخل کر رہے ہیں الحمد للہ رب العالمین ہم اپنے رب کریم کا جتنا شکر یہ ادا کریں حق شکر ادا نہیں کر سکتے لیکن ابھی منزل بہت دور ہے ابھی مسلسل جدوجہد اور بہیم ایثار و قربانی کی اشد ضرورت ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ چراغ روشن رہے اور اس کی تابانیاں ظلمت کدہ عالم کو منور کریں اور اس دارالعلوم کے فارغ التحصیل طلبہ مادیت و دہریت کے پر آشوب دور میں اسلام کا پرچم بلند رکھیں تو آپ کو اپنی مخلصانہ دعاؤں اور بھرپور تعاون میں مزید اضافہ کرنا ہوگا

عرض پرداز محمد کرم شاہ

عمید دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

مکرم بندہ جناب نظامی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

15 جون کو اسلام آباد سے دس بجے کی فلائٹ پر روانہ ہوا ساڑھے تین گھنٹے کے بعد جہاز تہران میں اتر لیکن کسی مسافر کو باہر نکلنے کی اجازت نہ تھی ایک گھنٹے کے توقف کے بعد پھر جہاز روانہ ہوا اور جب پاکستان کی گھڑیوں میں نو بج کر چند منٹ تھے تو جہاز ہتھر و ایئر پورٹ پر اتر ا لندن کے وقت کے مطابق پانچ بج رہے تھے ساری کارروائیاں بخیر و خوبی انجام ہوئیں جب باہر نکلے تو انگلستان میں چیدہ چیدہ علمائے کرام وہاں موجود تھے اور دوسرے ملاقاتیوں کا جم غفیر تھا انہوں نے ہاروں اور پھولوں سے ادا دیا آخر کار اس گرم جوش پذیرائی کے بعد جن میں ایک گھنٹہ سے زیادہ وقت صرف ہوا ہم کاروں میں سوار کرہائی دیکمب پہنچے الحمد للہ یہ سفر بخیر و عافیت انجام پذیرا ہوا

یہاں عصر کی نماز ساڑھے سات بجے مغرب کی نماز ساڑھے نو بجے عشاء کی نماز گیارہ بجے اور صبح کی نماز سوا 4 بجے ادا کی جاتی ہے تین روز احباب سے ملاقاتوں میں گزر گئے کل سے طبیعت سخت ناساز پساری رات بخار اور کھانسی نے سونے نہیں دیا اس کے باوجود سرد لہراں بھیجنے میں تاخیر ہو رہی ہے چنانچہ آج صبح کی نماز کے بعد ناسازی طبع کے باوجود سرد لہراں کی املاء شروع کر دی جو کچھ بن آیا ہے وہ ارسال خدمت ہے خدا کر بروقت جائے اور رسالے میں مزید تاخیر نہ ہو

پر وگرام بڑے بھاری برکم ہیں طبیعت سخت ناساز ہے آپ کی دعاؤں کی برکت سے ہی فرض کی ادائیگی ممکن ہے۔

والسلام

بائی ویمنب بکس، انگلینڈ 19 جون 1980ء

## خواجہ عابد نظامی کے نام

حضور ضیاء الامت تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں ملک سے باہر تشریف لے جاتے، مگر اس کے باوجود ضیائے حرم کی ادارت سے غافل نہ رہتے آپ کو یہ احساس تھا سردلبراں میں تعطل یا رسالے کی اشاعت میں تاخیر جرم ہے آپ کو قطعاً یہ گوارا نہیں تھا کہ مجلہ کے قارئین کی دل آزاری ہو اور وہ کسی وجہ سے پریشان ہوں علالت طبع اور گونا گوں مصروفیات کے باوجود آپ نے برطانیہ سے سردلبراں کا مسودہ روانہ کیا اور اس کے ساتھ خواجہ عابد نظامی ایڈیٹر ماہنامہ ضیائے حرام کے نام یہ مختصر سا خط بھی ارسال کیا اس سے آپ کی فرض شناسی کا اندازہ ہوتا ہے ہم یہ خط بشکر یہ ضیائے حرم قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

مکہ مکرمہ 10 رمضان المبارک 1400ھ مطابق  
1980-7-22ء کو حضور ضیاء الامت نے شاہ صاحب کے نام  
ایک گرامی نامہ لکھا جس میں مزاج پرسی کی اور دعاؤں سے نوازا یہ  
مختصر سا خط ملاحظہ ہو۔

مکر المکرّمہ

10 رمضان المبارک 1400ھ

الموافق م 1980/7/22

قراردل، نور دیدہ عزیز القدر شاہ صاحب

(1) عزیز زین العابدین شاہ صاحب سید نذیر حسین شاہ صاحب کے بچوں کے ماموں ہیں بڑے باوقار انسان ہیں آپ سیالکوٹ کینٹ میں تشریف رکھتے ہیں تقویٰ و پرہیزگاری ان کا شعار ہے اور حضور ضیاء الامت کے ساتھ تعلق پر نازاں ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے اب آپ کی صحت بالکل ٹھیک ہوگی آپ کی یاد اور آپ کے لئے دعائیں فقیر کا وظیفہ ہے امید ہے آپ بھی اس ناچیز کو دعاؤں میں یاد رکھتے ہوں گے۔

عزیزان کی دیدہ بوسی، آمنہ بی بی کو بہت بہت دعائیں والدین کی خدمت میں تسلیمات، جملہ احباب کو سلام سب کے لئے دعائیں کہہ رہا ہوں۔

عزیزم غلام زین العابدین شاہ صاحب کو بھی سلام مسنون۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## خواجہ عابد نظامی کے نام

1980ء کی بات ہے عابد نظامی ماہنامہ ضیاء حرم کے ایڈیٹر تھے سردلبراں پوری آب و تاب سے شائع ہو رہا تھا سیاسی حالات پر تبصرہ کیلئے لوگ رسالہ کے منتظر رہتے تھے حضور ضیاء الامت یورپ کے تبلیغی دورہ کے بعد حرمین شریفین کی زیارت کے

سے معوذہ یہ میں شہرے ہوئے تھے نظامی صاحب نے سر دہراں لکھنے کے لئے عریضہ تحریر کیا آپ نے ان کے جواب میں درج ذیل سطور رقم فرمائیں جسے جناب ایڈیٹر عابد نظامی نے سن و عن نیائے حرم کے جولائی کے شمارہ میں شائع کر دیا نہایت ہی پر زور تحریر ہے یقیناً آپ اس سے مستفیض ہوں گے۔

مکہ المکرمہ

10 رمضان المبارک 1400ھ

اموافق 1980/7/22

مکرم بندہ جناب نظامی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

انگلینڈ میں ایک ماہ قیام اور متعدد مقامات پر اہم تبلیغی اجتماعات میں شرکت کے بعد 14/7/80 ساڑھے چھ بجے شام طیارہ مصر کے لئے روانہ ہوا رات کو ایک بجے کے قریب قاہرہ ایئر پورٹ پہنچے وہاں ایک کرم فرما تشریف لائے ہوئے تھے جن کی وجہ سے بڑا آرام رہا انہوں نے ایک پرسکون ہوٹل میں قیام کا انتظام کر دیا تھا دو روز وہاں قیام رہا 17/7/80 صبح جدہ کے لئے روانہ ہوئے دس بجے جدہ پہنچے وہاں احباب اپنی کاریں لے کر آئے ہوئے تھے وہ اپنے ساتھ لے گئے گرمی شدید تھی دن کو وہاں آرام کیا شام کے بعد مکہ مکرمہ کی حاضری کیلئے روانہ ہوئے دل بیم ورجا کے عجیب و غریب تخیلات کی آماج گاہ بنا ہوا تھا لیکن اس کی رحمت دلا سے دے رہی تھی کہ گھبراؤ نہیں تمہارے گناہ تو ان گنت ہیں تمہاری بنطائیں تو بے شمار ہیں لیکن میری مغفرت کا دامن بڑا ہی وسیع ہے رات کو عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی اس روز سے آج تک اکرم الاکریمین اور ارحم الراحمین نے اپنے دربار عالی میں ٹھہرایا ہوا ہے بڑی ناز برداریاں ہو رہی ہیں حرم شریف کیا ہے

اک جہان نور ہے دن اور رات یکساں سماں ہے بندہ اور اس کے پروردگار کا دربار پر انوار ہے رحمتوں کا دروازہ کھلا ہوا ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ کریم اپنے رحمت کے خزانوں کو بانٹ نہیں لٹا رہا ہے ہر شخص اپنی ہمت کے مطابق دامن بھر رہا ہے دعا کریں کہ جہاں سے کوئی بھی خالی نہیں جا رہا ہم سب بھی جھولیاں بھر کر آئیں اپنے لئے بھی اور اپنے احباب گرامی کے لئے بھی۔

دعا کے وقت آپ کی من موہنی صورت اکثر سامنے آ جاتی ہے اور بے ساختہ دعائیں آپ کے لئے اور عزیز نور نگاہ زاہد نظامی اس کی بہنوں اور ان کی امی کیلئے نکل جاتی ہیں اللہ تعالیٰ منظور فرماوے۔ آمین

آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ میں اس ماہ کی پندرہ تاریخ تک سردلبرائ لکھ کر بھیج دوں لیکن نظامی صاحب یہاں سردلبرائ کا کس کو ہوش ہے اس دنیائے عشق و مستی میں کسی کو لکھنے اور لکھانے کی فرصت ہی کہاں اسدفعہ تو ادارہ کی بجائے قارئین ضیائے حرم کے لئے دعاؤں، نیک تمناؤں کے رنگین پھول ہی پیش کرنے پر اکتفا کروں گا اگر قبول افتہ ہے عز و شرف

ضیائے حرم کے قارئین باتمکین ذوق لطیف سے مالا ہیں اور خود بھی عشق مستی کی راہ گزاروں کے راہرو ہیں میری مجبوری کا خیال فرماتے ہوئے اس غیر حاضری پر آشفقتہ خاطر نہیں ہوں گے جس طرح میں ان کے لئے مصروف دعا ہوں وہ بھی اس بے کس و بے نوا کیلئے ضرور دعا کریں گے کہ اس روسیہ کی حاضری اس کے پروردگار کے حضور میں منظور ہو اور ابھی تو ہوش و نظر کے امتحان کا مرحلہ باقی ہے طیبہ کی حاضری کا خیال کر کے جہاں دل میں ایک طرب انگیز گدگدی پیدا ہوتی ہے وہ اس مقام رفیع کی نزاکتوں کا احساس دم بخود کر دیتا ہے الہی جب اس وادی ایمن میں گزر ہوگا جب اس سرزمین کے



نظارے اپنی پوری رعنائیوں کے ساتھ سامنے آئیں گے تو دل پر کیا گزرے گی۔

ڈیڑھ ماہ سے پاکستان سے باہر ہوں وہاں کے حالات کا بھی پورا علم نہیں دعائیں ہیں اللہ تعالیٰ اسلام کے قلعہ کو ہر قسم کے دشمن سے محفوظ رکھے تاکہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی امت ایمان، عزت اور سلامتی کے ساتھ ترقی کے مراحل طے کر سکے آمین

محترم شیخ صاحب اور جملہ احباب گرامی کی خدمت میں تسلیمات جناب میاں محمد اسلم صاحب نقاش فطرت سے ملاقات ہو تو سلام عرض کر دیں۔

والسلام

خادم محمد کرم شاہ

## حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب کے نام

صاحبزادہ صاحب کو الازہر میں داخلہ نہ مل سکا کوشش کی گئی کہ کسی عرب یونیورسٹی میں داخلہ ہو جائے اللہ کریم نے دستگیری فرمائی اور ان کا داخلہ ام القریٰ مکہ معظمہ ہو گیا صاحبزادہ صاحب مکہ شریف پہنچے ان دنوں حضور ضیاء الامت اپنوں کی مخالفتیں برداشت کر کے جنرل ضیاء الحق کا ساتھ دے رہے تھے آپ چاہتے کہ ان کی آواز پر لبیک کہا جائے جنرل ضیا صاحب نے اور علماء کو بھی پکارا تھا کہ آئیں میرا ساتھ دیں تاکہ ملک میں نظام مصطفیٰ ﷺ کا نفاذ کیا جائے اس آواز پر لبیک کہنے کی کسی کو جسارت نہ تھی علمائے اہل سنت نے اس وقت سے فائدہ نہ اٹھایا یا

دیوبندی مکتبہ فکر کے لوگ جنرل ضیا کے ارد گرد جمع ہوتے دیکھ کر قبلہ پیر صاحب نے اہل سنت کی بہتری کے خیال سے ان کو تعاون کا یقین دلایا پیر صاحب قبلہ کی شخصیت اتنی بھرپور تھی کہ چاند کے سامنے ویاستارے ماند پڑھ گئے ہوں جنرل صاحب نے آپ پر کامل بھروسہ کیا اس سلسلہ میں آپ نے مختلف وفود کی قیادت کرتے ہوئے دوسرے ممالک کا سفر کیا اہل اسلام اہل پاکستان اور اہل سنت کی خدمت کا یہ بڑا اہم موقع تھا آپ نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

اسی عرصہ کا ایک خط پیر امین الحسنات شاہ کے نام ملاحظہ فرمائیں جس میں حضور ضیاء الامت نے اپنی مصروفیات کے تذکرے کے ساتھ ساتھ صاحبزادہ صاحب کو محنت کی تلقین کی۔

3-9-80

اسلام آباد

نور دیدہ و دل عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ

14 اگست کو رات ساڑھے دس بجے بھیرہ پہنچ گیا۔ حضرت قبلہ ثانی صاحب

رحمۃ اللہ علیہ کا عرس پاک شروع تھا۔ اس میں مصروفیت رہی۔ پھر علماء کنونشن میں شرکت کے لئے اسلام آباد آنا پڑا یہاں کی تفصیلی کارروائی آپ کو حفیظ البرکات نے لکھ دی ہوگی۔ یکم ستمبر سے پھر اسلام آباد میں ہوں۔ صدر صاحب سے بھی ملاقات ہوئی ضیاء القرآن اور سنت خیر الانام پیش کیں۔ انہوں نے بڑی پسندیدگی کا اظہار کیا آپ کو یاد کر رہے تھے۔ اور پوچھ رہے تھے کہ کہاں ہیں میں نے بتایا تو بہت خوش ہوئے۔

آج شام سات بجھے چین کے لئے روانہ ہوں گا۔ رات کراچی ٹھہریں گے۔ کل صبح ساڑھے پانچ بجے پیلنگ کیلئے روانہ ہوں گا۔ 19 ستمبر کو واپسی ہے۔ پھر 22 ستمبر کو مشائخ کنونشن ہے۔

اب آپ بتائیں کہ کیا حال ہے؟ مصر سے آپ کب واپس آئے۔ تعلیم کب شروع ہو رہی ہے؟ آپ کی رہائش کیا انتظام ہوا ہے؟ آپ کی جدائی کا ایک ایک دن بہت گراں گزر رہا ہے۔ یمن مستقبل قریب میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جن گراں بار ذمہ داریوں کو آپ نے اٹھاتا ہے ان کے پیش نظر یہ جدائی بصد مسرت قبول ہے۔ اپنے آپ کو دوسرے طلباء کی طرح مت خیال کریں۔ آپ کا ایک ایک لمحہ اور ایک پل بڑا قیمتی ہے۔ آپ کے شب و روز حصول مقصد کے لئے جاں گسل جدوجہد میں صرف ہونے چاہئیں۔ اب آپ اپنے وقت کے خود باشاہ ہیں کوئی آپ کے اوقات میں مخل نہیں آکر اب بھی آپ نے غیر اہم مصروفیات میں اپنے آپ کو پھنسا دیا تو اس کا خسارہ ناقابل برداشت ہوگا۔ آپ کی دانشمندی اور عاقبت اندیشی پر مجھے بھروسہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے جناب میں صدق دل سے دست بدعا ہوں کہ مولا کریم آپ کو اپنے فرائض پہنچانے کی اور اس سے عہدہ برآ ہونے کیلئے جن غیر محدود صلاحیتوں اور توفیقات کی ضرورت ہے اس سے آپ کو مالا مال فرمائے اہلسنت میں رجال کار کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے آپ نے اس خلا کو پر کرنا ہے۔ اپنی صحت اور جملہ کوائف سے تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ تاکہ واپسی پر مجھے آپ کی خیریت معلوم ہو۔

عزیز حاجی محمد صدیق اور حاجی ازہر کو میرا بہت بہت سلام اور پیارا انھوں نے جتنی خدمت کی ہے اور اس ناچیز کے لئے جو تکلیف اٹھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کا اجر عظیم عطا فرمائے اس دفعہ حاجی محمد صدیق صاحب کے بیٹے عثمان کو احمد عثمان کار رضائی

بھائی بنا دیا ہے۔ بابا صالح کس حال میں ہے۔ امید ہے طواف اور عبادت میں شب و روز مصروف رہتا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی حج مبرود کی سعادت ارزانی فرمائے۔

جو کتب آپ کے پاس چھوڑ آیا تھا وہ بحری جہاز کے ذریعے روانہ کر دیں آپ سید عظمت علی شاہ صاحب کے پتہ پر کراچی روانہ کر دیں تاکہ وہاں سے وہ وصول کر لیں اور پھر ہمیں بھیج دیں گے گھر میں ہر طرح خیریت ہے۔

والسلام

دعا: گو محمد کرم شاہ

## علامہ عبدالرسول ارشد کے نام

ضیاء القرآن کی ڈیمانڈ روز افزوں تھی۔ مگر ترسیل میں کچھ رکاوٹیں تھیں آپ نے اس بار مولانا ارشد صاحب کو لکھا۔  
گرامی مرتبت عزیزم ارشد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سورہ نجم کا مسودہ بھیج رہا ہوں سورہ حشر کا تعارف لکھنے کے لیے ضروری ہے کہ میں سورہ حشر کے مضامین پر ایک سرسری نظر ڈال لوں اگر آپ اس کا مسودہ بدست فیضی صاحب ارسال کر دیں تو مناسب رہے چوتھی جلد تیار ہوگئی ہوگی۔ اس کی ایک جلد بھجوا دیں باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فوج والے آپ سے کافی تعداد میں تفسیر خریدنا چاہتے ہیں لیکن وہ اسی وقت خریدیں گے جب سیٹ مکمل ہوگا اس لیے پہلی جلد کی طباعت کی طرف بھی فوری توجہ فرمائیں کم از کم چار جلدیں تو ہم بیک وقت انہیں فراہم کر سکیں۔ ٹیکسلا سے ایک دوست کا خط آیا ہے جس میں اس نے جلد سوم کی کتابت میں چند اغلاط کی نشاندہی کی ہے وہ فہرست ارسال ہے اس کی تصحیح کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے۔ طبع شدہ میں بھی تصحیح ہو سکتی۔

انگلینڈ تفسیر بھیجنے کا بھی ضرور پروگرام بنائیں پہلی جلد کا انتظار کریں دوسری، تیسری چوتھی سردست بھیج دی جائیں جب تک یہ جلدیں وہاں پہنچیں گی اس وقت تک پہلی جلد بفضلہ تعالیٰ طبع ہو جائیگی نیز پہلی جلد تو وہاں اکثر لوگوں کے پاس پہنچ گئی ہے اس میں تاخیر ہو جائے تو زیادہ حرج نہیں۔

پانچویں جلد کی طباعت کے لیے آپ ضرور حاجی سرور یا چوہدری رشید صاحب

سے بات کر لیں اور اگر وہ آپ کو مطمئن کر دیں تو موجودہ پریس کو ضرور بدل دیں اس دفعہ پورا ایک سال چوتھی جلد کی تیاری میں صرف ہو گیا ہے۔

آپ کی تیسری جلد محرم ۹۹ ہجری میں شائع ہو گئی تھی اور اب اگلا محرم آنے والا ہے ہمیں کوشش رکھنی چاہیے کہ سپلائی منقطع نہ ہو جو دیدہ ریزی اور جگر سوزی اس عظیم کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے آپ کر رہے ہیں اس کا اجر اللہ تعالیٰ ہی آپ کو دے سکتا ہے اور اس کا وعدہ ہے فان اللہ لا یضیع اجر الحسینین (۱)

عزیزم حافظ احسان صاحب کو سلام مسنون

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## علامہ عبدالرسول ارشد کے نام

حضور ضیاء الامت کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کا نصاب مفید سے مفید تر بنایا جائے جو عصری ضروریات کو پورا کر سکے۔ اس ضمن میں آپ نے علماء کرام اور احباب سے گاہے گاہے مشورے کئے۔ ۱۹۷۹ء کو فارغ التحصیل علماء کا ایک کنونشن منعقد کیا جس میں دارالعلوم کی تعلیمی و تربیتی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔

اس کنونشن کا ایجنڈا طویل خط کی صورت میں آپ کے

سامنے ہے۔

(۱) بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ سورہ یوسف: ۶۹

عزیز محترم مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ نے اپنے تعلیمی دور کے بائیس سال مکمل کر لیے ہیں اس عرصہ میں آپ اور آپ کے ہم مکتب ساتھی کثیر تعداد میں فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ اس موقع پر ہم اپنے ماضی کا ایک جائزہ لینا چاہتے ہیں تاکہ روشن مستقبل کی طرف زیادہ اعتماد کے ساتھ پیش قدمی کر سکیں اس لیے ۲۴/۲۵ اکتوبر بروز بدھ جمعرات دارالعلوم ہذا کے فارغ التحصیل علماء کی ایک مجلس شوریٰ منعقد کرنے کا پروگرام بنایا ہے جس کا ایجنڈا ارسال خدمت ہے اس دوروزہ مجلس شوریٰ میں آپ کی شرکت از بس ضروری ہے اس لیے قبل از وقت آپ کو اطلاع دی جاتی ہے تاکہ آپ ان خطوط پر غور و فکر کر کے آئیں اور اگر آپ تحریری طور پر بھیجنا چاہیں تو ۱۱ اکتوبر تک ارسال کر دیں۔

(۱) آپ نے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ میں علم کی تکمیل کی ہے اب کئی سال سے آپ عملی میدان میں کام کر رہے ہیں آپ ہمیں بتائیے کہ دارالعلوم کے نصاب میں کوئی کمی تو نہیں جس کے باعث آپ کو دشواری کا سامنا ہوا اگر آپ کمی محسوس کرتے ہیں تو اس کی اصلاح کے لیے تجاویز پیش کریں کہ کیا اس مدت کو کم کرنا ممکن ہے بشرطیکہ معیار تعلیم متاثر نہ ہو۔

(۲) آپ کی تقریری اور تحریری صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے اسے مزید بہتر اور سو فیصد بنانے کے لیے کیا تجاویز پیش کرتے ہیں اخلاقی اور روحانی تربیت میں آپ کوئی خلا محسوس کرتے ہیں تو اس کی نشاندہی کریں۔ اور اس خلا کو پر کرنے کی عملی تدابیر بتائیں۔

(۳) اگر آپ کسی مدرسہ میں مدرس ہیں تو اپنے تدریسی تجربات سے آگاہ فرمائیے

آپ کے مدرسہ میں کیا کام ہو رہا ہے؟ کیسے ہو رہا ہے؟ آپ کب سے اس مدرسہ سے منسلک ہیں کیا آپ دشواری تو نہیں محسوس کرتے؟

(۴) کیا آپ کسی سکول یا کالج میں استاد ہیں تو اپنی کارکردگی کے بارے تفصیل

سے مطلع فرمائیے کیا آپ دارالعلوم کے طالب علم ہونے کی حیثیت سے اپنے کام میں کچھ انفرادیت محسوس کرتے ہیں؟ کیا آپ اس ماحول میں اپنے آپ کو موزوں پاتے ہیں؟ کسی قسم کا احساس مرعوبیت تو دامن گیر نہیں سکول اور کالج کے اوقات کے علاوہ آپ کی علمی اور تبلیغی سرگرمیاں کیا ہیں؟

(۵) اگر آپ کسی مسجد میں خطیب ہیں تو آپ کے سامعین کا آپ کے بارے میں

کیا رد عمل ہے؟ کیا آپ بہتر طور پر اسلامی تعلیمات کی تبلیغ کر رہے ہیں؟

آپ کو ان مجالس میں ضرور شریک ہونا ہوگا بصورت دیگر ہم یہ سمجھیں گے کہ آپ کو

دارالعلوم اور اس کے مستقبل سے کوئی دلچسپی نہیں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## مولانا ریاض محمود کے نام

ریاض محمود بڑے حلیم الطبع انسان ہیں انھوں نے وہاں کے حالات سے حضور ضیاء

الامت کو باخبر رکھا اگر کبھی دوستوں کے درمیان اختلاف رونما ہوا تو آپ نے آگے

بڑھ کر اختلاف کو اتفاق میں بدل ڈالا۔ مولانا نے اسی نوعیت کی کوئی مصالحت کروائی تو

اس کا مژدہ حضور ضیاء الامت کی خدمت میں لکھا، راپن عالمت سے بھی آگاہ کیا۔ جو اب

پیر صاحب نے انہیں یہ خط تحریر فرمایا۔



بھیرہ

عزیز القدر مخدومی زادہ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

مصالحت کا مژدہ پڑھ کر انتہائی خوشی ہوئی لیکن اس بات پر حیرت ہے کہ ابھی ان حضرات کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئی۔ پیر زادہ صاحب نے خط کا جواب دیا اور نہ صوفی صاحب نے حالات سے آگاہ کیا معلوم نہیں اس میں کیا راز ہے؟ آپ کی علالت کے بارے پڑھ کر تشویش ہوئی آپ اگر پابندی سے دو تین میل ہر روز سیر کیا کریں تو بفضلہ تعالیٰ طبیعت ٹھیک ہو جائے گی۔ صبح کی نماز کے بعد ایک مرتبہ سورہ یسین پڑھ کر پانی کو دم کر کے پیا کریں۔

جملہ احباب کی خدمت میں تسلیمات خصوصاً ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب اور ان کے بچوں اور اہل خانہ کو تسلیمات

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## مولانا محمد اشرف سیالوی کے نام

شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی ایک تبحر عالم دین ہیں علوم نقلیہ اور عقلیہ میں جو تبحر علمی وہ رکھتے ہیں بہت کم لوگ اس مقام رفیع پر فائز ہوتے ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس بلا کا حافظہ دیا ہے کہ ہزاروں احادیثیں اور کتابوں کی بے شمار اہم عبارات نوک برزباں ہیں۔ تقریر کے دوران یوں محسوس ہوتا ہے

گویا ایک دریا ہے جو بہتا جا رہا ہے کسی بھی موضوع پر گفتگو کریں اس پر مکمل معلومات فراہم کرتے ہیں اہل سنت و جماعت کے عقائد حقہ پر اگر کوئی اعتراض کرے تو اس کا ایسا ابطال کرتے ہیں کہ پھر وہ زندگی بھر یہ جسارت کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ ایک معروف مناظر ہیں۔ حدیث پاک کے بہترین استاد ہیں فقہ و تصوف پر وافر معلومات رکھتے ہیں فلسفہ قدیم اور منطق پر عبور رکھتے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں بعض مستحب چیزوں کو فرض سمجھا جاتا ہے اور ان پر اس قدر سختی کی جاتی ہے کہ گویا ان کا ترک گناہ کبیرہ ہے لوگوں کو کوئی ایسی کتاب میسر نہ تھی جو آسان لفظوں میں ان کی راہ نمائی کر سکے۔ حضور ضیاء الامت چاہتے تھے کہ اس موضوع پر کام کیا جائے اور افراط و تفریط سے بچتے ہوئے اس ضمن میں کوئی کتاب لکھی جائے مگر یہ کام بڑا مشکل تھا۔ یہ کام کوئی علامہ ہی سرانجام دے سکتا تھا۔ آپ کی نظر انتخاب حضرت شیخ الحدیث پر پڑی اور انہیں اس سلسلہ میں یہ خط تحریر فرمایا۔

یہ قیمتی خط مولانا عبدالحکیم شرف قادری زید مجدہ کی وساطت سے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے میں نے آپ کی خدمت میں مکتوبات حضور ضیاء الامت کے لیے عریضہ لکھا آپ نے نہ صرف خط کا جواب دیا بلکہ کمال شفقت اور علم دوستی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے لکھا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں البتہ میری

کتاب عظمتوں کے پاسبان میں ایک خط مولانا اشرف سیالوی کے نام ہے۔ اتنے قیمتی خط کی طرف راہ نمائی کرنے پر ہم قادری صاحب کے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم و فضل میں بیش از بیش انصاف فرمائے۔

ذوالمجد الاٹیل والفضل الغزیر حضرت علامہ شیخ الحدیث صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ نے بڑا کرم فرمایا، بھیرہ میں تمہارے رنج فرمائے اپنے حکیمانہ مواعظ سے ہماری کشت ایمان کو سیراب کیا۔ مصروفیت کی وجہ سے میں خدمت میں حاضر نہ ہو سکا ورنہ بہت سی باتیں کرنا تھیں اور بہت سے مشورے کرنا تھے۔

آج ایک ضروری کام کے لیے یہ چند طور رقم کر رہا ہوں۔

ہمارے اہلسنت کی محرومیوں کا دائرہ بڑا وسیع اور فہرست بڑی طویل ہے لیکن سب سے زیادہ تکلیف دہ امر یہ ہے کہ عوام اہلسنت بلکہ خواص اہلسنت کو بھی اپنے عقائد کا صحیح علم نہیں۔ ہم میں سے اکثر کو یہ بھی خبر نہیں کہ کون سے ایسے عقائد ہیں، جن پر ایمان و کفر کا دار و مدار ہے۔ کون سے ایسے عقائد ہیں جن کا شمار منہ ربات یا مباحات میں ہوتا ہے اس سے طرح طرح کی غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں بڑے بڑے علماء جب تقریر کرتے ہیں، تو وہ بھی اس امتیاز کو ملحوظ خاطر نہیں رکھتے ہماری بمعصر پود نے بزرگوں کے ساتھ حسن عقیدت کی بناء جوں توں کر کے وقت گزار لیا، لیکن آنے والی نسل کا معاملہ بڑا مختلف ہے، جب تک ہم اپنے بچوں بچیوں کو اپنے عقائد کے بارے میں واضح طور پر اور مدلل طور پر نہیں بتائیں گے، اور اپنے صحیح نظریات کو ان کے لوح قلب پر نقش نہیں کریں گے، وہ الحاد و سب دینی کے سیلاب کا مقابلہ کرنا تو بڑی دور کی بات ہے، مختلف فرقوں کے

اٹھائے ہوئے شکوک و شبہات کا شکار ہو کر رہ جائیں گے۔

میں نے اس بارے میں بہت سوچا ہے۔ لیکن سچ عرض کر رہا ہوں، آپ کی ذات کے بغیر کہیں دل مطمئن نہیں ہوتا کہ افراط و تفریط سے دامن بچاتے ہوئے اہل سنت کے معتقدات کو آسان اور دل نشین اسلوب اور مدلل طور پر بیان کر سکے، جس پر ہم اور ہماری اپنے والی نسلیں یقین کے ساتھ قائم رہ سکیں۔

مجھے جناب کی مصروفیات کا نجو بی علم ہے لیکن یہ موضوع بھی برسوں کے بس کی بات نہیں، اگر جناب اپنی نادر صلاحیتوں اور اپنے قیمتی وقت کے کچھ لمحات کو اس کام کے لیے وقف کر دیں، تو اہل سنت ایک بہت بڑی محرومی سے بچ جائیں گے۔ کم از کم اپنے عقیدے کے بارے میں تو وہ کسی شک و شبہ میں مبتلا نہ رہیں گے۔

دین کے قصر رفیع کی بنیاد اگر مضبوطی سے قائم ہوگی تو عمارت بنانے والے کئی آگے آئیں گے امید ہے میری ان گذارشات کو توجہ کے لائق سمجھیں گے، اس کے بارے کوئی منظم اور مربوط لائحہ عمل مرتب کر کے اس پر عمل پیرا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ جناب کو صحت کاملہ ناجلہ اور عمر دراز عطا فرمائے اور آپ کے فیوضات و برکات سے ملک و ملت فیض یاب ہوتی رہے۔

والسلام

مخلص خادم: محمد کرم شاہ

## سید ظفر علی شاہ کے نام

ظفر علی شاہ کا تعلق خیر کو ضلع، گجرات سے ہے خانوادہ سادات کے چشم و چراغ ہیں 1971ء میں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف آئے مگر تعلیم نامکمل چھوڑ کر لیبا چلے گئے حضور ضیاء الامت کو ان کے اس طرح چلے جانے کا بے حد افسوس ہوا آپ نے محسوس کیا کہ ایک سید زادے کی شاید میں صحیح تربیت نہیں کر سکا جس کی وجہ سے اس نے دین کی بجائے دنیا کو ترجیح دی شاہ صاحب چلے تو گئے لیکن آپ کی شفقتوں کو بھلانا آسان نہ تھا لیبا سے خطوط کا ایک سلسلہ شروع ہوا کیونکہ وہ بھی جانتے تھے کہ میرے اس اقدام سے آپ کو کس قدر تکلیف ہوئی ہوگی وہ چاہتے تھے کہ پیر صاحب راضی ہو جائیں اور کسی طرح میرے محبت نامے آپ کی دلی ناراضگی کا مداوا ثابت ہوں یہ باپ کی اپنے بیٹے سے ناراضگی تھی استاد کی اپنے شاگرد سے خفگی تھی جس میں چاہت اور محبت جھلکتی ہے حضور ضیاء الامت نے ان خطوط کے جواب میں یہ گرامی نامہ تحریر فرمایا۔

عزیز گرامی قدر سید ظفر علی شاہ صاحب

السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ

آپ کے سارے محبت نامے موصول ہوئے ان میں حقائق بھی تھے خلوص بھی تھا اور جذبہ وفا بھی نمایاں تھا لیکن یہ ساری چیزیں ان زخموں کے لئے مرہم ثابت نہ ہو سکیں جو

آپ کے اچانک چلے جانے سے دل ناتواں پر ہوئے ابھی شاید آپ کو ان تڑپتے ہوئے نیم کشتہ جذبات کا احساس نہ ہو لیکن جب آپ بڑے ہونگے اور آپ کو ایسا سانحہ پیش آئے گا تب آپ ان جذبات کا اندازہ لگا سکیں گے بہر حال فقیر آپ سے خوش ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جد پاک کے علوم و معارف کا صحیح وارث کرے تاکہ تشنہ لب انسانیت کے لئے آپ ابر کرم ثابت ہو سکیں۔

دنیا کے متلاشی لاکھوں نہیں کروڑوں ہیں جو شب روز اس کی تلاش میں سرگرداں ہیں لیکن کوئی نہ کوئی تو مرد حق اندیش ایسا ہونا چاہیے جو لا مقصود الا اللہ لا مطلوب الا اللہ کا نعرہ قلندرانہ لگا کر میدان میں کود پڑے ہم نے انہی لوگوں کے سروں پر فیروز مندی کا تاج چمکتے ہوئے دیکھا جنہوں نے اپنے رب کریم کی رضا کیلئے اس دنیا سے منہ پھیر لیا (۱) میری آپ کے ساتھ بڑی توقعات وابستہ تھیں اور اب بھی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دین کا صحیح علم عطا فرمائے اور آپ کو ان انعامات اور احسانات سے مالا مال کرے جو اس نے اپنے بندوں کے لئے مخصوص کر رکھے ہیں دارالعلوم کے لئے اور دارالعلوم کے طلبہ اور اساتذہ کے لئے دعا فرماتے رہا کریں۔

والسلام

دعا گو محمد کرم شاہ

## صوفی جلال الدین کے نام

(۱) شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس فقرے کو پڑھتے ہی میں سر مست اور بے خود سا ہو گیا نوکری بہت اچھی تھی اور عربی زبان دانی کی وجہ سے دفتر میں عزت بھی تھی لیکن سب کچھ چھوڑ کر پاکستان دارالعلوم محمدیہ غوثیہ میں دوبارہ داخل ہو گیا اور علوم اسلامیہ کی تکمیل کی۔

27-10-80ء کا تحریر کردہ ایک گرامی نامہ ملاحظہ فرمائیے  
 صوفی صاحب نے راقم سے اس کا پس منظر یوں بیان کیا کہ  
 1980ء تک ناروے میں مقیم احباب اہلسنت اور معاونین کے  
 تعاون سے ہم اس قابل ہو گئے تھے کہ کسی اچھے سے عالم دین کی  
 خدمات سے استفادہ کیا جاتا اس سلسلہ میں ہم نے قبلہ پیر صاحب  
 سے رابطہ کیا تو آپ نے ایک عالم دین کی منظوری کر دی مگر یہ کام  
 ہم پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکے سب شرمندہ تھے پیر صاحب نے  
 مومنانہ فراست سے بھانپتے ہوئے لکھا

787

بھیرہ: 27/10/80

مکرم و محترم جناب حاجی صاحب

السلام و علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا گرامی نامہ بڑی دیر بعد موصول ہوا بہر حال آپ نے تمام حالات کو بڑی  
 تفصیل سے پیش کیا ہے لیکن ابھی تک آپ کے دل پر اس چیز کا بہت بوجھ محسوس ہوتا ہے  
 میری گزارش یہی ہے کہ آپ اس بوجھ کو یکبارگی جھٹک کر پرے پھینک دیں اور پہلے کی  
 طرح خدمت دین میں جوش و خروش سے حصہ لیں اسلام کے کارکنوں کا یہی شیوہ ہونا  
 چاہیے آپ نے دارالعلوم کے لئے جتنے ڈرافٹ بھیجے ہیں ان کی تفصیلات تحریر فرمائیں  
 تاکہ ان کے مطابق رسیدیں کاٹی جائیں جن لوگوں نے اس روز تعمیر فنڈ کے لئے رقوم  
 دی تھیں ان کا الگ ذکر فرمائیں۔

جملہ احباب کی خدمت میں فرداً فرداً تسلیمات حاجی لال دین اور جملہ اہل خانہ کو

والسلام  
محمد زمر شاہ

## علامہ ریاض محمود کے نام

پیر زادہ امداد حسین اور انتظامیہ میں کچھ اختلافات رونما ہو گئے تھے اسی وجہ سے وہ چاہتے تھے کہ پاکستان واپس آ جائیں اس کی ایک دوسری وجہ بھی تھی کہ ان کی بچیاں بڑی ہو گئی تھیں اور وہ یورپ کے ماحول میں ان کے قیام کو غیرت اسلامی کے منافی سمجھتے تھے۔ حضور ضیاء الامت نے ریاض محمود صاحب کے خط کے جواب میں ایک تفصیلی مکتوب ارسال کیا اور دونوں مسائل کا حل تجویز کیا ایک یہ کہ فریفین ایک دوسرے کو معاف کر دیں اور دوسرا یہ کہ بچیوں کو بھیرہ شریف بھیج دیا جائے آپ چاہتے تھے کہ جب تک مسجد کی تکمیل نہیں ہوگی پیر زادہ صاحب کا انگلینڈ سے آنا مناسب نہیں اس کے بعد جو کچھ ہوا خط میں مذکور نہیں پیر زادہ صاحب آج بھی یورپ میں مقیم ہیں اور ان ہی کی کوششوں سے جامعہ الکریم کی صورت میں ایک عظیم الشان تعلیمی ادارہ علم کی روشنی پھیلا رہا ہے شاید آپ کی نگاہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بصیرت سے مستقبل کے پردوں کے پیچھے دیکھ رہی تھی کہ یہ سب مخالفتیں، تلخیاں، ناراضیاں عارضی ہیں۔



عزیز گرامی مخدوم زادہ صاحب

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب ملا جس نے فریقین کی پوزیشن کو واضح کر دیا میری ناقص سمجھ میں یہی بہتر معلوم ہوتا ہے کہ پیرزادہ صاحب اور ان کے احباب کے درمیان ایک مرتبہ مصالحت کرادی جائے پیرزادہ صاحب بھی ان کو پہلی نگاہ سے دیکھیں اور وہ بھی ان کا حسب سابق احترام کریں کم از کم دو سال پیرزادہ صاحب وہاں رہیں تاکہ مسجد کی تعمیر کا منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچے اس کے بعد اگر وہ پاکستان واپس آنا چاہیں تو ان کو تمام احباب خوش دلی سے اجازت دے دیں پیرزادہ صاحب کے جو خدشات ہیں میرے نزدیک تو ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے پہلے بھی تو سارا انگلینڈ خوش آواز اور گانے والے مولویوں سے بھرا ہوا تھا کیا ان کی خوش آوازیوں پیرزادہ صاحب کے مقام کو کم کر سکیں علم و فضل اور معقولیت کا اپنا مقام ہے کوئی ان پڑھ خواہ کتنا خوش آواز ہو علم و فضل کی اہمیت کو کم نہیں کر سکتا بچیوں کی تعلیم کا معاملہ واقع توجہ طلب ہے اور پیرزادہ صاحب جیسا غیور باپ ہرگز یہ گوارہ نہیں کر سکتا کہ اس کی بچیاں ایسے ماحول میں پرورش پائیں اس سلسلہ میں میری گزارش یہ ہے کہ عزیز ی فاطمہ کو یہاں بھیج دیں ہماری بچیاں بھی اس کی ہم عمر ہیں وہ ان کے ساتھ پڑھنے جائے گی اور ان ہی کے ساتھ واپس آئے گی میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان کی بچی کو جو میری بچی ہے کوئی شکایت یا تکلیف نہیں ہوگی۔ دو سال کے بعد جب دوسری بچیاں بھی ذرا بڑی ہو جائیں گی تو پھر وہ بے شک پاکستان واپس آجائیں۔

اپنے رفقاء کے بارے میں انہوں نے جو فرمایا ہے درست ہے لیکن یہ عقدہ بھی لاینحل نہیں پیرزادہ صاحب ان کی لغزشوں کو دل سے معاف کر دیں اور انہیں بھی میں کہوں گا اور اگر آپ بھی فرمائیں کہ وہ اپنے دل کی کدورت کو دور کر دیں تو پھر وہی

محبتوں خلوص کا ماحول پیدا ہو سکتا ہے اور جب وہ ماحول عود کر آئے گا تو ذہنی ہم آہنگی بھی لوٹ آئے گی اور تبلیغی امور حسب سابق انجام پاتے رہیں گے۔ احباب کی طرف سے جن شکایتوں کا آپ نے ذکر فرمایا ہے وہ ایسی نہیں کہ جن کی بنا پر ہم اپنے اعتماد کو پارہ پارہ کر دیں اپنی سالہا سال کی محنت پر پانی پھیر دیں اور لوگوں کو مذاق اڑانے کا موقع فراہم کریں امید ہے وہ بھی ان امور کو اپنے دل سے نکال دیں گے اور حسب سابق پورے خلوص اور محبت کے ساتھ پیرزادہ صاحب سے تعاون کریں گے۔

اب یہ آپ کا فرض ہے کہ اپنی خداداد بصیرت اور حکمت عملی سے فریقین کے دلوں میں ایک دوسرے کے بارے میں جو کدورت ہے اس کا ازالہ فرمائیں تاکہ یہ مرکز قائم رہے اور آپ سب پہلے عزم اور جوش کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کو انجام دیتے رہیں۔

امید ہے کہ آپ اپنی مساعی سے اس عقدہ کو حل کریں گے ورنہ ناقابل تلافی نقصان کا اندیشہ ہے۔ قرآن کریم کی یہ آیت فریقین کے سامنے پیش فرمائیں

ولا تنازعوا فتفلسوا و تذبذبکم و اصبروا ان اللہ مع

الصبرین۔ (۱)

اس فقیر کی یہی رائے ہے کہ فریقین کے سامنے پیش کریں شاید ان کے دل میں بھی کچھ خیال پیدا ہو میں آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا۔

والسلام

مخلص محمد کرم شاہ

(۱) اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (سورۃ انفال: 46)

## شیخ محمد مصطفیٰ شملہی مصری کے نام

شیخ محمد مصطفیٰ شملہی جامعہ الازہر شریف کی مایہ ناز علمی شخصیت ہیں آپ کی فکر انگیز تحریریں مشرق و مغرب میں پڑھی جا رہی ہیں حضور ضیاء الامت تحصیل علم کے لئے جب ازہر گئے تو شیخ شملہی صاحب ازہر میں پڑھا رہے تھے آپ نے ان سے اصول فقہ کے اسباق پڑھے شیخ صاحب نے اپنے خطوط میں اپنے اس مایہ ناز شاگرد کے بارے بہت اچھے تاثرات کا اظہار کیا ہے مقالات ضیاء الامت کے مقدمہ میں آپ کے تاثرات ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں حضور ضیاء الامت کا اپنے استاد کے نام یہ خط عقیدت و محبت کا مرقع ہے یہ رمضان المبارک 1402 ہجری کا لکھا ہوا ہے ملاحظہ فرمائیے

20 رمضان المبارک 1402 ھ

الاستاذ الجلیل الفاضل الاعمی سیدی الشیخ محمد مصطفیٰ شملہی

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ

ارجو من فضل مولای الکریم ان یکون فضیلتکم متمتعا بالصحة و العافیة مسرور الحال بین اسرتکم و قریر العین بانجالکم الابرار انا تلمیذکم بین آلاف من الطلبة الذین ارتو و امن معین علمکم الفیاض و انا فخور بهذا لنسبة الشریفة. قبل سنتین دقت علی باب دارکم و کان قلبی فی غایة الاشتیاق الی لقاءکم. و کانت عیونی تنتظر

بفارغ الصبر الى ساعة يفتح بابكم وارى ذالك الوجه الصييح الذى  
 لم يزل ولا يزال منعكسا فى مرئى ذاكرتى ويزداد بهاء و ملاحه لكرام  
 لغداة و مر العشى و لكن من سوء حظى لم انل بغيتى لان قدوه  
 فضيلتكم من بيرورت الى القاهره قدتا خر لم ييرح قلبى متالما على  
 هذا الحرمان الى اليوم. انى ذاهب الى جنيف لاشتراك فى حفلة لجنة  
 الرقابة الشرعيه لدار المال الاسلام فى اغسطس. اربدان استقل هذا  
 الفرصة و اسافر اولاً من اسلام آباد الى القاهره ثم بعد القيادة هنالك  
 بضعة ايام اغافر للجنيف.

ارجو من الله تعالى ان اكون سعيدا فى هذه المدة و اتشرف  
 بزيارتكم الكريم يكون نزولى بمطار القاهره الثامن من شهر اغسطس  
 ان اشاء الله تعالى تقبلوا من خادمكم اسنى آيات التقدير و الاحترام  
 والسلام عليكم ورحمة الله

تلمیذ تم

محمد کرم شاہ

عمید دارالعلوم محمدیہ غوثیہ

بھیرہ پاکستان

ترجمہ: استاد جلیل اور فاضل نبیل سیدی شیخ محمد مصطفیٰ شبلی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

مجھے اپنے مولائے کریم کے فضل و کرم سے امید ہے کہ آپ حضور بخیر و عافیت اپنے  
 اہل خانہ میں خوش و خرم زندگی گزار رہے ہوں گے اور اپنی نیک اولاد سے آنکھوں کو ٹھنڈا

کر رہے ہوں گے۔

میں آپ کے ان ہزاروں طلبہ میں سے ایک ہوں جو آپ کے چشمہ علم و فیض سے سیراب ہوئے مجھے اس معزز نسبت پر فخر ہے میں نے دو سال قبل آپ کے گھر کے دروازہ پر دستک دی میرا دل آپ کی ملاقات کے لئے بہت مشتاق تھا میری آنکھیں بے تابی سے اس لمحے کا انتظار کر رہی تھیں کہ آپ کا دروازہ کھلے اور میں اس خوبصورت چہرے کو دیکھوں جو ہمیشہ میری یادوں کے آئینہ پر منعکس رہا اور رہے گا اور زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی خوبصورتی اور چمک میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مگر میری بد قسمتی میری امید بر نہ آئی کیونکہ آپ کی بیروت سے قاہرہ تشریف آوری میں تاخیر ہو گئی تھی میرا دل اس محرومی پر آج تک غمگین ہے میں اگست میں عالمی دارالمدال اسلامی کی مذہبی مجلس مشاورت کے اجلاس میں شرکت کیلئے جینوا جا رہا ہوں میں چاہتا ہوں اس موقع سے فائدہ اٹھاؤں پہلے اسلام آباد سے قاہرہ پہنچوں پھر چند دن وہاں قیام کر کے جینوا روانہ ہو جاؤں۔

اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ اس مرتبہ مجھے خوش قسمتی نصیب ہوگی اور آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ 8 اگست کو قاہرہ ایئرپورٹ پر اتروں گا۔ اپنے اس خادم کی طرف سے حد درجہ عزت اور احترام قبول فرمائیے

السلام وعلیکم رحمۃ اللہ

آپ کا شاگرد: محمد کرم شاہ

پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ پاکستان

علامہ عبدالرسول ارشد کے نام

ادارہ ضیاء القرآن روز بروز تری کی منازل طے کر رہا تھا ارشد صاحب تحقیق اور تدریس کے میدان کے آدمی تھے چاہتے تھے کہ اس میدان میں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں انہوں نے سب تفصیلات حضور ضیاء الامت سے عرض کیں پیر صاحب کے نزدیک بھی تدریسی اور تحقیقی کام بے حد اہم تھا اور عبدالرسول ارشد صاحب جیسے باصلاحیت نوجوان کو ایک جمع دو برابر تین کا پابند کرنا کسی صورت مناسب نہ تھا آپ نے خوش دلی سے ارشد صاحب کو اجازت دے دی مگر اس انداز سے کہ رہنے یا نہ جانے میں ان کا اپنا اختیار ہو آپ نے اس سلسلہ میں کسی موزوں آدمی سے بات کی اور عبدالرسول ارشد صاحب کو یہ والا نامہ تحریر فرمایا۔

عزیز القدر مولانا ارشد صاحب

(واضح رہے ارشد صاحب نے حضور ضیاء الامت سے گزارش کی کسی اور شخص کو اتنے بڑے ادارے کا منیجر بنانا مناسب نہیں بہتری اسی میں ہے کہ اس کام کے لئے ہمارا اپنا آدمی ہو جو پوری توجہ اور خلوص سے اس انجام دے بڑی سوچ بچار کے بعد ارشد صاحب نے حاجی حفیظ ابرکات شاہ کا نام پیش کیا حضور ضیاء الامت نے کچھ رد و کد کے بعد ان کی اس تجویز کو منظور کر لیا یوں اس وقت سے لیکر تا حال حاجی صاحب ادارہ کے جنرل منیجر چلے آ رہے ہیں۔

22/1/81

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میلا د شریف پر آپ آئے مصروفیت کے باعث کوئی گفتگو نہ ہو سکی آپ کو یاد ہو گا کہ

چھپائی دفعہ میں نے آپ کے ساتھ ضیاء القرآن کے دفتر میں ملاقات کی تھی اور آپ کی رائے دریافت کی تھی آپ نے فیصلہ کن انداز میں یہی کہا تھا کہ آپ کو فارغ کر دیا جائے کیونکہ جو صلاحیتیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخشی ہیں اور جو منگلیں آپ کے سامنے ہیں یہاں رہ کر ان کی تکمیل نہیں ہو سکتی مجھے کیونکہ آپ کی ترقی اور آپ کی بلندی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے اس لئے میں نے آپ کی رائے سے اتفاق کیا اگرچہ یہ جدائی مجھے شاق ہے اس کے بعد میں نے مناسب آدمی (ا) کی تلاش شروع کی بحمدہ تعالیٰ ایک موزوں آدمی دستیاب ہو گیا ہے اب آپ کو یہ عریضہ اس لئے لکھ رہا ہوں کہ اگر آپ اپنے اسی فیصلہ پر قائم ہیں تو پھر 10 فروری 1984ء تک اس آدمی کو آپ کے پاس بھیج دیا جائے اور اگر اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کے لئے تیار ہیں تو پھر بھی مطلع فرمائیں تاکہ اس شخص کو بروقت خبردار کیا جائے۔

میرے اور آپ کے درمیان کسی قسم کا تکلف حائل نہیں ہونا چاہیے میری نگاہوں میں امین الحسنات اور عبدالرسول میں کوئی فرق نہیں بلکہ کئی پہلوؤں سے آپ عزیز تر ہیں جو اب سے جلدی مطلع کریں۔

کیا پانچویں جلد انگلینڈ بھیج دی گئی ہے اور بل میں ان کی پیشگی رقم آپ نے منہا کر لی

ہے۔

والسلام

دعا گو محمد کرم شاہ

صوفی جلال الدین کے نام

صوفی جلال الدین کے نام 11.5.81ء کا ایک مکتوب

ملاحظہ ہو صوفی صاحب نے اس کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا ”ہمارے ایک ساتھی محمد عباس کو شادی کے دس سال کا عرصہ بیت چکا تھا لیکن اولاد سے محروم تھے انہوں نے قبلہ پیر صاحب سے دعا کروائی اللہ کریم نے اس دعا کو شرف قبولیت بخشا ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ اس خوشی کے موقع پر بندہ نے پیر صاحب کی خدمت میں عریضہ تحریر کیا آپ بہت خوش ہوئے اور مبارکباد دی بندہ کو حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب کی سعودیہ میں رہائش کا پتہ درکار تھا اور اس بارے عرض کیا تو جواب میں آپ نے یہ خط تحریر کیا۔

محبت و مکرم جناب جلال دین صاحب

11/5/81 بھیرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب جس پر دو اپریل کی تاریخ ثبت ہے آج پڑھنے کا موقع ملا اس لئے جواب تاخیر سے دے رہا ہوں معذرت چاہتا ہوں۔

محمد عباس کے ہاں فرزند کی ولادت کی خبر پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کیا جس نے بندہ نوازی فرماتے ہوئے ہماری عاجزانہ دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشا اس کریم و رحیم سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اس نعمت عظمیٰ سے مالا مال فرمائے اور ہماری دلی مسرت پوری ہو۔ آمین ثم آمین

عزیز کیلئے تعویذ ارسال ہے مڑھا کر اس کے گلے میں ڈالیں

آپ اور آپ کے اہل خانہ یہ وظیفہ معمول رکھیں



صبح کی سنتوں کے بعد اور فرضوں سے پہلے گیارہ مرتبہ درود پاک اکتالیس مرتبہ احمد شریف پڑھ کر دعا مانگیں اور پھر فرض ادا کریں خدا نخواستہ اگر دیر سے آنکھ کھلے تو یہ وظیفہ پڑھنے میں جماعت یا نماز قضا ہونے کا اندیشہ موجود ہو تو پہلے فرض پڑھیں اس کے بعد وظیفہ

محترم لال دین صاحب ان کے اہل خانہ سب کو سلام مسنون

صوفی محمد اشرف صاحب کے ذریعہ دارالعلوم کے پمفلٹ بھیجے تھے امید ہے مل گئے

ہوں گے اور ان پر کام بھی ہو رہا ہوگا

جملہ احباب کی خدمت میں نام بنام تسلیمات

والسلام

دعا گو، محمد کرم شاہ

السید محمد امین الحسنات شاہ صاحب C/O السید محمد فیض الحسن شاہ پوسٹ بکس نمبر

1603 مکہ مکرمہ سعودی عرب

## پیر مختار احمد ضیاء کے نام

1981ء میں حضور ضیاء الامت نے حج بیت اللہ ادا کیا اور

جدہ سے مختار احمد ضیاء کے نام محبت بھرا یہ مکتوب تحریر فرمایا مرشد کا

اپنے مرید کے لئے استاد کا اپنے شاگرد کے لئے باپ کا اپنے بیٹے

کے لئے ایسے جذبات کا اظہار اس کی خوش قسمتی ہی کہا جاسکتا ہے

اس خط پر کیا تبصرہ کروں دل کو دل سے راہ ہوتی ہے آگ نہ سلگے تو

دھواں کہاں اٹھتا ہے۔

خط ملاحظہ کیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جدہ 3/11/71

عزیز ارجمند ضیاء صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے مقدس گھر کی زیارت اور بارگاہ حبیب ﷺ کی آستانہ بوسی کی سعادت سے مشرف فرمایا ہے الحمد للہ الف الف مرہ و الصلوٰۃ و السلام علی سیدنا رسول اللہ مالا تعد ولا تحصى

تقریباً ہر مقام پر آپ کی من موہنی یاد عنا گر رہی سب کے لئے دعائیں کرنا اس احقر کا وظیفہ ہے لیکن جب زبان پر آپ کا نام آتا تو ایک جذبات کی لہری اٹھتی اور آپ کے نام کے آگے پیچھے کئی القابات کا اضافہ ہو جاتا اللہ تعالیٰ آپ کے اس جذبہ محبت و وفا کو ہمیشہ قائم رکھے اور روز محشر بھی ان پاکیزہ جذبات سے سرشار اپنے محبوب کریم ﷺ کے قدموں پر اکٹھے ہوں آمین

دارالمال اسلامی کی مینٹنگ میں شرکت کیلئے آج ڈیڑھ بجے جنیوا جا رہا ہوں 7/11 کورات کے وقت پھر جدہ آؤں گا اور 10/11 کو پونے بارہ بجے رات روانہ ہو کر صبح سویرے کراچی پہنچیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ وہاں سے پھر بھیرہ کے لئے روانگی ہوگی۔

حرم شریف مکہ مکرمہ میں چودھری عبدالرسول صاحب سے ملاقات ہوئی انہوں نے آپ کے تذکار جمیل سے دل کو مسرور کر دیا اور میں اپنے رب کریم کی اس عنایت کا شکر ادا کرتا رہا جس نے میرے جیسے پر تقصیر کا تعلق آپ جیسی باکمال اور پیاری ہستیوں کے ساتھ قائم کر دیا ہے اپنے جملہ احباب کی خدمت میں تسلیمات عرض کریں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## مولانا ارشد جمیل کے نام

مولانا ارشد جمیل 1980ء میں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف سے فارغ ہوئے آپ کا تعلق میرپور آزاد کشمیر سے ہے سٹاکٹن برطانیہ میں حضور ضیاء الامت کے ارادت مندوں کا ایک وسیع حلقہ ہے دینی خدمات کے لئے انہیں پڑھی لکھی شخصیت کی ضرورت محسوس ہوئی تو انہوں نے اس مقصد کے لئے جمیل صاحب کو خط لکھا مگر براہ راست نہیں بلکہ حضور ضیاء الامت کی وساطت سے آپ نے منظوری دیتے ہوئے 18/12/81ء کو یہ نوازش نامہ تحریر کیا۔

عزیز مکرم حافظ صاحب

18/12/81

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سٹاکٹن سے وہاں کی کمیٹی نے آپ کے لئے خط لکھا جو آپ کو بھیج رہا ہوں اس کے مطابق آپ انہیں جواب دیں اور جو چیزیں بھیجنے کا انہوں نے کہا ہے وہ انہیں بعجلت تمام بھیج دیں۔

اللہ تعالیٰ جہاں بھی آپ رہیں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔  
اپنے محترم والد صاحب اور اعجاز صاحب کو سلام مسنون

والسلام  
مخلص محمد کرم شاہ

بھیرہ

## علامہ عبدالرسول ارشد کے نام

جیسا کہ گزشتہ صفحات میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ جب حضور ضیاء الامت نے ادارہ ضیاء القرآن کا قیام عمل میں لانا چاہا تو آپ کی نظر انتخاب عبدالرسول ارشد پر پڑی آپ کے صرف ایک خط پر ارشد صاحب نے سرکاری نوکری کو خیر باد کہا اور ادارہ ضیاء القرآن کو رو بہ ترقی کرنے کے لئے خون پسینہ ایک کر دیا فنڈز کی کمی کا تہوں کی بے مروتی اپنوں اور غیروں کی کٹختیاں بجا تھیں مگر یہ مرد درویش ناممکن کو ممکن بنانے کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے تھا۔ ارشد صاحب کی محنت شاقہ رنگ لائی اور ادارہ اپنی ساکھ بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ تفسیر ضیاء القرآن زیور طبع سے آراستہ ہو کر مارکیٹ میں آچکی تھی کئی دیگر کتابیں بھی چھپ چکی تھیں۔ ایک سلسلہ چل نکلا تھا مگر ارشد صاحب تحریر کے میدان میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوانا چاہتے تھے اس لئے اجازت چاہی پیر صاحب نے ضیاء القرآن پبلی کیشنز کے لئے ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے شکر پے اور سبکدوشی کا یہ خط تحریر فرمایا۔

الاعزاز ارشد عزیزم مولانا عبدالرسول صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ نے ضیاء القرآن پبلی کیشنز کو مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے جو مخلصانہ خدمات انجام دی ہیں اس کے لئے فقیر ممنون ہے اور ہمیشہ دست بدعا رہے گا اللہ تعالیٰ آپ کو مدارج عالیہ پر فائز فرمائے اور ہمارا یہ قلبی اور روحانی رشتہ تا ابد برقرار رہے، آمین آپ کی خواہش کے مطابق آپ کو ضیاء القرآن پبلی کیشنز کی ذمہ داریوں سے 31/12/81 کو سبکدوش کیا جاتا ہے آپ اپنا چارج عزیزم محمد حفیظ البرکات شاہ کے حوالے کر دیں۔

عزیز حافظ احسان احمد کو سلام مسنون

والسلام

مخلص محمد کرم شاہ

سجادہ نشین بھیرہ

وصدر ضیاء القرآن پبلی کیشنز

## صوفی جلال دین کے نام

صوفی جلال دین صاحب جن کا تعارف پہلے گزر چکا ہے ضیاء القرآن پبلی کیشنز کے شراکت دار ہیں اس ادارے کو قانونی شکل دینے کے لئے مختلف تجاویز دی گئیں مجوزہ تجاویز حصہ داران کو پیش کی گئیں چونکہ ان کے اختیار کرنے سے قول و فعل میں تضاد پیدا ہوتا تھا اس لئے آپ نے انہیں اختیار کرنا گوارا نہ کیا کوئی ادارہ مالی لحاظ سے جتنا بھی مضبوط ہو چہئے اسے پھر بھی حصہ

داروں کی ضرورت رہتی ہے حضور ضیاء الامت نے جس تجویز کو پسند کیا اور قابل عمل سمجھا اسے عملی جامہ پہنانے سے شراکت دار اپنی رقوم واپس لے سکتے تھے جبکہ ادارہ ابتدائی سالوں میں اس کا متحمل بھی نہیں تھا مگر آپ نے یہ کڑا فیصلہ کیا اور دین کا درد رکھنے والے احباب نے نتائج و عواقب سے بے نیاز ہو کر آپ کا ساتھ دیا اس سلسلہ کا ایک تفصیلی خط صوفی صاحب کے نام ملاحظہ فرمائیں

مکرم و محترم جناب الحاج جلال دین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ بمع اہل خانہ اور برادران بخیر و عافیت ہوں گے یہ عریضہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز کے بارے میں تحریر کر رہا ہوں میرا یہ خیال ہے کہ اسے ایک ٹرسٹ کی شکل دیدی جائے تاکہ انکم ٹیکس وغیرہ کی الجھنوں سے نجات مل جائے اس کی تفصیلی وجوہات دوسرے خط میں رقم ہیں جو لف ہیں۔

31/12/81 تک حسابات مکمل کر دیئے گئے ہیں ناروے کے جن احباب نے حصص خریدے ہیں۔ ان کے اسماء اور منافع کی رقم وغیرہ آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ آپ ان سب کو بلا کر وہ دوسرا خط جس میں تفصیلی حالات لکھے گئے ہیں ان کو سنائیں اور مشورہ کے بعد ان کی رائے سے ہمیں آگاہ کریں جو حضرات وقف کی صورت میں بھی پبلی کیشنز میں بطور ممبر رہنا چاہتے ہیں ان کے نام بھی تجویز فرمائیں اور جو لوگ اپنے سارے حصے یا کچھ حصے واپس لینا چاہتے ہیں ان کے نام بھی تحریر کریں تاکہ ان کو ان کے حصص بمع نفع واپس کرنے کا انتظام کیا جائے

اس طرح کا ایک خط مسکین صاحب کو بھی لکھ رہا ہوں تاکہ جو حصہ داران ان سے بے

تکلف ہیں وہ ان سے مشورہ کر کے مجھے آگاہ کر دیں گے۔

والسلام

مخلص محمد کرم شاہ

ادارہ ضیاء القرآن کے حصہ داران کے نام مشترکہ خط

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

بھیرہ، ضلع سرگودھا

مکرم و محترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز بفضلہ تعالیٰ تمام لوازمات کی گرانی کے باوجود ترقی کی راہ پر گامزن ہے اللہ تعالیٰ کی تائید سے پر امید ہیں کہ یہ ادارہ ملت اسلامیہ کے اذہان و قلوب کی تربیت اور افزائش کے لئے سنگ میل کی حیثیت اختیار کرے گا اس ادارہ کو قانونی شکل دینے کے لئے ملک کے مشہور ادارہ نعیم اینڈ کمپنی سے رجوع کیا کئی بار میں نے خود لاہور جا کر اس کے ڈائریکٹر صاحب سے اس مسئلہ پر گفتگو کی اس نے اس کے لئے مختلف صورتیں بتائیں۔

1 - آپ اس کو رجسٹرڈ کرائیں۔

اس میں ہمارے لئے مشکل یہ تھی کہ رجسٹریشن میں زیادہ سے زیادہ انیس آدمی شریک ہو سکتے ہیں اس میں زیادہ کی شرکت نہیں ہو سکتی اب اگر ہم اس کو رجسٹرڈ کرواتے ہیں تو رجسٹریشن کے لئے جو درخواست دیں گے اس میں صرف انیس آدمیوں کے نام درج کر سکتے ہیں بے شک اس طرح وہ نفع انہی آدمیوں میں تقسیم ہو جائے گا اور انکم ٹیکس میں کافی تخفیف ہو جائیگی لیکن ہمارے لئے مشکل امر یہ ہے کہ جس ادارہ کے حصہ داروں

کی تعداد اڑھائی سو کے قریب ہو ان کی ساری عطا کردہ رقوم صرف انہی آدمیوں کے نام منتقل ہو جائے گی اس طرح ان تمام حصہ داروں سے صرف انیس آدمیوں کو قانونی تحفظ میسر ہوگا باقی حصہ داران ادارہ کی انتظامیہ کے رحم و کرم پر ہوں گے۔ نیز اس طرح ہمیں دو حساب رکھنا پڑیں گے ایک وہ حساب جو محکمہ انکم ٹیکس کو پیش کیا جائے گا اور اس میں تمام ملکیت انیس افراد کی ہوگی اور دوسرا وہ حساب جو ہمیں پرائیویٹ طور پر رکھنا ہوگا میں جب تک زندہ ہوں مجھے اللہ تعالیٰ کی حسن توفیق سے امید ہے کہ حسابات میں ایک پائی بھر کا ہیر پھیر نہیں ہوگا لیکن اس زندگی کا کیا بھروسہ ہے اور یہ ادارہ اس لئے تو نہیں بنایا کہ ایک شخص کی زندگی تک اس نے مصروف کار رہنا ہے بلکہ اس کا مقصد تو توفیقہ تعالیٰ صدیاں کاروان ملت کی راہ میں چراغ روشن کرنا ہے تاکہ وہ سلامتی سے اپنی منزل تک رواں دواں رہے۔ نیز یہ بات میرے مزاج کے سخت خلاف ہے کہ ہمارے ادارہ کے دو حساب ہوں گویا رجسٹریشن کی صورت میں ہمیں ان مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا اس لئے میرے نزدیک یہ راستہ نہ محفوظ ہے نہ اطمینان بخش۔

2 - آپ اسے لمیٹڈ کمپنی بنائیں۔

اس کی پھر دو صورتیں ہیں۔

i- ایک پرائیویٹ لمیٹڈ جس میں زیادہ سے زیادہ پچاس آدمی حصہ دار بن سکتے ہیں اس صورت میں وہی صورتحال ہمارے سامنے آجاتی ہے جس کا ذکر رجسٹریشن کی صورت میں کیا جا چکا ہے۔

ii- اس میں حصہ داروں کی لامحدود تعداد شریک ہو سکتی ہے لیکن انکم ٹیکس کی شرح بہت زیادہ ہے ہمارے لئے یہ صورت بھی متعدد وجوہ کی بنا پر ناقابل قبول ہے۔

اس کے علاوہ میں نے دریافت کیا جو پچاس فیصد نفع ہم تبلیغی مقاصد کے لئے مختص



کریں گے وہ تو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہوگا تو انہوں نے بتایا کہ تمام نفع پر انکم ٹیکس ادا کرنا ہو گا۔

iii- تیسری صورت ہمارے سامنے یہ پیش کی کہ آپ ان جھمیلوں سے بچنے کے لئے اور اپنے ادارہ کو انکم ٹیکس کے قلم کی ترک نازیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے اس کو ٹرسٹ (وقف) میں تبدیل کر دیں اور آپ دلجمعی کے ساتھ اپنا کام کرتے چلے جائیں۔ اس کی پھر دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ ہم حکومت کے سامنے تو اس ادارہ کو وقف کے طور پر پیش کریں گے اپنی جگہ الگ حساب بھی رکھیں گے جس میں ہر حصہ دار کا نفع و نقصان کی تفصیلات درج ہوں۔

ہم نے اس طریقہ کار پر کئی ماہ تک غور و خوض کیا اور بعض دفعہ یہ خیال بھی آیا کہ ہمیں یہ طریقہ اپنالینا چاہیے اس طرح محکمہ انکم ٹیکس کی زیادتیوں سے محفوظ ہو کر اپنے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے کام کرتے رہیں مگر اس میں پھر یہ خیال پریشان کرنے لگا کہ جب اس کام کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہے تو پھر ظاہر و باطن میں تضاد کیسے گوارا ہو سکتا ہے۔ اب آخری صورت ہمارے سامنے یہ ہے کہ ہم اس کو وقف کی شکل دیدیں اور اپنے تمام شرکاء کو خط لکھ کر حقیقت حال سے آگاہ کریں اور پھر ان کی مرضی پر اس بات کو چھوڑ دیں کہ وہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز میں حصہ دار رہنا چاہتے ہیں یا نہیں اگر وہ یہ فیصلہ کریں کہ وہ سارے یا کچھ حصے واپس لینا چاہتے ہیں تو ہم معراج تک حساب کے مطابق اصل بمع نفع ان کو واپس کر دیں گے اگر وہ یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم اس ٹرسٹ میں شریک رہنا چاہتے ہیں اور اپنی یہ رقم دین کی خدمت کے لئے وقف کرتے ہیں تو پھر بفضلہ تعالیٰ ہماری تمام دشواریاں دور ہو جائیں گی اور بڑے اطمینان سے اس مشن کو وسعت دے سکیں گے اور آگے بڑھ سکیں گے ممکن ہے کسی بھائی کے دل میں یہ خیال آئے کہ اب جبکہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کے قابل ہو گیا ہے اس لئے اس قسم کی باتیں کی جا رہی ہیں تو اس کے بارے میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس قسم کا کوئی غلط خیال اس ناچیز کے ذہن و قلب کے کسی گوشہ میں نہیں ہے۔

ابھی ہم نے قطعی فیصلہ نہیں کیا ساری امکانی صورتیں ان کے فوائد و نقصانات کے ساتھ آپ کے سامنے رکھ دی ہیں اب جس طرح آپ مشورہ دیں گے اور یقیناً وہ صاحب مشورہ ہو گا ہم اس پر عمل کرنے کی جدوجہد جاری رکھیں گے مجھے آپ کے جواب کا شدت سے انتظار ہے۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## سید زاہد صدیق شاہ کے نام

سید زاہد صدیق یعنی کشتہ خنجر تسلیم، اسیر زلفہائے عنبریں ایک جوان رعنا، مرشد کے عشق میں از خود رفتہ و سرمست، آنکھوں میں عشق کی روشنی، گلے میں غلامی کا طوق، سر بلند اتنے کہ دنیا نظر اٹھا کر دیکھے اور عاجزی اس قدر کہ نظریں زمین سے نہ اٹھیں۔ دیکھے تو مرشد کا گمان ہوئے تو مرشد کی بات کریں، صرف انہی کو سوچے۔ انہی کو دیکھے زندگی بھران کے غلاموں کی غلامی کی۔ یوں سروری و سرداری کا تاج سر پر سجاد نیا بوکن شریف جھرنوں کی آواز سننے نہیں جاتی۔ وادی گل و گلزار دیکھنے نہیں جاتی سرفلک پہاڑوں کا نظارہ نہیں کرتی جو جاتے ہیں ایک فقیر کو دیکھنے جاتے ہیں جو

اپنے پیر کی باتیں کرتا ہے اپنے پیر کو سوچتا ہے کہتے ہیں کہ پیر پٹھان کا وصال ہو چکا تھا خواجہ شمس الدین سیالوی تو نسہ شریف گئے فنا فی الشیخ تھے تلاب پر وضو کرنے بیٹھے لوگوں نے دیکھا بھاگ کر لنگر شریف گئے اور صاحب سجادہ سے کہنے لگے پیر پٹھان زندہ ہیں ہم ابھی ابھی تلاب پر نہیں وضو کرتا دیکھ کر آئے ہیں صاحب سجادہ مسکرا کر کہنے لگے سیال شریف سے مولوی صاحب آئے ہوئے ہیں یہاں بھی وہی صورت ہے دیکھنے والوں کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ بوکن شریف کا فقیر نہیں پیر محمد کرم شاہ ہے۔

بوکن شریف گجرات سے تھوڑے فاصلے پر بھمبر روڈ پر واقع ایک دیہات ہے شاہ صاحب نے جب کام کا آغاز کیا اور دارالعلوم کی تعمیر کے لئے نقشہ حضور ضیاء الامت کی خدمت میں بھیجا آپ بہت خوش ہوئے شاہ صاحب کو دعائیں دیں اور 31 مارچ 1982ء کو یہ مختصر سا گرامی نامہ ارسال فرمایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دارالعلوم ضیاء القرآن سعید آباد بوکن شریف کا یہ نقشہ بڑا دیدہ زیب روح پرور اور دل افروز ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرّم ﷺ کے طفیل اسے جلد پایہ تکمیل تک پہنچائے اور اسے تابدا اپنے دین متین کا مرکز بنائے رکھے اور عزیز القدر سید زاہد صدیق صاحب کی اس خدمت جلیلہ کو شرف قبول سے نوازے، امین

خاکسار

محمد کرم شاہ

6 جمادی الثانی 1402

31 مارچ 1982

## صوفی عبدالقادر کے نام

صوفی عبدالقادر نے پہلے بھی ایک عریضہ لکھا تھا کہ مجھے پیسوں کی از حد ضرورت ہے اب پھر انہیں رقم کی ضرورت پیش آئی تو حضور پیر صاحب کی خدمت میں عرضہ بھیجا۔

ادارہ ضیاء القرآن اب مالی اعتبار سے مضبوط ہو چکا تھا صوفی صاحب کی مجبوریوں کا لحاظ رکھتے ہوئے پیر صاحب نے یہ فیصلہ فرمایا کہ انہیں بالاقساط اصل زر بمعہ نفع بھیج دیا جائے چونکہ صوفی صاحب نے اس وقت ادارہ کے حصص خریدے تھے جب اس کار خیر میں سرمایہ کاری کرنے کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ اندیشے ہی اندیشے تھے اس لئے پیر صاحب نے اس ایثار و قربانی پر صوفی صاحب کا شکر یہ ادا کیا۔

محترم و مکرم صوفی عبدالقادر صاحب

بھیرہ

8/4/82

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب گرامی نامہ موصول ہوا یہ پڑھ کر بڑی کوفت ہوئی کہ کئی ماہ سے آپ کی صحت ناساز ہے دعا ہے کہ ثنائی و کریم آپ کو شفا کاملہ عاجلہ ارزانی فرمائے آمین ثم آمین

نیوا القرآن پبلی کیشنز کے بارے میں آپ کا فیصلہ ہمیں منظور ہے آپ کے تمام حصص بمعہ آپ کی خدمت میں بھیج دیئے جائیں گے۔ کیونکہ یک مشت اتنی رقم نکالنا ذرا مشکل ہے اس لئے ادائیگی بلا قسط کریں گے۔

درحقیقت اس ادارہ کے بانی اور موسس آپ ہیں وہ گھڑی آپ کو یاد ہوگی جب نیاقت آباد کے قریب اڈانس پر ہم نے ایک اشاعتی ادارہ کے قیام کے بارے میں صلاح و مشورہ کیا تھا اس لئے جب تک یہ ادارہ قائم رہے گا اس کا ثواب آپ کے نامہ عمل میں لکھا جائے گا اور آپ کو ہمیشہ شکر یہ کے ساتھ یاد کیا جائے گا امید ہے کہ آپ اس ادارہ کی کامیابی کیلئے دست بدعا رہیں گے

والسلام

مخلص محمد کرم شاہ

سجادہ نشین بھیرہ ضلع سرگودھا

## علامہ ریاض محمود کے نام

ریاض محمود صاحب کی طرف سے ایک خط آیا انہوں نے کار کے بارے بات کی شاید وہ قبلہ پیر صاحب سے پرانی کار خریدنے کے متمنی تھے ریاض محمود صاحب کے بھانجے غلام محی الدین جوان دنوں بھیرہ ٹریف میں زیر تعلیم تھے پیر صاحب نے تمام تفصیلات سے انہیں آگاہ کر دیا اور جواب میں ریاض محمود صاحب کو یہ نوازش نامہ ارسال فرمایا۔

اسلام آباد

31/05/82

الاعزاز شد مخدومی زادہ صاحب

ریاض محمود کے جد امجد حضرت مولانا غلام محمود رحمۃ اللہ حضرت قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ہیں اس مناسبت سے آپ انہیں مخدومی زادہ لکھ رہے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب گرامی باعث صدمسرت ہوا الحمد للہ آپ اپنی تبلیغ مساعی میں سرگرم عمل ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دین کی ٹھوس اور نتیجہ خیز خدمات کی توفیق ارزانی فرمائے آمین ثم آمین

کار کے بارے میں مفصل طور پر عزیزم غلام محی الدین صاحب کو بتا دیا ہے امید ہے انہوں نے آپ کو مطلع کر دیا ہوگا

یہاں ہر طرح خیریت ہے

آج انڈونیشیا کے سرکاری دورے پر جا رہا ہوں دعا فرمائیں کہ طویل سفر خیریت و عافیت سے مکمل ہو

بارہ جون تک واپسی ہوگی

تمام احباب کی خدمت میں تسلیمات و دعوات

مخلص

محمد کرم شاہ

علامہ عبدالرسول ارشد کے نام

ارشاد صاحب چاہتے تھے وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے ملک سے باہر کا سفر اختیار کریں گے مگر اس کے انتظامات جلدی نہیں ہو سکتے تھے گورنمنٹ انبالہ مسلم کالج سرگودھا کے پرنسپل نے حضور ضیاء الامت سے رابطہ کیا اور کالج کے لئے لیکچرار مانگا پیر صاحب کی نظر التفات عبدالرسول ارشد پر پڑی اس بار نے لکھا گیا ایک خط

ملاحظہ کیجئے

786

3/1/82

عزیز محترم مولانا ارشد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ بمعہ اہل خانہ بخیریت ہوں گے پچھلے دنوں گورنمنٹ انبالہ مسلم کالج سرگودھا کے پرنسپل صاحب کا پیغام آیا تھا کہ انہیں کالج میں لیکچرار کی ضرورت ہے اگر ہمارے پاس کوئی آدمی ہو تو بھیجیں۔

مجھے آپ کا خیال آیا کہ جب تک ازہر یا ریاض یونیورسٹی کا انتظام نہیں ہوتا فارغ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں آپ اس کالج میں فرائض سرانجام دیں اللہ تعالیٰ کوئی بہتر انتظام فرمائے گا

اپنی سندات کی فونو کا پیاں ہمراہ لیتے آئیں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## علامہ تاج الدین الازہری کے نام

مولانا تاج الدین صاحب جامعہ ازہر کے فارغ التحصیل ہیں علم حدیث پر خاص دسترس رکھتے ہیں نہایت سادہ طبیعت کے مالک ہیں مسلکی اختلافات کے باوجود حضور ضیاء الامت کے ان سے اچھے تعلقات تھے وہ چاہتے تھے کہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں تدریسی خدمات سرانجام دیں چونکہ پیر صاحب یونیورسٹی کے ٹرٹی تھے اس لئے انہوں نے آپ سے اس سلسلہ میں بات کی اپنے جامعہ کے حالات سے آگاہ کرتے ہوئے ان کے نام خط تحریر کیا۔

تاریخ ارسال

4/10/82

مکرمی جناب مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی پر لطف رفاقت میں جو لمحے گزرے ان کی یاد ہمیشہ تازہ رہے گی مسافروں کے ساتھ آپ کی یہ مروت، خلوص اور ایثار قابل صد ستائش ہے میں آپ کا اور جملہ احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں

آپ کا گرامی نامہ میں نے سیکرٹری صاحب کو پہنچا دیا تھا اور ڈاکٹر ہالے پوتا صاحب سے بالمشافہ آپ کی ملاقات کا ذکر بھی کیا تھا۔

جب میں گیا اس وقت بروہی صاحب اسلامی یونیورسٹی کے ریکٹر تھے اور ڈاکٹر بلوچ



صاحب اس کے وائس چانسلر تھے ان دونوں کے ساتھ میرے ذاتی قریبی مراسم تھے خیال تھا میں آپ کی کچھ خدمت بجالاسکوں گا لیکن واپسی پر معلوم ہوا کہ دونوں صاحبان یونیورسٹی کو الوداع کر چکے ہیں اور سعودی عرب کے ڈاکٹر سعد الرشید یونیورسٹی کے نئے چانسلر مقرر ہوئے ہیں ابھی ان سے راہ و رسم نہیں ہے خدا کرے جلدی کوئی صورت نکل آئے کہ آپ اپنے وطن واپس تشریف لا کر اپنی بے نظیر صلاحیتوں سے نونہالان قوم کی تربیت کر سکیں

محترم قاری خلیل الرحمن صاحب، محترم خان احمد جان صاحب و دیگر عملہ احباب کو  
سلام مسنون

والسلام

محمد کرم شاہ

## ارشاد فاروقی کے نام

فاروقی صاحب کا تعلق گوجرانوالہ سے ہے حضور ضیاء الامت سے نسبت ارادت ہے ایک عریضہ میں انہوں نے ناسازی طبع کا ذکر کیا پیر صاحب نے وظیفہ کی تلقین کی انہوں نے دوبارہ عریضہ لکھا اور پھر اسی پریشانی کا تذکرہ کیا آپ نے جواب میں یہ مختصر سا خط تحریر فرمایا اور اسی وظیفہ کو جاری رکھنے کی تلقین کی یاد رہے حضور ضیاء الامت سکون قلب کے لئے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کا وظیفہ فرمایا کرتے تھے اور حدیث مبارکہ کے حوالے سے بتایا کرتے تھے کہ یہ وظیفہ ننانوے بیماریوں کا علاج ہے اور ان میں

سب سے چھوٹی بیماری ”الھم“ یعنی دل کی بے چینی ہے۔

786

12/11/82

مکرم و محترم محمد ارشد صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

آپ کا تفصیلی خط ملا آپ حسب سابق وظیفہ جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنا خصوصی کرم فرمائے گا اور آپ کی طبیعت پر سکون ہو جائے گی  
انشاء اللہ جب کبھی گوجرانوالہ آنا ہوا تو آپ کے ہاں آؤں گا۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## ارشد فاروقی کے نام

ارشد فاروقی کے نام ایک اور خط جو ان کے بھائی کی شادی کے موقع پر دعوت نامہ کے جواب میں لکھا گیا مالدیپ کے دورہ کی وجہ سے آپ شادی میں شامل نہ ہو سکے آپ احباب کی دلجوئی کے لئے دعوت قبول فرماتے قطع نظر اس کے کہ دعوت دینے والے کی معاشرتی حیثیت کیا ہے اگرچہ آپ وقت کو بے حد قیمتی متاع سمجھتے تھے اور آپ ایسے امور کے لئے وقت نہیں نکال سکتے تھے مگر اس کے باوجود سنت مصطفوی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے دعوت قبول کرتے۔

31/01/83

محبی مخلصی محمد ارشد فاروقی صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا

مجھے بہت افسوس ہے کہ میں آپ کے بھائی صاحب کی شادی کی خوشیوں میں شریک نہ ہو سکا لیکن آپ کو خود معلوم ہے مجھے اس جمعرات کو مالدیپ کے دورہ پر جانا پڑا اول میں آپ کی یاد ہے آپ کے لئے اور آپ کے بھائی صاحب کے لئے بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہوں۔

میری طرف سے انہیں ہدیہ تبریک پیش کریں انشاء اللہ ضرور آپ کی ملاقات کے لئے کسی وقت حاضر ہوں گا

والسلام

دعا گو، محمد کرم شاہ

## ارشد فاروقی کے نام

ارشد فاروقی گو کہ عالم نہیں مگر انہوں نے خطوط کے ذریعے پیر صاحب سے استفادہ کیا سماع کو چشتی جائز سمجھتے ہیں مگر ملت کے لئے چند شرائط کا پایا جانا لازمی قرار دیتے ہیں فاروقی صاحب نے چونکہ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت کر رکھی تھی اس لئے آپ نے قوالی کے بارے استفسار کیا پیر صاحب نے ان کے جواب میں

25/2/83 کو یہ والا نامہ لکھا۔

786

25/02/83

محبت و مکرم فاروقی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ سے ملاقات کے بعد آپ کا خط ملا پڑھ کر خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ آپ کو سلسلہ عالیہ  
چشتیہ پر ثابت قدم رکھے آمین

قوالی چند شرائط کے ساتھ جائز ہے

اس میں مرد و زن کا اختلاط نہ ہو، نماز کے وقت کی پابندی کی جائے ایسے اشعار نہ  
پڑھے جائیں جو شہوانی جذبات کو برا بیچتے کریں۔

میں اپنے دین کی جو خدمت کر رہا ہوں اسے نہ کسی کو بتانے کی ضرورت ہے اور نہ کسی  
سے ستائش کی تمنا دعا کریں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

والسلام

مخلص محمد کرم شاہ

## بابو غلام مرتضیٰ کے نام

غلام مرتضیٰ جنہیں عموماً بابو صاحب کہا جاتا ہے حضور ضیاء  
الامت کے پرانے ساتھیوں میں سے ہیں دارالعلوم کے مالی  
معاملات کا حساب کتاب آپ ہی رکھتے ہیں دفتری معاملات میں  
جو تجربہ ان کو ہے وہ شاید ہی کسی اور کو ہو پیر صاحب سے شرف

ارادت بھی رکھتے ہیں متقی اور پرہیزگار شخص ہیں آج کل انجمن تعلیم  
المسلمین بھیرہ کے سیکرٹری ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے  
آمین۔

حضور ضیاء الامت عمرہ کرنے مکہ مکرمہ پہنچے القمر کیمپس کا کام  
جاری و ساری تھا جب تک آپ بھیرہ شریف میں تھے نماز عصر کے  
بعد خود تشریف لے جاتے انجینئرز سے ملاقات کرتے ٹھیکیداروں  
مزدوروں اور مستریوں سے ملتے ہر کام کے بارے میں استفسار  
کرتے چند طلبہ بھی ساتھ ساتھ ہوتے مغرب کی نماز کبھی آپ مسجد  
نور (بعد میں اس مسجد کو شہید کر کے نئی عالی شان مسجد تعمیر کی گئی جس  
کا نام مسجد سیدنا صدیق اکبر رکھا گیا ہے) میں ادا فرماتے اور کبھی  
دربار شریف والی مسجد میں تشریف لے آتے قیام مکہ کے دوران  
آپ کو فکر لاحق ہوئی کہ کہیں کام میں کوئی کوتاہی نہ ہو اس لئے  
وہاں سے بابو غلام مرتضیٰ کو یہ خط تحریر کیا۔

رفیق باوفا جناب بابو صاحب

18 شعبان المعظم

1407ھ 17 اپریل

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

آپ کا خادم مکہ مکرمہ سے آپ کو یہ چند سطور لکھ رہا ہے شام کی نماز حرم شریف میں ادا  
کی رات عمرہ کی سعادت حاصل کی صبح پھر زیارت بیت اللہ شریف نصیب ہوئی اپنے کریم  
پروردگار کی کن کن عنایات کا شکر یہ ادا کروں ادھر عنایات کی بارش ہے ادھر غفلتیں اور

ناشکریاں ہیں پھر بھی اس کے کرم کو اس کے کرم کی آس ہے  
 امید ہے آپ کی صحت ٹھیک ہوگی گھر میں خیریت ہوگی دارالعلوم کے اساتذہ طلبہ اور  
 خدام سب بخیریت ہوں گے سب کو میرا سلام عرض کریں  
 بفضلہ تعالیٰ تعمیر کا کام بھی آپ کی خواہش کے مطابق ہو رہا ہو گا مستری محمد  
 ناصر صاحب محترم ریاض جاوید صاحب اور رشید احمد صاحب ٹھیکیدار سب اپنے اپنے کام  
 کی تکمیل میں سرگرم عمل ہوں گے ان سب کو میرا سلام عرض کریں  
 القمردن میں کئی بار جایا کریں ہر کام کی نگرانی کیا کریں کام میں ہماری طرف سے کوئی  
 رکاوٹ پیدا نہ ہو

امید ہے مولانا محمد سعید صاحب بھی واپس بھیرہ پہنچ گئے ہوں گے ان کو اور ان کے  
 سارے عملے (1) کو تسلیم اور دعوات میاں خان بیگ (2) صاحب، میاں طسین  
 (3) صاحب میاں سلطان (4) مالی صاحب (5) خصوصاً الحاج میاں عبدالجید (6) اور  
 عزیزان ضیاء الحق (7) اور وقار الحق (8) اور ان کی امی کو بہت بہت دعائیں اور سلام

والسلام

محمد کرم شاہ

(1) سعید اسعد صاحب ان دنوں ماہنامہ ضیاء حرم کے ناظم اشاعت تھے۔

(2) میاں خان بیگ راؤ فیملی سے تعلق رکھتے تھے جب بچے بڑے ہوئے تو زمینوں کی دیکھ بھال  
 کی ذمہ داری انہیں سونپی اور خود بھیرہ شریف ڈیرے ڈال لیے ان کا زندگی بھر کا یہ معمول رہا کہ تہجد  
 کے وقت بیدار ہوتے اور سیدھے حضور ضیاء الامت کے حجرہ میں حاضر ہوتے آپ تہجد کی نماز سے  
 فارغ ہو کر دینی کتب کا مطالعہ شروع کر دیتے اور یہ فقیر سامنے بیٹھ کر آپ کے چہرہ کو تکتا رہتا اور جو

عبادت صبح صادق سے پہلے شروع ہوئی وہ رات گئے تک برابر جاری رہتی کبھی کبھی یہ مستانہ فقیر چمکے سے حضور ضیاء الامت کی چارپائی کے نیچے لیٹ جاتا آپ اس سے کبھی تعرض نہ کرتے ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں جب پیر صاحب نے گرفتاری پیش کی تو اس فقیر نے بھی اپنے ہاتھ آگے بڑھا دیے پولیس نے اسے بھی ہتھکڑی لگا دی اسے اس سے عرض نہ تھی کہ کوئی کیا چاہتا ہے۔ اسے صرف یہ خیال تھا کہ عشق کا تقاضا کیا ہے؟ جب حضور ضیاء الامت دورہ حدیث شریف کی کلاس کو پڑھا رہے ہوتے تو وہ خاموش مہربلب درس سنتا رہتا اور برابر روتا رہتا نہ کبھی آپ نے اس سے احوال پوچھے کہ کیوں روتا ہے اور نہ کبھی اسے ضرورت محسوس ہوتی کہ لفظوں میں اپنے مرشد سے عشق کا اظہار کرے ہم اس فقیر کے بارے اور تو نہیں جانتے ہاں اتنا ضرور جانتے ہیں کہ وہ عاشق صادق تھا آپ کے چہرے کا مطالعہ کرتا کبھی کبھار ضیاء القرآن شریف کا مطالعہ کر لیتا کہتے ہیں کہ انہیں فارسی ادب سے خاص شغف تھا، مگر ہم نے اس کے لب ہلنے نہیں دیکھے حضور ضیاء الامت بیمار ہوئے تو وہ بھی بیمار ہوا آپ کے وصال کے کچھ دن بعد یہ کشتہ خنجر تسلیم و رضا زندگی کی رکاوٹوں کو پھلانگتا ہوا اپنے محبوب سے جا ملا۔

اس میں کوئی شک نہیں الموت جسر یوصل الحبيب الى الحبيب کہ موت وہ پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملا دیتی ہے۔

(۳) یہ بھی زندگی بھر کا غلام ہے لنگر شریف کی زمینوں کی دیکھ بھال اس درویش کے ذمہ تھی۔

(۶،۴) سلطان محمود لنگر شریف کے خادم، حاجی عبد المجید مسجد شاہ نصیب دریائی کے امام ہر دو

تفصیلی تعارف گذشتہ صفحات میں گزر چکا ہے۔

(۵) پرانے دارالعلوم کے ماحول کو خوشگوار رکھنے کے لیے مالی کی ضرورت محسوس ہوتی تو ایک دیہاتی کو اس خدمت پر مامور کیا گیا کثیر العیال تھا اس کی بن آئی سارے گھرانے کے تمام اخراجات لنگر شریف سے پورے ہوتے اور تنخواہ اس کے علاوہ تھی کبھی کبھار اساتذہ اور طلباء کی خدمت میں پھول پیش کرتا اور پیسوں سے جھولی بھر لیتا حضور ضیاء الامت کی نظر میں لنگر شریف یا دارالعلوم سے متعلقہ تمام افراد بڑے محترم تھے وہ اس تحریک کے ایک ایک فرد کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے ایسے ہی میر کارواں کے بارے اقبال نے کہا۔

نگاہ بلند سخن دلنواز جاں پر سوز

یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے  
(۸،۷) دونوں بابو غلام مرتضیٰ کے بیٹے ہیں۔

## مولانا شبیر احمد ربانی کے نام

ربانی صاحب میر پور آزاد کشمیر کے رہنے والے ہیں  
۔ ۱۹۷۷ء میں دارالعلوم بھیرہ سے سند فراغت حاصل کی اور اپنے  
مرشد شیر ربانی (نیریاں شریف) کے حکم سے برطانیہ تشریف لے  
گئے انہیں جب پتہ چلا کہ ایک حادثے میں پیر صاحب کی پنڈلی  
ٹوٹ گئی ہے تو انہوں نے تعزیت کا خط لکھا اور اپنی بیوی کے لیے  
سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں بیعت کی استدعا کی آپ نے جواب میں  
۸۳-۵-۱۴ کو یہ گرامی نامہ تحریر کیا۔

۱۴-۵-۸۳

عزیز مکرم مولانا ربانی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ موصول ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں اب رو بصحت ہوں  
پلستر لگا ہوا ہے درد وغیرہ کی کوئی تکلیف نہیں ہے اس ماہ کے آخر تک ڈاکٹر صاحب پلستر  
کھول دیں گے دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔

آپ کی اور عزیزی کی خواہش پر عزیزی کو سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں داخل کرتا ہوں اللہ  
تعالیٰ استقامت عطا فرمائے انہیں کہیں کہ ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبہ درود پاک ایک سو  
مرتبہ یا کریم پڑھا کریں اللہ تعالیٰ آپ کو فرزند ارجمند عطا فرمائے آمین ثم آمین۔



آپ کے کام کے بارے میں تفصیلی حالات معلوم کر کے اطمینان ہو اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق ارزانی فرمائے۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

چوالیس کنال زمین جو حضور ضیاء الامت نے خریدی تھی اور جس کا فیصلہ سپریم کورٹ نے آپ کے حق میں کر دیا تھا اب وہاں عمارت کی تعمیر شروع ہوئی سیالکوٹ کے احباب نے اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا میاں محمد اسلم مرحوم جو ہمیشہ دارالعلوم کی خدمت میں پیش پیش ہوتے تھے کسی وجہ سے حسب سابق جوش و جذبہ کا اظہار نہ کر سکے حضور ضیاء الامت چاہتے تھے کہ بروقت سیمنٹ خرید کر گرانی سے بچا جائے اس لیے شاہ صاحب کے نام خط لکھا۔

بھیرہ

۲۸-۵-۸۳

عزیز گرامی قدر محترم شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوگا اور دارالعلوم کا نظم و نسق اور تعلیم آپ کی مرضی کے مطابق انجام پذیر ہو رہی ہوگی اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز فرمائے اور آپ کو اپنے دین متین کی خدمت کی بیش از بیش توفیق ارزانی فرمائے آمین ثم آمین۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری صحت اب پہلے سے بہتر ہے کل اتوار لاہور جاؤں گا۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مکمل صحت عطا فرمائے تاکہ اپنے معمولات کو جاری رکھ سکوں آمین

آپ کا پہلا سیمنٹ ختم ہونے والا ہے دن اخبار میں پڑھا کہ آئندہ ماہ سیمنٹ کی قیمت میں آٹھ روپے کا اضافہ ہونے والا ہے اس لیے فوری طور پر روپے کا انتظام کر کے دوٹرک سیمنٹ کی رقم مبلغ اکیس ہزار روپے جمع کرادی ہے تاکہ آپ پر مزید چار ہزار روپے کا بوجھ نہ پڑے اس دن فون پر میاں محمد اسلم صاحب سے بات ہوئی کہ اب دو ٹرک سیمنٹ جلدی بھیجیں لیکن خلاف معمول ان کا جواب جوش اور عزم سے خالی معلوم ہوا اس لیے اب آپ کو براہ راست عریضہ لکھ رہا ہوں امید ہے اس کے بارے میں آپ نے پہلے ہی انتظام کر لیا ہوگا حالات سے مزید تفصیلاً آگاہ فرمائیں۔

گھر میں دعائیں عزیزان کو دیدہ بوسی عزیزان حافظ صاحب (۱)، بروہی صاحب (۲) اور جملہ احباب کو سلام مسنون،

والسلام

محمد کرم شاہ

(۱) حافظ محمد خان چشتی بھیرہ شریف کے فارغ التحصیل ہیں۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ صدر میں مدرس تھے۔ بعد میں الگ مدرسہ قائم کیا اور اب اسی ادارے کے پرنسپل ہیں۔  
(۲) بروہی صاحب بھی بھیرہ شریف کے فارغ التحصیل ہیں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ چھاؤنی میں مدرس ہیں ان کے قلم میں بڑی روانی اور جولانی ہے مگر تدریسی مصروفیات کی وجہ سے کبھی کبھار لکھتے ہیں حضور ضیاء الامت کے اقوال پر مشتمل کتابچہ ”جواہر کرم“ انہیں کا مرتب کردہ ہے۔

## مولانا عبدالباری کے نام

بھیرہ جیسی دور افتادہ بستی میں بیٹھ کر چار پانچ سو طلبہ کے طعام و قیام کا خرچہ اساتذہ کی تنخواہ دیگر مصارف کو پورا کرنا حضور ضیاء الامت ہی کا کمال تھا ہاسٹل کی تعمیر زوروں پر تھی اس کے لیے مالی معاونت کی ضرورت تھی آپ نے اس ضمن میں جو خطوط لکھے اس قبیل کا ایک خط عبدالباری صاحب کو بھی لکھا گیا اس خط میں عبدالرسول ارشد صاحب کا بھی تذکرہ ہے گویا لیکچر شپ کی بجائے انہوں نے یورپ جانا زیادہ مناسب سمجھا پیر صاحب کو ان کی صلاحیتوں کا بخوبی اندازہ تھا اس لیے آپ خوش تھے خط ملاحظہ فرمائیے۔

عزیز گرامی مولانا عبدالباری صاحب

۲۸-۶-۸۳

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بڑے انتظار کے بعد آپ کا محبت نامہ موصول ہوا۔

عزیز القدر پیرزادہ صاحب کی جس ایمان افروز کارکردگی کا آپ نے تذکرہ فرمایا ہے وہ ہم سب کے لیے فرحت و انبساط بلکہ فخر و مباهات بلکہ بخشش و رحمت کا باعث ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کی مخلصانہ اور بے لوث خدمت کا جذبہ عطا فرمائے حقیقت میں یہی جاودانی کامرانی ہے اور اس کے ماسوا سب سراب ہے مجھے انہوں نے ایک مختصر خط میں اس بارے میں اطلاع دی تھی لیکن ساتھ اخبار کا تراشہ بھیجا تھا اس سے حقیقت حال واضح ہوئی۔

عزیزم مولانا ارشد صاحب کا وہاں پہنچنا ہم سب کے لیے ایک نیک شگون ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو جن بے نظیر خوبیوں سے مزین فرمایا ہے وہ ہم درویشوں کا بہترین سرمایہ ہے ان کی ہر طرح دلجوئی کیا کریں۔ تاکہ ماحول کی اجنبیت ان کے لیے تکلیف کا باعث نہ بنے۔

آپ نے دارالعلوم کی اعانت کے لیے جو گراں قدر عطیہ روانہ کیا ہے اس کی رسیدات ارسال خدمت ہیں، سب احباب کی خدمت میں میری طرف سے رسید کے ساتھ ساتھ دعائیں اور شکریہ

دارالعلوم کی تعمیر کا کام ۲۶ مارچ سے شروع ہے اور دارالاقامہ کا ایک ونگ نصف سے زیادہ تکمیل کے قریب ہے اس بارے میں میں نے پیرزادہ صاحب کو لکھا تھا کہ ہمیں آپ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے ایک چھوٹا سا وفد بنا کر اگر آپ مخیر حضرات سے ذاتی رابطہ قائم کریں تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے نتائج خوش آئند نکل سکتے ہیں۔ امید ہے انھوں نے آپ سے اس سلسلہ میں رابطہ قائم کیا ہوگا بہر حال وہاں کے حالات کے مطابق آپ جس طرح مناسب سمجھیں پروگرام بنالیں۔

ریحانہ فاطمہ کی ولادت کی خبر پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ عزیزی کو حضرت خاتون جنت کے رنگ و بو سے حظ وافر عطا فرماتے اور اس کی آمد سب کے لیے برکت کا باعث ہو۔

بچوں کو پیار گھر میں دعائیں

والسلام

محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

قبلہ پیر صاحب کوللیانی ضلع سرگودھا میں ایک حادثہ پیش آیا آپ گھوڑی پر سوار پروفیسر حافظ احمد بخش صاحب کے گھر سے اللہ یار الازہری صاحب کے گھر کی طرف جا رہے تھے راستہ میں ایک چھوٹا سا پانی کا نالہ تھا جس پر لکڑی کا ایک پھنا پڑا ہوا تھا گھوڑی کا پاؤں پھٹنے کے ایک سرے پر آیا تو دوسرا سرا اوپر کواٹھ گیا گھوڑی بدکی اور آپ اچھے گھر سوار ہونے کے باوجود اپنا توازن قائم نہ رکھ سکے نیچے گر گئے اور پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی جس کا تذکرہ آپ اس خط میں ملاحظہ کر رہے ہیں یاد رہے اس حادثہ سے پہلے پیر صاحب لنگڑا کر نہیں چلتے تھے ڈاکٹروں نے پلستر لگا دیا مگر اس کے باوجود آپ خطاب بھی کرتے تحریر کا کام بھی کرتے اور دارالعلوم میں تشریف لا کر اپنے فرائض منصبی سرانجام دیتے۔

الاعز الاکرم جناب شاہ صاحب

۳۰-۶-۸۳

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

آپ کا محبت نامہ موصول ہوا۔ آپ کی دعا کی برکت سے میری صحت اب پہلے سے بہتر ہے ۱۹ جون کو میں لاہور گیا تھا ڈاکٹر نصیر صاحب کو دکھایا انہوں نے پہلا پلستر اتار دیا اس کے بعد گھٹنے کو چھوڑ کر نیچے پاؤں پر پھر پلستر کر دیا اور تین ہفتے کے بعد پھر ملاحظہ کرنے کی ہدایت کی ۲۸ رمضان کو شاید تین ہفتے پورے ہو جائیں گے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرماتے علاج اور دوا سے زیادہ مجھے آپ کی دعاؤں کی ضرورت

بچوں کو پیار گھر میں دعائیں

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## خواجہ عالم کے نام

خواجہ عالم نے عریضہ لکھ کر مزاج پرسی کی آپ نے ان کے

جواب میں اسلام آباد سے یہ مراسلہ تحریر فرمایا

محبت و مکرم محمد خواجہ عالم صاحب

اسلام آباد

۲۱-۷-۸۳

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

آپ کا انس و محبت سے لبریز مکتوب گرامی باعث تسکین قلب ہوا آپ جیسے مخلص احباب کی دعاؤں کی طفیل اللہ تعالیٰ نے اپنا کرم فرمایا ہے اور میں رو بہ صحت ہوں پلستر اتر گیا ہے اور مالش کروا رہا ہوں دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ جلدی کامل صحت عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

مجھے آپ سے مل کر دلی مسرت ہوتی ہے آج کل میں اسلام آباد میں ہوں شاید ملاقات کی کوئی صورت نکل آئے۔

والسلام

دلی دعاؤں کے ساتھ

محمد کرم شاہ

## پروفیسر مسعود نظامی کے نام

مسعود نظامی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے فاضل ہیں آپ کا تعلق وادی سون سے ہے کچھ عرصہ مرے کالج سیالکوٹ میں لکچرر ہے وہیں شادی کی پھر لاہور تبادلہ ہو گیا آج کل گورنمنٹ کمرشل کالج شاہدرہ لاہور میں پڑھا رہے ہیں ان کے بیٹے فاروق کا انتقال ہوا پیر صاحب کو بذریعہ خط اطلاع دی گئی آپ نے جواب میں یہ تعزیت نامہ تحریر کیا۔ یہ مراسلہ ۸۳-۱۰-۱۳ کا ہے۔

عزیز از جان حافظ صاحب

۸۳-۱۰-۱۳

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

آپ کا خط اپنے دامن میں ایک ہوش ربا خبر لیے ہوئے موصول ہوا سے پڑھ کر دل غم و اندوہ کے بھنور میں بچکولے کھانے لگا اس رنگیں ارو مہکتے ہوئے پھول کی اچانک بڑ سردگی اگرچہ مایوسی میں اضافہ کر رہی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت عمیمہ کا تصور دستگیری فرما رہا تھا عزیز من! عزیز فاروق کی جدائی ایک ناقابل برداشت صدمہ ہے خصوصاً ان کی بوڑھی وادی صاحبہ کے لیے یہ الم ناک حادثہ بلاشبہ ناقابل برداشت ہے لیکن تقدیر الہی کے سامنے کسے دم مارنے کی مجال ہے۔

قصاص خون تمنا کا مانگے کس سے  
گنہگار ہے کون اور خون بہا کیا ہے

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرماتے اور نہال آرزو پر ایک ایسا رنگیں پھول نمودار ہو جو مستقبل منور کرنے کے ساتھ ساتھ ماضی کی تلخیوں کو بھی فراموش کرنے کا باعث بنے و ما ذالک علی اللہ بعزیز میری طرف فاروق کی امی اس کی دادی جان کو بہت بہت اظہار افسوس اور تسلی دیں اور انہیں کہیں کہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا صاحب ایمان کا شیوہ نہیں۔

والسلام  
مخلص شریک غم  
محمد کرم شاہ

## ارشاد فاروقی کے نام

حضور ضیاء الامت نے فاروقی صاحب کو امتحان میں کامیابی پر مبارک باد دی انہیں ایک وظیفہ تلقین کہا اور وعدہ فرمایا کہ مکمل طور پر صحت یاب ہونے کے بعد آپ کی دعوت قبول کروں گا یہ مختصر سا خط ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

عزیزم فاروقی صاحب

۸-۱۱-۸۳

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کو امتحان میں کامیاب دہنے پر یہ فقیر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو زندگی کے دوسرے امتحانوں میں بھی کامیابیوں سے سرفراز فرماتے آمین ثم آمین۔  
سوتے وقت گیارہ مرتبہ درود شریف سات مرتبہ آیۃ الکرسی اور ایک سو چودہ بار یا



سلام پڑھ کر اپنے آپ کو دم کیا کریں۔

ابھی میری صحت آپ کی دعاؤں کی محتاج ہے پوری طرح صحت یاب بن۔ نہ پر حاضر

ہوں گا۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## مولانا عبدالباری کے نام

دارالعلوم کی تعمیر کا کام شروع تھا احباب اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے عبدالباری صاحب خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ کر رہے تھے انھوں نے دیار غیر میں عرس شریف کا انعقاد بھی کیا پیر صاحب کی صحت کے بارے دریافت کیا ان تمام چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے پیر احب نے ایک مفصل خط تحریر کیا اس خط میں 7mm ریفل کے بارے میں آپ نے دلچسپی کا اظہار کیا ہے شاید آپ گھ کے لیے خریدنا چاہتے تھے مگر یہ حقیقت ہے ہم نے کبھی آپ کے ساتھ باڈی گارڈ نہیں دیکھا بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے ہم در، لیش لوگ ہیں، مارا، لفظ اللہ تعالیٰ ہے۔

محبت و مخلص عزیز مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کے ٹیلی فون کے بعد آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا مبلغ ۱۲۹۴۴ کا ڈرافٹ بھی موصول ہوا۔ جس خلوص اور فیاضی سے آپ اور آپ کے رفقاء دارالعلوم کے ساتھ

تعاون کرتے ہیں اس سے دلی مسرت ہوتی ہے اور بے ساختہ آپ کے اور آپ کے احباب کے لیے دعائیں نکلتی ہیں۔

دارالعلوم کی تعمیر کا کام شروع ہے بہت بڑا منصوبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ہی ان درویشوں کا تکیہ ہے لیکن ہمیں یقین ہے کہ وہ ضرور ہماری مدد فرمائے گا اور یہ عظیم منصوبہ آپ کی مخلصانہ دعاؤں کے طفیل پایہ تکمیل تک پہنچے گا۔

عرس شریف کے انعقاد اور اس کی مفصل اور روداد پڑھ کر بڑی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذوق و شوق کو تا ابد سلامت رکھے اور آپ کے پاس بیٹھنے والوں اور آپ کے ارشادات سننے والوں کو شوق و ذوق ارزانی فرماتے سچی بات تو یہ ہے اگر یہ شوق و ذوق نہ ہو تو ہر چیز بے کیف معلوم ہوتی ہے۔

میری صحت اب پہلے سے بہتر ہے پلستر اتر گیا ہے ہڈی جڑ گئی ہے لیکن ابھی کچی ہے اور سہارے کے بغیر چلنے میں تکلیف ہوتی ہے امید ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آہستہ آہستہ یہ خاص بھی دور ہو جائے گی۔

اگلے روز صوفی محمد اکرم صاحب کا فون آیا انھوں نے بتایا کہ پیرزادہ صاحب ہائی و یکمب سے نکل مکانی کر کے کسی اور ٹاؤن میں رہائش پذیر ہو گئے ہیں انھوں نے نام تو بتایا لیکن ذہن میں محفوظ نہیں۔ ان سے فون پر بات ہو تو میری طرف سے سلام عرض کر دیں۔

7mm ریفل کے بارے میں بھی آگاہ کریں کہ ایک سیکنڈ ہینڈ اچھی حالت میں کسی قیمت پر دستیاب ہو جائے گی۔

عزیز بچوں کی دیدہ بوسی ان کی والدہ صاحبہ کو دعائیں آپ کے جملہ احباب کی خدمت میں ہدیہ تسلیمات

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## طارق محمود کے نام

طالب ہاشمی صاحب کے نام خطوط کے پس منظر میں یہ بات بالوضاحت بیان کی جا چکی ہے کہ حضور ضیاء الامت سے اگر تحریر میں کوئی فرد گزاشت ہو جاتی اور کسی طرف سے آپ کو اس تسامح پر آگاہ کیا جاتا تو آپ بہت خوش و تے علم میں یہ رویہ بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور ہمارے لیے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے طارق نامی ایک دوست نے غلطی کی نشاندہی کی آپ بہت خوش ہوتے اور ان کے نام شکر یہ کا یہ خط ارسال کیا۔

۲۴-۱-۸۴

مکرمت پناہ جناب طارق محمود صاحب

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا

آپ نے جس فرد گزاشت کے بارے میں تنبیہ کیا ہے وہ واقعی فرد گزاشت ہو گئی تھی اس وقت شاید امت مسلم کی آبادی پچاس کروڑ ہو لیکن اب تو ایک ارب سے بھی زیادہ ہو گئی ہے انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی اور آپ کی اس راہ نمائی پر تہہ دل سے شکر گزار ہوں

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## مولانا شبیر احمد ربانی کے نام

۸۴-۱-۲۹ کو حضور ضیاء الامت نے شبیر احمد ربانی جن کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے عریضہ کے جواب میں یہ خط ارسال فرمایا ان کی کوششوں کو سراہا زیادہ سے زیادہ محنت کرنے کی تلقین کی اور دارالعلوم بھیرہ کی ایک ذیلی شاخ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ چک شہزاد اسلام آباد کے قیام کے بارے خبر دی ملاحظہ کیجئے۔

عزیز گرامی مولانا ربانی صاحب

۸۴-۱-۲۹

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ کاشف احوال ہوا دین کی خدمت کے لیے آپ جو محنت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت ارزانی فرماتے ہم بندے ہیں اور بندے کا کام اپنے رب کی توفیق سے قدم اٹھانا ہے منزل پر پہنچانا اس کریم کا کام ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے عظیم مشن میں کامیابی عطا فرماتے بجاہ طہ و یسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ مخالفین کی پروا نہ کیا کریں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قدم بڑھاتے چلیں اندھیرا خود ہی دور ہوتا جائے گا تدریس کے علاوہ آپ کی تبلیغی کوششیں بھی قابل ستائش ہیں غیر مقلدوں کا شور مچانا کوئی اہمیت نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

اسلام آباد میں ۱۶ جنوری کو دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کا افتتاح ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے ہم نے بڑی بے سروسامانی کی حالت میں قدم اٹھایا ہے دارالعلوم بھیرہ

کا کام بفضلہ تعالیٰ مسلسل جاری ہے پہلی منزل جو تمیں کمروں پر مشتمل ہے تقریباً مکمل دو چکی ہے دوسری منزل کا کام بھی شروع ہے۔

حافظ ارشد جمیل صاحب کو بہت بہت سلام اور پیار عرض کریں اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنے مشن میں کامیابی عطا فرمائے میری دلی دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو ایک مجاہد بیٹا عطا فرماتے جو اپنی عظیم صلاحیتوں سے آپ کے مشن کو جاری رکھ سکے عزیز سلیمی کو میری طرف سے بہت بہت دعائیں

والسلام

دعا گو

محمد کرم شاہ

## پروفیسر مسعود نظامی کے نام

نظامی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پیر صاحب کی دعاؤں سے نعم البدل عطا فرمایا ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا ان کے خط کے جواب میں آپ نے دعاؤں بھرا یہ خط ارسال کیا اور مبارک باد دی۔  
عزیز گرامی حافظ نظامی صاحب

۲۹-۲-۸۳

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

یہ شردہ جاں فزا سن کر بارگاہ الہی میں سر بے ساختہ ادائے شکر کے لیے جھک گیا الحمد للہ رب العالمین کما یلیق بشانہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا و جینا محمد وآلہ واصحابہ اللہ تعالیٰ عزیز کی عمر دراز فرماتے اور آپ کی امنگوں کا اسے حسین پیکر بنائے آمین میری طرف سے آپ کو عزیز کی امی کو آپ کی والدہ محترمہ کو لاکھ لاکھ مبارک

والسلام  
دعا گو  
محمد کرم شا

## مولانا ارشد جمیل کے نام

جمیل صاحب نے دارالعلوم کی تعمیر کے لیے کچھ ڈرافٹ بھیجے  
آپ نے انہیں شکر یہ کا یہ خط لکھا اور خوشخبری دی کہ اس سال ایف  
اے کے امتحان میں دارالعلوم کے ایک طالب علم نے بورڈ میں  
تیسری پوزیشن حاصل کی ہے تیسری پوزیشن حاصل کرے۔ اے  
یہ صاحب حافظ احمد طارق ہیں۔ احمد طارق ایم اے انگلش کرنے  
کے بعد مقابلے کے امتحان میں شریک ہوئے کامیاب ٹھہرے  
دین و ملت کی خدمت کے جذبہ سے سرشار حافظ احمد طارق ان  
دنوں سلانوالی میں ریڈیڈنٹ مجسٹریٹ کے عہدہ پر خدمات سر  
انجام دے رہے ہیں۔

۷۸۷

بھیرہ سرگودھا

۱۵-۸-۸۴

عزیز گرامی حافظ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ موصول ہوا الحمد للہ آپ عزیز اور اس کی امی سب خیریت سے  
ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو فرزند ارجمند ارزانی فرماتے تاکہ یہ مسرت بھی پوری ہو آمین ثم  
آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے اپنا مکان خرید لیا ہے صد مبارکیں ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو عزت اور سچی خوشیوں کے ساتھ اس میں رہائش نصیب فرمائے اس کے فضل و کرم سے قرضہ اتر جائے گا۔

آپ نے یہ بڑا نیک کام کیا ہے اس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔

دارالعلوم کے لیے آپ نے جو مبلغات ڈرافٹ ارسال کیے تھے ایک دو ہزار کا اور دوسرا ایک ہزار کامل گئے ہیں اور ان کی رسیدیں ۸۴-۷-۲۸ کو بھیج دی گئی ہیں امید ہے پہنچ گئی ہوں گی۔ جن احباب نے تعاون فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اجر جزیل و جمیل عطا فرماتے آمین۔

دارالعلوم کی تعمیر کا کام بفضلہ تعالیٰ شروع ہے پہلی منزل کے تیس کمرے مکمل ہو چکے ہیں دوسری منزل کے تیسری جلد مکمل ہو جائیں گے ان شاء اللہ آپ کی دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔

موسم گرما تعطیلات کے بعد دارالعلوم کھل گیا ہے ماشاء اللہ خوب رونق اور گہما گہمی ہے آپ کو یہ پڑھ کر خوشی ہوگی کہ ایف اے کے امتحان میں آپ کے دارالعلوم کے طالب علم نے پورے بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے اور دیگر بچوں نے بہت اچھے نمبر لیے ہیں نتیجہ ۸۸ فیصد رہا ہے۔

جملہ احباب کو سلام عرض کریں

والسلام

دعا گو

محمد کرم شاہ سجادہ نشین بھیرہ

## میاں اصغر علی نظامی کے نام

حضور ضیاء الامت نے ادارہ دارالمال اسلامی کی میٹنگ میں شرکت کے لیے ۲۵ جولائی ۱۹۸۳ء کو جنیوا تشریف لے گئے واپسی پر حرمین شریفین کی زیارت کا ارادہ رکھتے تھے لیکن یہ شوق پورا نہ ہو سکا کیونکہ سعودی ایمبسی نے ویزہ دینے سے انکار کر دیا تھا ادھر صوفی صاحب آپ کے لیے چشم براہ تھے آپ واپس بھیرہ تشریف لائے اور حاضری سے محرومی کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھا۔

۷۸۷

بھیرہ سرگودھا

۱۵-۸-۸۳

محبت و مکرم جناب اصغر علی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

۲۵ جولائی میں جنیوا کے لیے روانہ ہوا ۲۶، ۲۷، ۲۸ کو وہاں میٹنگ تھی خیال تھا واپسی پر حرمین شریفین کی زیارت سے سعادت اندوز ہوں گا اور آپ کھلا بھی باعث فرحت قلب مزیں ہوگی لیکن قسمت نے ساتھ نہ دیا اور بڑی کوشش کے باوجود سعودی ایمبسی نے ویزہ دینے سے انکار کر دیا اس لیے بھدمسرت ویاس واپس آنا پڑا اور آپ کی ملاقات بھی نہ ہو سکی روانگی کے روز برادر محترم عباس صاحب الوداع کہنے کے لیے اسلام آباد تشریف لاتے تھے اپنی سابقہ عادت کے مطابق انہوں نے دوسوریاں بھی مٹا فرماتے کہ حجاز کے



سفر میں کام آئیں گے لیکن وہ بھی جوں کے توں میرے پاس پڑے ہوتے ہیں شاید وہ آپ کے پاس پہنچ گئے ہیں میرا سلام عرض کریں۔

ضیاء حرم کے بارے میں بابو صاحب ہی آپ کو تفصیلات آگاہ کریں گے جہاں تک یہاں سے بھیجنے کا تعلق ہے اس میں اغلباً کوتاہی نہیں ہوتی وہاں ہی گڑ بڑ ہو جاتی ہے کئی دوسرے احباب نے بھی اس قسم کے شکوے کیے ہیں لیکن مزید اس کے لیے بارگاہ الہی میں دعا کریں اور کیا کر سکتے ہیں۔

اگر آپ کو مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں اس سفتہ گوش غلام کا سلام اور قدم بوسی عرض کریں۔

والسلام

دعا گو

محمد کرم شاہ

## مولانا محمد عارف و مولانا محمد اسماعیل کے نام

محمد عارف اور محمد اسماعیل دونوں گئے بھائی ہیں عارف بڑے اور اسماعیل چھوٹے ہیں۔ دونوں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے فاضل ہیں محمد عارف بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی سے ایم اے کرنے کے بعد مسجد الحبیب اسلام آباد میں خطیب ہیں اور محمد اسماعیل اسی جامعہ سے ایل ایل ایم کرنے کے بعد آزاد کشمیر میں کچھ عرصہ ضلع مفتی کے عہدہ پر فائز رہے اور ان دنوں یورپ میں تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں حضور ضیاء الامت نے قیام

مدینہ منورہ کے دورانہ انہیں مبارک بادی کا ایک گرامی نامہ لکھا۔ یہ خط ۱۱۹ اکتور ۱۹۸۱ء کا لکھا ہوا ہے یاد رہے یہ دونوں جاتی ان دنوں بھیرہ شریف میں زیر تقسیم تھے۔ حضور ضیاء الامت نے لکھا۔

المدینۃ المنورہ

۱۲۹ اکتوبر ۸۱

ایہا الولدان الاعزان بارک اللہ فیكما و جعل سا عیکما مشکورة السلام علیكما و علی ہمتكما الشامحة قد بلغتنی بشری نجا حکما الباہریة فطار قلبی فرحاً و مسروراً اشکر ربی الکریم علی ما ذ اسبغ علی و علیكما من نعمہ و آلائہ ادعو لکما و لسائر زملائکما فی دار العلوم المحمدیہ الغوثیہ ان مین علیکم جمیعاً بحبہ و حب حبیبہ الکریم علیہ و علی آلہ من الصلوٰۃ لاذکوما و من التسلیمات اسنہا و یوفکم بتوفقات تو صلکم الی درجات عالیة و یهبکم مواہب لا بدمنہا لخادم الدین ملقیام یاداء و احجباتہ احسن قیام.

تقبلوا من خادمکم بذہ احسن آیات التہانی و بلغوا منہ الی

الاساتذہ الکرام والطلبة الابرار اجمل التحیات

والسلام

محمد کرم شاہ

ترجمہ: اے میرے بے حد عزیز بیٹو! اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اور تمہاری کوششوں

کو قبول کرے تم پر اور تمہاری بلند ہمتی پر سلام ہو۔

مجھے آپ کی شاندار کامیابی کا مژدہ ملا اور میرا دل مسرت و شادمانی سے پرواز کرنے

لگا۔ میں اپنے رب کریم کا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اور آپ لوگوں کو اپنی نعمتوں اور کرم فرمائیوں سے نوازا میں تم دونوں کے لیے اور دارالعلوم محمدیہ غوثیہ میں پڑھنے والے تمہارے تمام دوستوں کے لیے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اور اپنے حبیب کریم علیہ علی آلہ من الصلوٰت ازکھا ومن التسلیمات اسنھا کی محبت سے نوازے۔ اللہ تمہیں بلند درجات تک پہنچنے کی توفیق دے اور تمہیں ایسی صلاحیتوں سے بہرہ ور کرے جن کی ایک خادم دین کو اپنے فرائض منصبی بہتر طور پر سرانجام دینے کے لیے ضرورت ہوتی ہے اپنے اس خادم سے مبارک بادی کے بہترین کلمات قبول کیجئے۔ بہترین کلمات قبول کیجئے۔ اور اساتذہ کرام اور عزیز نیک طلبہ کو حد درجہ سلام۔

## ملک مختار احمد مجاہد کے نام

مختار احمد چکوال کے ایک گاؤں سرکلاں کے رہنے والے

ہیں۔

۱۹۷۳ء میں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ میں داخل ہوئے اور پھر ہمیشہ کے لیے یہی کے ہو رہے یہ حقیقت ہے کہ ہر شخص کی طبیعت کا رجحان مختلف ہوتا ہے بعض طلبہ لسانیات میں دلچسپی لیتے ہیں تو بعض تکنیکی امور کو زیادہ وقت دیتے ہیں ہر شخص اپنی افتاد طبع کے مطابق کتابوں کا انتخاب کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کی طبیعت میں خدمت کا جذبہ ودیعت کیا ہوتا ہے ایسے لوگ دنیا کے سعید ترین انسان ہوتے ہیں مختار احمد تعلیم و تعلم میں دوسروں سے کم نہیں تھے مگر انھوں نے دوسرے طلبہ سے مختلف راہ اختیار کی۔

پیر صاحب کی خدمت اپنی زندگی کا مقصد وحید بنا لیا اور یہ کوشش سوچی سمجھی نہیں تھی بلکہ قدرت کی طرف سے ارزانی تھی عرصہ دراز تک سفر و حضر اور جلوت و خلوت میں انہیں حضور ضیاء الامت کے ساتھ رہنے اور خدمت کرنے کا شرف حاصل رہا۔ ان کی خدمت بے لوث تھی پیر صاحب جب تک بقید حیات رہے مختار نے خدمت میں کوتاہی نہ کی اور پھر آپ بھی ان پر بے حد مہربان رہے ملک سے باہر جاتے تو انہیں خطوط لکھتے اور پریش احوال کرتے جب آپ کا وصال ہوا تو اس درویش پر از خود وارفتگی کا عالم طاری تھا اور یوں لگتا تھا کہ اس سے سب کچھ چھین لیا گیا ہے وہ اب بھی اپنے مرشد کے قدموں میں ہیں اور یقیناً یہ رفاقت مرنے کے بعد بھی قائم و دائم رہے گی۔

برطانیہ سے حضور ضیاء الامت نے اپنے اس خادم کے نام ایک محبت بھرا مکتوب ارسال فرمایا۔ اس بندہ نوازی کو آپ بھی ملاحظہ کریں۔

۷۸۷

پریسٹن

۲۷-۳-۸۵

عزیزم مختار احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جب سے یہاں آیا ہوں از حد مصروف ہوں تقریباً ہر روز کئی کئی جلسوں میں شرکت

کرنا پڑتی ہے۔ لیکن پھر بھی آپ اکثر یاد آتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش و خرم رکھے۔ آپ اپنے والدین کے لیے سارے خاندان کے لیے عزت کا باعث ہوں اس ناچیز کی آپ نے جو پر خلوص خدمت کی ہے اس کا اجر اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہاں میں عطا فرمائے آمین۔

سنائیے عزیز ی ثریا کا کیا حال ہے؟ میری طرف سے اسے بہت بہت دعائیں اللہ تعالیٰ آپ کو نیک بخت فرزند عطا فرمائے آمین۔

میں دو یا تیس اپریل کو یہاں سے عمرہ کے لیے روانہ ہوں گا مکہ مکرمہ کے بعد اپنے آقا و مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قدمبوسی کے لیے مدینہ طیبہ حاضری دوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دعا فرماتے رہا کریں اپنے والدین کو بہت بہت سلام بھائیوں بہنوں کو دعائیں

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## مولانا ارشد جمیل کے نام

ہمارے سرکاری سکولوں اور کالجوں کا یہ المیہ ہے کہ طلبہ و اساتذہ کے درمیان کوئی قابل ذکر قلبی تعلق نہیں اور نہ ہی ان لوگوں کے سامنے زندگی کا کوئی عظیم مقصد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معلم باپ جیسی عزت و تکریم سے محروم ہے اور طالب علم بچوں جیسی شفقت و محبت سے استاذ سمجھتا ہے کہ تدریسی خدمات کا معاوضہ ماہانہ مشاعرہ ہے اور بس اور طالب علم بھی یہی خیال کرتا ہے کہ تعلیم

حصول رزق کا ایک ذریعہ ہے اور اس سے بڑھ کر کچھ نہیں یہی وجہ ہے کہ تعلیمی میدان میں ہم بہت پیچھے ہیں۔ سولہ سال کے مسلسل رٹے کے بعد اگر ہم خوش قسمتی سے ایم اے پاس کرتے ہیں تو اتنی اہلیت نہیں ہوتی کہ متعلقہ مضمون کی کسی کتاب کی چند سطروں کو پڑھ کر اسکو سمجھ سکیں اور وضاحت کر سکیں۔ اسی لیے ہمارا ایم اے ڈگری ہولڈر ایک کلرک ہے اور بس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کی شاندار کامیابی درحقیقت ایک عظیم ٹارگٹ اور قلبی تعلق کی مرہون منت ہے۔

بھیرہ

الاعز الاکرم حافظ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب محبت بمع ڈرافٹ مالیتی ۱۰۶۲۵ روپے موصول ہوا آپ کے جن احباب نے اس سلسلہ میں تعاون کیا ہے۔ ان کے لیے بارگاہ رب کریم میں دست بدعا ہوں دست بدعا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں اس ایثار کا بدلہ سعادت دارین کی صورت میں ارزانی فرمائے اور اس عظیم اسلامی منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے انہیں توفیق اور ہمت رحمت فرمائے آمین ثم آمین

میری طرف سے جملہ احباب کی خدمت میں ہدیہ تشکر کے ساتھ ہدیہ تسلیمات بھی پیش کریں۔ دراصل یہ آپ کی اور عزیز م مولانا ربانی صاحب کی مساعی کا ثمر ہے کیونکہ آپ دارالعلوم کے فرزند ہیں اس لیے آپ سے یہ توقعات بجا ہیں کہ آپ اپنا اثر و رسوخ اور کوششیں اس مقصد کے لیے پیہم صرف کرتے رہیں گے اور یقیناً مولانا کریم آپ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے گا۔

یہ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ حافظہ اعجاز صاحب آپ کے پاس پہنچ گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مستقل اقامت کا انتظام فرمائے انہیں میری طرف سے پس از سلام اطلاع دیں انکلینڈ روانگی سے قبل دارالعلوم کے لیے جو عطیہ آپ دے گئے تھے وہ ہمیں موصول ہو گیا ہے۔

تمام احباب کو سلام مسنون خصوصاً مولانا شبیر حسین ربانی کو اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو اولاد نرینہ بھی عطا فرمائے آمین۔

دارالعلوم کی تعمیر کا کام شروع ہے موسم گرما کی تعطیلات کے بعد طلبہ ان ساٹھ کمروں میں قیام کریں گے ان شاء اللہ

آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ آپ کے دارالعلوم کے جن طلبہ نے میٹرک کا امتحان دیا تھا ان میں بعض نے سرگودھا بورڈ میں امتحان دیا تھا اور بعض نے گوجرانوالہ بورڈ میں امتحان دیا تھا سرگودھا بورڈ میں چالیس ہزار کے قریب لڑکے شریک تھے مقبول احمد نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ گوجرانوالہ بورڈ جس میں اتنی تعداد کے لگ بھگ لڑکے شریک تھے۔ آپ کے طالب علم رفیق احمد نے فسٹ پوزیشن حاصل کر کے سارے محکمہ تعلیم کو ورطہ حیرت میں مبتلا کر دیا آپ کو مبارک ہو اور باقی تمام لڑکے فسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے۔ دارالعلوم کی شاندار کامیابی پر آپ کو اور جملہ احباب کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

محمد عبدالخالق کے نام

محمد عبدالحق عرصہ سے ناروے میں مقیم ہیں اور پیر صاحب سے شرف ارادت رکھتے ہیں ان کے ایک خط کے جواب میں آپ نے ایک مختصر سائنس نوازش نامہ تحریر کیا۔ گھر والوں کی پرسش احوال کی اور انہیں دعائیں دیں یہ مکتوب چند جملوں پر مشتمل ہے لیکن اس کے مطالعہ سے ایک بات سامنے آتی ہے کہ آپ خلق خدا کے خیر خواہ تھے اور اپنے متوسلین کو ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کے مرض وصال میں لاکھوں لوگ آپ کے لیے شب و روز دعائیں کرتے تھے۔

بھیرہ

۱۸-۷-۸۵

محبی و مخلصی محمد عبدالحق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بڑے عرصہ کے بعد آپ کا مکتوب ملا الحمد للہ آپ خیریت سے ہیں۔ اور آپ کے بچے بھی خوش و خرم ہیں۔

فقیر آپ کے لیے آپ کے اہل و عیال کے لیے سعادت دارین کی دائیں مانگتا رہتا ہے۔ میری طرف سے تمام بچوں کو پیار گھر میں دعائیں آپ کو اور جملہ احباب کو میری طرف سے اور دارالعلوم اور ضیائے حرم کے کارکنوں کی طرف سے تسلیمات

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

میاں محمد نواز شریف کے نام

احباب کو حکومتی نمائندوں سے جب کوئی کام پڑتا تو حضور ضیاء



الامت کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ آپ تمام کو سفارشی رقعہ لکھ کر دیتے اور کبھی بھی آپ نے کسی شخص کی دل شکنی نہیں کی مگر اس کے لیے ضروری تھا کہ کام جائز ہو۔ میاں نواز شریف جوان دنوں پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے، کے نام ایک سفارشی خط ملاحظہ فرمائیں۔

اسلام آباد

۲۹-۷-۸۵

گرامی خدمت عزیز مآب چیف منسٹر صاحب پنجاب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حرمین شریفین کی حاضر کی سعادت حاصل ہونے پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اپنے ملک اور اپنی قوم کے لیے آپ نے جو دعائیں مانگی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو شرف قبولیت سے نوازے آمین ثم آمین

حامل عریضہ ہذا حافظ محمد مسعود نظامی ایم اے

گولڈ میڈلسٹ لیکچرر گورنمنٹ کمرشل کالج جہلم حاضر خدمت ہو رہے ہیں۔ یہ

ہمارے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے قابل فخر طلبہ میں سے ہیں یہ اپنی گزارش زبانی

عرض کریں گے۔ امید ہے جناب ازارہ علم نوازی خصوصی کرم فرمائیں گے۔ فقیر تہہ دل

سے شکر گزار ہوگا۔

والسلام

مخلص دعا گو: محمد کرم شاہ

## کسی تعلیمی ادارے کے نام

حضور ضیاء الامت کے تحریر کردہ خطوط میں اس خط پر مرسل الیہ کا نام نہیں لیکن تحریر کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ حجیت حدیث کے بارے میں کسی صاحب نے پی ایچ ڈی کا مقالہ تحریر کیا۔ یہ مقالہ حضور ضیاء الامت کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے اس کا تنقیدی جائزہ لیا۔ مقالہ نگار نے ان تھک کوشش کے بعد یہ ثابت کیا کہ حدیث رسول قابل حجت ہے اور ساتھ یہ بھی بیان کر دیا کہ مدون شدہ مواد پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی اثبات بھی اور رد بھی۔ پیر صاحب نے اس لائیکل گتھی قرار دیا اور متعلقہ ادارے کو لکھا کہ اس مقالہ پر پی ایچ ڈی کسی سند نہیں دی جا سکتی۔

قد حقق الاخ الفاضل بجهوده المضيه ان الاحاديث النبويه ما كانت تروى شفاها فقط بل كانت تكتب و تسجل في اصحف من زمن قديم لكنه حقق ايها ان هذه الروايات المكتوبة مصحفة معرفة فكيف يمكن الاعتماد عليها في تسيريح الاحكام الشرعية هكذا ايد الاخ الفاضل موقف منكري حجية الحديث مع انه كان يريد ابطاله هذه المشكلة العوليمة منعتني من اظهار راي بالنسبة الى هذا الرسالة مازالت احاول لعل هذا

المشكلة طول المدة اخير اعترف بعجزى و اسجل  
ان هذا الرسالة ليست بجديرة عندى لمنع شهاده  
الدكتورہ فصاحبها. هذا ما عندى والله تعالى اعلم  
بالصواب

القاضى: پير محمد کرم شاہ

محمد کرم شاہ

فاضل مقالہ نگار نے ان تھک محنت کر کے یہ تحقیق کی ہے کہ احادیث نبوی صرف  
زبانی ہی روایت نہیں کی جاتی تھیں بلکہ زمانہ قدیم سے ہی کتابی شکل میں لکھی اور مروی کی  
جاتی رہیں۔ اس کے ساتھ انھوں نے یہ تحقیق بھی فرمائی کہ تحریری اور تدوینی صورت میں  
موجودہ روایات تبدیل شدہ ہیں۔ لہذا احکام شریعیہ کی تشریح میں ان پر کیونکر اعتماد کیا جا  
سکتا ہے۔ اس طرح ہمارے فاضل دوست نے حجیت حدیث (۱) کے منکرین کے موقف کی  
تائید کی ہے حالانکہ وہ اسی کا ابطال کرنا چاہتا تھا۔

یہ سخت مشکل اس رسالہ کے بارے میں اپنی رائے کے اظہار سے مانع رہی میں اس  
مدت کے دوران اس مشکل کو حل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ بالآخر اپنے عجز کا اعتراف کرتا  
ہوں میرے نزدیک یہ تحریر اس قابل نہیں کہ اس پر فاضل دوست کو پی ایچ ڈی کی ڈگری  
دی جائے۔

هذا ما عندى والله تعالى اعلم بالصواب

جسٹس پير محمد کرم شاہ

(۱) حضور ضیاء الامت کی کتاب سنت خیر الالام حجیت حدیث پر ایک بہترین دستاویز ہے۔ اسی وجہ  
سے آپ کی خدمت میں مقالہ بھیجا گیا اور آپ نے اپنی رائے کا نہایت ہی عاجزی سے اظہار کیا۔

## مولانا تاج الدین الازہری کے نام

حضور ضیاء الامت الازہر شریف سے فیض یافتہ تھے اور اسی لیے اس مادر علمی سے آپ کو بے حد لگاؤ تھا آپ کی کوشش رہی کہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے فارغ التحصیل طلبہ اسی عظیم درسگاہ سے اکتساب فیض کریں آپ نے حضرت صاحبزادہ امین الحسنات شاہ کے لیے بھی بے حد کوشش کی کہ وہ ازہری اساتذہ کے سامنے زانویں تلمذ طے کریں لیکن اس وقت انہیں رہاں داخلہ نہ مل سکا۔ آپ مسلسل کوشش کرتے رہے حکومت مصر نے تمام معلومات طلب کیں۔ آپ نے دارالعلوم کا نصاب مرتب کر کے مصر میں پاکستانی سفیر جناب راجہ ظفر الحق کو بھیج دیا اور پاکستانی نژاد عالم دین تاج الدین الازہری کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ اس کی پیروی کریں اس سلسلے کا ایک مکتوب آپ کے سامنے ہے۔

مکرم بندہ مولانا تاج الدین صاحب

۴۱۸۶

(۱) جناب راجہ ظفر الحق صاحب ان دنوں جمہوریہ مصر میں پاکستان کی طرف سے سفیر تھے۔ بعد میں آپ مختلف حکومتی عہدوں پر فائز رہے۔ حضور ضیاء الامت کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ ملک و ملت کے لیے ان کی خدمات قابل صد تحسین ہیں جہاں سیاست میں مذہب بیزار، انا پرست اور ملت فروش لوگ موجود ہیں وہاں راجہ ظفر الحق جیسے محب وطن، مخلص اور دین دروکار کئے والے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ آپ اس قدر بلند کردار کے مالک ہیں کہ کسی سیاسی دھڑے یا مخالف جماعت نے کبھی آپ کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو طویل عمر عطا فرمائے تاکہ ملک و قوم کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے

آپ کی محبت اور حسن سلوک کے جو نقوش دل پر ثبت ہوئے ہیں وہ ہمیشہ تازہ رہیں گے۔ فقیر آپ کے لیے دست بدعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے عظیم مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے آمین آپ کی ہدیت کے مطابق دارالعلوم کا نصاب مرتب کر کے راجہ ظفر الحق (۱) صاحب کی خدمت میں بھیج دیا ہے۔ امید ہے وہ چند روز تک شیخ الازہر کی خدمت میں پہنچادیں گے۔ اب اس کی پیروی کرنا اور اس کی مختلف مراحل سے گزارنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ امید سے آپ مہربانی فرمائیں گے۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## ملک مختار احمد مجاہد کے نام

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کے لیے مقبولان بارگاہ الہی دست بدعا رہتے ہیں۔ مختار احمد خلیفہ جس نے اپنی جوانی حضور ضیاء الامت کی خدمت کی نذر کی انہی سعادت مند افراد میں سے ایک ہے وہ تلخ سہی۔ زبان دراز سہی۔ مگر ہے بڑا محبت کرنے والا بعض اوقات اس کے رویہ سے اکتاہٹ سی ہو جاتی ہے۔ لیکن خوش قسمت اتنا ہے کہ حضور ضیاء الامت اس کی عدم موجودگی میں اسکے لیے سعادت دارین کی دعا فرماتے ہیں۔

مولانا روم نے سچ کہا۔

یک زمانہ صحیحے با اولیاء  
بہتر از صد سالہ طاعت پیریا

ﷺ

اللهم وفق عبدك ورفيقي العزيز  
مختار احمد بذكرك وبالصلوة والتسليم  
على حبيبك المكرم صلى الله تعالى عليه وآله  
وسلم وتقبل منه ما يعانى فى خدمتى من تعب و  
مشقته واجزه اوقى فى الدنيا والآخرة ان كانت  
الكريم الوهاب

عبدك المسكين

محمد كرم شاه

۷ جماد الثانی ۱۴۰۶ء

۱۸ نومبر ۱۹۸۶ء

یوم الاثنین بعد صلاة العصر

ترجمہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے مولا اپنے بندے اور میرے پیارے دوست مختار احمد کو اپنے ذکر اور اپنے  
حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ہدیہ درود سلام پیش کرنے کی  
توفیق عطا فرما اور میری خدمت کرتے ہوئے اسے جو محنت و مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے

اسے اپنی بارگاہ میں مقبول فرما اور دنیا و آخرت میں اسے زیادہ سے زیادہ جزاء عطا کر بے شک تو ہی بے حد کرم کرنے والا اور خوب سرفراز فرمانے والا ہے۔

تیرا مسکین بندہ

محمد کرم شاہ

۷ جماد الثانی ۱۴۰۶ھ

۷ فروری ۱۹۸۶ء

بروز سوموار بعد از نماز عصر

## اصغر علی نظامی کے نام

نظامی صاحب نے مدینہ طیبہ سے دو کتابیں ارسال کیں آپ نے انہیں شکر یہ کا خط لکھا۔ اور جنیوا میں دارالمال الاسلامی کے اجلاس میں شرکت کے بعد زیارت حرمین شریفین کے لیے حاضری

(۱) سعودی عرب کے شہزادے محمد الفیصل نے دارالمال اسلامی کے نام سے ایک مالی ادارہ قائم کیا جس کا صدر دفتر جنیوا میں تھا۔ اس ادارہ کا بنیادی مقصد سودی نظام سے پاک معیشت کو رواج دینا تھا، اس اہم ترین کام کے لیے دارالمال نے مختلف اسلامی ممالک سے ایسے علماء کا انتخاب کیا جو اسلامی تعلیمات پر کامل دسترس رکھتے ہوں اور حالات حاضرہ سے مکمل آگاہ ہوں پاکستان سے اس کی نمائندگی کے لیے حضور ضیاء الامت کا انتخاب عمل میں آیا آپ کو اس کے ایڈوائزی بورڈ کا ممبر منتخب کیا گیا اس بورڈ کی ذمہ داری یہ تھی دارالمال الاسلامی دنیا کے کسی بھی ملک میں جب سرمایہ کاری کرنا چاہے تو یہ بورڈ اس کی راہ نمائی کرے گا جس شعبہ میں سرمایہ کاری کی جارہی ہے کیا یہ شرعی لحاظ سے جائز ہے اور اس کی شرائط میں کہیں سودی عنصر تو کارفرما نہیں حضور ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا کے مختلف ممالک میں منعقد ہونے والے اس ادارہ کے اجلاسوں میں بھرپور شرکت فرمائی اور ہر موقع پر اپنی صائب رائے سے ادارہ کو نوازا آپ کی راہ نمائی میں ادارہ نے بالذات سرمایہ کاری کے سلسلہ میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ (ماہنامہ ضیاء حرم مئی ۱۹۹۸ء)

کا تذکرہ کیا۔

گرامی مرتبت جناب اصغر علی نظامی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی دو کتابیں موصول ہوئیں۔ علمی، تاریخی اور تحقیقی شہہ پارے وقتاً فوقتاً آپ ارسال فرماتے رہتے ہیں۔ ان سے نہ صرف لائبریری کی افادیت میں اضافہ ہو رہا ہے بلکہ فقیر بھی ان سے مستفید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزاء عطا فرمائے۔

۲۰ مارچ کو جنیوا میں دارالمال اسلامی (۱) کا اجلاس ہے اس میں شرکت کے بعد اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کرتا ہوں کہ وہ مجھے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عقبہ (۲) بوسی اور بیت اللہ شریف کی زیارت کی سعادت سے بھی بہرہ ور فرمائے۔ امید ہے ۲۳ مارچ تک میں جدہ پہنچ جاؤں گا اگر کوئی ملاقات کی صورت نکل آئے تو مزید مسرت کا باعث ہوگا بلکہ آپ کی غائبانہ دعائیں میرے لیے ہمیشہ باعث برکت ہوا کرتی ہیں۔

والسلام

طالب دعا: محمد کرم شاہ

## ارشاد فاروقی کے نام

فاروقی صاحب ملازمت کی تلاش میں سرگرداں تھے۔  
ہمارے ملک میں سفارش ہی استحقاق پیدا کرتی ہے۔ اخلاص،  
محنت، کارکردگی اور قابلیت کو ثانوی حیثیت حاصل ہے۔ جوان  
درسگاہ ہوں سے نکلنے کے بعد صاحبان بست و کشاد کے پیچھے

(۲) عقبہ بمعنی چوکٹ



بھاگتے نظر آتے ہیں بہر حال یہ المیہ ہے حضرت ضیاء الامت نے  
فاروقی صاحب کو دو وزیروں کے نام سفارشی خطوط کے ساتھ یہ خط  
ارسال فرمایا اور وظیفہ کی قضاء کا طریقہ بتایا۔

محبت و مکرم فاروقی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی طرف دو وزیروں کے نام خط لکھ کر بھیج رہا ہوں آپ دونوں سے ملاقات  
کریں اللہ تعالیٰ امداد فرمائے گا۔

جتنی آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں میرے دل میں اس سے بھی زیادہ آپ کے لیے  
جذبہ محبت ہے۔ میری دلی دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا روزگار عطا فرمائے جس  
میں آزادی کے ساتھ آپ کام کر سکیں۔

یہ بھی آپ کی سعادت ہے آپ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں کوشش تو یہ کیا کریں کہ  
قضا نہ ہو لیکن بامر مجبوری اگر قضا ہو جائے تو دوسرے دن مکمل کر لیا کریں۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## مولانا ارشد جمیل کے نام

ارشد جمیل کے بھائی کی زبانی پیر صاحب تک یہ اطلاع پہنچی  
کہ وہ برطانیہ میں بیمار ہیں۔ اس سے قبل ان کا آپریشن بھی ہو  
چکا تھا آپ کو بہت تشویش ہوئی آپ نے فوراً یہ گرامی نامہ تحریر  
فرمایا۔

عزیز گرامی حافظ ارشد جمیل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عرس شریف کے موقع پر آپ کے بھائی جان تشریف لائے تھے۔ انہوں نے آپ کی علالت کے بارے میں تذکرہ کیا۔ جس سے ذہنی کوفت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے تاکہ جس جلیل مقصد کی تکمیل کے لیے آپ ترک وطن کر کے دیار غیر میں پہنچے ہیں اس کی تکمیل ہو۔ اور وہاں بھی اسلام کی روشنی پہنچے آمین ثم آمین  
میرا یہ خط دیکھتے ہی اپنی صحت کے بارے میں فوراً مطلع کریں کہ کیا تکلیف ہوئی؟  
اب کیا حال ہے؟

عزیزی کو بہت دعائیں۔ بچوں کو پیار۔ جملہ احباب کو سلام مسنون

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

چیمبر مین بورڈ آف سلیکشن ٹیچرز جامعہ اسلامیہ اسلام آباد کے نام

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں بحیثیت پروفیسر تقرر کے

لیے تاج الدین ازہری کو تصدیق ضرورت تھی۔ حضور ضیاء الامت

ان دنوں وفاقی شرعی عدالت کے جج بھی تھے اور جامعہ کے ٹرشی

بھی۔ اس لیے انہوں نے اس سلسلہ میں آپ سے بات کی۔ پیر

صاحب نے یہ تصدیق نامہ جاری کیا۔ اس کی حیثیت بھی مکتوب کی

ہے اس لیے اسے بھی شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

الی / یہمہ الامر

اشهد بان السيد تاج الدين محمد علي شباب  
 صالح حسن السيره والسلوك وقد تربى في  
 احضان الدعوة الاسلاميه وتخرج من كلية الامام  
 الاعظم بغداد درس الدراسات العليا في قسم  
 الحديث الشريف حتى نال درجة الماجستير من  
 كلية اصول الدين بجامعة الازهر بالقاهره وانا اذ كيه  
 واتقافيه بانه يبذل قصارى جهده في خدمة الاسلام  
 كما عرفته والله هو الموفق وهو ولي التوفيق -

محمد كرم شاه

القاضي بمحكمة عليا للاستئناف بباكستان وعضو هيئة الرقابه  
 الشرعيه بدارالامال الاسلامي  
 ترجمه:- باعث تحریر آنکے

میں تصدیق کرتا ہوں کہ جناب تاج الدین ولد محمد علی نیک دل نوجوان ہے اس کا  
 چال چلن بہت عمدہ ہے اس نے دعویٰ اسلامیہ کے ماحول میں پرورش پائی ہے۔ امام اعظم  
 کالج بغداد سے فارغ التحصیل ہیں۔ شعبہ حدیث شریف میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر چکے ہیں  
 حتیٰ کہ انہوں نے اصول دین کے شعبہ میں جامعہ ازہر (قاہرہ) سے ایم اے کی ڈگری  
 حاصل کی اس پر اعتماد ہے کہ وہ اپنی انتہائی کوششیں دین اسلام کے لیے وقف کریگا۔  
 جہاں تک میں جانتا ہوں۔ واللہ هو الموفق وهو ولي التوفيق

محمد كرم شاه

جسٹس وفاقی شرعی عدالت ایلیٹ بیج پاکستان

رکن مذہبی ایڈوائزری بورڈ دارالمال الاسلامی

## مولانا محمد رمضان چشتی کے نام

استاذی المکرم مولانا محمد رمضان صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ  
رحمتہ واسعہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے ان فضلاء میں سے ایک تھے  
جنہوں نے اپنی زندگی حضور ضیاء الامت کے مشن کے لیے وقف  
کردی دھیمہ لہجہ، شیریں مقال، پیر صاحب کا یہ سچا غلام اپنے ہم  
سبقوں سے کئی لحاظ سے مختلف تھا۔

پیر صاحب ان پر خصوصی شفقت فرماتے اور یہ بھی ان کو ٹوٹ  
کر چاہتا۔ پیر اور مرید کے درمیان محبت کا یہ تعلق اتنا گہرا اور  
مضبوط تھا کہ ہم اسے لفظوں میں بیان نہیں کر سکتے۔

بقول نظیری

قلم را آن زبانی نیست کہ سر عشق گوید باز  
ورائے حد تقریر است شرح آرزو مندی  
دراز قد گنھا ہوا جسم خوبصورت نقش و نگار۔ چہرے سے گویا  
چاندی پھوٹ رہی ہو ظاہر و باطن میں خوبصورت یہ جوان والی بال  
کا بہت اچھا کھلاڑی تھا بھیرہ شریف میں دوران تعلیم حلقہ کے  
سیکرٹری رہے۔ اساتذہ کا بے حد احترام کرتے تھے۔

میں دعوے سے یہ کہتا ہوں کہ ان کے رویے سے نہ کسی استاد  
محترم کو شکایت تھی اور نہ کسی طالب علم کو سب اس سے محبت کرتے

تھے اور وہ سب کا احترام بجالاتا تھا۔

بھیرہ شریف سے فراغت کے بعد پیر صاحب کے حکم سے دارالعلوم بھیرہ میں پڑھانا شروع کیا پیرزادہ امداد حسین ان کی صلاحیتوں سے واقف تھے۔ بااصرار انہیں برطانیہ لے گئے۔ وہاں انہوں نے اپنی تدریس کے جوہر دکھائے بہت اچھے نتائج رہے۔ حضور ضیاء الامت کو جب آگاہی ہوئی تو آپ بہت خوش ہوئے اور یہ گرامی نامہ ارسال فرمایا۔

مگر نہیں گرامی نامہ پڑھنے سے پہلے کچھ اور معلومات آپ کے ایمان کی تقویت کا باعث ہوں گی۔ مولانا محمد رمضان دوبارہ بھیرہ تشریف لائے تدریسی فرائض کی انجام دہی میں منہمک ہو گئے زندگی نے وفانہ کی۔ ایک حادثے میں وفات پا گئے۔ ایک کہرام مچ گیا۔ ان کے جسم اطہر کو ان کے آبائی گاؤں میانہ کوٹ ضلع سرگودھا لے جایا گیا۔ بھیرہ شریف کے ہزاروں متوسلین اس دیہات میں اکٹھے ہوئے۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ اور اس کی تمام شاخوں کے اساتذہ و طلبہ وہاں پہنچے حضور ضیاء الامت کا خانوادہ اور خود حضور ضیاء الامت جنازہ کے لیے تشریف لائے۔ محمد رمضان چشتی کا جنازہ حضور ضیاء الامت نے خود پڑھایا۔ راقم الحروف بھی موجود تھا۔ چشتی مرحوم کو استاذی المکرم قاضی محمد ایوب اور استاذی المکرم مولانا حافظ محمد خان نوری نے لحد میں اتارا حضور ضیاء الامت قبر کے سرہانے کھڑے تھے۔ آنکھیں چمچم

برس رہی تھیں جیب سے ایک رقعہ نکالا اور چشتی مرحوم کے کفن میں رکھ دیا۔ اس پر کیا لکھا تھا میں کچھ کہہ نہیں سکتا مگر اندازہ ہوتا ہے کہ یہ غلامی کی سند تھی۔ جو اس دارالعمل سے کوچ کرتے ہی چشتی مرحوم کو اپنے مرشد کریم کی بارگاہ سے عطا ہوئی۔

عزیز گرامی مولانا محمد رمضان صاحب چشتی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کے دونوں مکتوب موصول ہوئے اور آج ان کے مطالعہ کا موقع میسر آیا کیونکہ درمیانی عرصہ بیرون ملک اور اندرون ملک سفر میں گزرا اس لیے فرصت نہ ملی آپ کے امتحانی پرچے اور بچوں کے حاصل کردہ نمبر دیکھ کر از حد مسرت ہوئی آپ نے اور آپ کے طلبہ نے جس ماحول میں رہتے ہوئے۔ صرف و نحو جیسے غیر دلچسپ اور اکھڑ مضامین میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس کی تعریف نہیں کی جاسکتی بچوں نے بھی کمال کیا اور ان کے استاد نے بھی اپنے فن تعلیم و تربیت کی انتہاء کر دی اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے اور خدمت دین کے شوق میں مزید اضافہ کرے اور آپ کے ان سات ہونہار طلبہ کو اس قافلہ محبت و شوق کا ہر اول دستہ بنائے جن کی جاں نثاریوں اور مساعی جیلہ سے دیار فرنگ نور اسلام سے جگمگانے لگے گا آمین ثم آمین

میری طرف سے تمام بچوں کو بلا کر خصوصی مبارک باد پیش کریں اور اچھی قسم کی ٹافیوں کا ایک بڑا ڈبہ لے کر میری طرف سے ان میں تقسیم کریں اور آٹھواں حصہ اپنے لیے بھی مخصوص کر سکتے ہیں اس پر جو خرچ آئے گا وہ میں ادا کروں گا۔ لیکن ٹافیاں بڑی لذیذ ہوں اور ڈبہ بھی بڑا ہو یہ پڑھ کر بھی بڑی مسرت ہوئی کہ آپ انگریزی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس سنہرے موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں آپ ذہن بھی

ہیں اور جوان بھی ہیں اور فرصت کے لمحات بھی پاکستان سے زیادہ میسر ہیں اور آگے بڑھنے کے امکانات اور وسائل بھی حاصل ہیں اس لیے آپ کی سعادت مندی اور ارجمندی سے توقع ہے کہ ان قیمتی لمحات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔ جملہ احباب کو سلام مسنون

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ صاحب کے نام

”تخذیر الناس میری نظر میں“ حضور ضیاء الامت کا تحریر کردہ چھوٹا سا رسالہ ہے آپ جانتے ہوں گے کہ تخذیر الناس قاسم نانائوی کی کتاب ہے۔

آپ شاہ صاحب کو ایک خط لکھتے ہیں۔ ان کی عبادت کرتے ہیں۔ اور تخذیر الناس میری نظر میں کے بارے میں یہ سطور قلم بند کرتے ہیں۔

صاحب سعادت و سیادت و کرامت سعید ازل عزیزم شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آج یہاں آپ کا مکتوب گرامی کاشف احوال ہوا مسرور عالم و عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کی جو لطف کرم کی نظر آپ پر ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس سعادت سے ہمیشہ بہرور رکھے یہ اپریشن تو نہیں بلکہ محبوب کریم کی زیارت کا زینہ ہے۔ کسی نے کیا اچھا کیا ہے۔

تیری معراج کہ تو عرش بریں تک پہنچا

میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا  
 اس مکرر معراج کے لیے فقیر کی طرف سے ہدیہ تبریک قبول ہو۔ امید ہے اس ناچیز کو  
 بھی اپنی دعاؤں سے نوازتے رہتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرماتے  
 اور آپ کی مخلصانہ مساعی کے طفیل مسلک اہل سنت کو سر بلندی ارزانی فرماتے۔ آمین اور  
 دارالعلوم میں ایسے علمائے ربانیین کی ایک فوج ظفر موج پروان چڑھے جو باطل کی  
 ساری نخوتوں اور غروروں کو مٹا کر رکھ دے آمین ثم آمین

عزیزان کو پیار گھر میں سب کو دعوات

تحدیر الناس میری نظر میں عنوان سے ایک مقالہ میں نے لکھا ہے۔ اگلے روز  
 مولانا محمد اشرف ساہی صاحب کو سنایا انہوں نے بہت پسند کیا کتابت کے لیے دے دیا  
 ہے۔

والسلام

طالب دعا: محمد کرم شاہ

## حاجی تمیز الدین کے نام

حاجی صاحب اپنے رفقاء کے ساتھ حضور ضیاء الامت کے مشن  
 کے لیے کوشاں تھے۔ اور مسلسل رابطہ رکھے ہوئے تھے۔ ان کے  
 ایک مکتوب کے جواب میں آپ نے یہ گرامی نامہ ارسال کیا۔

محبت گرامی حاجی تمیز صاحب سیکرٹری جماعت جند اللہ برطانیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب بمع کاروائی اجلاس جند اللہ موصول ہوا اسے پڑھ کر مجھے انتہائی خوشی



ہوئی آپ نے جس نظم و ضبط کے ساتھ اس اجلاس کو اختتام پذیر کیا اور ان میں جن عظیم مقاصد کی تکمیل کے لیے عزم مصمم کا اظہار کیا ہے۔ وہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے خلوص نیت کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور توفیق آپ کی راہنمائی اور دستگیری فرما رہی ہے۔ اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین متین کے لیے آپ جو کوششیں کر رہے ہیں۔ حضور کی بارگاہ عالی میں مقبول اور منظور ہیں۔ میں آپ احباب کا ایک ادنیٰ خادم ہوں اور دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو نفس امارہ کی فریب کاریوں سے بچائے اور ہمارا ہر علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشی نو دی کے لیے ہو۔

جملہ احباب کی خدمت میں فرداً فرداً میری طرف سے سلام اور دعائیں عرض کریں۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## صوفی اصغر علی نظامی کے نام

نظامی صاحب کے نام گذشتہ خط میں حضور ضیاء الامت نے اس بات کا تذکرہ کیا تھا کہ جنیوا میں دارالسال الاسلامی کا اجلاس ہے اس میں شرکت کرنے کے بعد حرمین شریفین کی زیارت کے لیے حجاز مقدس حاضر ہوں گا چنانچہ پیر صاحب اپنے مجوزہ پروگرام کے مطابق حاضری کے لیے سعودی عرب تشریف لے گئے۔ نظامی صاحب چشم براہ تھے۔ قیام مکہ و مدینہ کے دوران نظامی صاحب نے پیر صاحب کی بڑی تواضع کی آپ نے بھیرہ شریف واپسی پر

ان کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے لکھا۔

محبت و مکرم نظامی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بھیرہ ضلع سرگودھا

میں اپریل کو بعافیت بھیرہ پہنچ گیا۔ اس سفر میں آپ نے جس محبت اور خلوص کا اظہار فرمایا ہے وہ آپ کی سابقہ روایات کے عین مطابق ہے جس کے لیے بے ساختہ دعائیں آپ کے لیے نکلتی ہیں۔

آپ نے اپنے مشاغل کو چھوڑ کر میرے لیے اتنا طویل سفر اختیار کیا اور کئی روز کی رفاقت سے مجھے بہرہ ور فرمایا، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔  
آپ نے مجھے جو دو کتابیں بطور تحفہ دی تھیں وہ وہیں رہ گئی ہیں امید ہے آپ نے سنبھال لی ہوں گی اور پھر کسی موقع پر وصول کر لوں گا۔

اپنے جملہ احباب کو میری طرف سے سلام و دعا

والسلام

طالب دعا: محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

عرس شریف کی آمد آمد تھی۔ مگر سید نذیر حسین شاہ بیمار تھے۔  
الفرید آڈیٹوریم کا سنگ بنیاد بھی رکھنا تھا۔ حضور ضیاء الامت کو  
جب ان کی بیماری کی اطلاع ملی تو بہت افسردہ ہوئے کہ ایسے اہم  
موقع پر شاہ صاحب کا نہ ہونا بڑی محرومی ہے مگر ایسے قیمتی آدمی کی

صحت کا خیال رکھنا بھی ضروری تھا۔ آپ نے اجازت دی کہ صحت اچھی نہ ہو تو آرام کریں۔ خط ملاحظہ کریں۔

بھیرہ

عزیز القدر سیادت پناہ عزیزم شاہ صاحب

السلام علیکم، رحمۃ اللہ

رمضان المبارک میں آپ کی یاد ہمیشہ تازہ رہی اور آپ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لیے بارگاہ رب کریم میں التجائیں کرتا رہا خیال کرتا رہا کہ آپ کو خط لکھوں لیکن تاخیر ہوتی رہی اگلے روز آپ کا گرامی نامہ سبقت لے گیا۔ یہ پڑھ کر بہت تشویش ہوئی کہ ابھی تکلیف کا مکمل ازالہ نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

ہمارے لیے آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ بڑا قیمتی ہے اور اس فقیر کو کبھی یہ گوارا نہیں کہ آپ میدان عمل میں مصروف جہاد رہنے کے بجائے بستر علالت پر دراز رہیں امید ہے اللہ تعالیٰ جلدی کرم فرمائے گا۔ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ جلد اس قابل ہو جائیں گے کہ اپنی ذمہ داریوں کو سنبھال سکیں۔

ویسے اشتہار میں آپ نے پڑھا ہو گا کہ عرس شریف کے موقع پر آڈینوریم کا سنگ بنیاد متوکل علی اللہ رکھا جائے گا۔ اور اس تقریب میں آپ کی شمولیت میرے لیے قلبی تسکین کا باعث ہوگی اس کے باوجود اگر آپ کو سفر میں زحمت ہو تو آپ تشریف نہ لائیے۔ آپ دعا فرمائیں۔ یہ بہت بڑا منصوبہ ہے اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے اور اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ میرے لیے اتنا ہی کافی ہو گا۔

عزیزان کو بہت بہت پیار ان کی امی کو بہت بہت دعائیں اپنی والدہ صاحبہ کی



یسقستی الغمام پڑھیں پہلے بھی تمام افعال مضارع مجہول ہیں یہ بھی مجہول ہی درست ہے۔

ادائے قرض کے لیے جو وظیفہ کسی بزرگ نے آپ کو عطا کیا ہے وہ بھی بالکل حدیث نبوی کے عین مطابق ہے آپ اس کا بھی درد کیا کریں یہ دعا آپ کے وظائف میں بھی درج ہے۔

جملہ احباب کو سلام مستنون

والسلام

مخلص: دعا گو: محمد کرم شاہ

## سیکرٹری جماعت جند اللہ انگلستان کے نام

صوفی محمد اکرم کا وصال برطانیہ کے اہل اسلام کے لیے بہت بڑا سانحہ تھا نہ صرف یہ بلکہ حضور ضیاء الامت کے لیے اور تمام پیر بھائیوں کے لیے ان کی موت نقصان عظیم تھی۔ وہ جماعت جند اللہ کے روح رواں تھے انھوں نے حضور ضیاء الامت کے مشن کے لیے انتھک محنت کی وہ داغ مفارقت دے گئے پیر صاحب کو بہت رنج ہوا آپ نے انگلستان کے احباب کو ایک خط لکھا صوفی صاحب کی خدمت کو سراہا۔ احباب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی لواحقین سے اظہار ہمدردی کیا اور جند اللہ کے سیکرٹری کی ذمہ داری کے لیے چوہدری محمد ظریف کا نام تجویز فرمایا۔

محبت و مکرم جناب سیکرٹری جناب جند اللہ انگلستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ بخیریت واپس پہنچ گئے ہوں گے۔ جند اللہ کی میٹنگ میں میری طرف سے مندرجہ ذیل پیغام تعزیت پڑھ کر سنائیں۔

مرحوم و مغفور صوفی صاحب کی اچانک وفات حسرت آیات کی خبر سن کر اس ناچیز کو جتنا صدمہ ہوا اس کا اظہار ممکن نہیں۔

صوفی صاحب گونا گوں صفات و کمالات کا ایک رنگین اور مہکتا ہوا گلہ دستہ تھے۔ وہ جند اللہ کے ایک بہادر سپاہی تھے۔ وہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے توسیعی پروگرام کی روح رواں تھے۔ تفسیر ضیاء القرآن نیز ضیاء القرآن پبلی کیشنز کی مطبوعات کی اشاعت کے لیے ان کا جذبہ جنون کی حدوں کو چھو رہا تھا۔ ضیاء حرم کی کرنوں سے تاریک دل اور تاریک گھروں کو منور کرنا ان کی زندگی کا محبوب ترین مشغلہ تھا وہ اپنے دوستوں کے لیے سراپا اخلاص تھے۔ ان کی ہمدردی کا جذبہ ہر شک و شبہ سے بالاتر تھا انگلینڈ میں اسلامی تحریک کے ہر اول دلہستہ کے وہ سرخیل تھے اس سلسلہ میں ان کی ایک ایک قربانی جب یاد کرتا ہوں تو آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں اور دل پر غم و اندوہ کے بادل اٹھ کر آ جاتے ہیں ایسی عمر میں اتنا بڑی شخصیت کا ہمیں داغ مفارقت دنیا ایک عظیم المیہ ہے ہم سب اپنے غفور و رحیم پروردگار کی بارگاہ میں بعد عجز و نیاز دست بدعا ہیں کہ مولا کریم انہیں فردوس بریں میں جگہ عطا فرمائے اور اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مشرف سے فرمائے۔ ان کے بوڑھے والدین ان کے غمزدہ بھائیوں ان کے معصوم بچوں اور بچیوں کو یہ صدمہ برداشت کرنیکی ہمت عطا فرمائے۔ خود ان کی دشگیری اور راہبری فرمائے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے آمین۔

میری آپ حضرات سے بھی درخواست ہے کہ آپ ہمیشہ صوفی صاحب کی روح کو

ایصالِ ثواب کیا کریں اور جس مقصد کے لیے انہوں نے اپنی زندگی کے گراں بہا لمحے وقف کیے رکھے تھے آپ جملہ احباب بھی اس عظیم مقصد کی تکمیل کے لیے اپنی توانائیاں اور اوقات وقف رکھیں۔

صوفی مرحوم و مغفور ضیائے حرم کے لیے جو تک و دو کرتے تھے وہ آپ حضرات سے مخفی نہیں ان کے بعد اگر اس تک و دو میں کمی آجائے تو یہ صوفی صاحب سے ایک قسم کی بے وفائی کا مظاہرہ ہوگا میں چاہتا ہوں کہ اس خدمت کو اسی خلوص اور اسی جذبہ ایمان کے ساتھ جاری رکھا جائے اگر آپ تمام حضرات متفق ہوں تو چوہدری محمد ظریف صاحب کو یہ ذمہ داری سونپی جائے مجھے امید ہے کہ وہ اس کو قبول فرمائیں گے اور اپنی خداداد صلاحیتوں کو خدمتِ دین کے لیے اور اپنے عظیم دوست کی یاد کو تازہ رکھنے کے لیے بلا تامل وقف فرمائیں گے۔

اس سلسلہ میں آپ حضرات جو فیصلہ کریں مجھے اس سے خود آگاہ کریں۔

والسلام

شریکِ غم: محمد کرم شاہ

## مولانا ارشد جمیل کے نام

دارالمال الاسلامی کا صدر دفتر جنیوا میں ہے۔ اس لیے پیر صاحب کو اکثر وہاں جانا پڑتا یورپ میں مقیم پیر بھائی اس موقع سے فائدہ اٹھاتے اور آپ کو اپنے ہاں مدعو کرتے۔ جلسوں کا اہتمام کرتے۔

بڑے بڑے ہونٹوں میں سمنار منعقد کرواتے گھروں میں نجی

محافل قائم کرتے پھر صاحب ان مجالس میں اصلاحی خطبات ارشاد فرماتے۔ وعظ و نصیحت کرتے اس طرح تعلیم و تعلم اور رشد و ہدایت کا سلسلہ چلتا رہتا۔ آپ کی مجالس میں ہر کہ وجہ شریک ہوتا اور وسعت ظرف کے مطابق جھولی بھر کا کر لوٹتا۔ اس انداز تبلیغ کا فائدہ یہ ہوا کہ یورپ میں مقیم مسلمانوں کی نسل نوا فرنگی تہذیب کے اثر سے بچ گئی نہ صرف یہ بلکہ غیر مسلم آپ کی پراثر گفتگو سن کر دائرہ اسلام میں داخل ہوتے اور پھر پوری طرح اسلام کے آفاقی اصولوں پر کار بند رہتے۔ اسی نوعیت کے ایک دوسرے سے آپ واپس آئے تو برطانیہ سے ارشد جمیل صاحب کا خط آیا ہوا تھا آپ نے جواباً لکھا۔

عزیز القدر ارشد جمیل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں کل رات بارہ بجے کے قریب جنیوا، فرانس، اور سپین کے طویل سفر سے واپس آیا اور آج آپ کے گرامی نامہ کے محتویات سے آگاہی ہوئی آپ نے اپنے دارالعلوم کے لیے جو گرانقدر عطیات بھیجے ہیں اس سے دل از حد مسرور ہوا بے ساختہ آپ کے لیے دعائیں نکلیں اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دین حنیف کی خدمات انجام دینے کی توفیقات سے بہرہ ور رکھے اور آپ کو اس کا اجر دونوں جہانوں میں ہماری فکر سے بلند تر اور اپنی شان کریمی کے شایاں عطا فرمائے۔

تیسری بچی کی اطلاع میر پور مل گئی تھی بارگاہ الہی میں دست بدعا ہوں کہ وہ کریم آپ کو سعید و نجیب فرزند عطا فرمائے آمین ثم آمین



عائشہ جمیل بہت ہی پیارا نام ہے میری طرف سے ساری بچیوں کو دیدہ بوسی اور اس ننھی کی پیشانی میری طرف سے چومیں۔

صوفی محمد اکرم صاحب کی اچانک وفات حسرت آیات کی خبر ہم سب کے لیے از حد تکلیف اور غم و الم کا باعث بنی حسن اتفاق سے ان کے والد صاحب عرس شریف میں شرکت کے لیے یہاں آئے ہوئے تھے دارالعلوم ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ماہنامہ ضیائے حرم کے لیے ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر عطا فرمائے آمین۔

جو مسئلہ آپ نے دریافت فرمایا ہے اس کے بارے میں عرض کیا کہ کتب فقہ میں مرقوم ہے کہ اگر کسی شخص کی آمدن کے مختلف ذرائع ہوں ان میں سے بعض حلال اور بعض حرام ہوں وہ اپنے حلال ذرائع سے کمائی ہوئی آمدنی زکوٰۃ صدقہ خیرات وغیرہ ادا کر سکتا ہے البتہ جہاں تک مسئلہ کے دوسرے حصہ کا تعلق ہے اس کے بارے میں اس وقت میری رائے یہی ہے کہ مسلمان کو شراب بیچنے کا کاروبار ہرگز نہیں کرنا چاہیے اس کے لیے کسب معاش کا یہ ذریعہ حرام ہے۔ مزید تحقیق کروں گا اگر اس تحقیق کے نتیجہ میں اس رائے کی تصدیق نہ ہوئی تو پھر آپ کو آگاہ کر دوں گا۔

عزیزم بہاؤ الحق (۱) کو تکلیف ہو گئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اسے صحت عطا فرمائی ہے اور بفضلہ تعالیٰ وہ رو بصحت ہے سب بچوں کے لیے دعا کیا کریں۔

دارالعلوم میں آج کل تعطیلات ہیں دو اگست کو دارالعلوم کھلے گا اور نیا داخلہ ہوگا۔  
مخلصم محمد اقبال صاحب اور دیگر احباب کی خدمت میں میری طرف سے تسلیمات

(۱) پیر صاحب کے سب سے چھوٹے بیٹے فاروق بہاؤ الحق شاہو جن کا مکمل تعارف آئندہ صفحات میں ملاحظہ کریں گے۔

(۱) بابو غلام مرتضیٰ جن کا تفصیلی تعارف گذشتہ صفحات میں گذر چکا ہے۔

اور دعائیں اللہ تعالیٰ ان کے اس فیاضانہ ایثار کو شرف قبولیت سے نوازے آمین۔

عزیزی عائشہ جمیل کی امی کو بہت بہت دعائیں  
امید ہے بابو (۱) صاحب نے آپ کو لکھا ہوگا کہ حضرت ثانی صاحب کے عرس کے  
موقع پر ۱۳ جون کو بروز جمعہ آڈیٹوریم (لابریری) کا کام متوکلاً علی اللہ تعالیٰ شروع کر  
دیا گیا ہے۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## مولانا محمد ارشد جمیل کے نام

شکریے کا ایک خط ملاحظہ فرمائیں جس پر تاریخ کا اندراج نہیں جو  
ارشد جمیل صاحب کو دارالعلوم کی خدمت کرنے پر ارسال کیا گیا۔  
ان دنوں الفرید آڈیو ریم اور اساتذہ کے بنگلے زیر تعمیر تھے۔

گرامی قدر جناب حافظ محمد ارشد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوگا آپ نے عزیز القدر مولانا

شبیر حسین ربانی کی معرفت دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کی امداد کیلئے جو فیاضانہ عطیہ  
ارسال فرمایا ہے اس کیلئے یہ فقیر سراپا پاس ہے اور بصد عجز و نیاز دست بدعا ہے اللہ  
تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل آپ کے اس عطیہ کو قبول فرمائے اور اس کا اجر  
دونوں جہانوں میں آپ کو اور آپ کے اہل و عیال کو اپنی شان کریبی کے مطابق عطا  
فرمائے آمین ثم آمین۔

آپ جیسے مخلص دوستوں کے فیاضانہ تعاون کی وجہ سے دارالعلوم کی تعمیر کا  
کام زور شور سے جاری ہے۔ ایک عظیم الشان آڈیو ریم 110x48 اور اساتذہ کی  
رہائش کیلئے آٹھ بنگلے زیر تعمیر ہیں امید ہے آئندہ بھی۔ آپ ہمیں اپنی پر خلوص  
دعاؤں سے نوازتے رہیں گے۔

والسلام  
مخلص محمد کرم شاہ

## مولانا محمد ارشد جمیل کے نام

شکر اور نصیحت پر مبنی ایک اور خط ارشد جمیل صاحب کے نام جو ان کے خط کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا۔ اس خط پر بھی تاریخ کا اندراج نہیں مگر یقین سے کہا جاسکتا ہے۔ یہ خط مذکورہ خط کے فوراً بعد لکھا گیا۔ کیونکہ اس دوسرے خط میں پہلے خط کا تذکرہ ہے۔ بعض خطوط میں بیعت کا تذکرہ ہے جس کی وضاحت ضروری ہے۔

اگر کوئی شخص کسی ایسے بزرگ کی بیعت کرنا چاہتا ہے جس تک وہ پہنچ نہیں سکتا۔ مگر اس کو خط لکھ سکتا ہے یا اس کی مرضی معلوم کر سکتا ہے۔ تو اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ بیعت ہونے والا با وضو ہو کر کسی شخص کے سامنے یہ کہے کہ میں فلاں شخص کے ہاتھ پر فلاں سلسلہ میں بیعت کرتا ہوں۔ یہ بیعت شرعاً معتبر ہوگئی۔ بہتر یہ ہے۔ کہ جب ملاقات ہو تو مزید اپنے پیر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تجدید بیعت کرے۔

ایسے بہت سارے لوگ خطوط کی وساطت سے حضور ضیاء الامت کی بیعت ہوئے جن کا ذکر خطوط میں آپ جا بجا دیکھ رہے ہیں۔ شاید کسی شخص کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ یہ بیعت کیونکر صحیح ہو سکتی ہے تو اس کی خدمت میں عرض ہے کہ حضرت نجاشی نے جب اسلام قبول کیا تو وہ حضور ﷺ سے سینکڑوں میل دور تھے

انہوں نے آپ کی خدمت میں عریضہ لکھا۔ کہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرتا ہوں اور حضور ﷺ نے اس کی بیعت کو منظور فرمایا اور جب اس کی وفات ہوئی تو غائبانہ نماز جنازہ بھی پڑھا۔ جو آپ ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔

محبت و مکرم حافظ محمد ارشد جمیل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ موصول ہوا پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ بخیریت ہیں۔ لیکن یہ پڑھ کر حیرت ہوئی کہ میرا پہلا خط آپ کو نہیں ملا حالانکہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ جب آپ کا مکتوب آیا تھا۔ تو میں نے اس کا جواب تحریر کیا تھا۔ یہ معلوم کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا کہ آپ پر ویزہ کی پابندی ختم ہو گئی اور اب کمیٹیوں کی ناز برداری سے آپ کو رہتگاری میسر آ گئی۔ لیکن اس کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ آپ اپنے مشاغل سے غافل ہو جائیں بلکہ آپ کو چاہئے کہ اظہار تشکر کیلئے آپ مزید محنت سے اپنے فرائض کی انجام دہی کیلئے کوشاں رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی محنت کو رائیگاں نہیں جانے دے گا اس کا صلہ دونوں جہانوں میں آپ کو ازانی فرمائے گا۔ جو بچے بچیاں آپ کے پاس علم حاصل کریں گے۔ ان کے بارے میں آپ کا ایک ہی انداز فکر ہونا چاہئے کہ یہ حضور ﷺ کی امت کی بچیاں اور بچے ہیں۔ اس سے بڑی عزت افزائی اور کون سی ہو سکتی ہے۔

دارالعلوم کی تعمیر کا کام شروع ہے۔ ہاسٹل کا ایک ونگ جو دو منزلہ ساٹھ کمروں پر مشتمل ہے۔ وہ گذشتہ سال جنوری میں مکمل ہو چکا ہے اب آڈیٹوریم شروع ہے۔ جس کا طول 110 فٹ اور عرض 48 فٹ ہوگا جس کی دوسری منزل پر لائبریری

ہوگی اس کے علاوہ اساتذہ کے آٹھ رہائشی کوارٹرز زیر تعمیر ہیں۔ ہر میں تین کمرے ایک ڈرائینگ روم اور ٹائلٹ اور برآمدہ ہوگا بفضلہ تعالیٰ یہ سارے کام تیزی سے ہو رہے ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل و کرم سے ہمارے منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچائے اور ہم بے بسوں اور ناداروں کی اپنے خزانہ غیب سے امداد فرمائے آمین۔

عزیزم مولانا شبیر ربانی صاحب کافی مدت ہوئی فون آیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے بچے کی صحت کے بارے اطلاع نہیں دی تفصیل سے لکھیں کہ عزیز صاحب کا کیا حال ہے؟ مولانا کی صحت کیسی ہے۔؟ جو آدمی سلسلہ چشتیہ میں بیعت ہونے کا متمنی ہے اسے کہیں با وضو ہو کر یہ کہے کہ میں فلاں شخص کے ہاتھ پر سلسلہ چشتیہ میں داخل ہو رہا ہوں خواجگان چشت کی تمام ہدایات پر صدق دل سے عمل کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس نسبت سے اس کو سرفراز فرمائے گا۔

گھر میں دعائیں عزیز یان کو دیدہ بوسی

والسلام  
مخلص محمد کرم شاہ

## حاجی محمد تمیز الدین کے نام

حاجی تمیز صاحب وہ سعادت مند شخص ہیں جنہوں نے حضور ضیاء الامت کے مشن کیلئے انتھک محنت کی۔ ضیاء حرم کو برطانیہ میں متعارف کرانے کیلئے دن رات ایک کیا نہ صرف یہ بلکہ اپنا ایک

بیٹا بھی اس مشن کی نذر کیا۔ صوفی اکرم صاحب جو جماعت جند اللہ کے رفقاء میں سے تھے اور پیر صاحب کے مشن کے بہترین کارکن بھی انہی دنوں ان کا انتقال ہوا۔ اس جانکاہ سانحہ پر آپ نے بڑے افسوس کا اظہار فرمایا جماعت جند اللہ انگلستان کا سیکریٹری منتخب ہونے پر مبارکباد دی۔ حاجی صاحب کے عریضہ کے جواب میں یہ مکتوب ملاحظہ ہو۔

محبی و مخلصی حاجی محمد تمیز صاحب

السلام علیکم رحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ موصول ہوا۔ صوفی صاحب مرحوم و مغفور کا ہمیں داغ مفارقت دے جانا ہم سب کیلئے بڑا تکلیف دہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی یہی سنت ہے ہماری دعا ہے کہ صوفی صاحب میدان عمل میں خلوص و ایثار اور محنت کے جو تابندہ نقوش چھوڑ گئے ہیں ہمیں انہیں خضر راہ بنانے کی ہمت بخشے اور ہر قدم پر ہماری دستگیری فرمائے آمین۔

آپ کی خوش نصیبی ہے کہ اس عظیم خدمت کیلئے آپ کے تمام دوستوں کی نگاہ انتخاب آپ پر پڑی ہے اور آپ نے بھی رضائے الہی اور جذبہ خدمت دین سے سرشار ہوتے ہوئے اس ذمہ داری کو قبول فرمایا ہے۔ آپ یقین رکھیں آپ خلوص اور محنت سے کام کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور کامیاب فرمائے گا۔ دلی دعاؤں کے ساتھ ہدیہ تہنیت قبول فرمائیں۔

والسلام

دعا گو۔ محمد کرم شاہ

## صوفی اصغر علی نظامی صاحب

حضور ضیاء الامت 1981 سے 1986 تک مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین رہے اس دوران آپ نے رویت ہلال کے بارے بڑی تحقیق کی علماء کرام کے اعتراضات کے جواب دیئے 1986 میں سعودی حکومت نے پاکستان کی نسبت دو دن پہلے تمام اسلامی تہوار منائے حالانکہ ہوتا یہ ہے کہ پاکستان میں صرف ایک دن بعد چاند نظر آتا ہے آپ کو بڑی تشویش ہوئی اس سلسلہ میں نظامی صاحب کو مراسلہ بھیجا اور سعودی انتظامیہ سے بات کرنے کو کہا۔

محبت گرامی جناب نظامی صاحب

28-8-86

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں تو میڈرڈ سے عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوا تھا لیکن جب فرینکفرٹ پہنچا اور جدہ کیلئے بورڈنگ کارڈ بھی لے لیا تو شومسی قسمت ملاحظہ ہو کہ ایک سعودی افسر نے آ لیا اور مجھے یہ حکومت کا حکم سنایا کہ آپ کا عمرہ کیلئے داخلہ ممنوع ہے اس لیے آپ جدہ نہیں جاسکتے۔ میں نے بہت ہاتھ پاؤں مارا لیکن کوئی بات مسموع نہ ہوئی اس لئے دل پر پتھر رکھا احرام کھولا اور فلپائن ایرلائن کے ذریعہ پاکستان روانہ ہوا دعا کریں اس عمرہ کی قضاء کی اللہ تعالیٰ جلدی توفیق مرحمت فرمائے آمین اور آپ احباب کی معیت میں بارگاہ رسالت پناہ محبوب رب العالمین ﷺ میں حاضری کا

۱۔ دونوں جرمنی کے شہر ہیں۔



شرف نصیب ہو آمین ثم آمین۔

وظائف شریف کی تصحیح کے بارے میں آپ نے جو زحمت گوارا کی ہے اس کیلئے ہم سب کی طرف سے ہدیہ تشکر قبول فرمائیں۔ جس وقت نظر سے آپ نے تصحیح کی ہے یہ آپ ہی کا حصہ ہے اللھم زد فزد اسی بنا پر آپ کو ایک اور تکلیف دے رہا ہوں۔

رویت ہلال کا مسئلہ ہمیشہ ہم سب کیلئے پریشانی کا باعث ہوا کرتا ہے لیکن اس دفعہ عرب شریف میں رمضان، عید الفطر، حج اور عید الاضحیٰ پاکستان سے صرف ایک دن نہیں بلکہ دو دن پہلے منائی گئی اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی ہم یہاں انتہائی کوشش کرتے ہیں کہ شریعت اسلامیہ کے مطابق رویت ثابت ہو جائے تو اس کا اعلان کیا جائے ہر ضلع میں ذیلی کمیٹیاں ہیں جس کا صدر ضلع کا ڈی سی ہوتا ہے۔ اس کوشش کے باوجود ہم موجودہ جدید تحقیقات سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

محکمہ موسمیات کی ملک بھر میں جتنی رصدگاہیں ہیں ہم ان کی تحقیقات سے استفادہ کرتے ہیں اور جہاں بھی مرکزی رویت ہلال کمیٹی کا اجلاس ہوتا ہے وہاں کی رصدگاہوں کے اعلیٰ افسر جمع اپنی رپورٹوں کے شریک ہوتے ہیں اور اکثر بلکہ ہمیشہ ہماری تحقیقات انکی تحقیقات سے بالکل مطابق ہوتی ہیں میں آپ کو ایک خط کی نقل بھیج رہا ہوں جو رمضان المبارک کے ہلال کی رویت کے بارے میں ایک صاحب نے ”ڈان“ کراچی میں شائع کیا جس میں انہوں نے لکھا کہ میں نے یہ اپنی تحقیق امام مسعود یونیورسٹی میں کمپیوٹر کی مہیا سہولتوں سے پورا فائدہ اٹھا کر کی ہے۔

اس کی تحقیق کے مطابق بھی رمضان المبارک کا آغاز اسی دن ہونا تھا جس دن ہم نے پاکستان میں رمضان المبارک کا آغاز کیا۔ لیکن عرب شریف میں دو دن قبل رمضان المبارک کا آغاز کر دیا گیا۔

اس مسئلہ سے جو لوگ متعلق ہیں اگر آپ ان لوگوں سے رابطہ قائم کر کے مجھے تفصیلی جواب سے آگاہ کریں تو شاید یہ تشویش دور ہو۔ اگر ہم غلطی پر ہیں تو اس کی اصلاح کر لیں اگر ہمارا طرز عمل درست ہے تو ہم اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کریں اور اس روش پر ثبات قدم بھی رہیں۔

اس دفعہ جس رات کو عرب شریف کے حساب کے مطابق چودھویں تھی۔ ہم نے چاند کے طلوع ہونے کا مشاہدہ کیا۔ سورج غروب ہونے سے بہت دیر پہلے چاند افق پر نمودار ہو چکا تھا۔ اور جب سورج غروب ہوا تو چاند اتنا بلند تھا جتنا عام طور پر پہلی دوسری کا چاند مغربی افق پر بلند ہوتا ہے۔ اس چیز نے پریشانی میں مزید اضافہ کیا امید ہے آپ اس بارے میں اپنے مشاہدات اور مزید تحقیقات سے آگاہ فرمائیں گے۔

جملہ احباب کو سلام مسنون

آپ نے یہ جانکاہ خبر سن لی ہوگی کہ محترم ہدایت اللہ درویش کا بچہ مدنی قضاء الہی سے فوت ہو گیا ہے۔ ان کے گھر والوں نے بتایا کہ ابھی ہم نے درویش صاحب کو عزیز کی وفات کی اطلاع نہیں دی۔ اس لیے میں براہ راست ان کو تعزیت کا خط نہیں لکھ رہا۔ اگر انہیں اطلاع مل گئی ہو تو آپ اپنی طرف سے اور ہم سب کی طرف سے دلی رنج و غم کا اظہار اور تعزیت کر دیں۔ ان کا یہ صدمہ ہم سب کا مشترکہ صدمہ ہے۔ کیونکہ ان کی محبوب شخصیت سب کو از حد عزیز ہے۔

والسلام  
محمد کرم شاہ

## مولانا ارشد جمیل کے نام

حضور ضیاء الامت کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر حیدر شاہ صاحب جو عرصہ سے فالج کی تکلیف میں مبتلا تھے 1986 کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ کئی احباب نے بھیرہ شریف آ کر تعزیت کی اور جو نہیں پہنچ سکتے تھے انہوں نے تعزیت نامے لکھے۔ ارشد جمیل صاحب کے جواب میں حضرت پیر صاحب نے یہ نوازش نامہ تحریر فرمایا۔

محبت گرامی عزیزم حافظ صاحب

بھیرہ

29-8-1986

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ موصول ہوا۔ آپ نے جس خلوص اور پیار سے محترم ڈاکٹر صاحب کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس اور ہمدردی کیا ہے۔ اس کیلئے بہت شکر گزار ہوں۔

آپ نے ختم قرآن کا جو تحفہ بھیجا ہے وہ میں ان کے مزار شریف پر حاضر ہو کر ایصال ثواب کر دوں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ حاجی عبدالرزاق صاحب اور ان کی اہلیہ سیکنہ بی بی صاحبہ اگر خواجگان چشت کے حلقہ ارادت میں داخل ہونا چاہتے ہیں تو آپ انہیں کہیں کہ وہ اپنی زبان اور دل سے یہ عہد کریں کہ وہ میرے ہاتھ پر بیعت کر کے اس حلقہ میں داخل ہوتے ہیں۔ میں ان کی اس بیعت کو قبول کر

لوں گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ وہاں لے آیا تو پھر بیعت کی تجدید ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس حلقہ میں قبول فرمائے اور خواجگانِ چشت کی برکت سے ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

بچوں کو بہت بہت پیار ان کی امی کو سلام اور دعائیں دارالعلوم میں 12 اگست سے تعلیمی سال کا آغاز کر دیا گیا ہے دارالعلوم کے نتائج نکل گئے ہیں۔ ایف۔ اے میں اٹھارہ لڑکوں نے امتحان دیا۔ آٹھ نے فسٹ ڈویژن حاصل کی اور دو کی انگلش میں کمپارٹمنٹ آئی۔

ادیب عربی میں پچیس کے قریب لڑکوں نے امتحان دیا نتیجہ سو فیصد رہا۔ فسٹ، سیکنڈ، تھرڈ پوزیشن آپ کے طلبہ نے حاصل کی۔

فاضل عربی کے امتحان میں 25 لڑکے کامیاب ہوئے ایک لڑکانا کام ہوا اکثریت نے ہائی فسٹ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی بورڈ میں سیکنڈ اور تھرڈ ہمارے لڑکے آئے آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔

جملہ احباب کو سلام مسنون

والسلام

محمد کرم شاہ

مولانا عبدالباری کے نام

صاحبزادہ پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب 1986ء میں جامعہ ام القرئی مکہ مکرمہ سے وطن واپس آئے۔ دورانِ تعلیم عبدالباری صاحب نے صاحبزادہ صاحب کی خدمت کی

سعادت حاصل کی حضور ضیاء الامت نے اس خلوص پر ان کے  
نام یہ محبت نامہ تحریر فرمایا۔

محترم و مکرم جناب عبدالباری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عزیزم محمد امین الحسنات شاہ جامعہ ام القرئی مکہ مکرمہ سے تکمیل  
تعلیم کے بعد واپس وطن آچکے ہیں۔ اس نعمت عظمیٰ پر فقیر اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرنے  
کے ساتھ ساتھ آپ کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

دوران تعلیم اور قیام دیار حبیب میں آپ نے عزیز کے ساتھ جس پر خلوص  
تعاون کا مظاہرہ کیا اور وقتاً فوقتاً اس کی خبر گیری کرتے رہے۔ فقیر اس کیلئے شکر گزار  
ہے اور دعا گو ہے کہ مولائے کریم آپ کو دونوں جہانوں میں بہتر اجر رزانی فرمائے۔  
آمین ثم آمین۔

والسلام

مخلص محمد کرم شاہ

## ملک مختار احمد مجاہد کے نام

مختار احمد کے نام ایک خط ملاحظہ کیجئے جو 21-9-86 کا تحریر  
کردہ ہے۔ مختار کا بیٹا علیل ہو جاتا ہے۔ لیکر ہسپتال جاتے ہیں۔  
مگر پیر صاحب کی اپنے خادم کے ساتھ محبت کا اندازہ کیجئے وہ  
بھیرہ میں بے قرار ہو جاتے ہیں بار بار فون کرتے ہیں۔ رابطہ نہ  
ہونے پر نوازش نامہ تحریر کرتے ہیں۔

عزیز مختار میاں سلمہ اللہ تعالیٰ

21-9-86

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ جب سے گئے ہیں آپ نے کوئی اطلاع نہیں دی عزیز  
بختیار کی صحت کے بارے میں بہت تشویش ہے لاہور بھی کئی بار ٹیلی فون کر کے آپ  
کے متعلق دریافت کیا لیکن انہوں نے ہر بار یہی بتایا کہ مختار صاحب یہاں نہیں آئے۔  
ہر وقت دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز بختیار اور اس کے ابا جان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔  
آمین

میں آج شام سات بجے جنیوا کیلئے روانہ ہو رہا ہوں عمرہ کے ویزے کا بھی  
بفضلہ تعالیٰ انتظام ہو گیا ہے۔ حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت حاصل کرنے کے  
بعد آئندہ بدھ جمعرات تک (یکم دو اکتوبر) بھیرہ واپس آ جاؤں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔  
عزیز ثریا کو دعائیں۔ کیا اب اس نے نماز شروع کر دی ہے؟  
اپنے محترم والد صاحب والدہ صاحبہ برادران اور ہمشیرگان سب کو درجہ  
بدرجہ سلام اور دعائیں۔

والسلام

دعا گو۔ محمد کرم شاہ

صوفی اصغر علی نظامی کے نام

1986ء میں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے فارغ التحصیل علماء کا

کنونشن ہوا۔ بیرون ملک دینی خدمات سرانجام دینے والے

احباب بھی حاضر ہوئے مذہبی اور سیاسی شخصیات کے علاوہ دارالعلوم کے طلبہ نے عربی، اردو، انگریزی میں تقریریں کیں۔ حضور ضیاء الامت اپنے رفقائے کار کو دارالعلوم کے تمام پروگراموں اور کارکردگی سے بذریعہ خط یا ٹیلی فون آگاہ کرتے رہتے تھے میر کارواں کا یہ انداز اپنے ہم سفرؤں کے جذبوں کو مہمیز لگانے کا باعث ہوتا ہے۔ صوفی اصغر کے نام اس سلسلے کا ایک خط ملاحظہ ہو۔

محبت و مکرّم عزیز القدر اصغر علی صاحب

25-10-86

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جب سے آپ کی محبت نواز اور روح پرور سنگت سے جدا ہو کر پاکستان واپس آیا آج چند گھنٹیاں میسر آئی ہیں۔ کہ آپ کو یہ چند سطور لکھ رہا ہوں۔ میں جب سوچتا ہوں کہ میرے وہاں حاضر ہونے پر آپ نے وقت بھی صرف کیا اخراجات کے بھی متحمل ہوئے۔ اور میرے ساتھ از بس محبت و خلوص کا برتاؤ بھی کیا کہ ان سب میں کون سی چیز قابل قدر قیمتی ہے۔ میں اسی نتیجہ پر ہر بار پہنچتا ہوں کہ بے شک آپ کا وقت بہت قیمتی ہے۔ اور اخراجات بھی کافی زیادہ ہیں۔ لیکن سب سے قیمتی اور گراں قدر چیز آپ کا بے پناہ خلوص اور بے پایاں محبت ہے۔ جو اس ناچیز کو میسر آئی ہے۔

میری دلی تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس ذوق و شوق اور خلوص و محبت کو سدا

جوان رکھے۔ اور ہمارا یہ باہمی پیارا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کی رضا کیلئے ہو۔  
آپ کی مرسلہ کتابیں دارالعلوم کی لائبریری میں تابندہ ستاروں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اب جو کتابیں آپ نے بھیجی ہیں وہ بھی مل گئی ہیں۔

کیا ہفت روزہ المسلمون کا پرچہ آپ نے لگوا یا ہے۔ یہ ہمارے بچوں کیلئے بہت زیادہ مفید ہوگا۔ اس ماہ کی بائیس تیس تاریخ کو دارالعلوم کے فارغ التحصیل طلبہ کا کنونشن ہوا اس کے لیے دو اجلاس پرائیویٹ تھے ان میں ہم نے اپنے نصاب طرز تعلیم و تربیت کے بارے میں باہمی مشورے کیئے 22-23 کی درمیانی رات کو علامہ طاہر القادری صاحب تشریف لائے۔ اور اڑھائی گھنٹے از بس ایمان افروز خطاب فرمایا۔ دارالعلوم کے نصاب کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

دوسرے دن وفاقی وزیر حنیف طیب صاحب اور وزیراعظم کے سیاسی مشیر راجہ ظفر الحق صاحب تشریف لائے ان کی تقاریر سے پہلے آپ کے دارالعلوم کے بچوں نے عربی، انگریزی اور اردو میں تقاریر کیں۔ جنہیں سن کر معزز مہمان اور حاضرین عیش عیش کراٹھے ان کے طرز بیان اور زبانی فصاحت کو دیکھ کر سب لوگ دنگ رہ گئے۔ ان کے بعد جناب راجہ صاحب نے جس طرح انہیں خراج تحسین پیش کیا اور حاجی حنیف طیب صاحب نے جس طرح اپنی مسرت کا اظہار کیا وہ بیان سے بالاتر

۱۔ عربی رسالہ جو جدہ سے ہر ہفتے شائع ہوتا ہے اصغر نظامی صاحب کی کوششوں سے رسالہ بھیرہ پہنچنا شروع ہوا اساتذہ اور طلبہ نے اس سے خوب استفادہ کیا۔

۲۔ حاجی حنیف طیب صاحب انجمن طلباء اسلام کے بانی مبین فیملی کے چشم و چراغ جمعیت علمائے پاکستان کے سیکرٹری جنرل اور صدر ضیاء الحق دور میں پیٹرولیم کے وزیر رہے ہیں۔ انہیں سیاسی اور مذہبی حلقوں میں یکساں عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ آپ کی قائم کردہ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پورے ملک میں سماجی خدمات پیش کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔



ہے۔ یہ سب چیزیں آپ کی دعاؤں کے صدقے اللہ تعالیٰ کے انعامات ہیں۔ دعا فرماتے رہیں مولائے کریم اس دارالعلوم کو رشد و ہدیت کا مرکز بنائے آمین۔ میں آج ہی عباس علی صاحب کو خط لکھ رہا ہوں۔

محترم امجد صاحب محمد افضل صاحب جملہ احباب کی خدمت میں میرے ہدیہ تسلیمات پہنچادیں۔

والسلام

دعا گو۔ محمد کرم شاہ

## عباس علی نظامی کے نام

عباس نظامی صاحب، صوفی اصغر صاحب کے عزیز اور حضور ضیاء الامت کے ارادت مند ہیں۔ آپ سے حد درجہ محبت و عقیدت رکھتے ہیں عرصہ سے سعودیہ میں مقیم ہیں۔ جب آپ حجاز مقدس تشریف لے جاتے تو آپ کی خدمت میں پیش پیش ہوتے۔

حجاز مقدس میں رہنے والے احباب آپ کو کتابوں کی صورت میں وقتاً فوقتاً تحائف بھیجتے۔ صوفی اصغر اور عباس علی کی طرف سے جو کتابیں آئیں آپ نے انہیں شکر یہ کے خطوط لکھے۔ صوفی صاحب کا خط آپ پچھلے اوراق میں پڑھا آئے ہیں عباس علی کا خط پیش خدمت ہے۔

محبت و مکرم عزیز القدر عباس علی صاحب

25-10-86

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جتنے روز اس مقدس سرزمین میں آپ کی محبت آگئیں معیت

میں بسر ہوئے ان کی یاد کی روشنی سے تو دل ہر وقت منور رہتا ہے۔ لیکن اتنا عرصہ فرصت نہ ملی کہ اپنی بخیریت واپسی اور اپنے احساسات ممنونیت سے آپ کو آگاہ کر سکوں۔

آج چند لمحے میسر آئے ہیں اس لیے یہ چند سطور جلدی میں لکھ رہا ہوں میں بخیرت واپس پہنچ گیا اور آپ نے اپنی محبت و خلوص کے جو درہائے شہوار کتابوں کی صورت میں عطا فرمائے تھے۔ ان کو لائبریری میں سجایا اللہ تعالیٰ اس دارالعلوم کو اور اس کی لائبریری کو تا ابد مرکز فیض بنائے رکھے۔ یہ کتابیں آپ کی یاد کو بھی تازہ رکھیں گیں۔ اور آپ کے درجات میں بلندی کا باعث بنیں گی۔ امید ہے۔ آپ کی صحت ٹھیک ہوگی اور عزیز بھی راضی خوشی ہوگا اس نے آپ کی غیابت میں میرے ساتھ آپ کی بھرپور نمائندگی کی اور اپنی منفرد محبت کا ناقابل فراموش مظاہرہ کیا۔

اپنے جملہ احباب کی خدمت میں خصوصاً جناب درویش صاحب کو سلام

مسنون۔

امید ہے۔ جب بھی آپ بارگاہ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے

ہوں گے۔ اس ناچیز غلام کی طرف سے صلوٰۃ و سلام کا ہدیہ پیش کرتے ہوں گے۔

والسلام

طالب دعا: محمد کرم شاہ

حاجی محمد تمیز الدین و حاجی محمد ظریف کے نام

حاجی تمیز اور حاجی ظریف جماعت جند اللہ انگلستان کے روح

رواں ہیں۔ ان کی طرف سے مسلسل کئی خطوط آئے خط کے

مندرجات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ تیرہ ہزار روپے کی رقم کے بارے کوئی مغالطہ تھا ان احباب نے باہم مل بیٹھ کر جب حساب کیا تو یہ غلط فہمی دور ہو گئی۔ انہوں نے اس ضمن میں آپ کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا جس کے جواب میں آپ نے شکریے کا یہ خط لکھا اس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ حضور ضیاء الامت اس منظم طریقے سے کام فرماتے۔ اور کام کرنے والے لوگوں پر اس قدر کڑی نظر رکھتے کہ نہ کوئی غلط فہمی پیدا ہوتی اور نہ کوئی شکایت کا موقع میسر آتا آخر میں آپ نے ضیائے حرم کی ترویج کے بارے ان کی کوششوں کو سراہا اور کنونشن کے بارے معلومات فراہم کیں۔

برادران طریقت محترم الحاج محمد تمیز صاحب والحاج محمد ظریف صاحب

25-10-86

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کے متعدد گرامی نامے موصول ہوئے لیکن وقت کی قلت کے باعث جواب کیلئے فرصت نہ ملی آج کچھ لمبے میسر آئے ہیں آپ کے تمام خطوط کا جواب ارسال کر رہا ہوں۔

یہ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ تیرہ ہزار روپے کی رقم کا جو مغالطہ تھا وہ دور ہو گیا اور جملہ احباب کو اطمینان آ گیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بقیہ ادارہ کے ذمہ -1971 روپے کی رقم ہے وہ بھی جلد ادا کر دی جائے گی بابو صاحب تفصیل سے آپ کو لکھیں گے۔

مولانا حافظ عنایت علی کے بارے میں آپ نے تحریر فرمایا۔ اس کے بارے میں تحقیق کی گئی ڈرافٹ نمبر 461882 مالیتی دو ہزار پانچ سو دس روپے مورخہ

2-7-86 کو حضرت مولانا حافظ عنایت علی صاحب نے روانہ کیا جو یہاں  
 2-9-86 کو موصول ہوا اسی روز رسید کائی گئی جس کا نمبر 620 اور اس پر 2-9-86  
 کی تاریخ درج ہے۔ کیونکہ ان دنوں میں ملک سے باہر تھا اس لیے سیکریٹری صاحب  
 نے رسید بھیجنے میں تاخیر کی کہ میں واپس آ لوں اس پر میرے دستخط مثبت ہوں اور ان کو  
 شکریہ کا خط بھی تحریر کروں اس اثنا میں آپ کا یہ خط ملا تو یہ رسید حافظ صاحب کو ارسال  
 کر دی گئی امید ہے ضرور انہیں مل گئی ہوگی۔ آپ دریافت فرما کر ہمیں بھی مطلع کریں  
 اور جناب حافظ صاحب کا میری طرف سے شکریہ بھی ادا کریں اور رسید کے پہنچنے  
 میں جو تاخیر ہوئی ہے اس کیلئے معذرت پیش کریں۔

آپ نے جن اللہ کی طرف سے مبلغ پچاس ہزار روپے کا ڈرافٹ ارسال کیا  
 ہے اس کیلئے فقیر تہہ دل سے شکر گزار ہے۔ اور جملہ احباب جنہوں نے اس کار خیر میں  
 ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے ان کیلئے دست بدعا ہے مولا کریم انہیں اس کا اجر عظیم عطا  
 فرمائے اور ہمیں اس امانت کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے میری طرف سے فرداً  
 فرداً ان حضرات کی خدمت میں تسلیمات و دعوات عرض کر دیں۔

ضیائے حرم کے بارے میں آپ حضرات نے جو تجاویز ارسال کی ہیں انہیں  
 پڑھ کر اپنے ماہنامہ سے آپ کی انتہائی دلچسپی کا علم ہوا الحمد للہ مولا کریم نے مجھے ایسے  
 احباب عطا فرمائے ہیں جن کو مجھ سے بھی زیادہ اس ادارہ سے اور اس کے پروگراموں  
 سے محبت ہے۔

ضیائے حرم کے دائرہ اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کیلئے جو تک و دو آپ  
 کر رہے ہیں۔ شب و روز سفر کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں اس کے بارے میں  
 پڑھ کر صرف میں ہی حیران اور مسرور نہیں ہوا بلکہ دوسرے احباب جنہوں نے اس

کارروائی کو پڑھا ہے، از حد متاثر ہوئے ہیں۔ آپ کی یہی دلی لگن ہمارا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔

باقی گروپ جو دوسرے مقامات پر ضیائے حرم کو معروف کرانے میں کوشاں رہا ہے اس کی تفصیل آپ کی کارروائیوں سے معلوم ہوئی اللہ تعالیٰ کے جناب میں اس کا یہ ناچیز بندہ اپنے جملہ احباب کی سلامتی ترقی اور بابرکت رزق کیلئے دست بدعا رہتا ہے۔

آپ کو یہ سن کر مسرت ہوگی کہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے فارغ التحصیل علماء کا کنونشن 22-23 اکتوبر کو منعقد ہوا اور یہ خوش قسمتی ہوئی کہ اس موقع پر انگلینڈ کے ہمارے فضلاء کی نمائندگی کیلئے حضرت پیرزادہ صاحب تشریف فرما ہوئے۔ اور انہوں نے انگلش میں زبردست تقریر کی جس سے حاضرین بڑے متاثر ہوئے ان کے بعد علامہ طاہر القادری صاحب نے بصیرت افروز خطاب فرمایا جو اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہا اس میں انہوں نے آپ کے دارالعلوم کے نصاب کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا دوسرے دن رجبہ ظفر الحق صاحب اور حاجی حنیف طیب صاحب تشریف فرما ہوئے۔ ان سے پہلے دارالعلوم کے طلبہ نے عربی، انگریزی اور اردو میں تقاریر کیں۔ جن کے حسن استدلال اور فصاحت و بلاغت اور روانی کو دیکھ کر تمام حاضرین خصوصاً وزراء کرام عیش عیش کراٹھے اور اپنی تقاریر میں دارالعلوم کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس تقریب کی کامیابی پر جملہ احباب کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

صوفی اصغر علی نظامی کے نام

دارالمال الاسلامی کے اجلاس وقتاً فوقتاً مختلف ممالک میں منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ حضور ضیاء الامت چونکہ اس کے ممبر تھے اس لیے آپ تشریف لے جاتے اور واپسی پر کوشش ہوتی کہ زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل ہو بعض اوقات سعودی حکومت بوجہ مانع ہو جاتی ایک دفعہ ایسا بھی ہوا کہ عمرے کا احرام باندھ کر کھولنا پڑا حجاز مقدس میں اصغر علی نظامی صاحب آپ کی خدمت میں پیش پیش ہوتے اور آپ نے جب بھی وہاں جانا ہوتا تو انہیں پہلے سے آگاہ فرماتے اپنے پروگرام سے مطلع کرتے ہوئے 7-12-86 کو اصغر علی نظامی کے نام خط میں لکھتے ہیں۔

محبت و مکرم جناب نظامی صاحب

اسلام آباد

7-12-86

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب محبت موصول ہوا میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے ذوق و شوق میں روز افزوں اضافہ فرمائے۔ آپ کو اپنی محبت اور اپنے محبوب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ واطیب التسلیم کی سچی محبت سے حظ وافر رزانی فرمائے اللہ تعالیٰ کی انکنت اور گراں بہا نعمتوں میں سے یہ نعمت سب سے ارفع اور سب سے اعلیٰ ہے۔ اس ناچیز کیلئے بھی دعا فرمایا کریں مولائے کریم اپنے محبوب کے عشاق کا پس خوردہ اس ناچیز کو بھی عطا فرمائے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

آپ نے دارالعلوم کے طلبہ کیلئے ”المسلمون“ جاری کر دیا ہے۔ وہ باقاعدہ ہمیں موصول ہو رہا ہے۔ اس میں بہت عمدہ اور تحقیقی مضامین ہوتے ہیں امید ہے۔ اس کے مطالعہ سے اساتذہ اور طلبہ سب مستفید ہوں گے اور آپ کے درجات کی بلندی کیلئے دعا گورہیں گے۔ میں یہ عریضہ اسلام آباد سے لکھ رہا ہوں۔

کل 8 دسمبر کو شارجہ میں دارالمنال الاسلامی کی میٹنگ ہے اس کے بعد احباب کے اصرار پر چند دن متحدہ عرب امارات میں بسر ہوں گے وہاں سے ایک دو دن کیلئے کویت جانے کا بھی خیال ہے۔ پھر پاکستان واپس آؤں گا۔ کیونکہ میری بھانجی کی شادی کی تاریخ مقرر ہوئی ہے اس میں شمولیت ضروری ہے۔

جناب کی دعا شامل حال رہی تو آئندہ حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت حاصل کروں گا انشاء اللہ

جملہ احباب کو میری طرف سے بہت بہت تسلیمات اور دعا کیلئے عرض کریں خصوصاً عزیزم عباس علی صاحب، درویش صاحب، زاہد صاحب، امام علی اور خصوصاً جناب محمد یونس خان صاحب کو تسلیمات عرض کریں۔

والسلام

طالب دعا: محمد کرم شاہ

## محمد ارشد فاروقی کے نام

محمد ارشد فاروقی کے خطوط میں ایک چیز بہت نمایاں ہے۔ جس کا اندازہ حضور ضیاء الامت کے جوابی خطوط سے ہوتا ہے اکثر لوگ دنیاوی معاملات کے بارے تحریر کرتے مگر ارشد فاروقی روحانی امراض اور باطنی کیفیات کے بارے استفسار کرتے حضور ضیاء الامت قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کا علاج تجویز فرماتے 3-1-87 کا ایسا ہی ایک مراسلہ حاضر خدمت ہے۔

عزیز گرامی محمد ارشد فاروقی صاحب

3-1-87

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب محبت موصول ہوا الحمد للہ آپ خیریت سے ہیں شک کی مرض سے رہائی پانے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ جب وضو میں ایک مرتبہ ایک عضو کو دھولیں اور پھر آپ کے دل میں شک پیدا ہو تو آپ اس کی پرواہ نہ کریں اور کہیں کہ میرا رب کریم ہے وہ میری نماز قبول فرمائے گا اسی طرح نماز میں بھی اگر شک پڑے تو شک کی آواز پر مت توجہ دیں اور اس کے برعکس جو نماز پڑھی ہے۔ اس کو صحیح سمجھیں انشاء اللہ بہت جلد اس بیماری سے آپ کو نجات مل جائے گی۔

ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ جب میں نماز پڑھتا ہوں تو مجھے شک پڑ جاتا ہے۔ کہ میں نے دو پڑھی یا تین پڑھی یا چار۔ سرکار نے فرمایا کہ تم اس شک کی طرف توجہ نہ کرو اور یہ کہو تجھے اس سے کیا ہے میں نے دو پڑھی ہیں یا تین میرا رب انہیں منظور کرے گا۔ حضور نے فرمایا ایک شیطان ہے جو



نمازیوں کو شک اور وسوسے میں ڈالتا رہتا ہے اور اس کا یہ علاج ہے کہ نماز تہجد پڑھنے کی ضرورت کو شش کریں۔

محفل قرأت کے بارے میں مشورہ کروں گا تب کچھ عرض کر سکتا ہوں۔  
قاری محمد اعظم صاحب کو سلام مسنون

والسلام  
دعا گو: محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

سید نذیر حسین شاہ صاحب کے نام حضور ضیاء الامت کے خطوط سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاہ صاحب کی طبیعت اکثر ناساز رہتی آپ کو اس سے بڑی تشویش تھی۔ شاہ صاحب نے یکے بعد دیگرے آپ کی خدمت میں دو عریضے ارسال کیئے اور اپنی علالت کا تذکرہ کیا جس کے جواب میں آپ نے یہ محبت نامہ تحریر فرمایا۔ جس میں شاہ صاحب کی عظمت کا عکس جھلکتا ہے۔  
قرۃ العین نزہۃ الروح، راحت القلب الحزین سلمہ اللہ تعالیٰ

بھیرہ

24-1-87

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کے دونوں محبت نامے میرے سامنے رکھے ہوئے ہیں جس طرح گلاب کے پھولوں کو سونگھ کر اپنے دماغ کو معطر کرتے ہیں اسی طرح گلشن محبت کے ان شگفتہ پھولوں کو سامنے رکھ کر ان کی خوشبو سے مشام جاں کو معطر کر رہا ہوں

اور ان کی من موہنی رنگت سے روح کی آنکھیں تازگی حاصل کر رہی ہیں۔  
 آپ کو دیکھ کر مجھے یقین آ جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میری ناچیز کوششوں  
 اور نا تمام محبتوں کو اپنے محبوب کریم ﷺ کے رخ انور و زیبا کے طفیل قبول فرمایا ہے۔  
 میں آپ کو دیکھ کر اپنے ذوق و شوق کا عکس جمیل دیکھتا ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی محبت اور  
 اپنے حبیب کریم ﷺ کے عشق سے سرشار کر کے غلامی کے راستہ پر سوائے منزل رواں  
 دواں رہے۔

اپنی علالت صرف آپ کیلئے نہیں میرے لیے بھی پریشانی کا باعث  
 ہے۔ میری دعا ہے۔ مولائے کریم اسلام کے اس بے لوث اور جاں نثار مجاہد کو صحت  
 عاجلہ کاملہ ارزانی فرمائے تاکہ وہ جی بھر کر اس کے دین کی خدمت کا حق ادا کرتا  
 رہے۔ اور دنیا اس کے شیریں چشمہ سے سیراب ہوتی رہے۔ آمین ثم آمین۔

فروری کے آخر میں حاضری کی کوشش کروں گا

والسلام

طالب دعا: محمد کرم شاہ

## صوفی جلال الدین کے نام

صوفی جلال الدین پیر صاحب کے دیرینہ خادم ہیں آپ کی عمر بڑھاپے کی حدوں کو چھو  
 رہی ہے مگر اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ انہوں نے حضور ضیاء الامت کے نام ایک خط لکھا  
 اور استفسار کیا کہ مصنوعی طریقہ سے اولاد پیدا کرنا کیسا ہے۔ یعنی بے بی ٹیسٹ ٹیوب  
 کے استعمال کی شرعاً اجازت ہے یا نہیں۔ پیر صاحب نے اس استفسار کا شافی جواب  
 دیا۔

کہ ایک قابل اعتماد ڈاکٹر اگر میاں بیوی کا مادہ تولید لے کر ایسا کرتا ہے۔ تو بلاشبہ اس میں کوئی قباحت نہیں مگر عام بے دین مذہب بے زارنا قابل اعتماد شخص سے ایسا کروانا خطرات سے خالی نہیں کیا خبر کہ عورت کے مادہ منویہ کے ساتھ کسی اور مرد کا مادہ منویہ ملا کر مصنوعی طریقہ سے اولاد پیدا کرے۔

خط ملاحظہ ہو:

محبت و مکرم الحاج جلال الدین صاحب

بھیرہ

4-2-87

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی خواہش کے مطابق عزیزم مفتی محمد زبیر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو آپ کی خدمت میں دین حنیف کی تبلیغ و اشاعت کیلئے بھیج رہا ہوں میری دلی دعا ہے اللہ تعالیٰ عزیز کو آپ کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق بخشے اور ان کی وہاں آمد مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کا باعث بنے اور آپ کے قلوب و اذہان کو ان کی وجہ سے اطمینان نصیب ہو آمین ثم آمین بجاہ طہ و یسن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

آپ جانتے ہیں۔ کہ مجھے دارالعلوم کے طلبہ اپنے بچوں کی طرح پیارے ہیں ان کی تکلیف سے مجھے پریشانی ہو جاتی ہے اور ان کی خوشی سے مجھے مسرت حاصل ہوتی ہے۔ امید ہے آپ ان کی دلجوئی میں دریغ نہیں کریں گے۔

آپ نے مفتی صاحب کے خط میں ایک مسئلہ کے بارے میں استفسار کیا

مفتی زبیر صاحب دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سے فراغت کے بعد ناروے تشریف لے گئے۔ اور اپنی خداداد صلاحیتوں سے ناروے کے مسلمانوں کو بے حد متاثر کیا۔ آج تک وہیں ہیں اور کسی کو ان کے رویے سے شکایت نہیں۔

تھا۔ کہ کیا مصنوعی طریقہ پر اولاد پیدا کرنے کی اجازت ہے۔ اس کے بارے میں گذارش ہے کہ اگر خاوند کا مادہ منویہ اس کی اپنی بیوی کے رحم میں پہنچایا جائے تو یہ جائز ہے۔ اگر اس کے بارے میں مزید کوئی خلش ہو تو تحریر فرمائیں۔

اپنے بھائی صاحبان اور جملہ احباب کو بہت بہت دعائیں۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## شمیم احمد چشتی کے نام

شمیم احمد چشتی برطانیہ میں مقیم ہیں۔ حضور ضیاء الامت کے مشن کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں عبدالباری صاحب باٹلے (برطانیہ) میں خدمات سرانجام دے رہے تھے اور پیرزادہ امداد حسین صاحب ہائی ویکمب کے احباب کی قدرنا شناسی سے ملٹن کینز جا چکے تھے قبلہ پیر صاحب کو اہلیان ہائی ویکمب کے اس ناروا سلوک کا بے حد دکھ ہوا تھا۔ اہل باٹلے نے عبدالباری صاحب کے ساتھ بے وفائی کا ارتکاب کیا تو آپ کے قلب حساس کو اور زیادہ تکلیف ہوئی۔ اس سلسلہ میں شمیم چشتی صاحب نے پیر صاحب کی خدمت میں خط لکھا اور صورتحال سے آگاہ کیا۔ آپ نے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے فارغ التحصیل علماء کو عام علماء سے مختلف قرار دیا اور انہیں یہ تنبیہ نہ خط لکھا۔

محبت و مکرم جناب شمیم احمد چشتی صاحب

22-2-87

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مفصل مکتوب موصول ہوا۔ جسے پڑھ کر حالات سے بھی آگاہی ہوئی اور دل کو بھی اطمینان ہوا میں تو یہ سمجھتا تھا کہ اہل بائٹے کی خوش نصیبی ہے کہ ان کی ذہنی راہنمائی اور عقائد کی آبیاری کیلئے انہیں عزیز القدر مولانا عبدالباری صاحب کی بے داغ اور بے لوث شخصیت نصیب ہوئی ہے جب میں وہاں گیا تو میں اہلیان ہائی ویکمب کی بے وفائی اور قدر ناشناسی کیلئے شکوہ بلب تھا۔ کہ انہوں نے عزیزم پیرزادہ صاحب کی عظیم شخصیت کو نہ پہچانا اور پیرزادہ صاحب کو جہاں انہوں نے طویل عرصہ مسلمانوں کی خدمت میں گزارا وہاں سے ملٹن کینز آنے پر مجبور کر دیا۔ بائٹے پہنچا تو وہاں کے حالات سن کر مزید دکھ ہوا کہ ہر جگہ کے لوگ اپنے دین و ایمان کے خادموں کو اپنا نجی خادم خیال کرتے ہیں۔ کم از کم دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے فارغ التحصیل طلبہ ان کے اس معیار پر پورا اترنے سے قاصر ہیں۔ ہم دین کی خدمت کیلئے تو ہر شخص کی جوتیاں بھی سیدھی کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن کسی کی انا کو تسکین مہیا کرنا۔ ہمارے بس کاروگ نہیں۔ اس دارالعلوم کے طلبہ چاکوں کو رفو کرنا تو جانتے ہیں لیکن اپنی صفوں میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانا گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں۔ جہاں کہیں ایسی صورت پیدا ہوتی ہے وہ الگ ہو جانے میں اپنی عافیت سمجھتے ہیں۔

یہ پڑھ کر مجھے خوشی ہوئی کہ ایک سال کے تلخ تجربات کے باعث آپ حضرات کو حضرت مولانا کی قدر و منزلت کا احساس ہوا ہے اور آپ نے ان کے بارے میں پیرزادہ صاحب کی طرف رجوع کیا انہوں نے جو فیصلہ کیا ہے وہ بہت مناسب ہے آپ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے میں عزیزم عبدالباری کو عرض

کروں گا کہ جو ہدیہ آپ حضرات پیش کریں اسے وہ قبول کر لیا کریں امید ہے وہ اسے منظور کر لیں گے۔ تاکہ آپ کے قلوب مطمئن ہوں اور آپ کے اذہان پر جو بوجھ ہے وہ اتر جائے۔

آخر میں ایک بات اور عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔  
ایک عالم دین کا فرض ہے کہ وہ اپنے فرائض منصبی رضاء الہی کیلئے حسن نیت سے اور پوری کوشش سے ادا کرے۔ اور اگر کوئی شخص اس کے خلاف محاذ آرائی کرتا ہے یا اسے پریشان کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس سے بچنا آپ حضرات کا فرض ہے۔ اس عالم دین کو آپ اس محاذ پر لانے کی زحمت نہ دیا کریں۔  
حافظ غلام محی الدین صاحب آجکل یہاں آئے ہوئے ہیں ان سے کسی موقع پر بات کر لوں گا۔

جملہ احباب کو میری طرف سے بہت بہت تسلیمات، دعوات

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## مولانا عبد الباری کے نام

بانٹے (انگلینڈ) میں مولانا عبد الباری صاحب بلا معاوضہ خدمات سرانجام دے رہے تھے مگر پھر بھی بعض شرپسند عناصر کی یہ کوشش تھی کہ دینی خدمت کا یہ کام پایہ تکمیل تک نہ پہنچے۔ کمیٹی کے جنرل سیکرٹری جناب شمیم احمد نے مولانا کی معاملہ فہمی، خلوص اور اولوالعزمی کو سراہتے ہوئے عریضہ لکھا ساتھ یہ بھی

حافظ غلام محی الدین مرحوم ساکن بھیرہ تحصیل تعارف گذشتہ صفحات میں گذر چکا ہے۔

عرض کی کہ انتظامیہ کے ناروا سلوک کی وجہ سے مولانا صاحب نالاں ہیں اور عرصہ سے مشاہرہ بھی نہیں لے رہے یہ بات ہمارے ذہنوں پر بوجھ بنی ہوئی ہے کہ آپ کے پیچھے نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور خدمت بھی نہیں کر رہے آپ مولانا صاحب کو فرمائیں کہ جو خدمت ہم کریں وہ اسے وصول کر لیا کریں۔ پیر صاحب نے ایک طرف شمیم صاحب کو تنبیہا نہ خط لکھا جس کو آپ پڑھ چکے ہیں تو دوسری طرف مولانا کی بے لوث خدمات کو سراہتے ہوئے لکھا۔

عزیز گرامی قدر مولانا عبدالباری صاحب

8-2-87

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ بمع عزیزان اور بمع ان کی امی کے خوش و خرم اور باعافیت ہوں گے۔

آپ نے تو عرصہ دراز سے سلسلہ خط و کتابت منقطع کیا ہوا ہے وجہ نامعلوم لیکن آپ کے ذکر خیر سے قلب و روح کو تازگی نصیب ہوتی رہتی ہے۔ کل ہی آپ کی کمیٹی کے جنرل سیکرٹری جناب شمیم احمد چشتی صاحب کا ایک مفصل گرامی نامہ موصول ہوا اس میں انہوں نے وہاں کے حالات پر کافی روشنی ڈالی ہے اور جن پریشان کن حالات میں آپ نے للہیت، خلوص اور اولوالعزمی کا مظاہرہ کیا ہے اس کا تذکرہ بھی بڑے فخر سے کیا ہے جسے پڑھ کر مجھے بڑی خوشی نصیب ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے آپ کے دل کو غنی کیا ہے اور آپ کو سیر چشمی کی نعمت ارزانی

فرمائی ہے انہوں نے خواہش کا اظہار کیا ہے کہ آپ کمیٹی کا پیش کردہ ہدیہ قبول کریں۔  
 میں نے اس بات کا تذکرہ عزیز القدر پیرزادہ صاحب سے کیا ہے وہ جس  
 طرح مناسب سمجھیں گے آپ کی راہنمائی فرمائیں گے لیکن میری رائے یہ ہے کہ اگر  
 وہ خلوص کی بنا پر یہ پیش کش کر رہے ہیں تو اس کو قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔  
 آپ کی طرح عزیزم عبدالرسول صاحب نے بھی مکمل سکوت اختیار کیا ہوا  
 ہے گویا آپ سب نے میرے ساتھ بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ بہر حال آپ انہیں بھی میرا  
 پیغام محبت پہنچادیں۔

کیا ان کی بیگم صاحبہ وہاں پہنچ گئی ہیں یا نہیں؟ ان کی صحت کیسی ہے؟ ان  
 کے مدرسہ کے حالات کیسے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی نگہبانی میں رکھے جملہ  
 احباب کو سلام مسنون

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## مولانا ارشد جمیل کے نام

مولانا ارشد جمیل اور دوسرے احباب مسلسل دارالعلوم کی خدمت  
 کر رہے تھے آپ وقتاً فوقتاً انہیں شکرے کے خطوط لکھتے رہتے  
 تھے۔ اسی سلسلے کا ایک خط پیش خدمت ہے۔

عزیز گرامی مرتبت حافظ صاحب

4-4-87

السلام علیکم ورحمۃ اللہ



آپ کا محبت بھرا مکتوب باعث فرحت قلب و روح ہوا الحمد للہ  
 آپ بخیر و عافیت ہیں اور ساری بچیاں بھی اپنی امی سمیت خوش و خرم ہیں۔ میری ولی  
 دعا ہے۔ مولائے کریم انہیں ایک خوبصورت اور بلند اقبال بھائی عطا فرمائے تاکہ  
 ہماری یہ حسرت بھی پوری ہو آمین بجاہ حبیب الامین صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے دارالعلوم کیلئے جو  
 عطیہ ارسال کیا ہے اس کی رسید ارسال خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کمی بیشی  
 کی کوئی حقیقت نہیں وہاں ہر چیز سے مقدم خلوص نیت ہے۔ آپ روز اول سے انتہائی  
 خلوص کے ساتھ اپنی مادر علمی کی جو خدمت تواتر سے کرتے چلے آ رہے ہیں میرے  
 لیے یہ امر بہت ہی خوش کن ہے اور آپ کیلئے بے ساختہ دعائیں نکلتی ہیں۔  
 عزیز محترم مولانا ربانی صاحب نے بڑی محنت کر کے ایک لاکھ روپیہ  
 دارالعلوم کیلئے بھجوایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اس کی جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

آپ اطمینان سے اپنے فرائض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے پوری شدہ ہی سے ادا  
 کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہر قسم کے مخالفین کے شر سے آپ کو محفوظ رکھے آمین  
 جملہ احباب کو سلام مسنون

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

---

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے فاضل شبیر ربانی جو عرصہ سے برطانیہ میں تبلیغی خدمات سرانجام دے  
 رہے ہیں۔

## سید ظفر علی شاہ کے نام

سید ظفر علی شاہ نے فراغت کے بعد تبلیغی خدمات کا سلسلہ شروع کیا حضور ضیاء الامت بے حد خوش ہوئے اور ایک نصیحت آموز خط ان کے نام ارسال کیا یہ ایسا گرامی نامہ ہے۔ جس میں موجود قیمتی نصائح ان تمام احباب کو سامنے رکھنا ضروری ہیں۔ جو کسی بھی عظیم مشن کیلئے کام کر رہے ہوں۔

عزیز گرامی قدر سید ظفر علی شاہ صاحب

4-6-87

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ اپنے جملہ احباب سمیت بخیر و عافیت ہوں گے فقیر کی طرف سے آپ کو اور جملہ احباب کو عید کی مبارک قبول ہو۔

آپ کے محبت نامے سے آپ کی کارکردگی کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے جس نے آپ کو اپنے کلام مقدس کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچانے کی سعادت ارزانی فرمائی ہے یہ ناچیز تہہ دل سے بارگاہ مجیب الدعوات میں عرض کناں ہے کہ وہ آپ کو نور بصیرت، شرح صدر عطا فرمائے جس سے لاکھوں کی سوئی ہوئی قسمت بیدار ہو جائے وہ شکوک و شبہات کی دلدل سے نکل کر اور ابلیسی قوتوں کے بچھائے ہوئے جال سے رہائی حاصل کر کے اپنے مقامات رفیعہ پر آشیاں بند ہونے کیلئے مصروف پرواز ہو سکیں آمین ثم آمین

خوش کن خواہیں دیکھنا آسان ہے لیکن ان کو عملی جامہ پہنانے کیلئے خون جگر

جلانے کی ضرورت ہوتی ہے اس راہ کے مسافر کیلئے دو چیزیں از حد اہم ہیں۔ خلوص نیت کے ساتھ توکل علی اللہ اور اپنے فرائض کو باحسن طریق انجام دینے کیلئے مسلسل جدوجہد، شبانہ روز محنت اور لگاتار مطالعہ۔

آپ خوش نصیب ہیں۔ کہ آپ کو ایک ایسا حلقہ احباب میسر آیا ہے جن کو آپ پر اعتماد ہے۔ لیکن اس اعتماد کو برقرار رکھنا اور اس کو قوی سے قوی تر کرنا آسان کام نہیں اس کیلئے اولوالعزمی اور جوان مردی کی ضرورت ہے۔

جس طرح میں آپ کو اثنائے تدریس یہ بتایا کرتا تھا کہ انسان کے قریبی احباب اس کے حقیقی نقاد ہوا کرتے ہیں اور اس کیلئے آپ کو اتقوا من مواقع التهمة او كما قال عليه الصلوة والسلام اپر سختی سے عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ آپ کا دامن اتنا اجلا اور پاکیزہ ہونا چاہئے کہ اگر کوئی بدخواہ جھوٹا الزام لگانا چاہے تب بھی وہ ایسا کرنے کی جرأت نہ کر سکے اپنے احباب کے ساتھ محبت، خوش خلقی سے پیش آنا اور ان کے بارے میں عفو و درگزر سے کام لینا بھی کامیابی کی بنیادی شرائط میں سے ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر برہم ہو جانا اور ان کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لینا تنگ ظرفی کی دلیل ہے۔ شیطان بڑا عیار ہے اگر انسان کو وہ کسی اور دام میں نہ پھنسا سکے تو اس میں عجب اور خود پسندی کے احساسات کو بیدار کرتا ہے اور انسان کے خلوص بھرے اعمال میں ریا کی آمیزش کرنے سے باز نہیں آتا۔ جب بھی آپ کو اس قسم کی صورت حال کا سامنا ہو تو فوراً استغفار شروع کر دیا کریں اور پوری کوشش سے اس قسم کے خیالات کو اپنے دامن دل سے جھٹک دیں اگر کوئی اچھا کام ہو جائے تو اسے ہرگز ہرگز اپنی طرف، اپنی قابلیت کی طرف، اپنی علمیت کی طرف اپنے تقویٰ، پارسائی کی طرف منسوب نہ کریں

تہمت کی جگہ سے بچو (الحديث)۔

بلکہ اس کو محض اور محض اپنے اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھیں جو اس نے اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل آپ پر کیا ہے اور اس توفیق الہی پر دل کی گہرائیوں سے اس کا شکر یہ ادا کیا کریں۔ اور اگر کوئی کوتاہی ہو جائے تو اسے اپنی ذات کی طرف منسوب کریں اور اللہ تعالیٰ سے اس کے محبوب کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے معافی کی درخواست کریں ہر لحظہ نفس کی غارت گریوں سے چوکنار ہیں۔ اور یہ بات کبھی نہ بھولیں ان اعدی عدوک نفسک فی جنبک اے اللہ تعالیٰ آپ کو صراط مستقیم پر ثابت قدمی سے ہمیشہ قدم آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے ہر قسم کی نفسی و سماوی بلیات اور اپنوں اور بے گانوں کے فتنوں سے آپ کی حفاظت فرمائے۔

جناب سید گلزار حسین شاہ صاحب محترم ندیم بٹ صاحب، سید اقبال شاہ صاحب، حاجی محمد حسین صاحب، حاجی محمد لطیف صاحب، اور جماعت کے جملہ ارکان کی خدمت میں تسلیمات و دعوات۔

خدا کرے آپ کا ویزہ لگ گیا ہو اور آپ نے اپنا کام باقاعدگی سے شروع کر دیا ہوگا۔

والسلام  
دعا گو: محمد کرم شاہ

۱ تیرا سب سے خطرناک دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے پہلو میں ہے۔ (الحدیث)۔

## سید ظفر علی شاہ کے نام

سید ظفر علی شاہ صاحب حضور ضیاء الامت کی اجازت سے ابو ظہبی چلے گئے وہ چاہتے تھے۔ کہ حضور ضیاء الامت ابو ظہبی کے کسی عربی جریدے کیلئے مضمون ارسال فرمائیں۔ آپ نے اس تجویز کو پسند کیا اور فرمایا کوئی عربی رسالہ بھیجیں تاکہ اس کے مزاج کو مد نظر رکھتے ہوئے مقالہ تحریر کیا جائے۔

عزیز گرامی سید ظفر علی شاہ صاحب

بھیرہ

18-8-87

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا نوازش نامہ کاشف احوال ہوا الحمد للہ آپ بخیر و عافیت ہیں۔ اور جس مقصد کی ادائیگی کیلئے آپ وہاں تشریف لے گئے ہیں دل جمعی سے آپ اس کو پورے خلوص نیت کے ساتھ انجام دے رہے ہیں اور یہ بھی امر باعث ہزار مسرت ہے کہ آپ کے احباب آپ کے کام اور آپ کے کردار سے صرف مطمئن نہیں بلکہ مسرور ہیں الحمد للہ۔ الحمد للہ

عربی رسالہ کے بارے میں مقالہ بھیجنے کی کوشش کروں گا لیکن پہلے آپ اس رسالہ کی ایک کاپی نمونہ کے طور پر بھیج دیں تاکہ جو کچھ لکھا جائے رسالہ کے مزاج کو پیش نظر رکھتے ہوئے لکھا جائے۔

ضیاء حرم کے بارے میں آپ نے جو لکھا ہے محترم سعید صاحب نے بتایا

ہے کہ اس کا جواب ارسال کر دیا گیا ہے۔

جملہ احباب کی خدمت میں اس فقیر کی طرف سے نام بنام تسلیمات و دعوات

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## صوفی اصغر علی نظامی کے نام

شکریے کا ایک خط اصغر علی نظامی کے نام ملاحظہ فرمائیے جو

18-8-87 کا لکھا ہوا ہے

الاعز الاکرم جناب نظامی صاحب

بھیرہ

18-8-87

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی عنایات، نوازشات بے پایاں ہیں، ان کا اگر شکر ادا کرنے لگوں تو شاید اور تمام کاموں سے صرف نظر کرنا پڑے اس لئے دبستان محبت کے اساتذہ کا یہ فرمان ہی کافی ہے۔

ع حساب دوستانہ درود است

اور اسی پر عمل کرنے میں سلامتی ہے۔

جب بھی آپ کا خیال آتا ہے اور اکثر آتا ہے تو بے ساختہ آپ کے لیے

دعائیں نکلتی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے تو اس کی شان کریں سے قطعاً دور نہیں۔

جب بھی حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت حاصل کرنے کا وقت آتا ہے تو آپ

ابہا میں بیٹھے ہوئے خضر راہ کا فریضہ انجام دے رہے ہوتے ہیں اور میرے لیے ہر قسم کی آسانیوں اور آسائشوں کا اہتمام ہو جاتا ہے۔ جس مولا کریم نے آپ کو یہ خوبیاں عطا فرمائی ہیں۔ اور ان کے صحیح استعمال کی توفیق بخشی ہے۔ وہی صحیح قدر دان ہے۔ وہی آپ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے گا۔

والسلام

طالب دعا: محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

شاہ صاحب کی والدہ کی علالت کے موقع پر بذریعہ خط مزاج پرسی کی اور ان کی بیماری پر تشویش کا اظہار کیا۔ اور دعاؤں سے نوازا۔

گرامی قدر حضرت شاہ صاحب

4-12-87

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

والدہ محترمہ کی علالت کی خبر سن کر اور پڑھ کر بہت تشویش ہوئی اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے تاکہ ان کے ظل عافیت میں آپ اپنی عظیم خدمات انجام دیتے رہیں۔

گذشتہ سفر میں حرمین شریفین کی سعادت نصیب ہوئی ہر مقام پر آپ کی یاد تازہ رہی اپنی سمجھ اور حوصلہ کے مطابق آپ کیلئے دعائیں مانگتا رہا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

امید ہے دارالعلوم میں طلبہ اور اساتذہ علمی جہاد میں شب و روز مصروف ہوں گے۔ اور اہل سنت کے حلقہ میں جس خوفناک خلا سے ہم دوچار ہیں۔ آپ جیسے مخلص مجاہدوں کے طفیل وہ پورا ہو جائے گا۔  
فقیر کی دعائیں آپ کی کامیابی کیلئے وقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی صحت کاملہ عطا فرمائے۔

عزیزان کو بہت بہت پیار گھر میں دعائیں محترمہ والدہ صاحبہ کی خدمت میں میری طرف سے مزاج پرسی کریں۔

دارالعلوم کے اساتذہ اور طلبہ سب کی خدمت میں تسلیمات

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

ایک اور نصیحت آموز گرامی نامہ ملاحظہ فرمائیں جو شاہ صاحب کے خط کے جواب میں لکھا گیا۔

گرامی خدمت جناب سید نذیر حسین شاہ صاحب

بھیرہ

2-1-88

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب گرامی میرے لیے بھی ہزار طمانیتوں کا حامل بن کر

رونما ہوتا ہے۔



عزیز ارجمند جن مشکلات کا آپ نے تذکرہ فرمایا ہے صراطِ مستقیم پر چلنے والوں کو ان حوصلہ شکن حالات سے سابقہ پڑتا ہی رہتا ہے۔ یہ بھی ارتداد کی ایک صورت ہے۔ بڑی دردناک، بڑی حوصلہ شکن لیکن نئی ہرگز نہیں۔ عہد رسالت مآب ﷺ میں بھی لوگ اس جان عالم ﷺ کے دامنِ قدس کو چھوڑ کر دنیاوی لذتوں میں گم ہو جایا کرتے تھے۔ بہر حال ہمارے لیے ”لست علیہم بمصیطر“ میں تسکین کا بڑا درس ہے۔

ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم خلوص نیت اور پوری دل سوزی کے ساتھ منزلِ محبوب کی طرف لوگوں کو دعوت دیں۔ اور اس کا رواں کے حدی خواں بنیں۔ جو منزلِ حبیب کی طرف رواں دواں ہے اب کون قافلہ میں شامل رہتا ہے اور دیدارِ یار سے شاد کام ہوتا ہے اور کون پھٹ جاتا ہے اور راستہ کے چچ و خم میں گم ہو کر رہ جاتا ہے یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہمیں اپنا فرض پوری یکسوئی اور ثابت قدمی سے انجام دیتے رہنا چاہیے۔

نصاب کے بارے میں کسی وقت آپ تشریف لائیں تو سب بیٹھ کر فیصلہ کریں گے اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے اور آپ پر اپنی والدہ ماجدہ قانتہ عابدہ کا ظل ہمایوں قائم رکھے آمین۔

جملہ احباب اور اساتذہ طلبہ کو سلام مسنون

والسلام  
مخلص: محمد کرم شاہ

آپ ان کو جبر سے منوانے والے تو نہیں ہیں۔ سورہ غاشیہ: 22۔

عاجزی و انکساری کا پیکر

## مولانا ارشد جمیل کے نام

جمیل صاحب نے خط کے ذریعے حضور ضیاء الامت کی مزاج پرسی کی غالبان دنوں آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ غوشیہ گریز کا بچ تعمیر ہو رہا تھا۔ الفرید آڈینوریم بھی تکمیل کے مراحل طے کر رہا تھا اس ضمن میں آپ نے ارشد جمیل کے خط کے جواب میں یہ الطاف نامہ تحریر فرمایا

عزیز نرانی حافظ صاحب

بھیرہ

26-3-88

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت بھرا مکتوب موصول ہوا۔

تکلیف ہوئی تھی لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ تکلیف تو مکمل طور پر دور ہو گئی ہے۔ بہر حال نقاہت ابھی باقی ہے۔ آپ دعا فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ کام کرنے کی توانائی بھی ارزانی فرمادے گا و ما علی اللہ بعزیز یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ آپ کی مسجد کے حالات حسب المرام ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو جہاں رکھے عزت و وقار کے ساتھ اور سکون و اطمینان کے ساتھ رکھے۔

بڑے تحمل، بردباری سے حالات کا مقابلہ کریں۔ تقریر کیلئے پوری تیاری کریں۔ اور زندگی کا سفر خلوص کی شمع کی روشنی میں طے کریں اور اللہ تعالیٰ پر پختہ توکل رکھیں۔ درود پاک بکثرت پڑھا کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے حبیب کریم ﷺ کی مزید

نگاہ لطف و نرم ہو۔

لڑکیوں کے کالج کی عمارت کا ڈھانچہ کھڑا ہو گیا ہے دس بڑے کمرے تعمیر ہو چکے ہیں۔ پلستر ہو گیا ہے۔ فرش ڈالنے کا کام شروع ہے لکڑی کا کام ابھی باقی ہے۔ آپ مخلصین کی دعائیں شامل حال رہیں تو اللہ تعالیٰ یہ مرحلہ بھی با آسانی طے کرا دے گا سب سے مشکل مرحلہ موزوں استانیوں کے دستیاب ہونے کا ہے۔ جب تک حسب منشاء سٹاف میسر نہ آئے تو عملی اقدام ممکن نہیں۔

دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہماری اس مشکل کو بھی آسان فرمائے آمین اپنے جملہ احباب کو میری طرف سے نام بنام سلام  
گھر میں دعائیں۔ بچوں کو پیار

والسلام  
دعا گو: محمد کرم شاہ

## صوفی اصغر علی نظامی کے نام

جیسا کہ گذشتہ صفحات میں عرض کیا جا چکا ہے کہ جب بھی آپ بیرون ملک جاتے تو کوشش ہوتی واپسی پر حرمین شریفین کی حاضری ہو جائے اور آپ اپنے پروگرام سے نظامی صاحب کو مطلع رکھتے ان کی طرف سے یکے بعد دیگرے دو خط آئے ان کا جواب مرحمت فرمایا اور اپنے پروگرام سے آگاہ کیا۔

محبت و کرم میاں اصغر علی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اس سے پہلے بھی آپ کا محبت نامہ موصول ہوا۔ کل پھر آپ کا

مکتوب گرامی ملا اور عید کی مسرتوں میں اضافہ کا باعث بنا۔

کچھ مصروفیات کچھ سستی کے باعث جلدی جواب ارسال نہ کر سکا میں تقریباً چالیس دن انگلینڈ ہالینڈ اور متحدہ عرب امارات میں گزارنے کے بعد کل واپس پاکستان آیا الحمد للہ یہ سفر بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا آج کل یہاں ساون جوش میں ہے طغیانوں نے ہر طرف سے محاصرہ کیا ہوا ہے موسلا دھار بارشیں ہو رہی ہیں دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ خیریت سے یہ وقت گزارے۔

آپ کے مکتوب سے یہ پڑھ کر بڑی مسرت ہوئی کہ عزیزم امیر علی کے والدین حج زیارت کی سعادت سے بہرہ اندوز ہو رہے ہیں۔ اور عزیزان کی خدمت کر کے اپنی دنیا و عاقبت سنوار رہا ہے الحمد للہ رب العالمین

17-18 اگست کو جنیوا میں میٹنگ ہے وہاں سے میں فرینکفرٹ جاؤں گا

21 اگست بروز اتوار کو وہاں جلسہ ہوگا وہاں سے پھر حاضری کا ارادہ ہے اللہ تعالیٰ یہ شرف ارزانی فرمائے۔

تفصیلی پروگرام سے بعد میں مطلع کروں گا۔

جملہ احباب کی طرف سے آپ کو تسلیمات۔ جملہ احباب کو میری طرف سے

دعائیں اور سلام خصوصاً عزیزم عباس علی صاحب کو خصوصی تسلیمات۔

آپ کا تین ہزار کا چیک بھی موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے

خیر ارزانی فرمائے اور ہمیشہ اپنی غائبانہ برکتوں سے آپ کو مالا مال رکھے۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

شاہ صاحب کی ناسازی طبع کیوجہ سے حضور ضیاء الامت فکر مند رہتے۔ یہ آپ کے مشن کیلئے کام کرنے والے ان لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جنہیں ہراول دست کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا، آپ نے شاہ صاحب کے جواب میں یہ نوازش نامہ ارسال فرمایا

عزیز القدر راحت جان جناب شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی علالت طبع کے بارے میں پڑھ کر سخت کوفت ہوئی بارگاہ الہی میں صدق دل سے دست بدعا ہوں کہ شافی مطلق اپنے محبوب کریم ﷺ کے طفیل آپ کو صحت عاجلہ اور کاملہ ارزانی فرمائے تاکہ آپ اس کے دین حنیف کی جو عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں ان میں کسی طرح کی رکاوٹ پیدا نہ ہو آمین ثم آمین۔ یہ فقیر آپ کیلئے ہر موزوں وقت پر عرض کناں رہتا ہے اللہ تعالیٰ رشد و ہدایت کے اس بلند مینار کو ہمیشہ نور افشاں رکھے آمین تاکہ ہمارے افق ہدایت پر گھر کر آنے والی ظلمتیں کا فور ہوتی رہیں۔

ہمارے سارے کام اس کی رضا کیلئے اور اس پر توکل کرتے ہوئے ہوتے ہیں اور اس کا فرمان ہے ”ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ“ جب وہ ذمہ دار ہے تو ہمیں فکر کا آزار کیوں ہو۔ آپ پورا یقین رکھیں کہ جو کام اس کے ہوتے ہیں وہ کبھی ادھورے نہیں رہتے وہ اپنے خزانہ غیب کے منہ ان کیلئے کھول دیتا ہے۔

ملک کے مستقبل کے بارے میں جو تشویش آپ کو ہے وہ اس ناچیز کو بھی ہے۔ اس ماہ کا سردیبر انہی تاثرات کے زیر اثر لکھا گیا ہے اس کا خصوصی مطالعہ فرمائیں۔ اور اپنی رائے سے آگاہی بخشیں۔

عزیزان کو دیدہ بوسی گھر میں سب کو بہت دعائیں۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## حاجی سجاد احمد کے نام

سجاد احمد کا تعلق کھاریاں سے ہے۔ عرصہ سے ناروے میں مقیم ہیں حضور ضیاء الامت سے حد درجہ محبت و عقیدت رکھتے ہیں نہایت مخلص متقی اور پرہیزگار انسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سخاوت عثمانی سے حظ وافر عطا فرما رکھا ہے۔ خدا کی راہ میں اپنا سب کچھ لٹانے کیلئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ حضور ضیاء الامت سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگے کھاریاں میں میری ایک عالیشان کوٹھی ہے آپ اسے اپنے استعمال میں لائیں یا وہاں کوئی دینی ادارہ قائم کریں وہ آپ کی ہے۔

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے موجودہ ہاسٹل کا ایک (شمالی) ونگ تیار ہو چکا تھا مگر وہ نا کافی تھا داخلہ لینے کیلئے سینکڑوں طلباء آرہے تھے طلبہ کو واپس کرتے ہوئے یقیناً حضور ضیاء الامت جیسے علم

دوست شخص کو بے حد تکلیف ہوتی ہوگی مگر یہ بھی ممکن نہیں تھا کہ سب کو داخلہ دیا جاتا کیونکہ وسائل محدود ہونے کی بنا پر نئے ہاسٹل کی تعمیر مشکل کام تھا ایسے میں سجاد صاحب کی پیش کش محض اللہ کا کرم تھا آپ نے فرمایا ہمیں کوٹھی کی غرض نہیں ہمیں تو طلبہ کیلئے دارالاقامہ کی ضرورت ہے۔ حاجی صاحب نے بخوشی حاجی نجرانی القربا ہاسٹل کے بنو بی ونگ کے تمام اخراجات سجاد صاحب نے برداشت کیئے۔ پیر صاحب نے ان کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے یہ نوازش نامہ تحریر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس ایثار کو اپنی بارگاہ عالی میں شرف قبولیت بخشے۔

محبت و مکرم سجاد احمد صاحب

10-8-88

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ سے جدا ہوئے کافی عرصہ گزر گیا ہے لیکن آپ کی محبت اور

یاد کے نقوش ابھی تازہ ہیں خدا کرے ہمیشہ تازہ رہیں۔

دارالعلوم کیلئے آپ نے جو عظیم ایثار فرمایا ہے اس کا اجر آپ کو اللہ تعالیٰ

دے گا۔ جس کے دین کو سر بلند کرنے کیلئے اور جس کے ذکر پاک کو چار دانگ عالم

میں بلند و بالا کرنے کیلئے آپ نے یہ قربانی دی ہے۔ جب تک یہ عمارت موجود رہے

گی اور اللہ کرے قیامت تک یہ سلامت رہے ہر دیکھنے والے کو ایثار اور قربانی کی اس

مثال کو سناتی رہے گی اور آپ کی یاد کو تازہ کرتی رہے گی۔

واپس آتے ہی میں نے سب احباب کو آپ کے بارے میں بتایا سب کو بڑی خوشی ہوئی۔ سب کی متفقہ یہی رائے تھی کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کی ہم پر مہربانی ہے اور دینے والے پر بھی اس کا احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اپنے ایسے احسانات سے نوازتا رہے۔

عمارت کے نقشے تیار ہو رہے ہیں اسٹیمٹ لگ رہے ہیں کل میں چند دنوں کیلئے جیو اجارہ ہوں! امید ہے واپس آنے تک یہ ابتدائی مرحلہ طے ہو چکا ہوگا اور ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے تعمیر کا آغاز کر دیں گے۔

گھر میں بیگم صاحبہ کو بہت بہت سلام اور دعائیں عزیزان کو بہت پیار جملہ

احباب کو سلام مسنون

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## مولانا ارشد جمیل کے نام

ارشد جمیل کے ہاں تین بچیوں کے بعد ایک بچے کی ولادت ہوئی

انہوں نے خط کے ذریعہ آپ کو اطلاع دی آپ بے حد خوش

مرزائیوں نے 1988ء میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کے صدر دفتر جیو امیں درخواست دائر کی کہ پاکستانی حکومت ہمارے حقوق پامال کر رہی ہے اور ہمیں اس مملکت سے جائز مراعات سے محروم رکھا جاتا ہے۔ یہ حرکت وہ وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں۔ اس ملک کے سربراہ صدر محمد ضیاء الحق صاحب نے اس عالمی پلیٹ فارم مملکت خداداد پاکستان کی نمائندگی کے لیے حضور ضیاء الامت کا انتخاب کیا۔ آپ نے اس اہم ترین موقع پر جس حسین انداز میں پاکستان اور اسلام کی نمائندگی کی وہ تاریخ کا جزو بن چکی ہے۔ (ماہنامہ ضیاء حرم اپریل 2000ء)۔



ہوئے اور مبارک بادی کا یہ خط تحریر فرمایا:

عزیز القدر مولانا حافظ ارشد جمیل صاحب

بھیرہ

23-10-88

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مبارک صد مبارک

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ رحمۃ للعالمین ابھی

ابھی آپ کا محبت نامہ پڑھنے کا موقع ملا۔ پڑھ کر خوشی کی انتہا نہ رہی اللہ تعالیٰ کا شکر بجا

لایا جس نے ہم ناچیروں کی عاجزانہ التجاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور ہمارے نخل آرزو

کو بار آور فرمایا۔ اس کی رحمت اور اس کے بے پایاں احسان کا جتنا بھی شکر کیا جائے

شکر ادا نہیں ہو سکتا۔

عزیز ثاقب جمیل کو گود میں لیکر میری طرف سے اس کی پیشانی پر بوسہ دیں۔

اس کی امی اور بہنوں کو لاکھوں مبارکیں پیش کریں اللہ تعالیٰ عزیز کو عمر دراز عطا فرمائے

اسے نیک اور نیک بخت کرے آپ کے ظل عاطفت کے نیچے اسے پروان چڑھائے

آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا اور دل کو مسرور کرے آمین ثم آمین۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## حاجی سجاد احمد کے نام

حاجی سجاد صاحب جن کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔ پیر صاحب سے فون پر اپنی پریشانی کا اظہار کیا تعویذ طلب کیلئے اور دعا کیلئے عرض کیا۔ آپ نے انہیں جواباً یہ خط اور تعویذ ارسال کیئے۔

محبت و مکرم جناب سجاد احمد صاحب

28-10-88

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اس رات آپ کا ٹیلی فون ملا۔ اور آپ سے ایک قسم کی ملاقات ہو گئی جو تعویذ آپ نے طلب کیا تھا وہ بھیج رہا ہوں چاندی میں مڑھا کر کمر کے ساتھ بندھا دیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں نیک بخت فرزند عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر آپ کے ہاسٹل کا سنگ بنیاد متوکلا علی اللہ تعالیٰ رکھ دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اسے آسانی کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچائے اور تاقیامت اسے اپنے دین کے طالب علموں اور اپنے دین کے خادموں اور اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جان نثار عاشقوں کے ساتھ آباد رکھے آمین ثم آمین اور آپ کے اس عظیم عمل کو شرف قبولیت ارزانی فرمائے اور آپ کے لیے بلندی درجات کا باعث بنائے آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ الکریمہ ﷺ کافی انتظار رہا آپ تشریف لائیں گے آخر کار میں نے کھاریاں آدمی بھیجا کہ آپ دارالعلوم کے کنونشن میں شرکت کریں لیکن معلوم ہوا کہ آپ واپس تشریف لے گئے ہیں۔

گھر میں سب کو دعائیں بچوں کو پیار۔ جملہ احباب کو سلام مسنون

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## حاجی سجاد احمد کے نام

حاجی سجاد صاحب کی عظیم قربانی کا تقاضا تھا کہ ان کا بار بار شکر یہ ادا کیا جاتا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ جو بندوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر کہاں ادا کرے گا۔

دارالعلوم بھیرہ کے فاضل مفتی محمد زبیر تبسم صاحب جو ناروے میں ہیں حاجی سجاد صاحب نے ان کے بارے میں کوئی خوش کن پروگرام بنایا اور اس سے پیر صاحب کو آگاہ کیا۔ خط کے محتویات سے یہ اندازہ نہیں ہو رہا کہ وہ پروگرام کیا تھا۔ جس کو راز رکھا گیا۔ خط ملاحظہ ہو۔

محبت و مکرم مخلص سجاد احمد صاحب

1-12-88

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ بمع چیک موصول ہوا

اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے آپ کو اپنے دین کی خدمت کیلئے اتنی عظیم توفیق ارزانی فرمائی۔ اس فقیر کی دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ

کے اس ایثار کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور اپنی خیرات و برکات سے آپ کی اور آپ کے اہل و عیال کی دنیا و عاقبت کو خوب سے خوب تر کرے آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ الکریم۔

آپ نے تو صحابہ کرام کی فیاضی اور قربانی کی یاد کو تازہ کر دیا ہے۔ ہمارے لیے بھی دعا فرمائیں کہ جو امانت آپ نے ہمارے سپرد کی ہے اس کو پوری دیانتداری سے دین کی سر بلندی کے لیے خرچ کریں۔ اور ایک ایسی یادگار تعمیر ہو جو قیامت تک آپ کی حسنت میں اضافہ کرتی رہے۔

مفتی محمد زبیر صاحب کے بارے میں آپ کی تجویز بڑی پسند آئی ہے اللہ تعالیٰ اس میں بھی آپ کو کامیابی عطا فرمائے آمین جب تک یہ کام پایہ تکمیل تک نہ پہنچے اس کو راز ہی رہنا چاہیے۔

تمام اہل خانہ کو سلام اور دعائیں جملہ پیر بھائیوں کو میری طرف سے بہت بہت تسلیمات عزیز گرامی مفتی صاحب کو سلام مسنون

والسلام

دعا گو محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

سید نذیر حسین شاہ صاحب روحانی شخصیت ہیں۔ اپنی قلبی واردات سے گاہے بگاہے پیر صاحب کو آگاہ کرتے رہتے تھے۔ اور آپ ان کو بڑی توجہ سے سنتے ایسا ایک خط جس سے

شاہ صاحب کی شخصیت کے باطنی پہلو پر روشنی پڑتی ہے بدیہ  
قارئین کیا جا رہا ہے۔

تصوف کی رو سے ایک مرید کا اپنے مرشد کو باطنی احوال سے آگاہ رکھنا  
ضروری ہے۔ یہ احوال خواب کی صورت میں ہوں یا القاء و الہام کی صورت میں۔ اس  
سے اصل مقصود رہنمائی ہوتی ہے کیونکہ بعض اوقات قلبی احوال گمراہی کا سبب بھی بن  
جاتے ہیں اور ایک شخص الہام اور وسوسے میں فرق نہیں کر پاتا جسے وہ اپنے لیے بہتر  
سمجھ رہا ہوتا ہے درحقیقت وہ کیفیات شیطانی فریب ہوتا ہے راہ سلوک میں مرشد کی  
ضرورت اس لیے بھی ہے کہ وہ مرید کے خطرات قلبی پر نگاہ رکھ سکے۔

سیادت پناہ عزیز القدر شاہ صاحب

بھیرہ

8-1-89

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ گونا گوں مسرتوں اور بشارتوں کو لیے ہوئے  
باعث تسکین دل باشادہوا سب سے پہلے رب کریم کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے آپ  
کو صحت ارزانی فرمائی ہے اس کے لطف و کرم سے امید ہے کہ رہی سہی کسر بھی نکل  
جائے گی اور مکمل طور پر صحت یاب ہو کر آپ اپنے مقصد حیات کی تکمیل میں سرگرم  
ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

پھر آپ کو خواب میں جو بشارتیں ہوئی ہیں وہ آپ کیلئے تو سرمایہ راحت و  
اطمینان ہیں ہی یہ ناچیز بھی ان سے اپنے دل بے قرار کیلئے کچھ سکون کا سامان حاصل

کر لیا کرتا ہے۔ اس ناچیز کی دلی دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی ذات کو منبع رشد و ہدایت بنائے آپ کی مساعی اور خلوص سے ان گنت بندگان خدا کو راہ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے اس دارالعلوم کا فیض اور اس چشمہ سے پھوٹنے والی نہریں ایک عالم کو سیراب کر سکیں آمین ثم آمین۔

خدا کرے عرس شریف پر آپ کی صحت اجازت دے اور آپ یہاں تشریف لائیں۔

عزیزان کو پیار دارالعلوم کے اساتذہ اور طلبہ کو سلام مسنون جملہ احباب کو تسلیمات۔

والسلام  
مخلص محمد کرم شاہ

## صوفی اصغر علی نظامی کے نام

نظامی صاحب کے نام شکریے کا ایک خط ملاحظہ کیجئے۔  
محبت و مکرم مخلصم نظامی صاحب

26-1-89

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت بھرا مکتوب موصول ہوا

ویسے بھی آپ کا ہر مکتوب باعث انبساط قلب حزیں ہوا کرتا ہے۔ اس بار اس میں ایک بہت بڑی رقم کا چیک دریافت ہوا جس سے مزید خوشی ہوئی۔ آپ اور آپ

کے احباب ہمیشہ بڑی فیاضی سے دارالعلوم کی امداد فرمایا کرتے ہیں۔ اس دفعہ بھی آپ نے اس فیاضی کا مظاہرہ کیا ہے۔ جس کیلئے تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور بارگاہ الہی میں دست بدعا ہوں کہ خداوند رحیم و کریم آپ کے اس خلوص کو مزید رفعتیں اور سعیتیں ارزانی فرمائے آپ کو اور آپ کے جملہ احباب کو اس سے بھی زیادہ اپنے دین کی خدمت کی توفیقات سے نوازے بجا حبیب الکریم ﷺ۔ رسید ارسال خدمت ہے۔

مارچ کی 8-9 تاریخ کو دارالمدال کی جنیوا میں میننگ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو منظور ہو تو شاید اپنے گھر کی زیارت اور اپنے محبوب کریم ﷺ کے آستانہ عالیہ کی حاضری کی سعادت سے بہرہ ور فرمادے دعا کی ضرورت ہے۔

جملہ احباب کی خدمت میں خصوصاً برادر عزیز عباس علی صاحب، عزیزم امیر علی صاحب، گل احمد خان صاحب، حاجی محمد صدیق صاحب سب کو بہت بہت تسلیمات۔

حاجی محمد صدیق صاحب کا انتظام ہوا ہے یا نہیں اللہ تعالیٰ ان کی پریشانی کو دور فرمائے۔ آمین

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## مولانا ارشد جمیل کے نام

جمیل صاحب کسی غرض سے پاکستان آئے ہوئے تھے۔ مولانا

محمد فاضل جو دارالعلوم گلزار حبیب میر پور میں پڑھا رہے ہیں

انہوں نے ان کی واپسی کی اطلاع دی آپ نے میر پور کے پتے پر انہیں ایک خط لکھا کہ برطانیہ واپس جاتے ہوئے پیرزادہ صاحب کے نام ایک خط لے جائیں اور ایک کتاب جو حضور ضیاء الامت پیرزادہ صاحب سے عاریتہ لے آئے تھے۔

اس آخری بات سے پیر صاحب کی شخصیت کا ایک پہلو سامنے آتا ہے۔ آپ وہ کتاب اپنے پاس رکھ لیتے جیسا کہ عموماً روانہ ہے لوگ کتابیں واپس نہیں کرتے پیرزادہ صاحب کو اس سے خوشی ہوتی۔ مگر نہیں وہ معاملات میں کسی قسم کی بے قاعدگی یا بددیانتی کو روا نہیں سمجھتے تھے۔ خط ملاحظہ ہو۔

عزیز القدر مولانا حافظ ارشد جمیل صاحب

بھیرہ

1-4-89

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے بفضلہ تعالیٰ آپ بخیر و عافیت سے ہوں گے۔

مولانا محمد فاضل صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ جن فرائض کی تکمیل کیلئے

مولانا محمد فاضل قادری ظاہری طور پر مختصر سے قد کے آدمی ہیں مگر علمی اعتبار سے اتنے قد آور ہیں کہ ان کی بلندیوں کو دیکھنے سے عام نگاہیں قاصر ہیں۔ ایف ایس۔ سی کرنے کے بعد دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھرہ شریف میں داخل ہو گئے۔ شب و روز محنت کی۔ اساتذہ سے خوب استفادہ کیا۔ اور فراغت کے بعد دینی علوم کی ترویج و اشاعت کو مقصد حیات بنا لیا۔ دارالعلوم گلزار حبیب میر پور ان کے خلوص اور محنت شاقہ کا ثمرہ ہے۔ جس کے شاندار نتائج نے پوری وادی کشمیر کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے مجدد و شرف میں اور اضافہ فرمائے آمین



آپ پاکستان تشریف لائے تھے۔ وہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہو گئے۔ الحمد للہ

نیز انہوں نے بتایا کہ آپ 2/4/89 کو واپس جا رہے ہیں میں جب انگلینڈ سے آیا تھا۔ تو عزیز القدر پیرزادہ صاحب کی لائبریری سے سیرت کی ایک کتاب لایا تھا۔ جو اس وقت نایاب تھی اب اس دفعہ مکہ مکرمہ کی حاضری کے موقع پر وہ کتاب مل گئی ہے اس لیے آپ کو زحمت دیتا ہوں کہ آپ ان کی کتاب ان تک پہنچا دیں چونکہ انہیں اس کتاب کی ہر وقت ضرورت رہتی ہوگی۔

اب آپ کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت عطا فرمائی ہے اور آج کافی بہتر محسوس کرتا ہوں۔

جملہ احباب کو سلام بھی عرض کریں اور میری صحت کے بارے میں بھی مطمئن فرمائیں۔ ایک خط پیرزادہ صاحب کے نام ہے جب آپ انہیں کتاب دیں تو یہ خط بھی دے دینا۔

محترم والد صاحب، اعجاز صاحب، اشرف صاحب اور جملہ اہل خانہ کو تسلیمات دعوات۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

شاہ صاحب نے حضور ضیاء الامت کی خدمت میں عریضہ لکھا اور یہ شکوہ کیا کہ بعض اساتذہ بہت زیادہ چھٹیاں کرتے ہیں۔ جس

سے تعلیمی حرج ہوتا ہے ممکن ہے شاہ صاحب نے نشان دہی نہ فرمائی ہو مگر یہ طے ہے کہ یہ خبر آپ کیلئے پریشان کن تھی آپ نے ان اساتذہ کو شاہ صاحب کی وساطت سے یہ احساس دلایا کہ معرکہ میں شریک سپاہیوں کو سستی اور کاہلی روا نہیں۔ اس خط سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ آپ تعلیم کو کس قدر اہم سمجھتے تھے۔ آپ نے اپنی مثال دی کہ بڑھاپے نقاہت اور بیماری کے باوجود اگر میں مسلسل اس جہاد میں سرگرم عمل ہوں تو آپ تو ابھی جوان ہیں۔ آپ کو سستی کب روا ہے۔ یہ خط دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے فضلاء کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہئے۔

قرۃ العین حضرت شاہ صاحب

بھیرہ

3-4-89

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

آپ کے دنوں مکتوب کیف و مستی کی ایک دنیا اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے شرف افزاء ہوئے آپ کے کلمات یقیناً آپ کے پر خلوص جذبات کے سچے ترجمان تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذوق و شوق میں مزید اضافہ فرمائے اور اس پر فتن دور میں آپ سے اپنے دین حنیف کی عظیم خدمت لے آئیں ثم آمین۔

طلبہ کے نتائج پر دلی مبارک قبول فرمائیے۔ اور بچوں کو اور ان کے اساتذہ کو بھی میری طرف سے ہدیہ تبریک پیش فرمائیں۔

یہ پڑھ کر تشویش ہوئی کہ بعض اساتذہ ان گنت چھٹیاں کرتے ہیں جس سے وقت ضائع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنا فرض پہچاننے کی اور اس کو بحسن و خوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ ان کو کبھی اپنے پاس بیٹھا کر یہ بات بتایا کریں کہ آپ یہاں بحیثیت ملازم نہیں بلکہ ایک جہاد کے معرکہ میں سرگرم عمل ہیں۔ اور اس جہاد کی نزاکت اور اہمیت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ہمہ وقت ہوشیار رہیں۔ اپنی بساط سے بڑھ کر اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوشش کریں اگر ہماری سستی کی وجہ سے طلبہ کی تعلیم و تربیت میں کوئی خامی رہ گئی۔ تو اس کا خمیازہ ملت اسلامیہ کو بھی بھگتنا پڑے گا اور قیامت کے روز ہم سے بھی مواخذہ ہوگا میں نے تو اتنی طویل علالت اور نقاہت کے باوجود اپنا کام شروع کر دیا ہے اور سبق پڑھا رہا ہوں جب کہ بسا اوقات کمزوری کی وجہ سے مسجد میں جانے کی سعادت سے محروم رہتا ہوں لیکن سبق پڑھانے میں حتی الامکان غفلت نہیں کرتا اگر میں اس بڑھاپے اور کمزوری میں اپنا فرض ادا کرتا ہوں آپ تو ابھی نوجوان ہیں۔ یہ جوانی کس کام آئے گی اگر اس شب دیبجور میں زیادہ سے زیادہ چراغ روشن کرنے میں صرف نہ ہوئی۔ اس مہلت کو غنیمت جانیں۔ آپ دارالعلوم کے تعلیمی تربیتی اور اخلاقی معیار کو بلند سے بلند کرنے میں اپنی جملہ توانائیاں صرف کر دیں اللہ تعالیٰ اس کا آپ کو اجر عطا فرمائے گا۔

سب اساتذہ اور طلباء کو سلام مسنون عزیز کو دیدہ بوسی ان کی کامیابی پر مبارک بھی قبول فرمائیں۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## صوفی اصغر علی نظامی کے نام

اصغر علی نظامی کے نام حضور ضیاء الامت کا ایک خط پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کے بارے تفصیلی معلومات خود نظامی صاحب کی تحریر کردہ ہیں۔ آپ کے خط سے پہلے ان کی ارسال کردہ معلومات میاں سعید اسعد صاحب کے نام ایک خط میں ملاحظہ کریں۔

ابھا

25-3-1989

مکرمی جناب میاں صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مزان گرامی بخیر ہوں گے

امید ہے قبلہ حضرت صاحب بخیریت تمام بھیرہ شریف پہنچ پائے ہوں گے اور بفضلہ تعالیٰ آپ کی صحت بھی پہلے سے بہتر ہوگی۔ کریمین کے کرم سے قبلہ ضیاء الامت کا شفقتوں اور محبتوں بھر اسایہ ہمیشہ ہمیں میسر رہے آئیں۔ یہ تو حضور کا کمال کرم ہے کہ ہماری ہزار ہا کوتاہیوں اور بے شمار مکروہات کے ہوتے ہوئے بھی ہمیں اپنی شفقت و محبت سے نوازتے ہیں۔ سوچتا ہوں کہ اس قابل نہ تھا کہ حضور مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے دامن نسبت کے ساتھ وابستہ ہونے کی اجازت دیتے لیکن آپ کریم ہیں اس لئے بلا استحقاق اور بلا اختصاص مجھ جیسے روسیاء کو بھی نوازتے ہیں۔

فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدین.

حضور کی مصروفیات کے پیش نظر اور اپنی بد عملیوں کے خوف سے بلا واسطہ حضور کی خدمت میں خط نہیں لکھ پاتا اس لئے آپ کے ذریعہ سے قدم بوسی اور آداب نیاز مندانہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

17/3 کو بروز جمعہ المبارک عصر کی نماز کے بعد مدینہ طیبہ سے جب میں ابہا کے لئے روانہ ہو رہا تھا تو حضور سے طلب اجازت کے وقت آپ نے فرمایا کہ آپ ایئر پورٹ تک ساتھ تشریف لے چلیں گے۔ سو آپ کمال مہربانی فرماتے ہوئے ایئر پورٹ تک ساتھ تشریف لائے اور آخری لمحات تک اپنی صحبت سے استفادہ کرنے کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ کریم آپ کو اور آپ کی ذریت کو تا ابد گنہ گاران امت کا سہارا و پناہ گاہ بنائے رکھے آمین۔

مدینہ طیبہ سے ایئر پورٹ کو جاتے ہوئے آپ نے ایک عربی شعر سنایا تھا جو کہ غالباً اس طرح سے شروع ہوتا تھا: تمتع اليوم بعرار طيبة..... مفہوم کچھ اس طرح تھا کہ آج مدینہ طیبہ کی خوشبودار گھاس (عرار یا ارار) سے تمتع کر لے کہ کل یہ نعمت تجھے میسر نہ رہے گی..... دراصل اس وقت گاڑی میں انجن کی آواز کے باعث یہ شعر پورا نہ سنا جاسکا جس کے لئے از حد زیادہ افسوس رہے گا۔ اگر ہو سکے تو حضور سے پوچھ کر یہ بیت مجھے لکھ بھیجیں۔

سیدی ضاء الامتہ کی خدمت میں قدم بوسی اور جملہ متوسلین کی خدمت میں آداب و تسلیمات۔

والسلام: دعا جو

اصغر علی: ابہا

نظامی صاحب کے خط کے بعد پیر صاحب کا خط ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

عزیز گرامی اصغر نظامی صاحب

3-4-89

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دیار محبوب میں آپ کی معیت میں جو شب و روز بسر ہوئے ان کی یاد ہر وقت تازہ رہتی ہے۔ آپ کی محبت اور بے پناہ خلوص کا شکر یہ ادا کرنے سے قاصر ہوں بارگاہ رب العالمین میں دعا گو ہوں کہ وہ کریم اپنے انعامات سے مالا مال فرماتا رہے آمین ثم آمین امید ہے۔ عزیزم عباس علی صاحب اور دوسرے احباب بھی بخیر و عافیت ہوں گے۔ رابطہ قائم ہو تو عزیزم امیر علی درویش صاحب، محمد شفیع خولجہ صاحب اور دیگر مہربانوں کو میری طرف سے سلام عرض کریں اور دعا کیلئے گزارش کریں۔

آپ نے جس شعر کے بارے میں فرمایا ہے۔ وہ یوں ہے

تمتع من شمیم عرار طیبہ (نجد)

فما بعد العشیہ من عرار

شاعر نے عرار نجد کہا ہے میں نے حسب حال یہ تبدیلی کی ہے۔

والسلام

محمد کرم شاہ

۱۔ اس شعر میں اصل عرار نجد ہے۔ تصرف فرما کر حضور ضیاء الامت عرار نجد کی جگہ عرار طیبہ پڑھتے تھے۔ ترجمہ: طیبہ کے زگسی پھول کی مہک سے لطف اندوز ہو۔ کیونکہ اس کے بعد ایسی مہک نصیب نہیں ہوگی۔

## سید ذاکر حسین شاہ کے نام

اوکاڑہ کے رہائشی سید ذاکر حسین شاہ صاحب کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا تو حضور ضیاء الامت نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور انہیں یہ تعزیتی خط ارسال فرمایا۔

محبت و مکرم جناب شاہ صاحب

31-5-89

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب کاشف احوال ہوا۔ آپ کی والدہ محترمہ کے انتقال پر ملال کی خبر پڑھ کر بہت رنج ہوا۔ ایسی پاک نہاد اور پاکباز والدہ محترمہ کے ظلِ عا

طفیت سے محروم ہو جانا بڑے دکھ کی بات ہے لیکن تقدیر کے فیصلے قطعاً ہوتے ہیں۔ بجز تسلیم خم کرنے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور آپ سب کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ کلمہ شریف ایک لاکھ مرتبہ پڑھ کر ان کو ایصالِ ثواب کریں۔

والسلام

شریکِ غم: محمد کرم شاہ

## مولانا ارشد جمیل کے نام

مولانا جمیل صاحب کے نام شکرِ یے کا ایک خط ملاحظہ فرمائیں

گرامی قدر عزیز حافظ صاحب

21-8-89

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کے خطوط اور دو عدد ڈرافٹ کی وصولی کی اطلاع اور ان کی رسیدیں کافی عرصہ ہو آ آپ کی طرف روانہ کی تھیں معلوم نہیں پاکستان کا ڈاک کا نظام ناقص ہے یا آپ کے ہاں اس محکمہ میں کچھ گڑبڑ ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ آپ کو خط نہ ملے ہوں۔

جو رسیدیں آپ کی طرف بھیجی تھیں ان کے نمبر دوبارہ تحریر کر رہا ہوں۔

حاجی بشیر احمد صاحب مبلغ ۰۵۰ رسید نمبر ۰۸/۳

مسجد کمیٹی لندن ۱۸۲ رسید نمبر ۰۷/۳

اللہ کرے اس خط سے پہلے وہ رسیدات آپ کو مل چکی ہوں۔

عزیز کے بارے میں پڑھ کر بڑی تکلیف ہوئی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس

کریم نے صحت عطا فرمائی اور ہڈی جڑ گئی ہے۔ امید ہے۔ پلستر کھول دیا ہوگا، اور عزیز

مکمل طور پر راضی خوشی ہوگا۔

یہاں بفضلہ تعالیٰ دارالعلوم میں ہر طرح خیریت ہے موسم گرما کی تعطیلات

کے بعد ۱۵ اگست کو دارالعلوم کھل گیا ہے اور تعلیم کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے آپ کی

دعاؤں کی اشد ضرورت ہے اپنے جملہ احباب کو میری طرف سے خصوصی دعوات و

تسلیمات

والسلام: مخلص محمد کرم شاہ



## سید نذیر حسین شاہ کے نام

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ بھیرہ شریف کی قدیم شاخوں میں سے ہے۔ اس کے طلبہ بھیرہ شریف آ کر دورہ حدیث شریف میں شریک ہوتے ہیں اور باقی تمام تعلیم سیالکوٹ میں رہ کر حاصل کرتے ہیں خط میں تین پھولوں سے مراد شاہ صاحب کے مدرسہ سے آنے والے تین طلبہ ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضور ضیاء الامت کو طلبہ سے کس قدر محبت تھی۔

گرامی قدر عزیزم شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

بھیرہ

9-9-89

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا عنایت نامہ موصول ہوا اور اس کے ساتھ ہی آپ نے اپنے گلستانِ محبت کے جو تین رنگین پھول بھیجے ہیں وہ بھی مل گئے جس سے از حد خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ آپ کے فیوض و برکات سے ملت اسلامیہ کی ساری کوتاہیوں اور محرومیوں کا مداویٰ فرمائے آمین۔

ان تینوں کو دورہ حدیث شریف میں داخل کر لیا ہے اللہ تعالیٰ سارے عزیزوں کو کامیاب فرمائے۔ آمین

دارالعلوم کے سارے اساتذہ اور طلبہ کی خدمت میں تسلیمات گھر میں سب

کو دعائیں۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## شیخ الازہر کے نام

ازہر شریف میں ان دنوں جاد الحق علی جاد الحق شیخ الجامعہ تھے۔  
آپ نے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے فاضل طلبہ پر مشتمل پہلی کھیپ  
کی مصروفانگی کے وقت یہ مراسلہ ان کے نام ارسال کیا۔

حضرة الامام الاكبر شيخ الجامعہ الازہر

السلام علیکم ورحمة اللہ

ان صاحب السعادة اسمعیل حسنین مخلوف سفیر

جمہوریہ مصر العربیہ فی اسلام آباد (الباکستان) انباء نا بکتاہہ رقم

۳۰۸ تحریر افی ۲۲.۱۰.۱۹۸۹ بان مجمع البعوث الاسلامیہ

بالازہر الشریف قد وافق علی قبول ترشیح ہنو لاء الطلاب و قد

طلب حضور ہم الی مصر فی موعد اقصا نہایہ شہر اکتوبر۔

انا ارسلہم الی جنابکم السامی والرجاء التکرم بقبولہم۔

لا یزال طلاب العلم من اکناف العالم یستظلون تحت ظلکم

الوارف ولايزال الازهر معينا وافقا عذبا يروى غليل القادمين اليه  
من البلاد الاسلاميه

تقبلوا منى اطيب تحياتي و فائق احترامى

والسلام عليكم ورحمة الله

اسماء الطلاب: رقم الجواز

١. شير محمد بن الحاج دوست محمد E٤٦١٢٩٨

٢. الطاف حسين بن محمد افضل F٠٤٠٥٢٣

٣. مقبول احمد بن محمد عبدالله F٠٠١١٣٦

٤. محمد سعيد بن مولانا جمال الدين E٨٠٠٩٩

محمد كرم شاه

القاضى بمحكمة الاستئناف العظمى بباكستان

ورئيس دارالعلوم محمدية غوثية. بهيره

مديرية سرجودها بنجاب. باكستان

تحرير افي ١٠.٣٠.١٩٨٩

ترجمه

حضور امام اكبر شيخ الجامعة الازهر

السلام عليكم ورحمة الله

جناب كرم اسماعيل حسين مخلوف صاحب نے جو اسلام آباد

پاکستان میں جمہوریہ عربیہ مصر کی طرف سے سفیر ہیں ہمیں اپنے ایک گرامی نامہ نمبر ۳۰۸ محررہ ۸۹-۱۰-۲۲ اطلاع دی ہے کہ از ہر شریف میں مجمع البعث الاسلامیہ ان طلباء کو داخلہ دینے پر رضامند ہو گئی ہے۔ انہیں تاکید کی گئی ہے کہ اکتوبر کے مہینہ کے اختتام تک ہر حال میں مصر پہنچ جائیں۔

میں آپ کی خدمت اقدس میں انہیں بھیج رہا ہوں اور مجھے آپ کی ذات گرامی سے امید ہے۔ آپ انہیں قبول کریں گے۔ اکناف عالم سے علم کے طالب آپ کے ظل ہمایوں میں حاضری دیتے رہیں گے اور از ہر شریف کا یہ چشمہ شریں۔ بلاد اسلامیہ سے آنے والے تشنگان علم کی پیاس کا مداوا کرتا رہے گا۔ میری طرف سے پاکیزہ آداب اور بے حد احترام قبول ہو۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

محمد کرم شاہ

حج و فاقی شرعی عدالت (اپیلنٹ بیج)

پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ۔ بھیرہ

ضلع سرگودھا، پنجاب، پاکستان

اسماء الطلاب: رقم الجواز

۱۔ شیر محمد بن الحاج دوست محمد E۷۶۱۴۹۸

۲۔ الطاف حسین بن محمد افضل F۰۷۰۵۴۳

۳۔ مقبول احمد بن محمد عبداللہ F۰۰۱۱۳۶

۴۔ محمد سعید بن مولانا جمال الدین E۸۰۰۹۹

## جامعہ ازہر میں زیر تعلیم طلبہ کے نام

طلبہ کی پہلی کھیپ ازہر شریف پہنچ چکی تھی انہی دنوں قاہرہ میں دارالمال الاسلامی کی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں شرکت کیلئے آپ قاہرہ تشریف لے گئے۔ آپ ازہر شریف بھی گئے طلبہ سے ملے کچھ وقت ان کے ساتھ رہے۔ اور پھر وہاں سے زیارت حرمین شریفین کیلئے حجاز مقدس چلے گئے کعبہ مشرفہ اور روضہ رسول کی حاضری کے بعد واپس بھیرہ آ کر یہ محبت نامہ لکھا جہاں یہ خط ادب عربی کا بہترین نمونہ ہے وہاں آپ کی علم سے کمال و ابستگی کا بین ثبوت بھی ہے۔

من بھیرہ (سر جو دھا)

۱۳ / من جمادی الاولیٰ سنة ۱۴۱۵ ھ

۱۳ / من دسمبر سنة ۱۹۸۹ م

أفلاذكبدی وقره عینی محمد سعید و مقبول احمد و شیر  
محمد و الطاف حسین أفاض الله علیکم من نعمه و الطافه ما یلیق بشأنه  
العظیم.

السلام علیکم ورحمة الله!

استودعتکم الله ربی الکریم و أخذت أدنو من  
الطائرة بخطوات ثقيلة و قلب کئیب. لولم یکن الحرمان الشریفان

منزلى لكان السفر صعبا جدا. قد خفت فكرة زيارة الكعبة المشرفة والحضور فى حضرة المصطفى عليه اجمل التحية واطيب الثناء وطاة فراقكم.

صليت صلاة الجمعة فى الحرم المكى السامى و فرغت من أداء أركان العمرة قبل الأذان لازلت أتضرع إلى الله تعالى فى كل مقام وفى كل ساعة يرجى قبول الدعاء فيها، لنجاحكم الباهر و أن يظل معينكم فى جميع الأحوال و ناصركم فى جميع الأحوال.

أقمت فى مكة المكرمة الى ظهر يوم الثلاثاء ثم سافرت الى من هو كهف الورى و مولا الفقراء والضعفاء. صلى الله تعالى عليه وآله وسلم. وصلت الى مدينة الزهراء بعد العشاء كانت أبواب الحرم النبوى حين ذاك قد اغلقت و صلينا صلوة العشاء فى فناء الحرم. حين رفع المودن لصلوة التهجد عقيرته بقوله الله اكبر الله اكبر انفتحت ابواب الحرم دخل المشتاقون برؤية جماله مزدحمين و كنت أحدا منهم الذين سعدوا بالمثل امام امام الرسل والأنبياء. وبعد تقديم تحياتى وصلوتى الى حضرته السنية. بلغت تسليماتكم الى جنابه الرفيع أرجو القبول منه عليه الصلوة والسلام كان بقائى بالبلدة الطيبة اكثر من أسبوع.

ما برحت طول هذه المدة مادا يدي فى حضرة ربي الحى الكريم الذى أخبرنا حبيبه أنه يستحى أن يرديده عبده صفرا ليخلصكم

من عباده لخدمة دينه القيم و يوصلكم الى ذروة الكمال في العلوم و  
الاعمال الصالحة المجدية المثمرة اثمارا طيبة عذبة. و أعادكم الى  
بلادكم و أنتم تلمعون كالنجوم المنيرة و تكون عودتكم سببا لدور  
جديد لدار العلوم المحمدية الغوثية.

أرجوكم أن تتقوا الله تعالى في السر و العلن و تكونو حريصين  
على اوقاتكم الثمينة. بارك الله تعالى لكم و كلل جهودكم بالنجاح  
الباهر الزاهر.

أرجو أنه قد تم أمر التحاقكم بالأزهر الشريف بالخير  
و العافية.

تقبلوا مني و من سائر أساتذتكم و زملائكم أحسن التحيات  
و الدعوات.

نحن في انتظار جوابكم

و السلام

الداعي لكم

محمد كرم شاه

میرے جگر کے ٹکڑو! ترجمہ اور آنکھوں کی ٹھنڈک محمد سعید مقبول احمد، شیر  
محمد اور الطاف حسین اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی نعمتوں اور الطاف و کرم سے نوازے جو اس  
کی شان عظیم کے لائق ہے۔

محمد سعید بھیرہ شریف کے فاضل ہیں نہایت ذہین فطین اور اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک ہیں

جامعہ الازہر سے عربی زبان و ادب میں ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ انہیں یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ انہوں نے عربی ادب میں پوری یونیورسٹی کو ٹاپ کیا وطن واپسی پر کچھ عرصہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے ان دنوں گورنمنٹ کالج پاکستان میں لیکچرار ہیں۔

غنی روزے سیاہے پیر کنعاں راتما شاکن

کہ نور دیدہ اش روشن کند چشم زلیخارا

مقبول احمد کا تعلق ڈیرہ اسماعیل خان سے ہے۔ نہایت ہی باصلاحیت نوجوان ہے۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ سے فراغت کے بعد اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے الازہر گئے۔ لیکن بوجہ تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ حضور ضیاء الامت کو اس بات کا بڑا دکھ ہوا۔ ایک عرصہ تک دارالعلوم محمدیہ غوثیہ چک شہزاد اسلام آباد میں پڑھاتے رہے ان دنوں ڈیرہ اسماعیل خان کے کسی سکول میں تدریسی خدمات سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ ایک دینی ادارہ بھی چلا رہے ہیں۔ شیر محمد خان دارالعلوم کے ماسیہ ناز طلبہ میں سے ہیں نہایت ہی سادہ مزاج متقی اور پرہیزگار شخص ہیں انہوں نے بھی کچھ عرصہ بعد الازہر کو خیر باد کہا اور وطن واپس آ گئے آجکل اپنے آبائی گاؤں فاضل ضلع بھکر میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ علم فقہ میں خصوصی شغف رکھتے ہیں۔

محمد الطاف الازہری دارالعلوم بھیرہ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد جامعہ الازہر مصر گئے وہاں سے اسلامی قانون کی ڈگری لی وطن واپسی پر کچھ عرصہ دارالعلوم بھیرہ میں پڑھاتے رہے ان دنوں انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے ایل۔ ایل۔ ایم کر رہے ہیں۔



السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں نے تمہیں اپنے رب کریم کے سپرد کیا اور بوجھل قدموں اور غمگین دل کے ساتھ جہاز کے قریب ہوتا گیا اگر حرمین شریفین میری منزل نہ ہوتی۔ تو یہ سفر میرے لیے بے حد مشکل ہوتا، کعبہ مشرفہ اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ اجمع التیات واطیب الثناء کی بارگاہ کی حاضری کی سوچ نے تمہاری جدائی کے غم کی شدت کو قدرے ہلکا کر دیا۔

میں نے جمعہ کی نماز مکہ کے حرم شریف میں ادا کی۔ اذان سے پہلے ارکان عمرہ کی ادائیگی سے فارغ ہوا۔ ہر اس جگہ جہاں پر اور ہر اس گھڑی جس میں دعا کی قبولیت کی امید کی جاتی ہے میں تمہاری شاندار کامیابی کیلئے اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرتا رہا کہ وہ ذات باری ہر قسم کے حالات میں تمہاری حامی اور ہر قسم کی پریشانی میں تمہاری مددگار رہے۔

بروز منگل نماز ظہر تک میرا قیام مکہ مکرمہ میں رہا پھر اس بارگاہ کی طرف روانہ ہوا جو پوری کائنات کیلئے جائے پناہ ہے۔ فقیروں اور مسکینوں کا والی ہے ﷺ عشاء کے بعد مدینہ منورہ پہنچا اس وقت تک مسجد نبوی کے دروازے بند کر دیئے گئے تھے۔ ہم نے حرم نبوی ﷺ کے صحن میں نماز عشاء ادا کی۔

جب مؤذن نے تہجد کیلئے اذان کہی اور اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی تو حرم نبوی کے دروازے کھل گئے محبوب کریم ﷺ کے حسن و جمال کے مشتاق بڑی کثیر تعداد میں اندر داخل ہوئے میں بھی ان خوش نصیبوں میں سے ایک تھا۔ جو امام الانبیاء والرسل کے سامنے دیوانہ وار حاضر ہوئے آپ کی بارگاہ اقدس میں صلوٰۃ و سلام پیش

کرنے کے بعد میں نے حضور انور کی بارگاہ عالی میں آپ کے سلام عرض کیے مجھے آپ ﷺ کے کرم سے امید ہے کہ ان تسلیمات کو ضرور قبول فرمائیں گے۔ اس مبارک شہر میں میرا قیام ایک ہفتہ سے زیادہ رہا۔ اس طویل دورانیہ میں میں اپنے کریم اور شرموں والے رب کی بارگاہ میں ہمیشہ دست بدعا رہا جس کے حبیب نے ہمیں یہ بتایا کہ اسے حیا آتی ہے کہ اپنے بندے کے ہاتھوں کو خالی لوٹا دے۔ میں دعائیں کرتا رہتا کہ وہ کریم اپنے دین حقہ کی خدمت کرنے والے لوگوں میں تمہیں بھی شامل کرے۔ اور تمہیں علوم اور عزت و شرف والے ایسے اعمال صالحہ میں کمال کی بلندیوں تک پہنچائے جو اس کی بارگاہ میں مقبول ہیں نتیجہ خیز ہیں اور جن کے پھل نہایت پاکیزہ اور میٹھے ہیں۔ تم درخشندہ ستاروں کی مانند چمکو اور تمہاری واپسی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کیلئے جدید دور کا سبب بنے۔

میں آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ تم ظاہر و باطن میں تقویٰ اختیار کرو گے۔ اپنے قیمتی اوقات کو ہرگز ضائع نہیں ہونے دو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اور تمہاری کوششوں کو ظاہر و باہر کامیابی سے ہمکنار کرے۔ مجھے امید ہے ازہر شریف میں آپ کا داخلہ خیر و عافیت سے ہو چکا ہوگا۔ میری طرف سے اپنے تمام اساتذہ اور ساتھیوں کی طرف سے بہترین آداب اور دعائیں قبول کیجئے۔

ہمیں آپ کے جواب کا انتظار ہے گا۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## جامعہ ازہر میں زیر تعلیم طلبہ کے نام

بد قسمتی کہ شیر محمد اور مقبول احمد تعلیم مکمل کیے بغیر الازہر سے واپس آگئے اب دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے صرف دو شاہین الازہر میں پڑھ رہے تھے۔ ایک محمد سعید اور دوسرے الطاف حسین بجمہ تعالیٰ دونوں تکمیل تعلیم بلکہ شاندار کامیابی کے بعد وطن لوٹے۔ قیام ازہر کے دوران آپ نے امتحان میں کامیابی پر انہیں مبارک باد دیتے ہوئے لکھا۔ خط پر تاریخ کا اندراج نہیں۔

ایہا الاعزان الاکرامان سلمکما اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد لله العزيز الكريم المنان الذي كلل جهودكما بالنجاح

الزاهر وشرفكما بالفوز الباهر بجاه حبيبه الرؤوف الرحيم عليه وعلى آله افضل الصلوة واجمل التسليم.

منذ بضعة ايام كان ينتابني زعرو وحشه لاجل عدم الاطلاع

على النتيجة كنت واثقاً بانكما قد بذلتما في اداء واجبكما اقصى

ما يمكن بذله من جهود مضية متواصلة و كنت ايضا على يقين بان

الله لا يضيع اجر المحسين وانه تعالى وعد عباده العاملين بالجزاء

الحسن بقوله عز اسمه ولنجرينهم احسن الذي كانوا يعملون

لكن مع هذا وذاك مرارة الانتظار ربما كانت يقلق قلبي

ويزعج روحي فالحمد لله الذي اذهب عني بل عنا جميعا القلق

والحزن فتقبلا منى اسی آیات التهنیه والتبریک  
اسئل ربی جل جلاله وعم نواله ان یوفکما بتوفیقات خاصه  
من عند واصلکما الی ذروره الکمال فی العلم والعمل ولا یقان والا  
خلاص لتصبحا نجمین متلا لئین یتضی بضوء کما النائھون فی  
اودیه الضلال والشبھات

الصعوبه التی کنتما تعانیا نہا

والتکلم باللغه العربیہ هل خفت وطأھا او تلاشت  
وکیف قضیتہم ایام عطلتکما الصیفیہ؟ ارجو الجواب  
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

محمد کرم شاہ

میرے نہایت ہی نیک خصلت اور عزیز بیٹو! اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے  
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سب تعریفیں اللہ کریم کیلئے جو عزیز اور بے حد مہربان ہے۔ جس نے اپنے  
حبیب کریم رؤف ورحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوٰۃ و اجمل التسلیم کے طفیل تمہارے سر  
شاندار کامیابی کا سہرا سجایا اور تمہاری کوششوں کو واضح کامیابی سے ہمکنار کیا۔

نتیجہ کی اطلاع نہ پا کر میں کچھ دنوں سے بڑی بے چینی اور پریشانی سی  
محسوس کر رہا تھا مجھے یقین تھا کہ تم اپنے فرائض کی ادائیگی کی حتی المقدور بھرپور کوشش  
کر رہے ہو نگے اور ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونے دیا ہو گا اور مجھے اللہ پر بھروسہ تھا کہ وہ  
خلوص سے کام کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا اس نے محنت شاقہ کرنے والے  
اپنے بندوں کے ساتھ بہترین جزاء کا وعدہ کر رکھا ہے اور فرمایا ہے ”ولنجزینہم

احسن الذی کانوا یعملون!۱

لیکن بایں ہمہ انتظار کی تلخی قلبی قلق و اضطراب کا باعث بنی رہی اور میری روح ادا اس رہی الحمد للہ کہ اللہ کریم نے مجھ سے اور ہم سب سے اس قلق و اضطراب اور حزن و ملال کو دور فرمایا میری طرف سے آپ دونوں کو ڈھیروں مبارک بادیاں اور ہدیہ تہنیت قبول کیے۔

میں اپنے رب جل جلالہ و عمانوالہ سے دست بدعا ہوں کہ وہ تمہیں اپنی جناب سے خاص توفیقات سے نوازے اور تمہیں علم و عمل اور یقین و اخلاص کی بلند چوٹی تک پہنچائے تاکہ تم دونوں روشن ستارے بن کر چمکو اور گمراہی اور بے یقینی کی وادیوں میں بھٹکنے والے تم سے روشنی حاصل کر سکیں جس مشکل کا تمہیں سامنا کرنا پڑ رہا تھا اس بارے اپنے اساتذہ سے بات کرتے۔۲

عربی زبان میں گفتگو کرنے سے تم ڈرتے ہو کہ تمہیں روند ڈالے گی اور تم نیست و نابود ہو جاؤ گے۔

تمہاری گرمیوں کی چھٹیاں کیسی گزری ہیں؟

جواب کی امید رکھتا ہوں

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

تمہارا خادم: محمد کرم شاہ

۱ ہم انہیں بہت عمدہ بدلہ دیں گے ان (اعمال حسنة) کا جو وہ کیا کرتے تھے۔ سورہ عنکبوت: ۷۔

۲ یہاں عبارت قدرے مدہم ہے اس جملے کا ترجمہ سیاق و سباق کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اندازہ

سے کیا گیا ہے۔

## مولانا شبیر ربانی کے نام

مولانا نے محبت نامہ تحریر کیا اور آپ کے احوال دریافت کیے یہ خط ۲۳-۳-۹۰ کا ہے۔ ان دنوں سیرت کا کام زوروں پر تھا۔ پیر صاحب نے ان سے دعا کرنے کو کہا اور ماہنامہ ضیائے حرم کے ساتھ تعاون کرنے پر شکر یہ ادا کیا۔ خط ملاحظہ ہو۔

گرامی مرتبت مولانا ربانی صاحب

24-3-90

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ موصول ہوا۔ الحمد للہ آپ خیر و عافیت سے ہیں آپ کی دعاؤں سے میری صحت بھی اطمینان بخش ہے سیرت پاک کا کام شروع ہے۔ غزوہ بدر اختتام پذیر ہوا ہے۔ دعا فرماتے رہا کریں کہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں ہر قدم اٹھے۔ اور منزل پر رسائی نصیب ہو۔ آپ کی دعاؤں سے امید ہے وہ کریم مہربانی فرمائے گا۔

ضیائے حرم کے بارے میں آپ ہمیشہ بڑی سرگرمی کا مظاہرہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ خدمت دین کے اس جذبہ کو مزید توانائیاں عطا فرمائے اس دفعہ آپ نے مزید خریدار بنائے ہیں جس سے ہم سب کو بڑی حوصلہ افزائی ہوئی ہے اور شکر ہے میلا دنبی نمبر آپ کو پسند آیا ہے اس ہر شر باگرانی میں اتنا ضخیم نمبر شائع کرنا محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کے محبوب کریم ﷺ کی نظر عنایت کا نتیجہ ہے۔

دارالعلوم کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہے۔ آپ کی دعاؤں کی ابھی شدید ضرورت ہے عزیز کے بھائی کیلئے تعویذ ارسال ہیں۔ ایک تعویذ جس پر گول نشان ہے وہ چاندی میں مڑھا کر کمر سے باندھ لیں بقیہ نو تعویذ ہیں وہ ہر جمعہ کو حسب معمول استعمال کریں۔

عزیز کو دیدہ بوسی اس کی امی کو دعائیں۔ جملہ احباب کو سلام مسنون

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## حافظ عبدالقدوس کے نام

عبدالقدوس ابو ظہبی میں مقیم تھے ادارے کو مسجد کی اشد ضرورت تھی مگر اس کیلئے وسائل ناکافی تھے۔ حضور ضیاء الامت نے ان کے نام ایک خط لکھا کہ مخیر حضرات سے رابطہ کریں تاکہ وہ القمر کیمپس کیلئے ایک شاندار مسجد تعمیر کروادیں اس طرح ہماری ایک ضرورت پوری ہو جائے گی اور ان کیلئے دارین کی سعادتیں ہوں گیں۔

خط ملاحظہ ہو

محبت و مکرم جناب حافظ عبدالقدوس صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ سے رخصت ہو کر میں بخزیت واپس پہنچ گیا! مصروفیت

۱۹۹۰ میں ترکی اور متحدہ عرب امارات کے دورے پر تشریف لے گئے تھے۔

کے باعث آپ کو اطلاع نہیں دے سکا امید ہے آپ بمع اہل خانہ بخیر و عافیت ہوں گے۔

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سے آپ کچھ متعارف ضرور ہوں گے۔ متوکل علی اللہ تعالیٰ ہم نے ۱۹۵۷ء میں پانچ طلبہ سے دارالعلوم کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز کیا تھا بفضلہ تعالیٰ اس وقت طلبہ کی تعداد چار سو کے قریب ہے اور امتحانات کے نتائج بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ دل خوش کن ہوتے ہیں جس وقت ہم نے اس کا آغاز کیا تھا اس وقت مدرسہ کی کل کائنات ایک کمرہ تھا۔ اب بفضلہ تعالیٰ ساٹھ کنال رقبہ پر عظیم الشان عمارات تعمیر ہو چکی ہیں اور تعمیر کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔

دارالعلوم کے اس وسیع و عریض منصوبہ میں مسجد کی تعمیر کا منصوبہ بھی شامل ہے متحدہ امارات کے کئی مخیر حضرات یہاں مسجدیں تعمیر کرنے میں پیش پیش ہیں اگر کسی ایسے شخص کی آپ سے شناسائی ہو تو اسے دارالعلوم کی مسجد بنوانے کی ترغیب دلائیں ہماری ایک بہت بڑی کمی اور ضرورت پوری ہو جائے گی اور اس کے لئے سعادت دارین کا سرمایہ فراہم ہو جائے گا انشاء اللہ اور آپ بھی اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔

مجوزہ مسجد کا نقشہ ارسال کر رہا ہوں۔

والسلام

مخلص محمد کرم شاہ



## سید فرید قادری کے نام

اسی نوعیت کا ایک اور خط سید فرید قادری کے نام جو دہلی میں رہتے ہیں۔ مگر یہ سعادت کوٹلی والی سرکار حضرت پیر صادق حسین صاحب مدظلہ العالی کی قسمت میں لکھی تھی آپ کو مسجدیں بنوانے کا جنون کی حد تک شوق ہے آپ نے آزاد کشمیر اور پاکستان میں بڑی بڑی خوبصورت اور دیدہ زیب مسجدیں بنوائی ہیں۔

خط ملاحظہ کیجئے:

بھیرہ

13-11-89

مکرمت پناہ جناب قادری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ سے رخصت ہو کر میں بخزیت واپس پہنچ گیا بعض مصروفیات کے باعث آپ کو اطلاع نہ دے سکا امید ہے آپ بمع اہل خانہ خوش و خرم ہوں گے۔ اور آپ کا ادارہ روز افزوں ترقی کر رہا ہوگا دو مرتبہ آپ کے پاس حاضر ہونے کا موقع ملا لیکن دیگر مشاغل کے باعث میں آپ کو اپنے بارے میں کچھ نہ بتا سکا کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ آج فرصت کے چند لمحے نکال کر آپ کو اپنے سے متعارف کرانا چاہتا ہوں تاکہ اجنبیت کے سارے حجاب اٹھ جائیں۔

میں نے اپنی زندگی کا عظیم مقصد دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کی خدمت بنایا ہوا

ہے۔ جب میں مصر سے فارغ ہو کر اپنے وطن پہنچا تو میں نے اس دارالعلوم کو حالات حاضرہ سے ہم آہنگ کرنے اور اس کو زیادہ سے زیادہ دین و ملت کیلئے مفید بنانے کا ارادہ کیا اس سلسلہ میں میں نے دو اقدامات ضروری سمجھے ہیں عربی مدارس کے سیلبس میں بنیادی تبدیلیاں کیں۔ علوم عربیہ کے ساتھ ساتھ میں نے انگلش، اکناکس اور پولیٹیکل سائنس کے مضامین کا اضافہ کیا ہم ٹڈل پاس لڑکا داخل کرتے ہیں۔ اور اسے علوم دینیہ کے علاوہ عصری مضامین میں پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ اے کا امتحان دلواتے ہیں۔ دوسری تبدیلی میں نے طلبہ کے انتخاب میں کی ۱۹۵۷ میں ہم نے پانچ طلبہ سے آغاز کیا اور اس وقت چار سو کے قریب طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ جن کی تعلیم، قیام اور طعام کا انتظام دارالعلوم کی طرف سے سے بلا معاوضہ کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بھیرہ شہر کے اندر ساٹھ کنال رقبہ ہمیں مل گیا ہے جس پر کلاس رومز کے علاوہ دو صد کے قریب طلبہ کے رہائش کیلئے کمرے تعمیر ہو چکے ہیں۔ ایک عظیم الشان الفرید آڈیٹوریم جس کا طول ۱۱۰ فٹ اور عرض ۵۶ فٹ دو منزلہ تعمیر ہو چکا ہے اور اس کی تکمیل آخری مراحل میں ہے۔ اس سال لڑکیوں کے کالج کے آغاز کا پروگرام ہے۔ اس کے لیے شاندار عمارت بن گئی ہے۔ تعمیرات کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ اساتذہ کی رہائش کیلئے دس شاندار بنگلے تعمیر ہو چکے ہیں۔ مزید بنگلوں کی تعمیر زیر غور ہے۔

اب میٹرک پاس بچوں کو داخل کیا جاتا ہے۔

ہم اس کمپلیکس میں اس کے شایان شان مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہاں بڑے مخیر حضرات ہیں جو اس قسم کے کار خیر میں حصہ لینے کے مشتاق ہوتے ہیں آپ کے حلقہ احباب میں اگر کوئی ایسا نیک بخت شخص ہو جو ہمیں مسجد تعمیر کرادے تو ہماری ایک اہم ضرورت پوری ہوگی۔ اور اس کو سعادت دارین کا اعزاز نصیب ہوگا اور آپ کے درجات میں بھی اللہ تعالیٰ مزید اضافہ فرمائے گا۔ میں مجوزہ مسجد کا نقشہ ارسال کر رہا ہوں امید ہے آپ اس گزارش پر ہمدردی سے غور فرمائیں گے و تعاونو اعلیٰ البر پر عمل کرتے ہوئے اس سلسلہ میں تعاون فرمائیں گے۔

گھر میں محترمہ والدہ صاحبہ اور عزیزان اور اہل خانہ کو تسلیمات

والسلام

مخلص محمد کرم شاہ

## سید فرید قادری کے نام

مذکورہ خط کے جواب میں سید فرید قادری نے ۵۰۰ ڈالر کا مالیتی چیک ارسال کیا یقیناً قادری صاحب نے گذشتہ گرامی نامے کا جواب دیتے ہوئے مسجد کے سلسلے میں کسی مخیر سے بات کرنے کی حامی بھری ہوگی قادری صاحب نے مسجد کا نقشہ بھیجے کیلئے کہا پیر صاحب نے ان کو نقشہ ارسال کیا اور عملی تعاون پر شکرے کا خط ارسال کیا۔

10-1-1990

مکرمت پناہ جناب قادری صاحب

السلام علیکم وحرمة اللہ۔

آپ کا نوازش نامہ ملا آپ نے اس ناچیز کی جس طرح حوصلہ افزائی فرمائی ہے اس کیلئے شکر گزار ہوں۔

کل اسی گرامی نامہ کا فوٹو سٹیٹ بمع ایک عدد چیک مالیتی پانچ صد ڈالر موصول ہوا فقیر آپ کے اس عملی تعاون کیلئے بھی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔

حسب ہدایت مسجد کا نقشہ ارسال خدمت کر رہا ہوں امید ہے آپ کو پسند آئے گا۔ اگر کوئی ترمیم مناسب سمجھیں تو اس سے بھی آگاہی بخشیں البتہ اس کام کیلئے میں وہاں حاضر ہونے سے قاصر ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے احباب سے ہی اس عظیم کام کو پایہ تکمیل تک پہنچائے گا۔

گھر میں دعوات۔ عزیزان کو پیار

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

حافظ عبدالقدوس کے نام

حضور ضیاء الامت نے یہ خط 17-4-90 کو قاری صاحب کو

ارسال کیا اور وزیر مذہبی امور کے نام سفیر موصوف کے سفارشی

خط کی نقل بھی لف کر دی۔

17-4-90

مکرم بندہ جناب حافظ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے بفضلہ تعالیٰ آپ بخیریت ہوں گے۔ اور رمضان

المبارک کی برکتوں سے بہرہ یاب ہو رہے ہوں گے۔

آپ کی ہدایت کے مطابق متحدہ عرب امارات کے سفیر سے رابطہ قائم کیا گیا

انہوں نے ایک سفارشی خط وزیر مذہبی امور ابو ظہبی کے نام تحریر کر کے بھیج دیا ہے۔ اور

یقین دلایا ہے کہ کام ہو جائے گا۔ اس کی ایک نقل آپ کی طرف بھیج رہا ہوں آپ

ان سے رابطہ قائم کریں۔ شاید اس طرح جلدی کام ہو جائے۔

آپ کے خط میں کچھ انگریزی میں بھی کسی صاحب نے لکھا تھا اس میں لکھا

تھا کہ مسجدیں بنانے میں بڑی دلچسپی رکھتے ہیں اور وہ اپنے سفارت خانہ کے ذریعے

رقم دینے کیلئے آمادہ ہوتے ہیں اور ہمیں کہا تھا کہ ہم سفیر صاحب سے اس بات کی

اجازت لیں۔ کیونکہ آپ کے خط میں یہ چیز نہیں تھی اس لیے ہم نے یہ بات نہیں

چھیڑی۔ جس طرح آپ مناسب سمجھیں۔

جملہ احباب کو سلام مسنون

والسلام

محمد کرم شاہ

۱۔ پاکستان میں متعین عرب امارات کے سفیر کے خط کی نقل بنام وزیر مذہبی امور ابو ظہبی قبلہ حضور

ضیاء الامت کے اس خط کے بعد پیش کی جا رہی ہے جو آپ نے سفیر موصوف کے نام سفارشی خط کیلئے لکھا۔

## متحدہ عرب امارات کے سفیر محمد احمد المحمود کے نام

حضور ضیاء الامت نے متحدہ عرب امارات کے سفیر سے رابطہ کرتے ہوئے یہ خط تحریر فرمایا۔

29-3-90

حضرة سعادة السفير المحترم للامارات العربية المتحدة

باسلام آباد

السلام عليكم ورحمة الله

انا عميد لدارالعلوم المحمدية الغوثية ببلدة بهيره في مديريه

سرجودھا بنجاب پاکستان۔

ہی معہد علمی من طراز نادر منہج دراستها یشتمل علی

العلوم الاسلامیة العربیہ والعلوم العصریہ الی درجہ لیسنس . طلبتها

یشترکون فی الامتحانات المنعقدہ تحت اشراف لجنة التعليم

الثانوی و تحت اشراف جامعہ بنجاب الشہیرہ وینالون نجاحا

باہر فی تلک الامتحانات .

عدد الطلاب الذین يتعلمون فی درجات مختلفه زهاء اربع

مائه طالب اصحاب الخیر من الملة المسلمة یمدون یدالمعونة بتبر

عاتهم ونحن نقوم باداء النفقات .

عدد كبير من اخواننا يسكنون فی الامارات العربیة المتحدة

هم يريدون ان يساعدون في تعمل النفقات لهذا المعهد العلمى الفذة .  
 لى اخ فى الاسلام يسكن فى العين ابو ظبى وهو رجل صالح  
 ذوامانة وديانة اسمه الحافظ محمد عبدالقدوس بن حاجى گل رقم  
 الجواز 157919 احب ان يكون وكيلا لدارالعلوم تسلم التبرعات  
 فى الامارات .

ارجو من سعادتكم ان تاذنوا له لاداء هذه الخدمة لدارالعلوم  
 المحمديه الفوثية .

تقبلوا منى اسنى آيات الشكر والتقدير

والسلام عليكم ورحمة الله

اخوكم فى الله

بير محمد كرم شاه

من علماء الازهر الشريف

القاضى بمحكمة الستيناف العظمى باكستان

عميد دارالعلوم المحمديه الفوثيه بهيره

مدير يه سرجودها . باكستان

ترجمه

۲۹-۳-۹۰

قابل قدر جناب محترم سفير صاحب متحدہ عرب امارات اسلام آباد۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا پنجاب پاکستان کا

پرنسپل ہوں یہ ادارہ ایک نادر طرز کی علمی درس گاہ ہے۔

اس کا نصاب علوم اسلامیہ عربیہ اور علوم عصریہ پر مشتمل ہے۔ اس میں طلبہ کو

بی اے تک تعلیم دی جاتی ہے اس میں پڑھنے والے طلبہ انٹرمیڈیٹ بورڈ کے تحت

منعقدہ امتحانات اور مشہور یونیورسٹی جامعہ پنجاب کی نگرانی میں منعقدہ امتحانات میں

باقاعدہ شریک ہوتے ہیں۔ اور امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

مختلف جماعتوں میں تقریباً چار سو طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ ملت اسلامیہ کے نیک

لوگ اپنے عطیات سے اس ادارے کی مدد کرتے ہیں اور ہم اخراجات کی ادائیگی کا

اہتمام کرتے ہیں۔

ہمارے بہت سارے بھائی متحدہ عرب امارات میں قیام پذیر ہیں وہ اس

عظیم گہوارہ علمی کے اخراجات برداشت کرنے میں ہماری مدد کرنا چاہتے ہیں۔

میرے اسلامی بھائی العین ابو ظہبی میں قیام پذیر ہیں جو نہایت ہی صالح

امانت و دیانت کی حامل شخصیت کے مالک ہیں ان کا اسم گرامی حافظ عبدالقدوس

ولد حاجی گل ہے۔ جن کا پاسپورٹ نمبر ۱۵۷۹۱۹ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ عرب

امارات میں عطیات وصول کرنے کیلئے دارالعلوم کے وکیل ہوں۔

میں امید کرتا ہوں کہ جناب انہیں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کی خدمت کرنے کی

اجازت دیں گے۔



میری طرف سے شکر و امتنان کے بہترین جذبات قبول فرمائیے۔

والسلام ورحمة اللہ

آپ کا دینی بھائی۔

پیر محمد کرم شاہ الازہری

(یکے از علمائے ازہر شریف)

جسٹس سپریم کورٹ پاکستان شریعت اپیلنٹ بیج

پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا پاکستان

اب وہ خط قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے جو سفیر متحدہ عرب

امارات نے پیر صاحب کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے وزیر مذہبی امور ابوظہبی کے

نام ۱۸ اپریل ۱۹۹۰ کو لکھا۔

الشؤون الثقافیہ

التاریخ ۱۳. رمضان ۱۴۱۰

الموافق: ۸ اپریل ۱۹۹۰

معالی الشیخ / حسن الخزرجی الموقر

وزیر الشؤون الاسلامیہ والارواقف

السلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ

وبعد

تسلمنا کتابا من عمید دارالعلوم المحمدیہ الفوئیة الاستاذ

بیر محمد کرم شاہ فی منطقة سرگودا باقلیم البنجاب يتضمن عن

المعهد والمناهج التي الدراسات الاسلاميه والعربية والعلوم  
العصريه وتمنح شهادة الليانس .

ويذكر عميد المعهد خريج جامعة الأزهر الشريف والقاضي  
بمحكمة الاستئناف العليا انه تمكن من خلال جهوده الشخصيه طيلة  
الثلاثي سلفا الماضيه من تحقيق هذا الصرح العلمي ويواجه نقصا في  
الامكانيات المادية اللازمة للانفاق على المعهد المذكور .

ويطلب السماح له بجمع التبرعات من اقاربه ومعارفة  
العاملين في الامارات و ارفق طيبه صورة من الرسالة ونبذة عن  
المعهد لتسهيل الاطلاع و اتخاذ ماترونه مناسبا .  
وتفضلوا بقبول فائق الاحترام و التقدير .

السفير

محمد احمد المحمود

## ترجمہ

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب کے پرنسپل پروفیسر پیر محمد  
کرم شاہ کا خط ہمیں موصول ہوا جس میں اس ادارے اور اس کے تعلیمی نصاب کے  
بارے میں معلومات ہیں۔ جہاں بیک وقت اسلامی و عربی اور عصری علوم کی تعلیم دی  
جاتی ہے اور بی۔ اے کی ڈگری جاری کی جاتی ہے انہوں نے یہ ذکر بھی کیا ہے کہ  
پرنسپل صاحب جو کہ جامعہ ازہر شریف کے فارغ التحصیل ہیں اور ان دنوں سپریم  
کورٹ (شریعت اپیلٹ بینچ) میں جج کی حیثیت سے فرائض سرانجام دے رہے

ہیں بتایا ہے کہ وہ گذشتہ تیس سال کی ذاتی محنت و کاوش سے اس علمی گہوارہ کو چلا رہے ہیں اور مذکورہ ادارے کے ضروری اخراجات کے ضمن میں مادی وسائل میں کمی کا سامنا ہے۔ ان کے جو عزیز واقارب اور جاننے والے عرب امارات میں کام کر رہے ہیں ان سے عطیات جمع کرنے کی اجازت چاہتے ہیں ان کے خط کی ایک نقل اور ادارے کا مختصر تعارف لف ہذا ہے تاکہ واقفیت حاصل کرنے اور مناسب احکامات جاری کرنے میں سہولت ہو۔

حد درجہ آداب و سلام

سفیر  
محمد احمد الحمود

## صوفی اصغر علی نظامی کے نام

آپ اصغر نظامی صاحب سے تمام دکھ، درد شیر کرتے تھے بے نظیر حکومت کے دوران پاکستان پر جو بیت رہی تھی محبت وطن طبقہ اس صورت حال سے مضطرب تھا پیر صاحب بھی اس وجہ سے بے حد رنجیدہ خاطر تھے۔ میاں اصغر علی نظامی کو لکھتے ہیں۔

بھیرہ

18-6-90

مکرم بندہ جناب اصغر علی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی یاد دل میں ہر وقت تازہ رہتی ہے۔ لیکن مصروفیات کی

بھرمار کے باعث بسا اوقات عریضہ لکھنے میں تاخیر ہو جاتی ہے نیز آپ کے فرزند دل بندیا کے چہرہ کے آئینہ میں آپ کی صورت نظر آ جاتی ہے۔ اور دل کو ایک گونہ تسکین ہو جاتی ہے۔ ابھی تو عزیز کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔ اور اس کا کردار حوصلہ افزاء اور روشن مستقبل کا نقیب نظر آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہماری توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

آپ کے مکتوب میں یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ کمپنی والوں نے آپ کی مدت میں مزید اضافہ کر دیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جہاں بھی رکھے اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اور عزت و آبرو سے رکھے آمین ثم آمین۔

اپنے وطن عزیز کیلئے خصوصی دعائیں کیا کریں۔ حالات بڑے الم ناک ہیں۔ دشمن کی چالیں کامیاب ہو رہی ہیں۔ بد قسمتی یہ ہے کہ ہم لوگ عبرت پذیری کی استعداد سے بہت حد تک بے بہرہ ہیں۔ بعینہ وہ ہی المیہ یہاں دوہرایا جا رہا ہے جو مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بنانے کا باعث بنا۔ لیکن نہ اس وقت ہمارے ارباب حکومت نے ان فتنوں کی سرکوبی کی اور نہ اب ان کی سرکوبی کی جا رہی ہے بلکہ ان زہریلے سانپوں کو دودھ پلا پلا کر فرہ کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نبی کریم کی نظر کریم ہی اس ڈوبتی ہوئی کشتی کو ان طوفانوں سے بچا سکتی ہے مسلمان کی روایتی رحم دلی اپنے بھائیوں کیلئے ایثار اور ہمدردی کا اب تو نام و نشان بھی نظر نہیں آتا۔ دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت، عداوت اور انتقام کے جذبات بھرے ہوئے ہیں آپ جیسے پاک نفس لوگوں کی دعائیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے تو مستقبل کے بارے

عبدالکریم نظامی جوان دنوں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔

میں کچھ سوچا جا سکتا ہے زیادہ لکھ کر میں آپ کو سفر میں پریشان نہیں کرنا چاہتا اتنا بھی محض اس لیے لکھا ہے تاکہ آپ کے پاکیزہ جذبات کو مائل بدعا کر سکوں۔

اس ماہ کے آخری ہفتہ میں گرمیوں کی تعطیلات ہونے والی ہیں سیرت کا کام اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہو رہا ہے۔ آپ کی دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔ دارالعلوم کی تعمیر کا سلسلہ بھی شروع ہے۔ اس کیلئے ابھی آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔  
اس ناچیز خادم کی طرف سے جملہ احباب کو سلام مسنون

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

**علامہ محمد سعید الازہری و علامہ الطاف حسین الازہری کے نام**

جامعہ ازہر شریف میں پڑھنے والے دونوں طالب علم محمد سعید اور الطاف حسین پیر صاحب کے ارشادات کے مطابق دن رات ایک کیے انتھک کوشش کر رہے تھے۔ حضور ضیاء الامت نے یہ پابندی عائد کر رکھی تھی۔ کہ آپ سے مسلسل رابطہ رکھیں۔ اور جب بھی خط تحریر کریں عربی میں تحریر کریں۔ دراصل آپ ان کی قابلیت اور روز بروز ہونے والی علمی ترقی کو اپنی نظر میں رکھنا چاہتے تھے۔ اور اتنی دور سے اس کی واحد یہ ہی صورت تھی۔ آپ نے ان کے عربی مکتوب کے جواب میں اردو زبان میں یہ مراسلہ تحریر فرمایا جو طلبہ کیلئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بھیرہ

۱۵-۷-۹۰

عزیزان گرامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب محبت موصول ہوا جسے پڑھ کر حقیقی

مسرت ہوئی۔

آپ نے جس بے تکلفی اور بڑی سلاست اور روانی سے اپنا مافی الضمیر عربی میں بیان کیا ہے یہ میرے لیے از حد خوش کن ہے۔ اتنے قلیل عرصہ میں اتنی استعداد روشن مستقبل کی غمازی کر رہی ہے۔ اگر آپ کا ذوق و شوق جسے اللہ تعالیٰ فزوں سے فزوں تر کرے برقرار رہا تو جب آپ دونوں واپس تشریف لائیں گے تو ہمارے بہت سے نقصانات کا ازالہ ہو جائے گا اور بہت سی کمزوریوں کی تلافی ہو جائے گی۔ آپ کے خطوط جو آپ نے مختلف احباب اور اساتذہ کو لکھے ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ آپ کے امتحانات تسلی بخش ہو گئے ہیں اب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ آپ کو اس پہلے امتحان میں شاندار کامیابیوں سے سرفراز فرمائے آمین بجاہ طہ و یسین ﷺ آپ کے احساس ذمہ داری سے مجھے توقع ہے کہ چھٹیوں کے یہ ایام آپ ہرگز ضائع نہیں کر رہے ہوں گے۔ بلکہ ان کے ہر لمحہ کو اپنی قابلیت میں اضافہ کے لیے صرف کر رہے ہوں گے۔ پہلے بھی سمجھایا تھا کہ عربی ادب میں کمال حاصل کرنا از حد ضروری ہے۔ اور اس کا یہی طریقہ ہے کہ آپ ایک کاپی بنائیں جو نیا لفظ، جوئی

ترکیب، جو اچھا جملہ، جو عمدہ شعر آپ کو کسی اخبار، رسالہ، کتاب میں نظر آئے اس کو لکھتے جائیں اور منزل کی طرح ان کا ہر روز اعادہ کیا کریں۔ تاکہ وہ چیزیں آپ کی ضرورت کے وقت آپ کے سامنے بن بلائے دست بستہ حاضر ہوں۔ اگر تین ماہ لگاتار ایسا کریں بشرطیکہ ہر روز ان کا ورد کرتے رہیں تو آپ کو لکھنے اور بولنے میں بڑی آسانی ہو جائے گی اور یہی سلسلہ اگر آپ تین چار سال برقرار رکھیں تو بلا مبالغہ آپ عزبی لغت کے جاہظ بن سکتے ہیں۔ وما ذالک علی اللہ بجزیر۔

آپ کے جو اچھے استاد ہیں چھٹیوں کے دوران ایک دو مرتبہ ان کے گھروں میں ان سے ملاقات کریں۔ تاکہ ان سے آپ کے ذاتی تعلقات قائم ہو جائیں۔ یہ آپ کے لیے بڑا قیمتی سرمایہ ثابت ہوں گے۔ جب ملاقات کے لیے جائیں تو ایک یا ایسا تحفہ جو آپ برداشت کر سکتے ہیں وہ لے جایا کریں۔ آپ کا ہر دن بہت قیمتی ہے۔ کوئی دن ایسا نہ گزرے جب آپ کو یہ حدیث پڑھ کر نادم ہونا پڑے۔ من استوی یوماہ فہو مغبون!

آپ کے ہاسٹل کی لائبریری میں ادب کی بہت عمدہ کتابیں ہیں۔ کسی اچھے مصنف کی اچھی کتاب کا انتخاب کر کے اسے پڑھیں۔

میرے خیال میں ایک اچھی کتاب کو تین بار پڑھنا زیادہ مفید ہے نسبت تین کتابوں کے پڑھنے کے۔

جس کے دو دن یکساں ہوں وہ خسارے میں ہے۔ الدر المنثور فی الاحادیث الشترہ

جلد ۱، صفحہ ۱۳۶

عزیزم الطاف کو واضح ہو کہ وہ اصول فقہ اور فقہ میں خصوصی محنت کرے اور اصول فقہ کی جدید اور قدیم کتابوں کا کثرت سے بار بار مطالعہ کرے یہ موقع زندگی میں پھر نصیب نہیں ہوگا۔ میں نے جتنا مطالعہ مصر کے قیام کے عرصہ میں کیا ہے بعد میں پھر موقعہ نہیں ملا۔

اس دفعہ نئے داخلوں کے لیے چار لڑکوں کی درخواستیں دے دی گئی ہیں۔ میں مصر کے سفیر کو ملا تھا۔ انہوں نے تعاون کا پورا پورا یقین دلایا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ آپ نے کسی ساتھی کو لکھا ہے کہ آپ کے دارالعلوم کے پانچ لڑکوں کا داخلہ ہر سال منظور ہے۔ اگر اس قسم کی کوئی بات ہو تو ازہر کے اس فیصلہ کی فوٹو سٹیٹ حاصل کر کے بھجوادیں تو ہمیں مزید آسانی ہوگی۔ اس سال مندرجہ ذیل چار لڑکوں کی درخواستیں دیں ہیں۔ محمد اکرم لاہوری، قاری منظور احمد، عبدالطیف چشتی سیالکوٹی، امیر حسین، اس دفعہ میں نے جلدی میں آپ کو یہ خط اردو میں لکھا ہے۔ لیکن آپ کو اس کا جواب عربی میں دینا ہوگا۔ آپ کو اردو میں جواب دینے کی ہرگز اجازت نہیں۔

کیا اب اساتذہ کے محاضرات سننے اور سمجھنے میں کچھ آسانی پیدا ہوئی ہے یا نہیں۔ جملہ کوائف سے مطلع کریں۔

والسلام

دعا گو

محمد کرم شاہ



## ایک خاتون کے جواب میں

حضور ضیاء الامت عرصے سے سوچ رہے تھے۔ کہ بچوں کی طرح بھیرہ شریف میں بچیوں کا بھی ایک ایسا ادارہ ہونا چاہیے جو تعلیم و تربیت میں دوسرے اداروں سے فائق ہو ہزار ہا اندیشے تھے کئی مشکلات کا سامنا تھا مگر آپ نے یہ کڑا فیصلہ کر لیا جیسا کہ آپ گذشتہ خطوط میں پڑھ چکے ہیں ہاسٹل تعمیر ہو چکا تھا اب مرحلہ تھا نصاب اور معلمات کا آپ نے مختلف مدارس کا جائزہ لیا مگر کوئی نصاب بھی ایسا نہ تھا۔ جو تھوڑے وقت میں زیادہ استعداد پیدا کرنے میں معاون ثابت ہو سکتا اس لیے آپ نے خود ایک نصاب ترتیب دیا اور تعارفی پمفلٹ تیار کیا معلمات کیلئے اشتہار دیا گیا مختلف مدارس سے فارغ ہونے والی بچیاں یہ خدمت سر انجام دینے کیلئے آئیں مگر ان میں بہت کم ایسی تھیں جو معیار پر پورا اتر سکیں ایسی ہی ایک بچی نے عریضہ لکھا دینی علوم کی تدریس کے بارے اپنے اشتیاق کا اظہار کیا اپنے حسب و نسب اور علمی استعداد کے بارے معلومات فراہم کیں۔ ادارے کے مقاصد اور دوسری بہت سی چیزوں کے بارے استفسار کیا آپ نے اس کے جواب میں ۹۰-۷-۱۵ کو یہ مراسلہ ارسال فرمایا۔

عزیزہ محترمہ مکرمہ سلمھا اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا

آپ کے حسب نسب آپ کی علمی استعداد اور دینی علوم کی تدریس کے بارے میں آپ کا اشتیاق پڑھ کر مجھے از حد مسرت ہوئی میں نے الکلیۃ الغوشیہ للبنات کے بارے میں کیوں سوچا اور سابقہ مصروفیات کے باوجود ایک نئے بارگراں کو اٹھانے کا حوصلہ کیوں پیدا ہوا اور اس ادارہ کی تائیس سے ہمارا مدعا کیا ہے اس کے بارے میں اس کا تعارفی پمفلٹ بھی ارسال کر رہا ہوں۔ اس کا بغور مطالعہ کرنے سے آپ کو ہمارے بارے میں بہت کچھ معلوم ہو جائے گا جس کو بنیاد بنا کر ہم آگے گفتگو کا سلسلہ بڑھا سکتے ہیں۔

آپ کا ایم۔ اے کا امتحان کب ہو رہا ہے اور آپ نے اس کا سنٹر کون سا رکھا ہے کیا آپ ہماری سال اول کی بچیوں کو عربی صرف و نحو پڑھا سکیں گی اس پمفلٹ میں نصاب بھی درج ہے اس نصاب میں کن کن مضامین کو آپ پورے اعتماد کے ساتھ پڑھا سکتی ہیں۔

ہم موسم گرما کی تعطیلات کے بعد یکم ستمبر کو اس کا افتتاح کر رہے ہیں۔ پندرہ اگست سے داخلہ شروع ہے کیونکہ یہ ہمارا پہلا سال ہے زیادہ سے زیادہ پچاس لڑکیاں داخل کرنے کی پوزیشن میں ہیں۔ کیا آپ یکم ستمبر سے اپنے فرائض کی ذمہ داری سنبھال سکتی ہیں؟ میری خواہش یہ ہے کہ اگر آپ پندرہ اگست کے بعد چند روز کیلئے

یہاں تشریف لاسکیں تو آپ کی سرپرستی میں داخلہ کیا جائے۔ اور دوسرے معاملات بھی اس وقت ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

امید ہے۔ آپ اپنے خیالات سے جلد از جلد مطلع فرمائیں گی ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔ اور یکم ستمبر سے پہلے بہت سے مرحلے طے کرنے ہیں۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## محمد رفیق چغتائی کے نام

محمد رفیق چغتائی حضور ضیاء الامت کے دیرینہ احباب میں سے ہیں۔ کچھ عرصہ سعودیہ گزارا حضور ضیاء الامت حجاز مقدس جاتے تو چغتائی صاحب آپ کی خدمت میں پیش پیش ہوتے پھر واپس کراچی آگئے۔ قالینوں کا کاروبار شروع کیا۔ جائیداد کے سلسلے میں ان کے سگے بھائی انہیں پریشان کر رہے تھے۔ پھر صاحب کی خدمت میں عریضہ لکھا اور تمام تر صورت حال سے آگاہ کیا جواب میں آپ نے یہ نصیحت نامہ تحریر فرمایا۔ یہ بھٹ تمام لوگوں کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے کیونکہ اس ماوریتہ گزیدہ دور میں تمام لوگوں کو اپنوں سے یہی شکایت ہے۔

## محبت و مکرم چغتائی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب ملا۔ پڑھ کر بڑی پریشانی ہوئی بھائیوں کا کام تو یہ ہے کہ مشکل وقت میں ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کریں اور اپنے بھائی کی امداد کر کے اس کی مشکلات کو آسان بنانے کی کوشش کریں۔ لیکن اس دور میں جبکہ جذبہ اخوت پر مادیت کی محبت غالب ہے۔ اکثر ایسے حادثات رونما ہو رہے ہیں۔ بہر حال آپ صبر اور خوش خلقی کا دامن اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور بارگاہ الہی میں فریاد کرتے رہیں کثرت سے درود پاک پڑھا کریں اللہ تعالیٰ خود اپنے محبوب کے طفیل آپ کی مشکلات آسان اور آپ کی پریشانیوں کو دور کرے گا۔

بچوں کو پیار گھر میں دعائیں

والسلام

محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

چند طلباء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ سے تعلیم ادھوری چھوڑ کر چلے گئے۔ پیر صاحب کو شاہ صاحب نے بذریعہ خط اس بات کی خبر دی اور اپنے دکھ اور اضطراب کا اظہار کیا آپ نے جواب

میں انہیں قرآن کریم کی دو آیات کے مطالعہ کا حکم دیا اور سید ریاض نامی شخص کو ایک تنبیہانہ خط لکھا جس کی ایک نقل شاہ صاحب کو بھیجی غالباً سید ریاض شاہ صاحب کا بچوں کے بھگانے میں ہاتھ تھا۔

۸-۱۰-۹۰

گرامی قدر عزیز از جان شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ موصول ہوا ان نا اہل بچوں کے چلے جانے پر آپ کو تاسف بجا ہے جن کو خون جگر پلا پلا کر آپ نے اس نوبت تک پہنچایا ان کی طرف سے یوں بے وفائی کا مظاہرہ از حد تکلیف دہ ہے۔ مجھے بھی ان مرحلوں سے کئی بار گزرنا پڑا ہے۔ لیکن آپ جیسے باہمت اور پیکر تسلیم و رضا مسافر کیلئے پریشان ہونا کسی طرح مناسب نہیں آپ ان بھگوروں کے ظاہر کو دیکھ رہے ہیں اور قدرت ان کے خمیر میں پنہا ان خرابیوں کو دیکھ رہی ہے جو اصلاح ناپذیر ہیں۔ اس لیے آپ کے دارالعلوم میں ان کا مزید ٹھہرنا شاید دارالعلوم کیلئے مزید بدنامی کا اور آپ کیلئے پریشانی کا باعث بنتا اس لیے آپ کو ولبلونکم بشریٰ والی آیات کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔

وبشر الصابرین الذین اذا اصابتم مصیبہ قالوا ان الله وانا اليه

راجعونا

اور صبر کرنے والوں کو بشارت دے دو کہ جن کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم

اللہ ہی کیلئے ہیں اور یقیناً ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے سورہ بقرہ ۱۵۶-۱۵۵

کہہ کر اپنے رب کا شکر اور اپنے دل کو مطمئن کرنا چاہئے اس کا انجام آپ خود ملاحظہ فرمائیں گے انشاء اللہ اپنے عزیزوں کی واپسی پر ہدیہ تبریک قبول فرمائیں۔  
ریاض حسین شاہ صاحب کو ایک مختصر سا خط لکھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے اس کی نقل برائے ملاحظہ آپ کو ارسال ہے۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

پیپلز پارٹی انتخابات میں بری طرح ناکام ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مسلم لیگ کو ایک دفعہ پھر ملک و قوم کی خدمت کا موقع دیا۔ شاہ صاحب نے بذریعہ خط حضور ضیاء الامت کی خدمت میں مبارک باد پیش کی آپ بہت خوش ہوئے اور جواب میں یہ گرامی نامہ ارسال فرمایا۔

بھیرہ

۱۰-۱۱-۱۹۹۰

گرامی قدر جناب سید نذیر حسین شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا تہنیت نامہ موصول ہوا۔ درحقیقت اس ہدیہ تبریک کے

دافع رہے خط میں مذکور شخصیت سید ریاض شاہ کا تعلق سیالکوٹ سے ہے۔

مستحق آپ ہیں جن کی دعا ہائے نیم شبی کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبول عطا فرمایا اور یہ ملک و قوم ایک منحوس کے پنجہ استبداد سے آزاد ہوئی لیکن ابھی ہم اپنی منزل پر نہیں پہنچے۔ سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی اپنی دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ تاکہ یہ کارواں اپنی منزل پر پہنچ جائے پھر ادھر ادھر بھٹکتا نہ رہے۔

جناب نواز شریف صاحب میں اللہ تعالیٰ نے بے پناہ صلاحیتیں رکھی ہیں اللہ تعالیٰ خود ان کی دستگیری کرے، نفس و شیطان اور رفقاءے سو کی شرارتوں سے ان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ تاکہ جو عظیم امانت ان کے سپرد کی گئی ہے اس کا کما حقہ ادا کر سکیں۔

تمام اساتذہ کرام۔ طلبہ اور آپ کے حلقہ احباب کو اس ناچیز کی طرف سے انگنت سلام اور لامحدود مبارک بادیں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## جامعہ ازہر میں زیر تعلیم طلبہ کے نام

حضور ضیاء الامت کی یہ کوشش تھی کہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے فارغ التحصیل طلبہ جامعہ ازہر سے استفادہ کریں۔ آپ نے اس سلسلہ میں بہت کوششیں کیں۔ حکومت مصر سے خط و کتابت کی، شیوخ سے تبادلہ خیال ہوا ازہر شریف ایک عرصہ بعد طلبا کو داخلہ کی اجازت دی گئی اس ادارہ کے ہونہار طالب علموں نے

شبانہ روز محنت سے اپنے ادارے کا نام روشن کیا۔ عرب دنیا میں اہل سنت والجماعت کے بارے جو غلط فہمیاں تھیں ان کے ازالے کی کوشش کی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کی شخصیت کا صحیح تعارف کروایا۔

آپ نے جامعہ ازہر میں زیر تعلیم طلبہ کے جذبوں کو ہمیز لگانے اور وقت کی نزاکت کا احساس دلانے کیلئے وقتاً فوقتاً خطوط لکھے ان خطوط کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ پیر صاحب ملت اسلامیہ کے علمی زوال سے کس قدر مضطرب تھے اور دوبارہ اس عروج کے حاصل کرنے کیلئے کیسے جذبات رکھتے تھے۔ اسی سلسلہ کا ایک خط ملاحظہ فرمائیے جو قیام دیار حبیب ﷺ کے دوران تحریر کیا گیا۔

افذاذ کبدی و قرۃ عینی الابناء الکرّم

۳ شعبان المعظم ۱۲۱۱ھ

السلام علیکم ورحمة اللہ

رجعت الان بعد اداء صلاة الفجر وطواف بیت اللہ  
الحرم الی غرفتی فی فندق اسم ابو عادل فی تلک الفرصة الطیبه  
المبارکة ما برحت ذکرکم تشرق علی افق افکارى و ما زلت  
ادعولکم بتضرع و عجز ان یکرّمکم اللہ العزیز الرحیم بمواہبہ  
السنیہ من العلوم النافعة والاعمال الصالحة و خلوص النیة و یرزقکم  
الاستقامة التی لاتعرف الملل علی الصراط المستقیم والتوفیق  
للجهد المتواصل فی سبیل رفع کلمة اللہ و یمنحکم من خزائنه



الشمينة حب حبيب المكرم ﷺ وينور ظاهر كم وباطنكم بنور عرفانه لتصبحو منارات الرشد الهداية التي يهتدى بها الناهون في الظلمات الحالكة في اودية الضلال والغواية

يا ابنائي تعرفون حقا ان العالم الاسلامي قاطبة يعاني المتاعب والمصائب والمشاكل منقطة النظير في جميع ميادين لاحيوة التدهور في الاخلاق، والتخلف في العلوم والتضاد الشائن في القول والعمل وفي كثير من البلدان المسلمة ازمة القيادة بايدالبلهاء الحمقاء بل بايدى الخونته الطواغيت.

انتم ايها الفتيان خلفاء العلماء الابرار الذين كانوا حقا وراثه الانبياء وانتم من فئة يحبون الله ورسوله ارجو من ربي الكريم ان يفوض اليكم علم الاسلام في المستقبل فعليكم يا اولادى ان تجتهدوا النيل كسب الكمال و تحرزوا على المؤهلات الفذة لتصبحوا حقا من العلماء الذين هم ورثة الانبياء.

حزار ثم حزار ان يتولى عليكم الضعف والاستكانة وتغفلوا عن المضيىء الى الامام احفظوا دائما قول نبيكم الرؤف الرحيم راس الحكمة مخافة الله ولا تنسوا القول الحكيم من استوى يوماه فهو مغبون.

وصلت من مكة المشرفة الى المدينة المنورة يوم الاثنين الثانى من شهر رمضان المبارك كلما احضر فى حضرة سيدنا و

حبیبنا و مرشدنا محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم من الصلوات ازکھا ومن  
التسلیمات اسنھا اذکرکم واسئل لکم جمیعا الخیرات والتوفیقات .  
غدا اصلى صلاة الجمعة فى المسجد النبوى الشريف  
المينف ثم استأذن حبيبي حبيبي عليه الصلوة والسلام لرجوع الى  
موطن ان شاء الله تعالى

قد تسلمت رسالتين منكم احدهما للابن البار محمد سعيد  
والثانى من الفاضل محمد اكرم اللاهورى ولمحت فى كلتى  
الرسالتين آثار بنوعهما وملامح جدهما المستمر بارك الله لکم  
جمیعا واصبغ علیکم ثوب الصحة والعافية وکلل جهودکم  
بالنجاح .

كيف صحة الاعز الاكرم امير حسين وما وجه سكوت  
الطاف المطبق سامحه الله تعالى . ارجوان يكون قررة عینی القارى  
منظور احمد وسرور قلبی عبداللطيف چشتی منهکمین فى نیل  
نصیہما تقبلوا منى اطیب التحیات واخلص الدعوات

والسلام علیکم ورحمة الله

خادمکم: محمد کرم شاه

۵ رمضان المبارک ۱۴۱۱

## ترجمہ

۳۰ شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ

میرے جگر کے ٹکڑو! اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک عزیز بچو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں نماز فجر اور کعبہ شریف کے طواف کے بعد ابھی ابو عادل نامی ہوٹل کے کمرے میں واپس آیا ہوں۔ اس خوبصورت مبارک گھڑی میں تمہاری یاد افکار کے افق پر فروزاں ہے۔ میں تمہارے لیے پوری عاجزی و انکساری سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں نفع بخش علوم، نیک اعمال اور خلوص نیت کی اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازے اور صراط مستقیم پر تمہیں وہ استقامت بخشے۔ جو کبھی ملال آشنا نہ ہو اور حق بات کی سر بلندی کیلئے مسلسل جدوجہد کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے قیمتی خزانوں سے تمہیں نبی کریم کی محبت عطا فرمائے تمہارا ظاہر و باطن اپنے نور عرفان سے روشن فرمائے تاکہ تم رشد و ہدایت کے منارات بنو جن سے ضلالت و گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکنے والے راہ پاسکیں۔

میرے بیٹو! تم اچھی طرح جانتے ہو کہ سارا عالم اسلام مشکلات و مصائب اور متاعب سے دوچار ہے جن کی تمام شعبوں میں مثال نہیں ملتی۔ اخلاقی کمزوری، علوم میں پسماندگی، قول و عمل میں معیوب تضاد بہت سے اسلامی ملکوں میں زمام قیادت احمقوں، بے وقوفوں کے ہاتھ میں ہے بلکہ طاغوتی بے ایمانوں کے پاس ہے۔

جوانو! تم ان علمائے ابرار کے خلفاء ہو جو حقیقۃً انبیاء کے وارث تھے۔ تم اس جماعت سے تعلق رکھتے ہو جو اللہ اور رسول ﷺ سے محبت کرتی ہے۔ میں رب کریم سے امید کرتا ہوں کہ مستقبل میں وہ اسلام کا جھنڈا آپ کے ہاتھوں میں دے۔

میرے بچو! تمہیں چاہیے کہ تم کمال حاصل کرنے کیلئے محنت کرو اور اعلیٰ سندیں حاصل کرو تا کہ حقیقۃً تم وہ علماء بنو جو انبیاء کرام کے وارث ہیں۔

بچنا بچنا: اس سے کہ تم پر کمزوری و سستی غالب آ جائے کہ تم پیش قدمی سے رک جاؤ اپنے نبی رؤف و رحیم کا قول پاک ہمیشہ یاد رکھو۔ رأس الحکمة مخافة اللہ ایہ قول حکیم بھی نہ بھولو "من استوی یوماہ فہو مغبون" ۱۔

میں سو موار ۲ رمضان المبارک کو مکہ مشرفہ سے مدینہ منورہ پہنچا ہوں جب بھی سیدنا و حبیبنا و مرشدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں تو تمہیں یاد کرتا ہوں اور تمہارے لیے تمام خیرات و توفیقات کا سوال کرتا ہوں کل جمعہ کی نماز مسجد نبوی ﷺ میں پڑھوں گا پھر حبیب کریم ﷺ سے وطن واپسی کی اجازت لوں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

میں نے تم سے دو خطوط وصول کیے ایک عزیز فرزند محمد سعید سے اور دوسرا محمد اکرم لاہوری سے۔ دونوں خطوں کے مکالمات میں ان کی ذہانت اور مسلسل سنجیدگی نظر

۱۔ دانا کی بنیاد اللہ کا خوف ہے۔ الدر المنثور، جلد ۲، صفحہ ۲۲۵۔

۲۔ جس نے دو دن برابر گزارے وہ نقصان اٹھانے والا ہے الدر المنثور فی الاحادیث الثمیرہ

آئی۔ اللہ تم سب کو برکت دے اور تمہیں لباسِ صحت و عافیت سے نوازے تمہاری کاوشوں کو کامیابی بخشے۔

عزیز امیر حسین نے کی صحت کیسی ہے الطاف حسین کو اللہ بخشے اس کی خاموشی کا سبب کیا ہے؟ مجھے امید ہے میری آنکھوں کی ٹھنڈک قاری منظور احمد ۲ اور میرے دل کا سرور عبداللطیف چشتی ۳ بھی اپنے مقصد کے حصول میں منہمک ہوں گے۔

میری طرف سے بہت سلام اور مخلصانہ دعائیں

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خادم: محمد کرم شاہ

۵ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ

۱ امیر حسین بھیرہ شریف سے تکمیلِ تعلیم پر اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے جامعہ الازہر مصر تشریف لے گئے وہاں سے عربی ادب میں ایم۔ اے کیا ازیں بعد یورپ میں تبلیغی و تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

۲ قاری منظور احمد تمام اساتذہ طلبہ کے منظور نظر رہے ہیں۔ اپنی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے خاصی شہرت رکھتے ہیں۔ آپ بھی بھیرہ شریف سے فراغت کے بعد الازہر گئے وہاں سے ایل ایل۔ بی اور ایل ایل ایم کی ڈگریاں امتیازی حیثیت سے حاصل کیں۔ اب ”بنک کریڈٹ کارڈز کے بارے میں شرعی حکم کے موضوع پر پی ایچ۔ ڈی کا مقالہ تحریر کر رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ریڈیو میں عربی کے لیکچرار بھی ہیں۔ اس کے علاوہ تفسیر ضیاء القرآن و سیرت ”ضیاء النبی“ کا عربی میں ترجمہ بھی کر رہے ہیں۔

۳ عبداللطیف چشتی کا تعلق سیالکوٹ سے ہے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے شاہین ہیں جامعہ الازہر سے ایم اے کرنے کے بعد جرمنی میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

## مولانا ارشد جمیل کے نام

مولانا ارشد جمیل صاحب اور ان کی والدہ حج بیت اللہ سے واپس برطانیہ پہنچے تو انہوں نے ایک عرض نامہ لکھا اور شکایت کی کہ دارالعلوم میں بیرون ملک کی کالیں صحیح طریقہ سے نہیں ہو پاتیں حضور ضیاء الامت نے فرمایا یہ شکایت بجائے ہمیں اس سے اکثر واسطہ پڑتا ہے۔ اور مجبوری کے طور پر ہم نے اسے قبول کیا ہوا ہے۔ گرامی نامہ ملاحظہ فرمائیے۔

بھیرہ

۱۵-۱۱-۹۰

عزیز القدر مولانا حافظ محمد ارشد جمیل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا عطوفت نامہ موصول ہوا حج بیت اللہ شریف اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ کی حاضری پر اس فقیر کی طرف سے ان گنت ہدیہ تبریک قبول فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مزارج کو بلند فرمائے۔ آپ کو اپنے دین متین کی خدمت کیلئے اپنی مزید توفیقات سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین ثم آمین  
واقعی ہماری طرف سے بیرونی ٹیلی فون وصول کرنے کا کوئی مقبول انتظام

نہیں ہے اکثر احباب کو یہ شکایت رہتی ہے اور مجھے خود بھی اس کا تلخ تجربہ ہے۔  
جب کبھی باہر ہوتا ہوں اور دارالعلوم میں فون کرنے کی غلطی سرزد ہوتی ہے تو بعینہ اسی  
قسم کے تجربہ سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس لیے اس کو ایک ناگزیر مجبوری کے طور پر  
قبول کیا ہوا ہے۔ امید ہے آپ بہت زیادہ برا نہیں منائیں گے۔

مولانا ربانی صاحب کا ٹیلی فون ملا تھا اور ان کا گرامی نامہ بھی موصول ہوا تھا  
جس میں انہوں نے اس خوشخبری سے محفوظ کیا تھا اللہ تعالیٰ ان سمیت ان کے بچوں کی  
عمر دراز فرمائے اپنے جملہ احباب کو اس ناچیز کی طرف سے سلام مسنون عرض کریں  
عزیز کی دیدہ بوسی اور عزیزیاں کو پیار گھر میں دعائیں۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## حکیم خلیل الرحمن رضوی کے نام

اپنے دیرینہ دوست اور ہم سبق حکیم خلیل صاحب کو حضور ضیاء  
الامت نے ایک محبت بھرا خط لکھا۔ جس سے بے تکلفی اور  
اپنائیت جھلکتی ہے آپ بھی ملاحظہ کیجئے یہ خط ۹۰-۱۲-۲۲ کا لکھا  
ہوا ہے۔ اس میں خاص بات یہ ہے کہ حضور ضیاء الامت کے  
بقول سیرت طیبہ کی تین جلدیں مکمل ہو چکی تھیں۔ یعنی صلح  
حدیبہ تک سیرت طیبہ لکھی جا چکی تھی۔ ابھی تک مارکیٹ میں  
نہیں آئی تھی۔

بگرامی خدمت حضرت مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مراسلت میں اتنا طویل انقطاع پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ معلوم نہیں اس کا باعث میری غفلت ہے یا آپ کی بے اعتنائی۔<sup>۱</sup>

دن گزر رہے ہیں آپ کی دید کا اشتیاق روز افزوں ہے لیکن اب فیصلہ یہ کیا ہے کہ اب آپ کی دید کیلئے میں نہیں آؤں گا بلکہ دید کرانے آپ کو آنا ہوگا ۲۷-۲۸ دسمبر کو حضرت امیر السالکین<sup>۱</sup> کا عرس مبارک ہے اگر ان بابرکت دنوں میں آپ اپنی نورانی جھلک دکھادیں تو بڑی نوازش ہوگی

سیرت پاک کا کام جاری ہے۔ صلح حدیبیہ تک تین جلدیں مکمل ہو گئی ہیں۔ آپ کے بھتیجے عزیزم حفیظ البرکات شاہ نے یہ مژدہ سنایا ہے کہ تینوں جلدیں رمضان المبارک سے قبل زیور طبع سے آراستہ ہو کر شائقین کے ہاتھوں تک پہنچ جائیں گی انشاء اللہ اور سب خیریت ہے۔ اپنے گھر اور بچیوں کو بہت بہت سلام اور دعائیں عزیز جلیلہ آئے تو اسے بہت بہت سلام فرمائیے گا۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

۱ حضور ضیاء الامت کے جد امجد حضرت پیر امیر شاہ صاحب کو عقیدتا امیر السالکین کہا جاتا ہے بلاشبہ آپ سالکین راہ حقیقت کے امیر تھے ضیاء حرم میں کئی بار آپ کی سوانح حیات پر مضامین آچکے ہیں۔



## خلیفہ علانی کے نام

قاری منظور احمد الازہری کے والد گرامی حاجی فضل داد خان جو بڑے برگزیدہ انسان تھے اور اپنے بیٹے کو علم کی بلندیوں پر دیکھنے کے متمنی تھے مہلت پوری ہونے پر اس دنیا سے کوچ کر گئے حضور ضیاء الامت کو اس بات کی خبر قاری صاحب کے ماموں خلیفہ علانی نے دی جس پر آپ نے گہرے رنج و الم کا اظہار کیا اور انہیں تاکید کی کہ قاری صاحب کو کہیں اپنا مشن ادھورا چھوڑ کر قطعاً واپس نہ آنا اس طرح ان کے والد کی روح کو تکلیف ہوگی۔

خط ملاحظہ کیجئے

بھیرہ

۲۲-۱۲-۹۰

مکرم و محترم جناب خلیفہ علانی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

۱۹-۱۲-۹۰ کی رات کے وقت میں مصر اور حرمین شریفین کی

حاضری سے بہرہ مند ہونے کے بعد یہاں پہنچا اور ۱۹-۱۲-۹۰ کا لکھا ہوا آپ کا گرامی

نامہ ایک روح فرسا خبر لیکر یہاں موصول ہوا جسے پڑھ کر از حد روحانی تکلیف ہوئی

ابھی تو ان کا وقت تھا کہ اپنے لخت جگر کے بخت بلند کو دیکھتے اور اپنی محنتوں، کوششوں

اور دعاؤں کے ثمر کا مشاہدہ کر کے شکر خداوندی بجالاتے افسوس کہ وہ ایسے وقت میں

ہم سب کو خصوصاً عزیزم کو ان کے سایہ شفقت کی از حد ضرورت تھی انا اللہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو خصوصاً ان کے فرزند ارجمند قاری صاحب کو صبر جمیل اور اجر جزیل ارزانی فرمائے۔

میری طرف سے تمام اہل خانہ کو اظہار افسوس کریں۔ کیا آپ نے قاری صاحب کو قبلہ حاجی صاحب کی وفات کی خبر دیدی ہے اگر خبر دی ہے تو انہیں تاکید کریں کہ وہ جس مشن پر وہ یہاں سے گئے ہیں اس کی تکمیل سے پہلے واپسی کا قطعاً دل میں خیال نہ لائیں ان کے والد ماجد کی روح کو ان کی کامیابی پر جو روحانی اور جاودانی مسرت ہوگی اس کا اندازہ ہم لوگ نہیں لگا سکتے اور اگر خدا نخواستہ انہوں نے واپس آنے کی غلطی کی تو ان کے والد ماجد کی روح کو بہت صدمہ ہوگا۔

بنک چالان بنوا کر ارسال کر دیا جائے گا۔ فکر نہ کریں۔

والسلام  
شریک غم مخلص  
محمد کرم شاہ

## قاری منظور احمد الازہری کے نام

قاری صاحب کے ماموں خلیفہ علانی حضور ضیاء الامت کی ملاقات کیلئے بھیرہ تشریف لائے اور ساتھ وہ خطوط بھی لے آئے جو قاری صاحب نے اپنے والد ماجد کے وصال کے بعد

قاری صاحب کو مصر میں کسی معاملہ میں ضرورت ہوگی۔

گھر لکھے تھے۔ جن میں انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ بے شک اس روح فرسا خبر نے میرے دل کا چین اور روح کا سکون چھین لیا ہے۔ میری راتوں کی نیند اچاٹ کر دی ہے لیکن اس کے باوجود میں اس مشن کو نا تمام چھوڑ کر واپس نہیں آؤں گا جس مشن پر میرے والد مرحوم نے مجھے روانہ کیا تھا۔ اس سے آپ بہت خوش ہوئے اور قاری صاحب کو تحریر کیا۔

بھیرہ

۲۶-۱-۹۱

عزیز القدر قاری منظور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کے ماموں صاحب ۲۲ جنوری کو تشریف لائے تھے اور آپ کے وہ خطوط بھی ہمراہ لائے جو اس حادثہ فاجعہ کے بعد آپ نے گھر تحریر کیے ہیں پہلے ہی فقیر آپ کی ہمت اور دانشمندی کا معترف تھا لیکن ان خطوط میں جس جو انمردی اور استقامت سے اس صدمہ کو آپ نے برداشت کیا ہے اور اپنی منزل کی طرف بڑھے چلے جانے کے جس عزم کا آپ نے ثبوت دیا ہے وہ آپ کے روشن مستقبل کا غماز ہے۔ عزیز گرامی اگر آپ گھر بھی ہوتے تب بھی تقدیر الہی کا فیصلہ نافذ ہو جاتا اگر آپ سارے کام چھوڑ کر ان کی یاد میں صرف رونا اور آہیں بھرنا ہی شعار بنا لیں تو اس سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا لیکن آپ نے جو راستہ اختیار کیا ہے جب آپ اس منزل پر خیمہ زن ہوں گے اور آپ کے علم خداوندی کی روشنی سے لوگوں کے دل

روشن ہوں گے تو یقیناً اس کا سارا ثواب آپ کے والد بزرگوار کی روح کو ملے گا اور اس وقت جو انہیں مسرت حاصل ہوگی اس کا ہم لوگ اندازہ ہی نہیں کر سکتے۔

میری دلی دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو عزیمت و استقامت کے مرکب کا شہہ سوار بنائے اور آپ اپنی منزل مقصود تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں۔ امید ہے اس سلسلہ میں میرا پہلا خط آپ کو مل گیا ہوگا۔

جملہ عزیزان امید ہے تحصیل علم میں مصروف ہوں گے فقیر ہر وقت آپ سب کی شاندار کامیابی کیلئے دست بدعا رہتا ہے۔ عزیزم امیر حسین صاحب کی صحت کے بارے میں بہت فکر مند رہتا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ بڑا سعادت مند اور باصلاحیت نوجوان ہے اس سے بڑی توقعات وابستہ ہیں اللہ تعالیٰ اسے اپنے سارے ساتھیوں کے ساتھ صحت و عافیت کے ساتھ اپنی منازل علم طے کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم عزیزان مولانا محمد سعید صاحب، الطاف صاحب، عبداللطیف چشتی صاحب، محمد اکرم صاحب، امیر حسین صاحب کو سلام مسنون

والسلام  
مخلص: محمد کرم شاہ

## محمد رفیق چغتائی کے نام

چغتائی صاحب جن کا ذکر اور ان کے مسائل کا تذکرہ ہم نے گذشتہ صفحات میں کر دیا انہوں نے حضور پیر صاحب کی خدمت

میں ایک عریضہ لکھا اور اپنی پریشانی کا اظہار کیا آپ نے ان کے جواب میں یہ خط لکھا دعائیں دیں، ہمت اور صبر کی تلقین کی

۲۶-۱-۹۱

محبت و مکرم چغتائی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا۔ آپ کی پریشانیوں کے بارے پڑھ کر بڑی کوفت ہوئی فقیر بارگاہ اب العزت میں دست بدعا ہے کہ کریم رحیم پروردگار اپنی خصوصی مہربانی سے آپ کی ساری پریشانیوں کو دور فرمائے اور آپ کو رزق حلال و فراخ ارزانی فرمائے۔

آپ گھبرائیں نہیں۔ زندگی میں اس طرح نشیب و فراز آتے ہی رہتے ہیں۔ کراچی گزشتہ سالوں میں جس المیہ سے دوچار رہا ہے کاروباری حلقے اس سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں اور اس میں سے حصہ رسدی آپ کو بھی ملا ہے اس لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں مستقل مزاجی سے کاروبار کریں۔ اللہ تعالیٰ برکت فرمائے گا۔

عزیز ننھے چغتائی کو پیار۔ اس کی بہنوں اور والدہ کو دعائیں

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ کے سابق مدرس حافظ محمد خان چشتی اور شاہ صاحب کے درمیان کچھ اختلافات رونما ہوئے انہوں نے الگ ادارہ قائم کرنے کا پروگرام بنایا۔ اس بارے شاہ صاحب نے ایک عریضہ ارسال کیا حضور ضیاء الامت کو اس بات کا بے حد دکھ ہوا آپ نے شاہ صاحب کو حوصلہ دیا اور چشتی صاحب کو بلا کر سمجھایا شاید گودھ پورہ سیالکوٹ میں ادارہ بنانا ضروری تھا اس لیے بعد میں مولانا محمد خان چشتی کو اجازت دے دی گئی۔

بھیرہ

۳-۳-۹۱

گرامی قدر محترم شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آج صبح سویرے عزیزم مولانا ریاض احمد صاحب آپ کا والا نامہ لے کر یہاں پہنچے مجھے آج تک کسی نے اس بارے میں کناہیہ اور اشارتہ بھی آگاہ نہیں کیا حالانکہ ایسا اقدام کرتے وقت حافظ محمد خان صاحب کیلئے ضروری تھا کہ وہ مجھ سے مشورہ کرتے البتہ آپ کسی قسم کا فکر نہ کریں۔ آپ کے خلوص اور نوری محبت نے جو چراغ روشن کیا اسے کوئی آندھی بجھا نہیں سکتی۔ بفضلہ تعالیٰ اس کی روشنی

بڑھتی جائے گی اور دور دور تک اطراف و اکناف کو منور کرتی جائے گی۔

میں حافظ صاحب کو بلا کر ان سے بات کروں گا اللہ تعالیٰ ہماری راہنمائی فرمائے اور اپنی رضا کے رستہ پر ثابت قدمی سے آگے بڑھنے کی توفیق بخشے اور آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے آمین۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## کیپٹن محمد صادق کے نام

ایک وقت وہ بھی تھا کہ اسلامی فوجیں اللہ اور اس کے محبوب ﷺ کا نام بلند کرتیں تو باطل تھر تھر کانپنے لگتا۔ فضا ان مقدس ناموں کی برکت سے معطر ہو جاتی اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اسلامی سپاہ کا مقدر ٹھہرتی مگر پھر وہ وقت بھی آیا کہ توحید کی آڑ میں اللہ اور اس کے رسول کو الگ الگ کر دیا گیا سعودی بادشاہوں کی پشت پناہی سے ایک فرقہ حجاز مقدس پر یوں مسلط ہوا کہ وہاں کے صحیح العقائد مسلمان ہم سے گئے نہ تقریر کی اجازت تھی اور نہ ہی کسی ایسے شخص کے وجود کو برداشت کرنے کا حوصلہ تھا جو اس خاص فرقہ کے عقائد کو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں تھا۔ صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کے مزارات مقدسہ کو بلڈوز کیا گیا۔ ان کا نام و نشان مٹا دیا گیا۔ عجیب و غریب عقیدے گھڑے گئے حتیٰ کہ

رسول اللہ ﷺ کے ذکر کو شرک اور بدعت قرار دیا گیا۔ عالم اسلام کے شرعی علوم سے ناواقف لوگوں نے جب دیکھا کہ اسلامی مرکز کے لوگوں کے نظریات یہ ہیں تو وہ بے چارے غلط فہمی کا شکار ہو گئے اور نجدیت کے طوفان نے پورے عالم اسلام کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ علماء اہل حقہ نے سر توڑ کوشش کی چینی اور چلائے کہ یہ افکار و نظریات اسلام کے منافی ہیں مگر ان کی چیخ و پکار کو تعصب کا نام دیا گیا بد قسمتی سے اس طوفان کے سامنے ہندوستان کی عظیم درس گاہ مدرسہ دیوبند بھی نہ ٹھہر سکی بلکہ اس میں پڑھانے والے علماء نے ان کی ہاں میں ہاں ملائی اور ایک ایسی درمیانی راہ نکالی جو کھلی نجدیت سے بھی خطرناک تھی تبلیغ کے نام پر متاع ایمان لوٹی گئی بھٹیڑیے کی کھال میں انسان دندنانے لگے پاکستانی معاشرہ کے ساتھ ساتھ اس کا اثر فوج پر بھی ہوا سادہ لوح نوجوانوں کو اپنے پیچھے لگانے میں کسی حد تک کامیاب ہو گئے پھر وہ دور بھی آیا کہ یا رسول اللہ اور یا علی کے نعروں پر پابندی عائد کر دی گئی اور ان کی جگہ ہائے ہائے کے نعروں کو رواج دیا گیا ذکر بالجہر کو بدعت قرار دیا گیا۔ مگر ٹی۔ وی اور رات گئے تک چینتے سینماؤں کا کسی نے نوٹس نہ لیا جو لوگ سنی گھرانوں سے تعلق رکھتے تھے وہ بھی شکوک و شبہات کا شکار ہو گئے۔ کمیٹین محمد صادق نے ایک خط لکھا کہ کیا یا رسول اللہ کا نعرہ لگانا شرعاً جائز



ہے یا نہیں تو حضور ضیاء الامت نے احادیث کی روشنی میں نہایت ہی مختصر جواب دیتے ہوئے یہ گرامی نامہ تحریر فرمایا۔

۶۸۷

بھیرہ

۳-۲-۹۱

مکرم بندہ مجاہد اسلام کیپٹن محمد صادق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا نوازش نامہ باعث فرحت و سرور ہوا۔ آپ کے استفتاء کے سلسلہ میں میرا مختصر جواب تو یہ ہے کہ آپ یہ نعرے ضرور لگوا کر لیں۔ یہ بدعت اور شرک نہیں بلکہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں جو لشکر کفار کے ساتھ جہاد کیلئے بھیجے جاتے تھے وہ نعرہ رسالت لگایا کرتے تھے

چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

۱۔ عہد صدیق اکبر میں جسوقت صحابہ کرام کا لشکر میلہ کذاب سے معرکہ آراء ہوا تو اسوقت لشکر اسلام کا شعار ہی یہ نعرہ تھا یا محمد اہ جس کا معنی یہ ہے یا رسول اللہ ہم پر نظر کرم فرمائے اگر یہ شرک ہوتا تو کیا نبی کریم ﷺ کی درگاہ توحید کے فیض یافتہ اس قسم کا نعرہ لگاتے یا حضرت صدیق اکبر اس چیز کو برداشت کر سکتے؟ ہرگز نہیں تو معلوم ہوا اس شدید جنگ میں یہ نعرہ صحابہ کا شعار تھا اور ان سے بڑا موحد اور کون ہو سکتا ہے۔

۲۔ تاریخ ابن جریر طبری کی یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

ان الصحابہ بعد موت رسول اللہ ﷺ کان شعار ہم فی الحرب یا محمد ترجمہ: حضور پر نور ﷺ کے انتقال کے بعد صحابہ کرام کا جنگوں میں یا محمد پکارنا شعار تھا۔

۳۔ سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب ابن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ہزار سوار دیکر قفسرین سے لڑائی کے ارادہ سے بھیجا ان کی لڑائی یوحنا سے ہوئی اس کے پانچ ہزار سپاہی تھے جب اس نے حملہ کیا تو حضرت کعب نے نعرہ لگا یا محمد ایا محمد بانصر اللہ انزل (فتوح الشام ص ۲۹۸) یعنی اے محمد مصطفیٰ اے محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کی مدد نازل فرما۔

۴۔ صحیح مسلم میں باب البحرہ کے ضمن میں ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

نبی کریم کی مدینہ تشریف آوری کے وقت مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پہ چڑھ گئے بچے اور غلام گلی کو چوں میں پھیل گئے اور یہ نعرہ لگاتے تھے یا محمد یا رسول یا محمد یا رسول امید ہے صحابہ کرام کے اس تعامل سے ہر طالب حق کو اطمینان حاصل ہو گیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے جوانوں کو اللہ تعالیٰ کے نام بلند کرنے کیلئے ہمیشہ اپنی توفیقات سے بہرہ ور فرماتا رہے تاکہ آپ کفر و طاغوت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کلمہ حق کہتے رہیں اور اسلام کے پرچم کو ہمیشہ بلند رکھیں۔

والسلام

مخلص محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

سید نذیر حسین شاہ صاحب کے نام حضور ضیاء الامت کا ایک اور گرامی نامہ ملاحظہ فرمائیے خط کے مندرجات سے یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ شاہ صاحب کے خط کی عبارت کیا تھی۔ مناسب بھی نہیں کہ سب راز ہائے اندرون خانہ کو طشت از بام کر دیا جائے تمام روحانی معاملات کی وضاحت مناسب بھی نہیں ہوتی۔ خط ملاحظہ کیجئے۔

بھیرہ

22-2-91

گرامی مرتبت سیادت پناہ مولانا سید نذیر حسین شاہ صاحب  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ مسرت افزا ہوا اور الباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا و خیر املا الا یہ کی ایک سچی تصویر آنکھوں کے سامنے پھر گئی اللہ تعالیٰ آپ کو ہر کار خیر میں السابقون الاولون کے زمرہ میں داخل فرمائے رکھے آمین ثم آمین۔  
چھ مارچ تک کورٹ ہے اس کے بعد جو تاریخ آپ کو مناسب ہو اس پر تشریف لے آئیں۔

آپ اب اس مقام پر ہیں کہ لوگوں کی باتیں آپ کے عزم میں کوئی ضعف

باقی رہنے والے نیکیاں بہتر ہیں تیرے رب کے ہاں ثواب کے اعتبار سے اور بہتر ہیں جن سے امید وابستہ کی جاتی ہے۔ سورہ کھف: ۴۶۔

پیدا نہیں کر سکتیں جس مسافر کے سامنے رضائے الہی کی منزل ہو وہ دائیں بائیں سے اٹھنے والی آوازوں کی طرف توجہ نہیں دیتا کیونکہ اسے ایسے کاموں کیلئے فرصت ہی نہیں۔

وعند اللہ حسن الثواب

والسلام  
محمد کرم شاہ

## محمد رفیق چغتائی کے نام

چغتائی صاحب کے جواب میں پیر صاحب کا ایک اور والا نامہ  
ملاحظہ فرمائیے جو 19-3-91 کو لکھا گیا مضمون کے اعتبار سے  
یہ پہلے خطوط سے کچھ زیادہ مختلف نہیں۔

بھیرہ

10-3-91

محبت و مکرم چغتائی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ  
پریشانیوں کو دور فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے اور آپ کی جملہ نیک خواہشات کو  
پایہ تکمیل تک پہنچائے آمین۔

زندگی کے راستہ میں کئی نشیب و فراز آتے ہیں باہمت لوگ اللہ تعالیٰ پر  
بھروسہ کیئے ہوئے اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے

مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

آپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔ اپنی طرف سے محنت میں کوئی کسر اٹھانے  
رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب و کامران فرمائے آمین۔

والسلام  
محمد کرم شاہ

## حکیم خلیل الرحمان رضوی کے نام

بچپن کے دوست کسی بھی شخصیت کے بہترین نقاد ہوتے ہیں۔  
اگر وہ عقیدت اور محبت کا اظہار کریں۔ تو یقین ہو جانا چاہیے کہ  
وہ شخصیت بلندی کردار میں اپنے ہم عصروں سے بہت آگے  
ہے۔ حکیم خلیل الرحمن صاحب آپ کے بچپن کے دوست ہم  
سبق اور بے تکلف رفیق آپ کی دینی خدمات اور شخصیت سے  
بے حد متاثر تھے اس کا اندازہ ان کے خطوط سے ہوتا ہے۔ جن کا  
عکس ان کے نام پیر صاحب کے خطوط میں جھلکتا ہے۔ انہوں  
نے دارالعلوم کی تعمیر کیلئے کچھ رقم ارسال کی تو پیر صاحب نے  
شکریے کا یہ خط لکھا اور عرس شریف میں شرکت کی دعوت دی۔

10-3-91

گرامی مرتب شرافت پناہ محترم حکیم رضوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا ارسال کردہ ڈرافٹ مالیتی چھ ہزار روپے برائے امداد

دارالعلوم موصول ہوا۔

اتنی گراں قدر رقم اور وہ بھی آپ کی طرف سے میرے لئے بڑی حوصلہ افزائی اور تقویت کا باعث بنی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس فیاضانہ تعاون کو شرف قبول عطا فرمائے اور آپ کو دارین کی سعادتوں سے بہرہ ور فرمائے آمین ثم آمین۔  
رسید ارسال خدمت ہے۔

اگر اجازت ہو تو گزارش کروں کہ میں چار شوال کی درمیانی رات کو حضرت قبلہ ثانی ارحمۃ اللہ علیہ کا عرس شریف ہے میں پر زور آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ اس میں شرکت فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں اس طرح آپ اپنے دارالعلوم کی موجودہ حالت سے بھی آگاہ ہو جائیں گے اور ہماری روشن مستقبل کیلئے راہنمائی بھی فرمائیں گے امید ہے آپ اس دعوت کو ضرور شرف قبول بخشیں گے۔  
گھر میں دعائیں۔ عزیز یان کو پیار

والسلام  
مخلص: محمد کرم شاہ

## مولانا ارشد جمیل کے نام

شکریے کا ایک اور خط مولانا ارشد کے نام ملاحظہ فرمائیں جس میں معاونین کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

---

حضور ضیاء الامت کے والد گرامی حضرت پیر محمد شاہ صاحب جن کا عرس مبارک تین اور چار شوال کو منعقد ہوتا ہے۔

عزیز گرامی منزلت مولانا حافظ ارشد جمیل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب گرامی باعث مسرت ہوا۔ الحمد للہ آپ خیر و عافیت سے ہیں اور شب و روز دین متین کی خدمت کیلئے مصروف عمل ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں برکتیں عطا فرمائے اور آپ کو اس دیار فرنگ میں دین اسلام کی تعلیمات کا چراغ روشن رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

آپ نے جو عطیات ارسال کیے ہیں یہ آپ کی محبت و خلوص کی زندہ نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور جملہ رفقاء کو بھی خصوصاً چوہدری صابر حسین صاحب، محترم محمد اشرف صاحب۔ محترم محمد اقبال صاحب، محترم مسافر خان صاحب محترم محمد سرور صاحب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

عزیز بچوں اور ان کی امی کو بہت بہت دعائیں اور سلام

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## سید ظفر علی شاہ کے نام

ظفر علی شاہ صاحب کے بڑے بھائی عرصہ سے امریکہ میں ہیں اور ان کے اہل خانہ اپنے آبائی گاؤں خیرکوٹو میں تشریف رکھتے ہیں۔ ان کے بیٹے کی وفات کی اطلاع انہیں جب پہنچی ہوگی تو

دیار غیر میں ان پر کیا بتی ہوگئی۔ حضور ضیاء الامت نے یقیناً ان کو تسلی دی ہوگی تعزیت فرمائی ہوگی۔ امریکہ سے واپسی پر آپ نے ظفر علی شاہ صاحب کو تعزیتی خط لکھا اور اہل خانہ سے اظہار ہمدردی فرمایا۔

بھیرہ

13-8-99

عزیز القدر سید ظفر علی شاہ صاحب بارک اللہ فی حیاتک و علمک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دس اگست کو میں جب لندن سے نیویارک پہنچا تو سب سے پہلے

جس نے مجھے ائر پورٹ پر خوش آمدید کہا وہ آپ کے بھائی صاحب تھے دیار غیر میں ایسے پیارے شخص سے ملاقات تسکین قلب کا باعث ہوتی ہے۔

لیکن کل صبح جب میں نے ٹیلی فون پر ان سے رابطہ قائم کیا تو ان کی آواز

بھرائی ہوئی تھی۔ اور دل گیر لہجہ میں انہوں نے ایک ایسی الم ناک خبر سنائی جس نے

مجھے بھی از حد غم زدہ کر دیا وہ خبر عزیز ی بہاؤ الحق کے داغ مفارقت دینے کی تھی۔ اس

سانحہ سے سارے خاندان کو خصوصاً عزیز کی دادی جان کو جو صدمہ پہنچا ہوگا اس کا

کون اندازہ کر سکتا ہے؟

لیکن اے میرے نور نظر آپ کو بخوبی علم ہے تقدیر الہی کے سامنے دم مارنے

کی کس کو مجال ہے بجز صبر کے اس درد کا اور کوئی درمان نہیں آلام و مصائب کے ہجوم

میں صبر کرنا سارے عالم نے آپ کے خاندان سے ہی سیکھا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس



سانحہ فاجعہ پر صبر جمیل اور اجر جنزیل عطا فرمائے اور آپ کو اس کا نعم البدل ارزانی فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ طہ ویسن صلی اللہ علیہ وسلم

میری طرف سے تمام اہل خانہ کو خصوصاً عزیز مرحوم کی دادی صاحبہ اور امی جان سے تعزیت کریں۔

والسلام

شریک غم: محمد کرم شاہ

## علامہ مشتاق احمد شاہ الازہری کے نام

1991ء میں طلباء کی تیسری کھیپ از ہر پہنچی ان میں سے ایک حضور ضیاء الامت کے خاندان کے چشم و چراغ مشتاق احمد شاہ تھے شاہ صاحب بہت وجیہ، ذکی، مخلص، دیانتدار، ان تھک اور علم دوست انسان ہیں۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے ان طلبہ میں سے ایک ہیں جنہوں نے جامعہ ازہر جا کر اہلسنت و جماعت کی صحیح طریقے سے ترجمانی کی آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی فقاہت پر ایک جاندار مقالہ تحریر کیا جس پر مصری اساتذہ نے نہ صرف جید جدا کے اعزاز سے نوازا بلکہ شکر یہ بھی ادا کیا کہ پہلی بار آپ نے عظیم فقہی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت کا تعارف کروایا ہے مشتاق احمد شاہ صاحب نے واپس آ کر کسی اعلیٰ منصب کے بجائے دینی خدمت کو ترجیح دی آج کل آپ سرگودھا میں ہیں اور تدریسی

تعلیمی اور تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مشتاق احمد  
شاہ صاحب جب مصر میں تھے تو حضور ضیاء الامت نے ان کو  
اور ان کے ساتھیوں کو یہ نصیحت آموز گرامی نامہ ارسال کیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

بھیرہ

1-10-91

الاعز الاکرام مشتاق احمد شاہ صاحب وزملاک کرام

السلام علیکم ورحمة اللہ

آپ جملہ عزیزان کے خطوط موصول ہوئے ان میں آپ کے  
وہاں بخیریت پہنچنے اور ابتدائی مراحل طے کر کے اپنے اپنے مخصوص کمروں میں فروکش  
ہونے کی خبریں پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ آپ کا یہ طویل سفر بخیر و عافیت انجام  
پذیر ہوا اور بغیر کسی دقت اور پریشانی کے آپ اپنی منزل پر پہنچ گئے۔ الحمد للہ رب  
العالمین والصلوة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین۔ امید ہے اب  
تعلیم شروع ہوگئی ہوگی اور آپ بڑی سرگرمی سے کسب کمال میں مصروف ہوں گے۔  
دارالمال اسلامی کی مینٹنگ جنیوا میں ماہ اکتوبر کی انتیس تیس تاریخ کو ہو رہی ہے۔ اس  
کے بعد انشاء اللہ آپ سے ملاقات کیلئے میرا قاہرہ آنے کا پروگرام ہے۔ فلائٹ نمبر  
کے بارے میں پھر آگاہ کروں گا۔ امید ہے 31 اکتوبر یا یکم نومبر کو قاہرہ پہنچ جاؤں گا۔  
ایک دو روز قیام کے بعد حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کی  
آرزو اللہ تعالیٰ پوری فرمائے۔

یہاں ہر طرح خیریت ہے۔ بارہ ربیع الاول شریف صبح صادق کی بابرکت

گھڑیوں میں آپ کے الفرید آڈیو ریم کا افتتاح ہوا۔ بڑی روحانی محفل تھی۔ سارا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اوپر کی منزل میں بھی حاضرین اور خواتین کا عظیم اجتماع تھا اور آڈیو ریم کے باہر دارالعلوم کے میدان بھی لوگوں سے بھرے ہوئے تھے۔ بڑے کیف و سرور کا عالم تھا۔ اللہ تعالیٰ اس محنت کو منظور فرمائے اور جس مقصد کیلئے لکھو کھہا روپیہ کا خرچہ برداشت کر کے یہ ہال بنایا ہے اللہ تعالیٰ اس میں ہمیں کامیابی عطا فرمائے۔ یہاں بڑے بڑے مقرر، خطیب اور مبلغین تیار ہوں جو اس دنیا کے دور افتادہ تاریک گوشوں کو بھی اپنی محنت اور لگن سے روشن کر دیں۔ آمین ثم آمین امید ہے آپ ابتداء سے ہی عربی بولنے، عربی لکھنے اور عربی میں تقریر کرنے کی مشق شروع کر دیں گے تاکہ جب آپ واپس آئیں تو آپ کے دامن میں علوم و فنون کے دکتے ہوئے موتی ہی نہ ہوں بلکہ آپ کی زبان اور آپ کا قلم ان موتیوں کو لٹانے کی صلاحیت سے بھی بہرہ ور ہو ”وجاہد وافی اللہ حق جہادہ ہو اجتہدکم اس آیت کو خوب صورت لکھ کر اپنے مطالعہ کی میز پر رکھیں تاکہ آپ کو اس آیت کے انوار خواب غفلت میں گم ہونے سے بچاتے رہیں۔

عزیزان گرامی محمد سعید صاحب، عبداللطیف چشتی صاحب، الطاف صاحب قاری منظور صاحب، محمد اکرم صاحب، امیر حسین صاحب کو بہت بہت دعائیں محترم مہر مقبول احمد صاحب اور حامد صاحب کو بہت سلام اور دعائیں۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

اور اللہ کی راہ میں اس طرح جہاد کرو جس طرح جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چن لیا

ہے ”سورہ حج: 78۔

## ڈاکٹر محمد انور کے نام

ڈاکٹر صاحب کا تعلق سیالکوٹ سے ہے اور پیر صاحب کے عقیدت مند ہیں۔ انہوں نے ایک سوال ارسال کیا کہ کیا کسی شخص کا نبی احمد نام رکھنا درست ہے آپ نے جواب میں یہ والا نامہ ارسال فرمایا اور بتایا نبی احمد یا کوئی دوسرا نام جس سے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ التباس کا اندیشہ ہو درست نہیں آپ نے اس حدیث کا بھی حوالہ دیا کہ کسی کا نام ابوالقاسم محمد رکھنا صحیح نہیں کیونکہ اس طرح التباس لازم آتا ہے۔

بھیرہ

2-10-91

مکرم و محترم ڈاکٹر محمد انور صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

پس از تحقیق میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ نبی احمد نام درست نہیں ہے۔ کیونکہ ایک حضور کا اسم گرامی ہے اور دوسری حضور کی صفت ہے۔ یہاں دونوں چیزیں اکٹھی کر دی گئی ہیں اس طرح التباس پیدا ہوتا ہے نبی کریم ﷺ نے اس التباس سے منع فرمایا ہے حضور نے فرمایا کہ میرے نام اور میری کنیت دونوں سے کسی کو موسوم نہ کرو کیونکہ اس طرح اشتباہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ ہی اشتباہ یہاں بھی ہے۔ اس لیے یہ درست نہیں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## محمد رفیق چغتائی کے نام

مذتعالیٰ نے چغتائی صاحب کو پیر صاحب کی دعاؤں کی برکت سے دوسرا بیٹا عطا فرمایا۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں ایک عریفہ لکھا جو اب میں ان کے نام حضور ضیاء الامت کا مبارک بادی کا خط جو 20-11-91 کو لکھا گیا۔

بھیرہ

20-11-91

محبت و مکرم چغتائی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا

یہ پڑھ کر انتہائی مسرت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دوسرا بیٹا

عطا فرمایا ہے۔ اس فقیر کی طرف سے آپ کو اور عزیز کی امی کو لاکھ لاکھ مبارک ہو۔

آپ نے بہت اچھا نام تجویز کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بخت سلمانی عطا

فرمائے آپ کے ظل عاطفت میں پروان چڑھے اور آپ دونوں بچوں کی خوشیاں جی

بھر کر دیکھیں آمین یہ فقیر دست بدعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی مالی پریشانیاں دور کرے

اور آپ کے کاروبار میں ترقی عطا فرمائے گھبرائیں نہیں صبر سے آگے بڑھتے رہیں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## علامہ مشتاق احمد شاہ الازہری کے نام

1991ء دسمبر میں ضیاء الامت دارالمال الاسلامی کے اجلاس میں شرکت کرنے کیلئے جینوا گئے وہاں سے جامعہ ازہر مصر گئے ازہری طلبہ سے ملاقات کی واپس بھیرہ شریف پہنچ کر 4-12-91 کو مشتاق احمد کے نام ایک خط تحریر کیا جس میں انہیں تعلیم جاری رکھنے کا حکم دیا۔ قیمتی نصاب سے نوازا، دعائیں دیں اور ان کے ساتھی نور سلطان کے تعلیم ادھوری چھوڑ کر وطن واپس لوٹنے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بھیرہ

4-12-91

عزیز گرامی مشتاق احمد شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں لاہور پہنچا تو بھیرہ آنے سے پہلے سرگودھا گیا اور آپ کے ابا جان سے ملاقات کی اور آپ کے حالات سے انہیں آگاہ کیا۔ امید ہے آپ مکمل طور پر رو بصحت ہوں گے اور اپنی تعلیم میں شب و روز منہمک رہتے ہوں گے اللہ تعالیٰ آپ کو منزل مقصود تک پہنچائے اور کامیاب و کامران کر کے اپنے وطن واپس لائے تاکہ اس وطن عزیز کی فضاؤں کو نور اسلام سے آپ منور و روشن کر سکیں آمین۔

آج رات یہ افسوسناک خبر سنی کہ عزیز نور سلطان نے میدان جہاد سے  
پسپائی اختیار کی ہے اور بھیرہ واپس آ گیا ہے اس سے جو قلبی صدمہ پہنچا اس کی کیفیت  
بیان نہیں کر سکتا میری دلی دعا اور آرزو ہے کہ آپ کے عزم میں کوئی لچک پیدا نہ ہو  
آپ عزیمت و حوصلہ مندی کے ساتھ اپنے مورچہ پر ڈٹے رہیں۔

عزیم یہ چار سال پلک جھپکنے میں گزر جائیں گے اور پھر آپ کو یاد تک  
بھی نہ رہے گا کہ آپ کو کتنی زحمتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا یہی آپ کی زندگی  
کے چند سال آپ کے مستقبل کو درخشاں و تاباں بنانے میں فیصلہ کن ثابت ہوں  
گے اور آپ کی ذات کو اللہ تعالیٰ مرجع ہدایت بنائے گا اس لیے ہرگز نہ گھبرائیں۔  
قطعاً پریشان نہ ہوں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے محبوب کریم ﷺ کے دین کی  
اشاعت کیلئے آپ سے وہی خدمت لے جو آپ کے جدا امجد حضرت غوث  
العالمین بہاؤ الحق والدین زکریا رضی اللہ عنہ اور آپ کے اسلاف صالحین سے  
اس کریم نے لی تھی امید ہے آپ اپنے حالات سے بذریعہ خط مطلع کریں گے تاکہ  
اطمینان ہو۔ آپ کے والدین اور تمام بہن بھائی خیریت سے ہیں اور آپ کی  
کامیابی کے لئے دعا گو ہیں۔

والسلام

دعا گو

محمد کرم شاہ

نور سلطان بھیرہ شریف کے ذہین طلبہ میں سے ہیں آپ کا تعلق بھیرہ شریف کی قدیم ترین  
اور مشہور ترین درگاہ حضرت میراں شاہ معمدی سے ہے۔ حضور ضیاء الامت سے پہلے بھیرہ کو شہرت حضور  
پیغمبراں شاہ صاحب کی بدولت تھی جن کی کرامات آج بھی زبان زد خاص و عام ہیں۔

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

جنیوا کنونشن سے واپس آتے ہوئے آپ حرمین شریفین حاضر ہوئے اور واپس آ کر شاہ صاحب کو یہ گرامی نامہ لکھا۔ حضور ضیاء الامت کے اس خط سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کو شاہ صاحب سے کس قدر قلبی لگاؤ تھا۔

بھیرہ

22-2-92

گرامی مرتبت سیادت پناہ عزیز القدر شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حرمین شریفین کی حاضری سے سعادت اندوز ہونے کے بعد

گزشتہ ہفتہ میں واپس آیا تھا۔ پہلا جمعہ حرم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اور دوسرا

جمعہ حرم نبی رؤف ورحیم ﷺ میں ادا کرنے کا شرف نصیب ہوا الحمد للہ علی

ذالک حمدا کثیرا کثیرا

اس حاضری کے اثنا میں آپ کی یاد اور آپ کا تصور باعث تسکین قلب

حزیر بنما رہا آپ کی صحت کاملہ اور درجات عالیہ کیلئے اپنے فہم کے مطابق التجائیں

کیں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل ان عاجزانہ التجاؤں کو شرف قبول

ارزانی فرمائے آمین۔

عزیزان آپ کا گرامی نامہ لے کر تشریف فرما ہوئے ان سے صحت مزاج



کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ ظہیر شاہ کی دوائی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا اب وہاں کے ایک حکیم صاحب کے پاس آپ زیر علاج ہیں اور اس سے کافی افاقہ ہے اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور جس عظیم مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے آپ نے سردھڑ کی بازی لگا رکھی ہے اس میں آپ کو شاندار اور پائیدار کامیابی عطا فرمائے۔

آپ نے گرامی نامہ میں حافظ صاحب کے بارے ۲ اس میں جو آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ اس کے بارے میں میں نے پہلے بھی واضح طور پر عرض کی تھی اب پھر اس کو مکرر عرض کر رہا ہوں ضلع سیالکوٹ میں جو کام بھی ہوگا۔ اس میں آپ کی بلا واسطہ شرکت از حد ضروری ہوگی۔ جس کام میں آپ کی شمولیت اور رضامندی نہیں ہوگی اس سے کم از کم میرا کوئی دخل نہیں ہوگا میں صرف اس کام میں شریک ہوں گا جس میں آپ کی سرپرستی ہو آپ قطعاً اس سلسلہ میں ذرا متردد نہ ہوں کہ کوئی شخص آپ کو نظر انداز کر کے ہمارا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اسے ہرگز کامیابی نہیں ہوگی۔

۱ سید ظہیر حسین شاہ صاحب کا خاندان ہجرت کر کے بھیرہ اقامت پذیر ہوا آپ حکیم ہیں اور آپ کی تشخیص علاقہ بھر میں تسلیم کی جاتی ہے۔ حضور ضیاء الامت سے بڑی عقیدت رکھتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً آپ نے شاہ صاحب کی تجویز کردہ دوائی بھی استعمال کی مطب کے ساتھ ساتھ کریمانہ کی دکان بھی کرتے ہیں۔

۲ حافظ محمد خان چشتی سید نذیر حسین شاہ صاحب کے مدرسہ میں پڑھاتے تھے اور گودھ پور میں امام و خطیب تھے۔ کچھ عرصہ امامت و خطابت کرنے کے بعد انہوں نے الگ مدرسہ بنانے کا پروگرام بنایا ایک شہر میں دو شاخیں کسی صورت مناسب کام نہیں تھا۔ قبلہ شاہ صاحب نے حضور ضیاء الامت سے شکایت کی تو آپ نے جواب میں یہ گرامی نامہ تحریر فرمایا۔

میری سوچ کا آپ جزو لاینفک ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت سے سلامت رکھے اور آپ کا ہر قدم اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کریم ﷺ کی رضا کیلئے اٹھے آمین ثم آمین جملہ اساتذہ کرام، تمام طلبہ اور دیگر احباب گرمی کو دعوات و تسلیمات۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

پیر صاحب شاہ صاحب کی علالت سے پریشان ہوئے حافظ محمد خان چشتی کی وجہ سے بھی کچھ پریشانی تھی۔ شاہ صاحب کو دلاسا دیا آڈیٹوریم کیلئے پانچ سو کرسیوں کی ضرورت تھی شاہ صاحب خریدنا چاہتے تھے مگر حضور ضیاء الامت نے اجازت نہ دی کیونکہ اس سے پہلے آپ الماریوں کا تحفہ دے چکے تھے۔ یہ الماریاں ضیاء الامت لائبریری کیلئے دی گئی تھیں۔

سیادت پناہ عزیز مکرم جناب شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی علالت طبع کے بارے میں پڑھ کر تشویش ہوئی اللہ تعالیٰ صحت کاملہ کے ساتھ آپ کو تادیر سلامت رکھے۔ تاکہ دین متین کی خدمت کا سلسلہ جاری رہے۔ اس سے ایک دنیا فیض یاب ہوتی رہے۔ آمین۔

کرسیوں کے بارے میں آپ کی پیش کش یقیناً خلوص اور جذبہ ایثار پر مبنی

تھی۔ لیکن اس وقت بڑے اہم امور کو آپ انجام دے رہے ہیں۔ اور ان تمام کی ذمہ داری آپ پر ہے اس لیے میں نے یہ گوارہ نہ کیا کہ آپ کو مزید زیر بار کروں ابھی ابھی آپ لائبریری کیلئے الماریوں کا عظیم تحفہ پیش کر چکے ہیں۔

حافظ صاحب کے بارے میں آپ نے جو خیال ظاہر کیا ہے اس کیلئے آپ اس جمعہ تک خاموشی اختیار فرمائیں میں ان کو یہاں آنے کا پیغام دے رہا ہوں ممکن ہے کوئی بہتر صورت حال نمودار ہو۔

جس خداوند قدوس پر بھروسہ کر کے آپ سوئے منزل رواں ہیں اس کی نظر کرم کے ہوتے ہوئے کوئی بھی آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا سرکارِ دو عالم ﷺ کی خصوصی توجہ آپ کی شامل حال ہے۔ متفکر ہونے کی ضرور نہیں۔

تمام اساتذہ اور طلبہ کو سلام مسنون

والسلام

محمد کرم شاہ

## ڈاکٹر محمد انور کے نام

ڈاکٹر صاحب کے نام یہ دوسرا خط ہے۔ غالباً انہوں نے اپنی پریشانیوں کا اظہار کیا پیر صاحب نے جواباً یہ نصیحت آموز خط لکھا اور یاحی، یا قیوم کا وظیفہ تحریر فرمایا۔

ایک بات یاد رہے حضور ضیاء الامت فرمایا کرتے تھے کہ قرآن و حدیث پر کسی کی اجارہ داری نہیں اس سے پوری امت مستفید ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی دوسرا شخص پریشان حال ہو تو وہ بھی اس وظیفہ

کو پڑھ سکتا ہے۔ لیکن شیخ کی اجازت سے کیے گئے وظیفہ میں  
زیادہ اثر ہوتا ہے۔

بھیرہ

9-3-92

محبت و مکرم ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا طویل خط کا شف احوال ہوا

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا مومن کا شیوہ نہیں وہ جب چاہتا ہے۔

خزاں زدہ درخت کو پر بہار بنا دیتا ہے۔ آپ پریشانیوں اور وسوسوں کو جھٹک کر اپنے

دل سے نکال دیں اور جب صبح کی اذان ہو اس وقت بیدار ہوں سنتیں پڑھنے کے بعد

ایک ہزار بار یا حی، یا قیوم پڑھیں پھر جماعت کے ساتھ نماز فجر ادا کریں اگر وظیفہ

کرتے وقت جماعت کھڑی ہو تو جماعت میں شامل ہوں اور بقیہ وظیفہ بعد میں

پڑھیں اس کو ہمیشہ کا معمول بنالیں اور اللہ تعالیٰ کے رحم سے امید رکھیں کہ وہ اپنے

حبیب کریم ﷺ کے طفیل آپ کی تنگ دستیوں کو دور فرمائے گا۔

والسلام

مخلص: محمد اکرم شاہ

مولانا ارشد جمیل کے نام

ضیاء النبی ﷺ کے پہلی تین جلدیں احباب تک پہنچیں تمام

احباب نے ہدیہ تبریک پیش کیا۔ ایک خط ملاحظہ فرمائیے۔ جس

میں مکتوب الیہ کا شکر یہ ادا کیا و عادی حسن عمل کی ترغیب دی اور  
کامیابی پر خوشی کا اظہار بھی کیا۔

بھیرہ

30-3-92

عزیز گرامی قدر مولانا حافظ ارشد جمیل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا گرامی نامہ بمع ڈرافٹ ماینتی = 6060 روپے

موصول ہوا۔

ضیاء النبی ﷺ کی پہلی تین جلدوں کی تکمیل پر آپ نے جو پر خلوص ہدیہ  
تبریک پیش فرمایا ہے اس کیلئے تہہ دل سے سپاس گزار ہوں امید ہے دعا فرمائیں گے  
کہ اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت عطا فرمائے قارئین کی ہدایت اور اس ناچیز کی مغفرت  
کا باعث بنائے۔ آمین ثم آمین۔

آپ نے دارالعلوم کیلئے جو ڈرافٹ ارسال کیا ہے۔ اس کیلئے دست بدعا  
ہوں کہ اللہ آپ کے اس ایثار کو قبول فرمائے اور آپ کیلئے اپنی برکتوں کے  
دروازے کھول دے آمین۔

یہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ تراویح میں خود قرآن کریم سنا رہے ہیں  
اور اس کے بعد اس کا خلاصہ بھی لوگوں کو سناتے ہیں یقیناً آپ کی یہ کوشش لوگوں کے  
دلوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت پیدا کرنے کا سبب بنتی ہوگی۔ جب  
اس کی مہربانی ہوتی ہے تو راستے کی رکاوٹیں خود بخود دور ہوتی جاتی ہیں۔

یہ پڑھ کر بھی خوشی ہوئی کہ آپ کی رہائش کیلئے آپ کے شایان شان مکان

مل گیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو عزت، آرام، اتفاق، اور سچی خوشیوں سے مالا مال کر کے  
آباد رکھے۔

جملہ احباب کو سلام گھر میں دعائیں

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## حکیم خلیل الرحمن رضوی کے نام

حکیم صاحب کے نام آپ نے 3-6-92 کو ایک خط لکھا اس  
خط کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں پیر صاحب کے ان خطوط کا  
رنگ نمایاں ہے جو آپ نے قاضی محمد صدیق صاحب کو زمانہ  
طالب علمی میں مراد آباد شریف سے لکھے تھے۔

بھیرہ

3-6-92

برادر گرامی حضرت علامہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کئی ہفتے آپ کے پڑوس کے ایک طویل و عریض ہسپتال میں  
زیر علاج رہا بار بار آپ کی یاد تک کرنے کیلئے دروازے پر دستک دیتی رہی لیکن آپ  
کی بے نیازیوں کا فیض اتنا ضرور ہوا کہ میں نے بھی آپ کی یاد کو روکنے کیلئے کواڑ کو  
بندر کھنے کی پوری کوشش کی اگرچہ کامیابی بہت کم حصہ میں آئی۔

مقبول صاحب اور آپ کے دوسرے عزیزان سے گاے گاے سر راہ  
ملاقات ہو جاتی تھی۔

سنا ہے نوری صاحب ارجح سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ میرے پاس ان کا ایڈریس نہیں اگر ملاقات ہو تو انہیں میری طرف سے ہدیہ تبریک پیش کریں۔ بفضلہ تعالیٰ میری صحت کافی بہتر ہے۔ امید ہے اس احقر کو اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہتے ہوں گے۔

والسلام  
مخلص محمد کرم شاہ

## علامہ نصیر الدین کے نام

علامہ نصیر الدین صاحب کا تعلق چنیوٹ ضلع جھنگ سے ہے آپ نے ضیاء القرآن شریف کو بڑے غور سے پڑھا اور سور بقرہ کی آیت نمبر ۱۰۸ کے ترجمہ کے بارے لکھا کہ اس سے قاری کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ وہ کفر دے کر ایمان خرید رہا ہے اور یہ تو محمود چیز ہے آپ نے ان کے مشورے کو قبول کرتے ہوئے اگلے ایڈیشن میں ترجمہ میں تبدیلی کرنے کا وعدہ کیا اور یہ وضاحت بھی فرمائی کہ عربی قواعد کی رو سے یہ ترجمہ بھی غلط نہیں۔

اس سے آپ کی شخصیت کا جو پہلو نمایاں ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ تحقیقی میدان میں غیر متعصب، وسیع ظرف اور بالغ نظر شخصیت کے مالک تھے۔ آپ نے اپنے راستے میں کبھی بھی نفسانیت اور انانیت کو نہ آنے دیا اور یہی چیز کسی انسان کی عظمت کی دلیل اور کسی محقق کا طرہ امتیاز ہوا کرتی ہے۔

۱۔ محمد عرفان نوری جن کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے اولین اساتذہ میں سے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۵-۷-۹۲

مکرمات پناہ سیادت دستگاہ جناب نصیر الدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا والا نامہ شرف افزا ہوا میں آپ کی اس نوازش کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے ایک الجھن کے بارے میں جو میرے ترجمہ سے پیدا ہونے کا امکان ہے اس کی طرف متوجہ کیا۔

جہاں تک قرآن کریم کے عربی متن کا تعلق ہے اس کے مطابق تو میرا ترجمہ صحیح ہے ”با“ الایمان پر داخل ہے ”با“ ہمیشہ ثمن پر داخل ہوتی ہے۔ جس کے عوض مشتری بیع کو خریدتا ہے اہل عرب کہتے ہیں ”اشتریت ہذہ الدار بالف دینار“ کہ میں نے یہ مکان ایک ہزار دینار سے خریدا۔ تو یہاں الف دینار پر ”با“ ہے جو ثمن ہے اور دار بیع ہے۔ اسی طرح یہاں ”بالایمان“ ثمن ہے اور کفر بیع ہے۔ یعنی وہ بد بخت ایمان بطور قیمت ادا کر کے کفر کو خریدتے ہیں۔

عربی قواعد کے مطابق تو جہاں تک میرا ناقص خیال ہے میرا ترجمہ ہر قسم کے غبار سے پاک ہے۔ لیکن اگر اس سے کسی قاری کو غلط فہمی ہوتی ہو تو یہ میرا فرض ہے کہ میں اس کو غلط فہمی سے بچانے کیلئے کوشش کروں۔ آپ کے صائب مشورہ پر عمل کرتے ہوئے میں نے اس ترجمہ میں یہ تبدیلی کی ہے۔

”اور جو بدل لیتا ہے کفر کو ایمان سے“

تفسیر ضیاء القرآن میں یہ تبدیلی کر دی گئی ہے۔

۱



آپ اس پر غور فرمائیں اگر قاری کا شبہ اس تبدیلی سے دور ہو سکتا ہے تو آئندہ ایڈیشن میں یہ تبدیلی کر دی جائے گی۔ آخر میں پھر آپ کی اس خصوصی شفقت کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ امید ہے آئندہ بھی آپ اس قسم کی نوازشات کرتے رہیں گے۔

والسلام  
مخلص: محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ کے نام

زندگی کے آخری پندرہ سالوں میں آپ کو بار بار بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل رہا یا یوں کہہ لیجئے جب آپ نے سیرت طیبہ پر کام شروع کیا تو مکین گنبد خضر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اس عاشق صادق کو بار بار بلاوے آتے رہے ایک حاضری سے دوسری حاضری کے درمیانی وقفہ میں جو کچھ لکھا ہوتا اسے ساکن گنبد خضریٰ کے حضور پیش کرتے۔ یقیناً حضور اس خلوص و محبت بھری تحریر سے خوش ہوتے ہوں گے۔ اس طرح ضیاء النبی شریف کا بہت سارا کام حرم کعبہ اور حرم رسول کے صحن میں بیٹھ کر کیا گیا۔ زیارت حرمین شریفین سے واپسی پر آپ نے نذیر شاہ صاحب کو خط تحریر کیا۔ اس دوران آپ کی صحت بھی خراب رہی۔ وقفے وقفے سے آپ کی صحت بگڑتی رہتی تھی۔ آپ کپلیکس ہسپتال اسلام آباد بھی ایڈمنٹ رہے جیسا کہ حکیم

خلیل صاحب کے نام خط سے ظاہر ہے وجہ یہ تھی کہ ضیاء النبی شریف کی تصنیف میں آپ بے پناہ محنت کر رہے تھے ناتوانی اور بڑھاپے میں اس قدر محنت سے صحت کا متاثر ہونا ضروری امر تھا۔ مگر آپ دیوانہ وار آگے بڑھ رہے تھے اور علالت طبع کی بالکل پرواہ نہ تھی۔

بھیرہ

5-8-92

نورنگاہِ راحت جان محترم شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ باعث انبساطِ قلبِ حزین ہوا۔ الحمد للہ آپ بخیریت ہیں یہ فقیر آپ کی نیک دعاؤں کے طفیل کعبہ مشرفہ اور مدینہ طیبہ کی حاضری سے سعادت اندوز ہو کر واپس آ گیا ہے۔ ہر جگہ آپ کی یاد کی قندیل روشن رہی اور بے ساختہ آپ کے لیے زبان و دل سے مصروف دعا رہا اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے طفیل ان عاجزانہ التجاؤں کو شرف قبول ارزانی فرمائے آمین۔

یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ آپ شیوخ العالم فرید الحق والدین گنج شکر اور حضرت غوث العالمین بہاؤ الحق والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے امید ہے آپ کی حاضری کے باعث میری غیر حاضری کا بھی مداوا ہو گیا ہوگا اور وہاں کی حاضری آپ کو مبارک ہو۔

اس فقیر کی صحت کافی خراب رہی۔ چند روز سے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے

مجھے کافی آرام ہے شوگر بھی کنٹرول ہے اور دل کی گھبراہٹ کا بھی آرام ہے۔

اللہ کریم آپ کو صحت و عافیت سے تادیر سلامت یا کرامت رکھے اور جو گراں بار ذمہ داریاں اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد فرمائی ہیں ان سے آپ بحسن و خوبی عہدہ برآ ہوں آمین۔

طویل غمور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں

اوقات ہمہ بود کہ بایار بسرشد

باقی ہمہ بے حاصل و بے خردی بود

عزیر عارف بہاؤ الحق کی آمد کاشت سے انتظار ہے الولد سرلابیہ کی جھلک سے اس کی پیشانی دکھتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ اسے آپ کے جذبہ دروں کا وارث کرے آمین۔

امید ہے مسجد پایہ تکمیل تک پہنچ گئی ہوگی الحمد للہ والشکر للہ والصلوٰۃ والسلام علی

سیدنا رسول اللہ

عزیزم غلام زین العابدین شاہ صاحب اور جملہ اہل خانہ دارالعلوم کے تمام اساتذہ اور طلبہ کی خدمت میں تسلیمات جملہ احباب خصوصاً صوفی صادق صاحب کو دعوات۔ ۳

۱۔ وہی اوقات حاصل زندگانی ہیں جو محبوب کی معیت میں بسر ہوں اس کے علاوہ سب ساعتیں نادانی اور لا حاصل ہیں۔

۲۔ بیٹا اپنے باپ کا راز ہوتا ہے یعنی بیٹے کو دیکھ کر باپ کا اندازہ ہوتا ہے۔

۳۔ صوفی صادق صاحب حضور ضیاء الامت کے مخلص مرید ہیں۔ سیالکوٹ میں ہوٹل کرتے ہیں نہایت متقی اور پرہیزگار ہیں۔ آستانہ عالیہ کی خدمت کو اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔

## عبداللطیف چشتی الازہری اور قاری منظور احمد الازہری

کے نام

قاری منظور حسین اور عبداللطیف چشتی کسی وجہ سے حضور ضیاء الامت سے رابطہ نہ کر سکے۔ حضور ضیاء الامت کو ان کی اس طرح بے التفاتی کا سخت صدمہ ہوا۔ کیونکہ محبت کے آگینے بہت نازک ہوتے ہیں ذرا سی ٹھیس لگے تو کرچی کرچی ہو جاتے ہیں۔ پیر صاحب نے اپنے ان عزیزوں کو ایک تنبیہیہ خط لکھا۔

بھیرہ

3-9-92

عزیز عبداللطیف چشتی صاحب و قاری منظور احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عرصہ دراز سے آپ کی طرف سے کوئی خیریت نامہ موصول نہیں ہوا۔ جس سے آپ کے کوائف کے بارے میں آگاہی ہوتی۔ حتیٰ کہ آپ نے سالانہ امتحان کا نتیجہ اور آئندہ کے اپنے لائحہ عمل کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی۔ آپ دونوں سے یہ توقع ہرگز نہ تھی ہم تو دن رات آپ کے نتائج کے انتظار میں دست بدعا رہتے ہیں۔ اور آپ کو ان بے چینوں کے بارے میں خبر نہیں ہوتی اور آپ دو سطریں لکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔

اس دفعہ آپ کے اس طرز عمل سے مجھے بے حد صدمہ پہنچا ہے۔

والسلام

مخلص و دعا گو

محمد کرم شاہ

## صوفی اصغر علی نظامی کے نام

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے ازہری طلبہ نے امتحان میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ادھر پاکستان میں ایف۔ اے، بی۔ اے اور السنہ شرقیہ کے نتائج نہ صرف شاندار تھے بلکہ حیران کن تھے۔ اس موقع پر آپ نے احباب کو مبارک بادی کے خطوط تحریر فرمائے ان میں سے ایک خط نظامی صاحب کے نام تحریر فرمایا۔

بھیرہ

5-9-92

محبت و مکرم صوفی اصغر علی نظامی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دیار پاک میں مدینہ منورہ کی حاضری کے دوران جناب محمد افضل صاحب سے ملاقات ہوئی تھی انہوں نے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کیلئے واٹر کولرز کے بارے میں فرمایا تھا کہ ان کی فیکٹری ساہیوال میں ہے وہ وہاں سے معلومات لیکر بھیجیں گے۔ ابھی تک ان کی طرف سے کوئی خط موصول نہیں ہوا۔ دارالعلوم موسم گرما کی تعطیلات کے بعد کھل گیا ہے اور کولرز کی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی ہے آپ ان سے رابطہ کر کے بہت جلدی اطلاع دیں جمعہ کے روز محمد اشرف صاحب تشریف لائے تھے بہت خوشی ہوئی۔

آپ کو مبارک ہو کہ الازہری طلباء میں سے محمد سعید صاحب نے ”ممتاز“

محمد اکرم لاہوری نے ”جید جدا“ اور محمد الطاف نے ”جید“ کا درجہ حاصل کیا ہے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کریم نے اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل ہم پر اتنا کرم فرمایا۔

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے میٹرک کا نتیجہ 100% رہا اکثر طلبہ ہائی فسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے اسی طرح ایف۔ اے کا نتیجہ 87% رہا جبکہ بورڈ کا نتیجہ 28% تھا ادیب عربی کے تمام طلبہ کامیاب ہوئے اور پہلی تمام پوزیشنیں آپ کے دارالعلوم کے طلبہ کے حصے میں آئیں۔ ان شاندار نتائج پر بھی آپ کو اور جملہ احباب کو مبارک ہو۔ محمد افضل صاحب اور جملہ احباب کی خدمت میں ہدیہ سلام

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## علامہ محمد اکرم الازہری کے نام

والدین عموماً بچوں سے ناراض ہوتے ہیں۔ لیکن یہ ناراضگی وقتی ہوتی ہے اپنے آپ سے بھلا کوئی کیسے ناراض ہو سکتا ہے۔ حضور ضیاء الامت کی ناراضگی لمحاتی تھی۔ خاموشی کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی حالانکہ یہ احباب حضور ضیاء الامت کے دیوانے تھے خیر انسان سے غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ پیر صاحب نے اس خاموشی پر خوب ڈانٹ پلائی۔ مگر اس تلخی کی تہہ میں کمال شیرینی ہے۔ ناراضگی میں بلا کی رضا ہے۔ آپ کی خوشی کا اندازہ اس سے قبل اصغر علی نظامی کے خط سے لگایا جاسکتا ہے۔

عزیز مولانا محمد اکرم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

علم اور قابلیت کا نشہ واقعی بڑا المناک ہوتا ہے کتنے افسوس کی بات ہے کہ آپ نے کبھی خط لکھ کر اپنے حالات سے اور آئندہ کے پروگرام سے مطلع کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ حتیٰ کہ اپنے شاندار نتائج سے بھی آگاہ نہیں کیا۔ آپ کے بھائی صاحب ایک کام کیلئے یہاں تشریف لائے۔ انہوں نے بھی آپ کے نتیجے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ حالانکہ آپ کا خط انہیں مل چکا تھا۔ جب میں نے پوچھا تو اس کے بعد انہوں نے آپ کی شاندار کامیابی سے آگاہ کیا جب آپ لوگوں کو ہمارا اتنا بھی خیال نہیں ہے تو کس منہ سے آپ کو اس کامیابی پر مبارک دیں آپ کی پختہ ذہنی سے اس بے نیازی کی ہرگز توقع نہ تھی۔ تمام ساتھیوں کو بلا کر میرا یہ پیغام پہنچادیں کہ آپ کی اس بے رخی اور بے اعتنائی سے اس فقیر کو از حد صدمہ ہوا ہے آج آپ کی بے نیازی کا یہ عالم ہے تو جب آپ فارغ ہو جائیں گے تو معلوم نہیں کیا کیفیت ہوگی؟۔ میرا صرف یہ پیغام انہیں پہنچائیں میرا سلام یا مبارک پیش نہ کریں شاید انہیں یہ بھی ناگوار ہو۔ کیا مولانا امیر حسین صاحب پہنچ گئے یا نہیں؟۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## عبداللطیف چشتی الازہری کے نام

چشتی صاحب نے جب آپ کا خط پڑھا تو ہوش ٹھکانے آگئے  
تلافی مافات کیلئے تفصیلی خط لکھا آپ خوش ہوئے اور یہ نصیحت  
آموز خط تحریر فرمایا۔

بھیرہ

29-9-92

عزیز گرامی عبداللطیف چشتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا الطاف نامہ کاشف احوال ہوا۔ اسے پڑھ کر دل کی بے  
چینیوں کو قرار آ گیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دین متین کی خدمت کیلئے لازوال  
صلاحیتوں سے بہرہ ور فرمائے۔ تفسیر شریف کا موضوع بہت پسند آیا ہے۔ اس میں  
کمال حاصل کرنے کیلئے کمر ہمت باندھ لیجئے۔ درحقیقت قرآن کریم لطائف و معانی  
کا وہ سمندر ہے جس کا نہ کوئی کنارہ ہے اور نہ اس کی عمق کا کوئی اندازہ لگا سکتا ہے۔ یہ  
اللہ تعالیٰ کی تائید اور خواص کی ہمت پر منحصر ہے کہ قرآن کریم کے ان انمول موتیوں  
سے کوئی کیسے اپنی جھولی بھرتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت علامہ صاحب کا یہ شعر آپ  
کے پیش نظر رہے۔

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا

ورنہ گلشن میں علاج تنگی داماں بھی ہے

قرآن کریم کے انگنت پہلو ہیں۔ آپ دو پہلوؤں پر خصوصی توجہ دیں



”عقائد“ تاکہ اپنے عقائد کا آپ پوری طرح دفاع کر سکیں اور قرآن کریم کا دیا ہوا ”قانونی نظام“ کیا چودہ سو سال پرانہ نظام قانون آج کے بدلے ہوئے حالات میں قابل عمل ہے؟۔

گرمیوں کی تعطیلات میں میری طبیعت ناساز رہی مختلف ہسپتالوں میں فروکش رہنا پڑا لیکن آپ عزیزان کی مخلص دعاؤں کی برکت سے اب میں روبصحت ہوں اور اپنے پروگرام کے مطابق اپنے فرائض انجام دینے کی صلاحیت محسوس کر رہا ہوں۔ محفل میلاد میں میں نے مقالہ پہلے بھیج دیا تھا۔ خیال تھا کہ بارہ ربیع الاول شریف کے سحری کے اجلاس میں شمولیت کا شرف حاصل کرنے کے بعد اسلام آباد جاؤں اور مقالہ پڑوں گا۔ لیکن اس رات کو قیامت خیز طغیانی آگئی تمام راستے بند ہو گئے۔ ٹیلی فون وغیرہ کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا۔ اس لیے میں وہاں نہ جاسکا۔ چنانچہ اسے ڈاکٹر امتیاز سعید صاحب نے پڑھ کر سنا دیا شکر ہے کہ آپ نے بھی سن لیا۔

آپ کے امتحانات کے بارے میں کچھ علم نہ ہونے کی وجہ سے بڑی تشویش رہی اب آپ نے تفصیلی حالات لکھے ہیں۔ حقیقت حال کھل کر سامنے آگئی اب مجھے بھی تسکین ہوگئی ہے۔

اپنی شبانہ روز محنت سے آپ وہاں کے علمی حلقوں میں جو ممتاز مقام حاصل کر رہے ہیں وہ اس ناچیز کے لیے اور آپ کے جملہ اساتذہ کے لیے باعث صد افتخار ہے۔ اللہم زد فزد

آپ نے وہاں محفل میلاد کا اہتمام کر کے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے

جو وہاں کے لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے بہت مفید ثابت ہوگا۔ اور حضور اکرم ﷺ کے ذکر پاک کو بلند کرنا ہماری زندگی کا محبوب ترین مقصد ہے۔ کیونکہ ہمارا رب کریم بھی خود فرماتا ہے ورفعنالک ذکرک اتمام عزیزان کو محبت بھرا سلام اور پر خلوص دعائیں۔

والسلام  
دعا گو: محمد کرم شاہ

## علامہ مشتاق احمد شاہ الازہری کے نام

عبد اللطیف چشتی اور مشتاق شاہ کے خطوط اکٹھے پہنچے آپ نے فوراً ان کو جواب مرحمت فرمائے، آج آپ بہت خوش ہوئے کہ ازہر سے اپنے بیٹوں کی کامیابی کا مشردہ آیا تھا، آپ نے نصیحت کرتے ہوئے سخت محنت کی تلقین کی۔ اور بہترین مشوروں سے نوازا۔ حضور ضیاء الامت نے طغیانی کا ذکر فرمایا۔ بھیرہ شریف دریائے جہلم سے کم فاصلے پر ہے اور علاقہ بھی قدرے نشیبی ہے۔ بارشیں زیادہ ہوں تو پانی گھروں میں داخل ہو جاتا ہے اور 1992ء میں تو قیامت خیز بارشیں ہوئیں تفصیل کیلئے اس خط کے بعد حکیم صاحب کے نام خط ملاحظہ کریں۔

۱ اور ہم نے بلند کر دیا ہے آپ کی خاطر آپ کے ذکر کو سورۃ الشراہ: ۴۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بھیرہ

29-9-92

قرۃ العین وراحت قلب عزیزم مشتاق شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مفصل عنایت نامہ باعث مسرت ہوا۔ الحمد للہ آپ کو اس

قلب ناتواں کی بے چینوں کا احساس ہوا ہے۔ آپ نے جن پیارے جذبات کا اظہار کیا ہے اس نے میرے عزائم کو نئی زندگی اور توانائی عطا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس دنیا میں بھی اور قیامت کے دن بھی ان پاک نہاد بندوں کی معیت میں پیش ہوں جو ”موفون بعہد ہم“ کی صفت سے متصف ہوں۔

آپ کا فوٹو دیکھ کر کملائے ہوئے جذبات محبت میں بہا آ گئی۔ اس کامیابی

پر ہم سب کی طرف سے آپ کو ہدیہ تہنیت قبول ہو۔ آپ کا ہر قدم بلند سے بلند ترین منزل کی طرف اٹھتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو صلاحیتیں عطا فرمائی ہے وہ ساری صلاحیتیں اس کے دین کی خدمت کے لیے بروئے کار لائیں۔

آپ نے ایم اے کے لیے کون سا موضوع منتخب کیا ہے اس کے بارے

میں بھی آگاہ کریں۔

یہاں کی طغیانی نے قیامت برپا کر دیا ہے اگر اس قیامت صغریٰ کے برپا

ہونے سے تکلیف ہوئی ہے تو اس کے ساتھ اس چیز نے گرتے ہوئے حوصلوں کو بڑا سہارا دیا ہے کہ پاکستانی بھائیوں نے اپنے سیلاب زدہ بھائیوں کی مدد کی نئی مثال قائم کر دی ہے۔

اپنا قول پورا کرنے والے ہیں سورہ بقرہ: 177۔

۱

طغیانی کی وجہ سے دو ہفتے کے لیے دارالعلوم اور کلیۃ البنات کو بھی بند کرنا پڑا۔ بارہ اکتوبر سے تعلیم شروع ہو جائے گی انشاء اللہ گرمیوں کی تعطیلات کے ایام بیماری کی نذر ہو گئے لیکن بفضلہ تعالیٰ اب میری صحت بالکل ٹھیک ہے۔ میں اپنا کام پروگرام کے مطابق کرنے کے قابل ہو گیا ہوں۔

اپنے تمام بھائیوں کو میری طرف سے فرداً فرداً سلام اور دعائیں پیش کیجئے۔ اس سال سات طلباء آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں وزارت تعلیم پاکستان اور سفیر مصر نے ہماری درخواستیں منظور کر لی ہیں۔ آخری منظوری کے لیے ان کے کاغذات ازہر بھیجے گئے ہیں ان کے جواب کا انتظار ہے وہاں آپ بھی رابطہ قائم کر کے کاغذات جلدی واپس بھجوانے کی کوشش کریں۔

والسلام  
مخلص و دعا گو  
محمد کرم شاہ

## ڈاکٹر محمد انور کے نام

اہل دل کی دعائیں بھی عجیب ہوتی ہیں۔ دنیا دار طمانیت قلب چاہتے ہیں اور یہ لوگ بے چینی و اضطراب کے نہ صرف خواہاں ہوتے ہیں بلکہ چاہتے ہیں کہ درد عام ہو جائے کیونکہ محبت کا درد وہ نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو عطا کرتا ہے اسی لیے اقبال فرماتے ہیں۔

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی  
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

چوہدری محمد انور صاحب بھی اسی درد کے خواہش مند تھے۔ انہوں نے اس مقصد کیلئے کسی ہفت اقلیم کے بادشاہ کے دروازے پر دستک نہیں دی بلکہ ایک درویش با خدا کی بارگاہ میں التجا کی اور آپ نے جواب میں یہ مختصر سا دعاؤں سے معمور خط ارسال کیا۔

بھیرہ

30-9-92

محترم ڈاکٹر محمد انور چوہدری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ کاشف احوال ہوا اللہ کا شکر ہے۔ کہ آپ کو ایک آرزو ہمیشہ بے چین رکھتی ہے۔ خدا کرے یہ آرزو مزید تاب و توان حاصل کرے۔ اور آپ کی اضطراب اور بے چینیوں میں اضافے کا باعث بنے۔ آپ ثابت قدمی سے آگے بڑھتے چلیں صبر کا دامن مضبوطی سے تھامے رہیں۔ اور اس کے فضل و کرم پر پختہ یقین رکھیں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

حکیم خلیل الرحمن رضوی کے نام

حکیم صاحب کا خط ملتے ہی گویا بچپنہ لوٹ آتا۔ بڑی بے تکلفی اور محبت سے جواب لکھتے اس آہنگ کے خطوط مراد آباد سے بھی

لکھے گئے جو قاضی صدیق صاحب کے نام ہیں۔

بھیرہ

1-11-92

مکرم بندہ جناب حکیم رضوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آج گرامی نامہ آپ کی بے اعتنائیوں کا بارگراں اٹھائے تشریف لایا۔ لیکن میرے دل و نگاہ کو پھر بھی مسرور کرتا گیا۔ دنیا کے اخبارات نے بھیرہ کے صفحہ ہستی سے مٹ جانے کی خبریں بھی نشر کیں لیکن آپ کو اس کی اطلاع تک نہ ہوئی۔

طغیانیاں تو اس زمانہ میں بھی آتی تھیں۔ جب آپ یہاں تشریف فرماتے لیکن اس دفعہ جو سیلاب آیا ہے اس کی ہولناکیاں الفاظ سے بیاں نہیں کی جاسکتیں دارالعلوم میں آٹھ آٹھ فٹ پانی آ گیا تھا۔ گھر کے مکانوں میں بھی جو بڑی اونچی جگہ ہے وہاں بھی چار پانچ فٹ پانی موجزن رہا ہمارے محلہ کے بیشتر مکانات سیلاب سے بری طرح متاثر ہوئے۔ لیکن اللہ کے فضل و کرم سے دارالعلوم اور لنگر شریف کی عمارتیں کافی حد تک محفوظ رہیں۔ اور شاید آپ کی مخلصانہ دعاؤں کا اثر تھا۔

سیرت نبوی ﷺ کی اشاعت میں تاخیر ہوئی ہے اس میں یقیناً میری علالت طبع کا بھی کافی حصہ ہے۔ لیکن چند ہفتوں کی دیر ہوئی ہے امید ہے انشاء اللہ سیرت کی پہلی تین جلدیں آپ کے مطالعہ کیلئے پیش کر دی جائیں گی۔

گھر میں سب کو سلام اور دعا

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## قاری منظور احمد الازہری کے نام

قاری صاحب کو اللہ تعالیٰ نے کمال صلاحیتوں سے نواز رکھا ہے انہوں نے جامعہ ازہر کے علاوہ قاہرہ میں واقع امریکی یونیورسٹی میں بھی داخلہ لے رکھا تھا۔ اس کا مقصد فقط انگریزی زبان میں استعداد حاصل کرنا تھا لیکن بعض احباب نے حضور ضیاء الامت کو عندیادیا کہ وہ یورپ کی طرف سفر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ نے انہیں خط لکھا جس میں ناراضگی کا اظہار کیا۔ غلط فہمی کے ازالہ کیلئے قاری صاحب نے عریضہ لکھا اور اس بات کی وضاحت کی کہ میرا یورپ کی طرف جانے کا قطعاً کوئی پروگرام نہیں دوسری یونیورسٹی میں داخلہ لینے کا مقصد فقط انگریزی استعداد حاصل کرنا ہے جو اب حضور ضیاء الامت نے لکھا۔

بھیرہ

17-12-92

عزیز القدر قاری منظور احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ بہت سے شکوک و شبہات کے ازالہ کا باعث بنا بسا اوقات جمال و کمال حجاب بن جاتا ہے اور اپنے محبوب سے دوری کا باعث بن جاتا ہے اس جمال و کمال سے اللہ تعالیٰ کی ہزار بار پناہ مانگتے ہیں۔ میری دلی تمنا یہ ہے کہ جس رب کریم نے آپ کو ذہانت اور فطانت سے حظ وافر عطا فرمایا ہے وہ رب کریم

آپ کو آپ کی جملہ صلاحیتوں سمیت اپنے دین کی خدمت کیلئے چن لے آپ کی زندگی اور موت میدان علم و حکمت میں آپ کی فتوحات اور آپ کی تالیفات ہر چیز کے پیش نظر اس کی اور اس کے محبوب کریم ﷺ کی رضا ہو۔ میں نے بار بار سرد کی یہ رباعی آپ کو سنائی ہوگی اور آج پھر اسے لکھ کر آپ کو یاد دہانی کر رہا ہوں۔ سرد نے ایک رباعی میں لکھا۔

سرد گلہ اختصاری باید کرد  
یک کار ازیں دوکاری باید کرد  
یا جاں برضائے دوست می باید کرد  
یا قطع نظر زیاری باید کرد

میں نے واپس آ کر آپ کے شیخ طریقت کو بھی تکلیف دی تھی کہ وہ آپ کے ڈگمگاتے ہوئے قدموں کو سہارا دیں تاکہ

بقول غنی کا شمیری

غنی روز سیاہ پیر کنعاں راتماشاکن  
کہ نور دیدہ اش روشن کند چشم زینخارا

- 
- ۱۔ سرد تمہیں چاہیے کہ اپنی شکایت کو مختصر کرو۔ جب ایک کام ہے تو اس میں دو کام نہیں کرنے چاہیے۔  
یا دوست کی رضا کیلئے اپنی جان بھی قربان کر دے۔ اگر ایسا نہیں کر سکتا تو پھر تعلق منقطع کر لے۔
- ۲۔ حضور ضیاء الامت اس مصرعہ کی جگہ بھی عام طور پر اوپر والا مصرعہ یعنی یا جاں برضائے دوست می باید کرد ہی پڑھا کرتے تھے اور ساتھ اس بات کی وضاحت بھی کیا کرتے تھے کہ قطع تعلق کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔
- ۳۔ اے غنی تمہارا بوڑھا باپ یعقوب اندھیرے میں ٹھوکریں کھا رہا ہے جب کہ اس کی آنکھوں کا نور زینخا کی آنکھوں کو روشن کر رہا ہے۔



انہوں نے مجھے پیغام بھیجا ہے کہ میں نے عزیز کو تاکید کی ہے کہ وہ اپنی منزل سے ادھر ادھر نہ بھٹکے۔ ان کی دعائیں اور اس فقیر کی التجائیں آپ کو اہلسنت کیلئے ایک قیمتی سرمایہ بنائیں آمین۔

تمام عزیزان کو فرداً فرداً تسلیمات

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

علامہ عبداللطیف چشتی الازہری کے نام

گذشتہ صفحات میں سات طلبہ کے داخلے کی بات کی تھی مصر حکومت نے غالباً سات طلبہ کے داخلہ کو منظور کر لیا۔ اس پر چشتی صاحب نے تہنیت کا خط لکھا۔ اور جواب میں پیر صاحب نے یہ نامہ ارسال فرمایا۔ اور ممکن ہے بھیرہ شریف کے طلبہ ازہر شریف میں جو محفل میلا و مناتے ہیں۔ اس پر تہنیت ہو۔ یقین سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ بہر حال آپ بہت خوش ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور طالب علموں کو محنت اور نیکی کی تلقین کی۔

بھیرہ

۱۹۹۲ دسمبر

عزیز گرامی عبداللطیف چشتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا تہنیت نامہ باعث بہجت و سرور ہوا۔ اتنی خوشی ہوئی جس

کا اظہار میرے لیے بہت دشوار ہے البتہ دو رکعت نفل شکرانہ ادا کیے اور پھر سجدہ میں سر نیاز جھکا کر اس رب کریم اور جلیل کا صدق دل سے شکر یہ ادا کیا۔ جس کریم نے ہم ناچیزوں پر یہ احسان و انعام فرمایا اور آپ بچوں کے دلوں میں اللہ کی رضا، اس کے نام کو بلند کرنے کے لیے اس کے حبیب لبیب ﷺ کے ذکر پاک کو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہچانے کے لیے علم کے اس شیریں چشمہ سے اپنی تشکیوں کا درماں کرنے کا شوق فراواں عطا فرمایا۔ لاکھوں درود اور کروڑوں سلام اس نبی روؤف و رحیم کے لیے جس کی گیسوئے عنبریں کے طفیل، جس کی چشم مازاغ کے صدقے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دین کی خدمت کے لیے چنا۔

یہ فقیر، آپ کے سارے اساتذہ، آپ کے طلبہ برادران سب آپ کی ہر میدان میں شاندار کامیابی کے لیے دست بدعا ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سپہر حکمت و محبت پر مہر و ماہ بنا کر چمکائے۔ آپ کی نور بار اور ضیاء پاش کرنوں سے لاکھوں۔ کروڑوں تاریک دل منور ہوں۔

حضرت حکیم الامت کے اس شعر کو ہمیشہ یاد رکھیے

ہے شباب اپنے لہو کی آگ میں جلنے کا نام  
سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگلیں

میں نے جب اس راہ پر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے قدم رکھا تھا تو اس وقت اہل سنت کی علمی کم مائیگی کا جو مشاہدہ کیا اس نے دل ناتواں کو تڑپا کر رکھ دیا۔ خدا کرے آپ عزیزان کے ذریعے یہ الزام دور ہو کہ اہل سنت میں قابل ذکر کوئی عالم نہیں۔ اللہ تعالیٰ نفس و شیطان کے شر سے آپ کو بچائے اور آپ کے دل و نگاہ کا قبلہ وہ رہے جو اس آیت مبارکہ میں مذکور ہے۔

”قل ان صلوتی ونسکی و معیای و مماتی لله رب

العلمین“

ہم سب کی طرف سے آپ کو صد ہا مبارک ہو۔  
جملہ عزیزان کو نام بنام سلام اور دعائیں عرض کریں۔

والسلام

دعا گو:

محمد کرم شاہ

امجد روؤف خان (مدیر سیارہ ڈائجیسٹ) کے نام

سیارہ ڈائجیسٹ اردو ادب اور صحافت میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔  
جناب امجد روؤف خان مدیر منتظم سیارہ ڈائجیسٹ بھیرہ شریف آئے اور انہوں نے  
اپنے رسالے کیلئے حضور ضیاء الامت سے انٹرویو کیا۔ یہ انٹرویو سیارہ کے ایک شمارہ میں  
چھپ چکا ہے حضور ضیاء الامت کا جناب مدیر کے نام شکریے کا خط ملاحظہ فرمائیں۔

محترم و مکرم جناب امجد روؤف خان صاحب

مدیر منتظم سیارہ ڈائجیسٹ لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مزانج شریف!

اقوام عالم کے کردار کی تشکیل میں شعبہ صحافت نے ہمیشہ جاندار

کردار ادا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ قومیں جنہیں اس منبع فیض سے مثبت افکار و

آپ فرمائیے بے شک میری نمازی اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور مرنا (سب) اللہ کے

لیے ہے جو مالک ہے سارے جہانوں کا۔ سورہ انعام: 163

نظریات میسر آئے وہ ترقی و عروج کی اعلیٰ منازل پر فائز ہوئیں۔ اور جن کا طرز عمل اس میدان میں منفی تھا وہ نیست و نابود ہو گئیں۔

مثبت صحافت کا ایک اہم ترین پہلو اپنے تاریخی و معاشرتی ورثہ سے متعارف کروانا ہے اس لحاظ سے آپ لائق صد تحسین ہیں کہ آپ نے سیارہ ڈائجسٹ کے ذریعے اپنی قوم کو مختلف اوقات میں نہایت ہی قابل قدر علمی خزانہ دیا ہے۔ آپ کی حسین کاوشوں میں سے ”قرآن نمبر، رسول نمبر، اولیاء کرام نمبر، صحابہ کرام نمبر اور خلفائے راشدین نمبر وغیرہ نے تمام علمی حلقوں کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔

انہی تخلیقی کاوشوں کی وساطت سے میں آپ سے متعارف تھا۔ اور اب گذشتہ ماہ کی ملاقات نے اس تعارف کو ذہنی قربتوں کا رنگ دے دیا ہے۔

آپ نے ہمارے دور افتادہ علاقے کو قابل اعتناء سمجھا تشریف لائے اور اپنی قیمتی ترین وقت کا کچھ حصہ ہماری معیت میں گزارا دوران ملاقات ہونے والی گفتگو کو جس محبت، خلوص اور اپنائیت کے ساتھ آپ نے اپنے ماہنامہ میں جگہ دی اس پر میں اور میرے جملہ رفقاء کا رتہ دل سے شکر گزار ہیں۔ ہم شہری ہنگاموں سے دور اپنی دانست اور بساط کے مطابق دینی و علمی خدمات میں اپنے شب و روز بسر کر رہے ہیں۔ ہم اپنے اس طریقہ کار کے ذریعے ملک و ملت کی اگر واقعی ہی کوئی خدمت کر جائیں تو یہ محض اللہ تعالیٰ کا کرم اور اس کے رسول مقبول ﷺ کی عنایت ہوگی۔ اس سلسلہ میں آپ جیسے قدر دان لوگوں کی طرف سے تحسین کے چند کلمے ہمارے حوصلوں کیلئے مہمیز کا کام دیتے ہیں۔

میری یہ دعا ہے۔ خداوند قدوس آپ کو جزائے خیر دے آپ کے قلم کو مزید  
 جولانیاں عطا کرے اور اس کی نوک سے وہی الفاظ نکلیں جو اللہ اور اس کے رسول  
 ﷺ کی رضا کا سبب بنیں۔

والسلام

پیر محمد کرم شاہ الازہری

پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

(سرگودھا)

علامہ مشتاق احمد شاہ الازہری کے نام

عبداللطیف چشتی کو خط لکھنے کے دو دن بعد مشتاق شاہ صاحب  
 کے نام نوازش نامہ تحریر فرمایا۔ اور ان کی محنت و لگن کو سراہا اب  
 وہاں کچھ نئے طلبہ بھی پہنچ چکے تھے، ڈاکٹر مشرف صاحب،  
 آصف علی، علم الدین شاہ، قاری امیر حسین۔ خط ملاحظہ فرمائیں

بھیرہ

19-12-92

باسمہ العزیز

عزیز گرامی پیر مشتاق احمد شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کے احباب کے خطوط کے ذریعے تو آپ کی خیریت کا پتہ

چلتا رہتا ہے۔ الحمد للہ آپ بخیر و عافیت ہیں۔ اور اپنی تعلیم میں سعادت مند نوجوانوں کی طرح شب و روز جدوجہد کر رہے ہیں۔ فقیر آپ سب کیلئے خصوصاً آپ کیلئے بارگاہِ صمدیت میں عرض پرداز رہتا ہے۔ انہ مجیب الدعاء کسی وقت فرصت کے چند لمحے نکال کر اپنی تعلیمی مساعی کے بارے میں آگاہ کر دیں۔ تاکہ دل کو اطمینان ہو جائے۔

محترم ڈاکٹر مشرف صاحب عزیزم آصف علی صاحب اور عزیزم علم الدین صاحب سب کو اس ناچیز کی طرف سے بہت بہت سلام اور دعائیں عرض کرنا عزیزم امیر حسین کو روانہ کیا تھا کیا وہ وہاں پہنچ گئے ہیں اور اپنی تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ ان کے حالات سے بھی آگاہ کریں اور انہیں سلام بھی دیں

والسلام  
مخلص: محمد کرم شاہ

## طارق محمود کے نام

طارق محمود صاحب کو یہ سعادت حاصل ہے کہ وہ عرصہ سے مدینہ طیبہ کے پر کیف ماحول میں قیام پذیر ہیں۔ نہایت ہی اعلیٰ ذوق کے مالک ہیں دین کا درد رکھتے ہیں۔ ان کے خط سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضور ضیاء الامت سے خصوصی تعلق خاطر ہے۔ انہوں نے ایک عریضہ میں کچھ استفسارات کئے اور کچھ تجاویز عرض کیں۔ جواب میں آپ نے ایک طویل مراسلہ تحریر فرمایا۔

بے شک وہ دعا قبول کرنے والا ہے۔

19-12-92

بگرامی خدمت جناب طارق محمود صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حضرت علامہ اقبال مرحوم نے ایک مومن کی تعریف اس ایک

مصرعہ میں کر دی ہے۔

نگہ بلند سخن دلنواز جاں پر سوز

اس مصرعہ کو محسوس پیکر میں دیکھنے کیلئے آپ کا وجود مسعود کافی ہے ان تینوں

نعمتوں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی فیاضی سے مالا مال کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے

ذوق و شوق اور بلند نگاہی کو مزید رفعتوں سے سرفراز فرمائے۔ بارگاہ رسالت ﷺ کی

حاضری کی سعادت سے بہرہ اندوز ہونے پر اس ناچیز کی طرف سے ہدیہ صد تبریک

قبول فرمائیں۔ مجھے امید واثق ہے کہ ان سوز و گداز کے حاضری کے لمحات میں آپ

نے اس دور افتادہ کو بھی ضرور یاد فرمایا ہوگا اور اپنے کریم آقا کی بارگاہ میں اس نالائق

کے لیے بھی سفارش کی ہوگی۔

آپ کی تینوں تجاویز بڑی ایمان افروز ہیں۔ نمبر وار ان کے بارے میں

عرض پرداز ہوں۔

۱۔ پاک افواج کے کتب خانوں کے پتے ہمیں دستیاب ہوئے ان کی تعداد

تقریباً پینتالیس ہے۔ ان میں سے پینتیس لائبریریوں کو ضیاء القرآن کے نسخے پہنچ

چکے ہیں۔ الحمد للہ تقریباً اتنی لائبریریاں باقی ہیں۔ جن کو ضیاء القرآن کے نسخے

بھیجوانے ہیں۔

۲۔ فضائی اور بحری افواج کے کتب خانوں کیلئے کوشش جاری ہے۔ جس وقت  
مصدقہ معلومات حاصل ہو جائیں گی اطلاع عرض کروں گا۔

۳۔ جیل خانہ جات کے کتب خانوں کی تعداد معلوم کرنے کیلئے کوشش شروع  
کر دیں گے۔ آپ نے جیل خانہ کی لائبریریوں کیلئے تفسیر کے علاوہ حقوق العباد سے  
متعلق کتب فراہم کرنے کا جو ارادہ ظاہر فرمایا ہے بہت مبارک ہے اس سے بفضلہ  
تعالیٰ بہت سے لوگ فیض یاب ہوں گے اور آپ کے درجات کی بلندی کا باعث  
بنیں گے۔

۴۔ بزرگان دین کے مزارات پر جمال القرآن فراہم کرنے کیلئے اگر اس خطرہ  
کے باوجود بھی آپ تیار ہیں تو آپ کے حوصلہ کی ارجمندی کو سلام کرنے کو جی چاہتا  
ہے۔ انشاء اللہ محکمہ اوقاف سے رابطہ کر کے پھر آپ کو اس کے بارے میں مطلع کروں  
گا۔ فقیر عزیز دل نشین محمد اور اس کے بہن بھائیوں کیلئے دست بدعا ہے کہ مولا کریم  
اسے آپ کی عظیم توقعات پر پورا اترنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آپ کو اور آپ کی  
والدہ ماجدہ کو صحت کاملہ عاجلہ ارزانی فرمائے تاکہ ملت اسلامیہ کے نگاہوں سے  
اوجھل گوشے بھی آپ کے فیض سے مستفیض ہوتے رہیں آمین ثم آمین۔

والسلام

طالب دعا محمد کرم شاہ

## حکیم خلیل الرحمن رضوی کے نام

حکیم صاحب نے آپ کی تصنیف لطیف ضیاء النبی شریف کا  
مطالعہ کیا تو بہت خوش ہوئے اور پیر صاحب کو تہنیت کا خط



لکھا۔ آپ نے ان کی نکتہ سنجی کی تعریف کی اور شکر یہ ادا کیا۔

علماء کے بارے میں آپ کا نکتہ نظر کسی بد نیتی پر مبنی نہیں بلکہ ایک کھلی حقیقت ہے۔ جب و دستار سے سب ان لوگوں نے 1992 کے الیکشن میں جس غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کیا اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

کتابوں کو دیمک چٹ جاتی ہے مگر کوئی انہیں دیکھتا تک نہیں۔ ایک علم دوست شخص کیلئے یہ صدقے سے کم نہیں۔ حکیم صاحب کے نام پر صاحب کا یہ خط ملاحظہ کریں۔

بھیرہ

گرامی قدر محترم جناب حکیم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا تہنیت نامہ موصول ہوا اسے پڑھ کر قلبی مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس دور میں بھی نکتہ شناس حضرات موجود ہیں جو کسی اچھی بات کو پذیرائی بخشتے ہیں اور حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں یہ جو کچھ بھی ہوایا ہو رہا ہے محض اللہ تعالیٰ کا احسان اور کرم ہے ورنہ یہ ناچیز اس قابل کب تھا کہ اس میدان میں قدم بھی رکھ سکے۔ امید ہے آپ نے کافی صفحات کا مطالعہ فرمالیا ہوگا اس میں جہاں بھی اصلاح کی گنجائش محسوس ہو اس سے مطلع فرماتے رہیں اور بارگاہ رب العزت میں اس ناچیز کاوش کی قبولیت کیلئے دعا فرماتے رہیں۔

الیکشنوں کا طوفان اب تھم گیا ہے ہمارے دینی حلقوں نے جس دانشمندی کا مظاہرہ کیا ہے اس کے بعد کسی دشمن کی بدخواہی کی قطعاً ضرورت نہیں۔ حضرت اقبال نے شاید انہیں مناظر کو دیکھ کر یہ کہا تھا۔

خبر نہیں کہ سفینے ڈبو چکی کتنے  
 فقیہ و صوفی و ملا کی ناخوش اندیشی  
 علماء میں آپ کی واحد ذات ہے جو خرید کر کوئی کتاب پڑھنے کا ذوق رکھتی  
 ہے عام طور پر مفت ملنے پر بھی مطالعہ کی زحمت گوارا نہیں فرمایا کرتے۔  
 مجھے افسوس ہے کہ عزیزم نوری صاحب کے فرزند ارجمند کی شادی کی خوشی  
 میں شریک نہ ہو سکا صحت اتنی خراب تھی کہ میں سفر کے قابل نہ تھا میں نے مبارک کا خط  
 انہیں لکھا تھا معلوم نہیں ملا ہے یا نہیں ملاقات ہو تو میری طرف سے ہدیہ تبریک پیش کر  
 دیں۔ گھر میں دعائیں بچوں کو پیار  
 اصل بات لکھنا بھول گیا۔ روحانیت کیلئے آپ قدرۃ الاسلام امام غزالی  
 رحمہ اللہ کی تصنیف لطیف المنقذ من الضلال (عربی) کا دوبارہ مطالعہ کریں امید ہے  
 آپ کو بیشتر سوالات کا تسلی بخش جواب اس میں مل جائے گا۔

والسلام

مخلص: خادم محمد کرم شاہ

## سید نذیر حسین شاہ صاحب کے نام

شاہ صاحب موٹر سائیکل کے ایکسیڈنٹ میں زخمی ہو گئے۔ مگر یہ زخم  
 معمولی تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا بخشی اپنے بیٹے عارف  
 بہاؤ الحق کو بھیرہ شریف میں داخل کروایا مگر وہ وہاں نکلتے نہیں  
 تھے۔ آئے روز گھر چلے جاتے۔ حضور ضیاء الامت نے سیالکوٹ  
 داخل کرنے کا مشورہ دیا اور سفارش فرمائی کہ ان پر سختی نہ کی جائے۔

عزیز القدر قبلہ شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے بفضلہ تعالیٰ آپ مکمل طور پر صحت یاب ہو گئے ہوں گے۔ اور ایکسڈنٹ کے تمام اثرات ختم ہو چکے ہوں گے اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

عزیزم عارف بہاؤ الحق ایک دو دن یہاں رہا۔ پھر وہ واپس چلا گیا عزیز کے بارے میں مشورہ یہ ہے کہ آپ اس کو وہاں دارالعلوم میں ہی تعلیم حاصل کرنے کا موقع دیں۔ اور ذاتی نگرانی کے علاوہ عزیزم بروہی صاحب کو میری طرف سے بھی اور اپنی طرف سے فرمائیں کہ وہ عزیز کا ہر طرح خیال رکھے۔ اس کی تعلیمی سرگرمیوں اور دیگر معاملات پر کڑی نظر رکھے۔ اسے سختی سے نہیں بلکہ نرمی اور محبت سے حصول علم کی طرف متوجہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز، صحت کاملہ اور بخت بلند فرمائے۔ اسے ہم سب کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور بنائے اور آپ کے ظل ہمایوں میں اسے نشوونما پانے سے بہرہ ور کرے آمین ثم آمین بجاہ طہ و یسین صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس پر ہرگز ناراض نہ ہوں اللہ کے فضل سے جب عمر اور عقل میں پختگی آئے گی تو اللہ تعالیٰ خود بخود درست فرمادے گا۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

۱۔ عارف بہاؤ الحق شاہ سید نذیر حسین شاہ کے صاحبزادے ہیں۔ حضور ضیاء الامت کے حکم کے مطابق اپنے والد گرامی کے زیر سایہ درس کتب کی تکمیل کے بعد ان دنوں بھیرہ شریف میں دورہ حدیث کر رہے ہیں۔

## عبداللطیف چشتی الازہری کے نام

الحمد للہ ہمارے دوست اس قدر قابلیت کے حامل ہو گئے تھے کہ مصر سے شائع ہونے والے مجلات میں ان کے مضامین آرہے تھے۔ چشتی صاحب نے ایک مجلہ بھیجا جس میں ان کا عربی مضمون تھا آپ بہت خوش ہوئے اور جواب میں یہ نصیحت نامہ تحریر فرمایا۔

بھیرہ

۲۳ جنوری ۱۹۹۳ء

عزیز القدر عبداللطیف چشتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا ارسال کردہ ”مجلہ“ جس میں آپ کا مضمون شائع ہوا ہے موصول ہوا۔ بڑے شوق سے آپ کا مضمون پڑھا۔ آپ نے جس فصاحت و بلاغت سے اپنا مافی الضمیر بیان کیا ہے اس پر ہم سب آپ کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ دعا ہے مولا کریم آپ کی صلاحیتوں کو مزید نشوونما عطا فرمائے اور آپ کا زور قلم دین کی خدمت کے سلسلہ میں تاریخی کردار انجام دے (آمین ثم آمین اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو گراں بہا صلاحیتیں ارزانی فرمائی ہیں ان کی نشوونما میں رات دن کوشش کریں۔ یہ فرصت کے لمحے شاید آپ کو پھر میسر نہ آئیں مختلف نوعیت کی مصروفیتیں آپ کے لیے چشم براہ ہیں اور ہر مصروفیت اپنی اہمیت کے لحاظ سے اولین ترجیح کی مستحق ہوگی اس لیے فرصت کے چند ماہ و سال جو آپ کے پورے اختیار میں ہیں

انہیں اپنی قابلیت اور تقریر و تحریر میں مہارت حاصل کرنے کے لیے وقف کریں۔  
 امید ہے آپ کے دوسرے بھائی بھی رات دن محنت کر رہے ہوں گے۔  
 اللہ تعالیٰ آپ سب کو علم و حکمت کے آسمان کا مہر تاباں بنائے۔ آپ کی روشن کرنوں  
 سے اہل سنت و جماعت کا تاریک حال، درخشاں مستقبل میں تبدیل ہو جائے۔  
 تمام عزیزاں کی خدمت میں ہم سب کی طرف سے مخلصانہ دعائیں۔  
 عزیز القدر مولانا محمد اکرم لاہوری صاحب کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں  
 ملی ان کو میرا خصوصی سلام پیش کریں۔

معراج شریف کی تقریب پر آپ کے ابا جان اور امی جان تشریف لائے  
 تھے ان کو آپ کی کامیابیوں پر مبارک دی۔ دونوں خیریت سے تھے اور آپ کی  
 کامیابیوں کے لیے دست بدعا تھے

والسلام

دعا گو

محمد کرم شاہ

علامہ مشتاق احمد شاہ الازہری کے نام  
 طلبہ کو لکھے گئے تمام خطوط اس نصیحت پر مبنی ہیں کہ محنت کریں  
 آپ کے وجود سے ہی اندھیرے کا فور ہوئے۔

مشتاق احمد شاہ کے نام ایک اور خط

عزیز القدر راحت جاں عزیزم مشتاق احمد شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہوں گے آپ کا مفصل محبت نامہ موصول ہوا جسے پڑھ کر آپ کی اور آپ کے احباب کی سررمیوں کے بارے میں تفصیل سے آگاہی ہوئی آپ جس طرح حصول کمال کے لیے اپنے قیمتی وقت کو صرف کر رہے ہیں وہ ہم سب کے لیے خصوصاً اس ناچیز کے لیے قابل صد مسرت اور لائق صد افتخار ہے۔

عزیز من! یہ قیمتی لمحے آپ سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ آپ ان کو اس طرح استعمال کریں جن کے باعث آپ اہل سنت کے مطلع حیات پر ماہ چہار و ہم بن کر چمکیں۔ اللہ تعالیٰ کامیابی سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

آپ کے محترم ابا جان اور اہل خانہ طاہر محمود شاہ کی شادی کے سلسلہ میں اسی روز بھیرہ تشریف لائے جس روز آپ کا خیریت نامہ موصول ہوا۔ میں نے ان کی خدمت میں پیش کیا تا کہ وہ بھی پڑھ لیں اور انہیں بھی سکون قلب نصیب ہو۔ آپ کوشش کریں کہ آپ کے مضامین بھی مصری رسائل اور اخبارات میں شائع ہوں۔

عزیز ان قاری منظور احمد صاحب اور امیر حسین صاحب کے بارے میں آپ نے تحریر کیا ان کے لیے کوشش جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آپ نے ایمپسی کے جس خط کا ذکر کیا تھا وہ یہاں وزارت تعلیم میں نہیں پہنچا۔ اگر اس خط کی فوٹو سٹیٹ حاصل کرنے کی کوشش کریں تو بہت بہتر رہے گا تا کہ ہم اس کی روشنی

میں اپنی کوششیں تیز کریں۔

آپ کے جملہ بھائیوں کی خدمت میں ہم سب کی طرف سے تسلیمات و دعوات

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

قاری منظور احمد الازہری، مولانا عبداللطیف

چشتی الازہری کے نام

قاری منظور احمد مقالہ نویسی کے مقابلہ میں اول آئے آپ کو اطلاع ملی تو آپ بہت خوش ہوئے محمد سعید الازہری اور الطاف حسین الازہری صاحب تعلیم مکمل کرنے کے بعد کراچی پہنچے حضور ضیاء الامت اپنے رفقاء سمیت منتظر تھے۔ کراچی ایئرپورٹ پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا پھر باوجود کہنہ سالی کے آپ ان کے ساتھ اسلام آباد آئے جگہ جگہ استقبال ہوا۔ اہل السنّت و الجماعت اور خصوصاً بھیرہ شریف کے متوسلین نے خراج محبت و عقیدت پیش کیا 1984ء میں جب حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب تعلیم مکمل کر کے واپس وطن تشریف لائے تھے تو بھی ایسے ہی استقبال ہوئے تھے حضور ضیاء الامت نے ذرا برابر بھی تفریق نہ برتی حالانکہ اب تو آپ بہت مصروف تھے۔ نقاہت بھی بڑھ چکی تھی واقعی آپ دارالعلوم کے طلبہ کو اپنے بچوں کی طرح چاہتے تھے۔

عزیز القدر قاری منظور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، مولانا عبداللطیف چشتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا دستی محبت نامہ موصول ہوا جسے پڑھ کر قلبی مسرت ہوئی اور بارگاہ رب العزت میں سجدہ شکر ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا ہر قدم کامیابی کی منزل کی طرف اور سچی رفعتوں کی طرف اٹھوائے اور ایک روز آپ آسمان علم پر مہر و ماہ بن کر چمکیں۔ مقالہ نویسی کے مقابلہ میں آپ کا اول آنا ہم سب کے لیے سرمایہ صد افتخار ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی آپ کو ایسے اعزازات سے بہرہ ور کرے بجاہ حبیبہ الکریم ﷺ آپ کے دونوں رفقاء مولانا محمد سعید صاحب، مولانا الطاف حسین صاحب بخیریت پہنچ گئے ہیں میں انہیں لینے کے لیے کراچی گیا تھا وہاں سے وہ میرے ہمراہ اسلام آباد پہنچے جہاں ائر پورٹ پر ان کا عظیم الشان استقبال کیا گیا۔ رات اسلام آباد میں قیام ہوا صبح وہاں سے روانہ ہو کر بعد نماز عصر ہم بھیرہ پہنچے۔ راستہ میں پانچ چھ مقامات پر ان کے استقبال کے لیے احباب بینرز لہراتے ہوئے چشم براہ تھے۔ ہر جگہ لوگوں نے بڑے ذوق و شوق کا مظاہرہ کیا لیکن دارالعلوم کے طلبہ اور بھیرہ کے مکینوں نے جس طرح ان عزیزان کی قدر افزائی کی اس کی نظیر آج تک میں نے نہیں دیکھی یہ سب مولا کریم کا احسان ہے جس نے اپنے جیب مکر ﷺ کے طفیل اپنے دین کے خادموں کے لیے اپنے بندوں کے دلوں میں محبت پیدا فرمادی۔ اللہ کرے آپ زلماء کی آمد کا سلسلہ جاری رہے۔ یہاں تک کہ پاکستان کی سرزمین کا گوشہ گوشہ آپ کے علم و حکمت کے چراغوں سے جگمانے لگے آمین ثم آمین۔



عزیزم عبداللطیف صاحب چشتی کی کامیابی کے لیے یہ فقیر اور ان کے اساتذہ ہر وقت دست بدعا ہیں۔ انہیں میری طرف سے بہت بہت پیار اور تسلیمات محبت پیش کریں اور انہیں کہیں کہ گھبرائیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ راستہ کی ساری چٹانوں کو ریزہ ریزہ کر دے گا اور آپ ایک روز اپنی منزل پر اپنا علم گاڑیں گے جسے دیکھ کر ہر صاحب ایمان کو اتنی مسرت و شادمانی نصیب ہوگی جس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

آپ کے بھائیوں نے بتایا کہ پچھلے دنوں راجہ ظفر الحق صاحب مصر تشریف لے گئے۔ آپ نے ان سے رابطہ کیا انہوں نے امام اکبر کے نام خط لکھ دیا اس کے بارے میں بتائیں کہ اس کا نتیجہ کیا نکلا؟۔

اپنے جملہ ساتھیوں کو فردا فردا میرا سلام اور دعائیں پیش کریں۔ ہم ہر وقت آپ سب کی شاندار کامیابی کے لیے دست بدعا رہتے ہیں۔

مولانا محمد اکرم لاہوری صاحب نے آج تک کبھی اپنے بارے میں اطلاع نہیں دی جس سے طبیعت میں تشویش رہتی ہے انہیں کہیں کہ پانچ منٹ نکال کر دو سطریں لکھیں تاکہ اطمینان ہو۔ جملہ عزیزان کو سلام مسنون۔

والسلام  
مخلص: ودعا گو  
محمد کرم شاہ

## مولانا ارشد جمیل کے نام

میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ 1983 کے بعد آپ اکثر حرمین شریفین کی زیارت کیلئے حاضر ہوتے۔ طبیعت بھی تاساز

رہتی۔ ضیاء النبی شریف کا بھی زور شور سے کام جاری رہتا۔  
 مدینہ طیبہ میں حاضری ہوتی۔ آپ مسودہ روضہ شریف کے  
 سامنے بیٹھ کر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش  
 کرتے 1993ء کی عید الفطر بھی مدینہ طیبہ میں گزری۔ واپسی  
 پر پھر اپنے محاذ پر ڈٹ گئے یعنی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ اور طلبہ کی  
 خدمت ارشد جمیل صاحب کے تعاون کے جواب میں شکر یہ کا  
 خط ملاحظہ فرمائے۔

بھیرہ

10-4-93

عزیز القدر مولانا ارشد جمیل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

رمضان شریف کے بخیریت انصرام پذیر ہونے پر ہدیہ تہنیت

قبول فرمائیں۔ امید ہے رحمت الہی کو آپ نے جھولیاں بھر بھر کر لوٹا ہوگا۔ مبارک صد  
 مبارک

فقیر کو بھی اس سال رمضان المبارک کے چند ایام مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں

بسر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ عید الفطر بھی اپنے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

قدموں میں بسر ہوئی الحمد للہ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا رسول احمد۔

آپ اپنے دارالعلوم کیلئے جو کاوش فرماتے ہیں اس کا اس فقیر کو پورا پورا

احساس ہے اور ہمیشہ آپ کیلئے بارگاہ خداوندی میں التجائیں کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ

قبول فرمائے۔

آپ نے 47295 روپے کی مالیت کا جو چیک بھیجا تھا وہ بینک والوں نے واپس کر دیا ہے وہ آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں تاکہ مناسب کارروائی کر سکیں حاجی محمد صادق صاحب مغل کی خدمت میں اس فیاضانہ عطیہ پر ہدیہ امتنان پیش کریں عزیزان اور ان کی امی کو بہت سلام اور دعائیں۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## طارق محمود کے نام

طارق محمود صاحب کے نام ایک اور خط جو ان کے جواب میں لکھا گیا۔

بھیرہ

11-4-93

گرامی قدر جناب طارق محمود صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کل آپ کا نوازش نامہ ملا جس میں آپ کی پاکستان میں آمد کی خبر پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ الحمد للہ آپ خیریت سے اپنے وطن واپس آئے ہیں۔ اللہ کرے ملاقات کی کوئی صورت نکل آئے۔

میں اپنے ٹیلیفون کے نئے نمبر تحریر کر رہا ہوں اگر جناب کا اسلام آباد یا بھیرہ آنے کا پروگرام ہو تو ان نمبروں پر رابطہ فرمائیں کیونکہ میرے پروگرام اچانک بدلتے رہتے ہیں۔

24 اپریل کو مجھے دارالمال الاسلامی کی مینٹنگ میں شرکت کیلئے پیرس جانا ہے واپسی کے بارے میں ابھی تاریخ کا تعین نہیں ہو سکا۔

والسلام  
مخلص: محمد کرم شاہ

## مولانا ارشد جمیل کے نام

دیار غیر میں رہنے والے لوگ دارالعلوم کے ساتھ مسلسل مالی تعاون کر رہے تھے مگر اس سے یہ تاثر بھی نہ لیا جائے کہ یہاں کے غریب باسی کچھ نہیں کر رہے تھے الحمد للہ یہاں کے مخیر حضرات مریدین اور درددل رکھنے والے غریب لوگ بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے قبلہ پیر صاحب سب لوگوں کا شکر یہ ادا کرتے بلکہ آپ دعا کرتے وقت یہ بھی فرماتے کہ جو دارالعلوم کے لیے دعا کرتے ہیں ان پر بھی رحم و کرم فرما۔ ارشد جمیل صاحب مالی تعاون میں خصوصی دلچسپی لے رہے تھے۔ ان کے نام شکرے کا یہ نوازش نامہ ملاحظہ فرمائیں۔

بھیرہ

24-4-93

عزیز القدر ارشد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ اس میں ایک چیک مایتی

17745 اور ایک ڈرافٹ مالیتی -/17000 روپے موجود تھا اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو شرف قبول بخشے اور جن احباب نے اس میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ ان کو اپنے خاص کرم سے نوازے اور ان کی جملہ مشکلات کو دور فرمائے ان کے مال جان اور اولاد میں برکت عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

فقیر کی طرف سے جملہ احباب کو فرداً فرداً سلام پہنچادیں گھر میں دعوات۔ عزیزان کو دیدہ بوسی۔ رسیدات ارسال خدمت ہیں۔

والسلام  
مخلص: محمد کرم شاہ

## جامعہ الازہر میں زیر تعلیم طلباء کے نام

مشاق شاہ صاحب کے عریضہ کے ذریعہ جب آپ کو ازہری طلبہ کے شاندار نتائج کی خبر پہنچی تو آپ بے حد خوش ہوئے اور تمام کو مبارک بادی کا یہ خط ارسال فرمایا۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا یہ خط معلوماتی تھوڑے اور تربیتی زیادہ ہیں۔ تمام میں محنت و لگن کی تلقین کی گئی ہے۔

بھیرہ

25-7-93

الابناء الابرار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عزیز القدر مشاق احمد شاہ صاحب کے ذریعہ آپ کے شاندار

نتائج پر آگاہی ہوئی۔ میں اس مسرت و شادمانی کا اظہار کرنے سے قاصر ہوں جو مجھے آپ کی شاندار کامیابی پر نصیب ہوئی۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

میری طرف سے تمام دارالعلوم کے اساتذہ، طلبہ اور خدام لنگر شریف کی طرف سے انگنت اور بے شمار مبارکبادیں قبول ہوں۔

اپنی انتہائی فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے آپ نے اپنے مستقبل کو بھی درخشاں کیا ہے اپنے دارالعلوم کی شہرت کو بھی چار چاند لگائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے بلند مقاصد میں شاندار کامیابیاں عطا فرمائے آپ کو خلوص ولہبیت کی نعمت سے مالا مال کرے اپنے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر کرم سے آپ اللہ تعالیٰ کے مخلص اور پاکباز بندوں میں شامل ہوں آمین ثم آمین۔

والسلام  
محمد کرم شاہ

## علامہ عبداللطیف چشتی الازہری کے نام

جامعہ الازہر عالم اسلام کی قدیم یونیورسٹی ہے اور اپنے اصول و ضوابط پر سختی سے پابند ہے۔ اصولی طور پر کوئی طالب علم دو فکلیٹیز میں داخلہ نہیں لے سکتا۔ ہمارے دوست عبداللطیف چشتی سے یہ غلطی سرزد ہوئی کہ انہوں نے بیک وقت دو شعبہ جات میں داخلہ لے لیا۔ جس کی وجہ سے یونیورسٹی نے ان کا داخلہ منسوخ کر دیا۔ انہوں نے حضور ضیاء الامت کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا اور تمام صورت حال

سے آگاہ کیا۔ دعاؤں کی درخواست کی۔ جس کے جواب میں آپ نے یہ سطور قلمبند کیں۔

بھیرہ

28-7-93

عزیز القدر مولانا عبداللطیف چشتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ کاشف احوال ہوا۔ آپ کے ساتھیوں کی شاندار کامیابی پر ہدیہ تبریک قبول فرمائیں۔

آپ کے ساتھ جوالمیہ ہوا ہے اس سے بہت کوفت ہوئی ہے لیکن گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ہر قسم کے حالات سے پالا پڑتا رہتا ہے۔ اور دین اسلام کے مجاہد ان رکاوٹوں کو پائے حقارت سے ٹھکراتے ہوئے اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جو کرتا ہے اس میں اس کے بندے کا بھلا ہوتا ہے۔

آپ کی یہ تجویز مجھے بہت پسند ہے کہ اگر آپ کو جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ میں داخلہ مل جائے اور ایک سال میں آپ اپنا کورس مکمل کر لیں تو بڑی ہی اچھی بات ہے۔ رحمت دو عالم ﷺ کے قدموں میں حاضری کا شرف بھی نصیب رہے گا اور علم و حکمت کے خزانوں سے بھی اپنی جھولی بھرتے رہیں گے۔ آپ قطعاً اس بات پر پریشان نہ ہوں بلکہ اطمینان کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہیں۔

ارشاد الہی ہے۔ وعسی ان تکرہوا شیئا وهو خیر لکم وعسی

ان تحبوا شیئا وهو شر لکم واللہ یعلم وانتم لاتعلمون!

اور ہو سکتا ہے کسی چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو پسند

کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بری ہو حقیقت حال کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم نہیں جانتے: سورہ بقرہ: ۲۱۶

## ارشاد فاروقی کے نام

شکریے کا ایک اور خط ارشد فاروقی کے نام

بھیرہ

14-12-93

عزیز مکرم ارشد فاروقی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کل آپ کے بھیجے ہوئے دونوں ٹرک سریالے کر پہنچ گئے۔ یہ مرحلہ ہمارے لیے بڑا دشوار گزار تھا لیکن آپ نے اس طرح تعاون فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بالکل آسان کر دیا۔ مولا کریم آپ کو اور آپ کے مخلص احباب کو اس فیاضانہ تعاون پر جزائے خیر عطا فرمائے۔

جس وقت آپ کی طرف سے بل موصول ہوگا اس روز انشاء اللہ بقایا رقم

کا ڈرافٹ بنوا کر آپ کی خدمت میں ارسال کر دیا جائے گا ان شاء اللہ

حافظ عبد الوحید صاحب اور برادران کے نام ایک عریضہ لکھا ہے آپ ان کو پہنچادیں اور ہماری طرف سے ان حضرات کا آپ شکر یہ ادا کریں ہم سب آپ سب کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں اللہ تعالیٰ آئندہ بھی خدمت دین میں ہمیشہ از بیش تعاون کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ



## علامہ محمد اکرم الازہری کے نام

اکرم صاحب کا عرصہ سے کوئی خط نہیں آیا تھا۔ پیر صاحب نے دوسرے احباب کو جب خطوط لکھے تو ان کی سر دمہری کا ذکر فرمایا۔ انہوں نے فوراً ایک عریضہ لکھا آپ بہت خوش ہوئے۔ اور یہ والا نامہ تحریر فرمایا۔

بھیرہ

1-1-94

عزیزم مولانا محمد اکرم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ باعث صدمسرت وابتہاج ہوا آپ کے دو ساتھی جو کامیابی کا پرچم لہراتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں ان کی کامیابی اور آمد کے دن بھیرہ کی تاریخ کا ایک یادگار دن تھا۔ شیشن سے لے کر بھلوال چونگی تک دور وہ لوگ ان کو خوش آمدید کہنے کے لیے کھڑے تھے۔ اس ناچیز کی بارگاہ رب العزت میں یہ عاجزانہ التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شاندار کامیابیوں سے سرفراز فرمائے اور آپ کو اپنی خصوصی توفیقات سے نوازے۔ تاکہ آپ اپنی زندگی کا ہر لمحہ علم اسلام اور نچا لہرانے کے لیے وقف کر دیں اور مسلک اہل حق اہلسنت پر انحطاط اور پڑمردگی کے جو اثرات کافی عرصہ سے چھائے ہوئے ہیں وہ کافور ہوں اور علماء اہلسنت اپنے اسلاف کی رفعتوں اور عظمتوں کے سچے وارث بنیں۔

امید ہے طلبہ کا نیا دستہ بھی آپ کے کارواں میں شامل ہو گیا ہوگا۔ تمام

عزیزان کو فرداً فرداً میری طرف سے مخلصانہ دعائیں اور محبت سے لبریز تسلیمات پیش کریں۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## پیرزادہ فاروق بہاؤ الحق شاہ کے نام

فاروق شاہ صاحب حضور ضیاء الامت کے سب سے چھوٹے اور لاڈلے بیٹے ہیں۔ ایف اے کرنے کیلئے۔ وہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کی ذیلی شاخ دارالعلوم گلزار حبیب میر پور تشریف لے گئے اس دوران حضور ضیاء الامت نے ان کے نام یہ نامہ تحریر فرمایا۔ یاد رہے فاروق شاہ صاحب بی۔ اے کرنے کے بعد برطانیہ تشریف لے گئے ہیں اور قانون کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ آپ کو سماجی اور تعلیمی خدمت کا بے حد شوق ہے مسلم گلوبل ریلیف اور ضیاء الامت فاؤنڈیشن کا قیام آپ ہی کا مرہون منت ہے۔ قحط سالی کے دنوں میں مسلم گلوبل ریلیف نے بلوچستان اور سندھ میں عطیات بھیج کر اپنے بھائیوں کی خوب مدد کی اللہ تعالیٰ ان کے جذبوں کو مزید جولانیاں عطا فرمائے۔ تاکہ وہ امت مسلمہ کی بہترین خدمت کر سکیں۔

عزیزم فاروق بہاؤ الحق شاہ سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ تم بخیر و عافیت ہو گے۔ اور اپنی اعلیٰ اور ارفع منزل تک پہنچنے کیلئے شریک عمل ہوں گے۔ ہم سب تمہاری شاندار کامیابی کیلئے دست بدعا رہتے ہیں اس کے فضل و کرم سے بعید نہیں کہ وہ تمہاری کوششوں کو اور ہماری التجاؤں کو شرف قبول ارزانی فرمائے۔ آمین۔

تمہارے لیے کچھ کھانے کی چیزیں اور پانچ صد روپیہ بھیج رہا ہوں تمہاری امی اور تمہارے بہن بھائی ہمیشہ تجھے یاد کرتے رہتے ہیں۔ سب کی طرف سے دعائیں، سلام اور پیار قبول ہو۔ اور سب خیریت ہے اپنے تمام اساتذہ کرام کو خصوصاً محترم حافظ حفیظ الرحمن صاحب کو تسلیمات

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

مولانا حفیظ الرحمن غزالی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے قابل فخر فرزند ہیں۔ سند تحصیل حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم گلزار حبیب میر پور تشریف لے گئے اور آج تک وہیں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اس ادارہ کی کامیابیوں میں ان کی محنت شاقہ کو خاص دخل ہے۔ ایک مختصر سا کورس جامعہ الازہر سے بھی کر چکے ہیں۔ نہایت علم دوست اور مستقل مزاج ہیں اللہ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔

## طارق محمود کے نام

طارق صاحب نے حضور ضیاء الامت سے بعض اہم مسائل کے بارے استفسار کیا آپ نے جواب میں ایک مکتوب تحریر فرمایا۔ ہم بشکر یہ طارق محمود کا خط پیش کرنے کے بعد حضور ضیاء الامت کا گرامی نامہ ہدیہ قارئین کریں گے۔

فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لاتعلمون

10-9-93

محترمی جناب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

- ۱ ماں کا احترام و مقام حدیث رسول کریم ﷺ کی روشنی میں باپ کی نسبت تین گنا زیادہ ہے۔
- ۲ کیا وجہ ہے کہ مسلم معاشرہ میں کسی اولاد کے یتیم ہو جانے کا معاملہ والدین میں باپ کی وفات کی وجہ سے ہوتا ہے نا کہ ماں کی نسبت سے؟
- ۳ کیا یہ بات اسلامی تعلیمات کی روشنی میں درست ہے کہ بروز قیامت اولاد اپنی والدہ کے نام سے پکاری جائے گی؟
- ۴ لڑکا اگر والد کی وفات پر سن بلوغ کو نہ پہنچا ہو تو وہ کتنی عمر تک یتیم کہلائے گا۔
- ۵ سوال نمبر چار میں لڑکی کے بارے بھی ارشاد فرمائیں۔

۱ طارق صاحب نے ادا با آپ کا نام نامی تحریر نہیں کیا۔

۶ اگر اولاد اصطلاح شریعت میں والد کی وفات پر یتیم کہلاتی ہے۔ تو کیا والدہ کی وفات پر بھی اسے یتیم ہی کہا جائے گا؟ لفظ کون سا استعمال ہوگا۔  
امید ہے مزاج اقدس بخیریت ہوں گے

دعا گو و دعا جو

آپ کا مخلص طارق محمود

حال مقیم مدینہ منورہ

بھیرہ

16-1-94

گرامی منزلت جناب طارق محمود صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا والا نامہ شرف افزاء ہوا اس کے جواب میں جو تاخیر ہوئی ہے اس کیلئے تہہ دل سے معذرت خواہ ہوں اپنی عقل نا تمام کے مطابق جوابات عرض ہیں۔

ماں کا احترام اور اس کی خدمت گزاری اور دلجوئی کا فریضہ اولاد پر والد سے بہت زیادہ ہے لیکن اولاد کی ساری ذمہ داریاں نان و نفقہ، رضاعت، اگر ماں کسی وجہ سے دودھ نہ پلا سکے تو اس کی بجائے کسی دوسری مرضعہ کا اہتمام بھی والد کی ذمہ داری ہے۔ اگر بچہ بیمار ہو جائے تو اس کے علاج پر اٹھنے والے اخراجات کا ذمہ دار والد ہے۔ اس طرح اس کی تعلیم و تربیت بھی باپ کے ذمہ ہے۔ ماں ان تمام قسم کی ذمہ داریوں سے مبرا ہے اسلئے باپ کے فوت ہونے سے اولاد کا سہارا ٹوٹ جاتا ہے لیکن

ماں اگر داغ مفارقت دے جائے تو اس کے تمام اخراجات کا کفیل اور ذمہ دار باپ موجود ہے اس لیے باپ کی وفات سے اس کی اولاد بے سہارا اور بے یار و مددگار ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس اولاد کو یتیم کہا جاتا ہے۔ وہ اس وقت تک یتیم کہلائے گی جب تک وہ نابالغ ہو جب وہ سن بلوغ کو پہنچ جائے۔ تو پھر اسے یتیم نہیں کہا جائے گا۔ بیٹے اور بیٹی میں اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں ان حالات میں بیٹا اور بیٹی سن بلوغ تک پہنچنے تک یتیم کہلائیں گے۔

میری نظر سے ایسی کوئی آیت یا حدیث نہیں گزری کہ قیامت کے روز اولاد کو اپنی والدہ کے نام سے پکارا جائے گا تمام دنیا میں تمام اقوام و ممالک میں یہی قاعدہ ہے۔ اولاد کو باپ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ سوائے ان یورپین ممالک کے جہاں آزادی اپنی انتہا تک پہنچی ہوئی ہے وہاں کیونکہ مائیں بھی آزاد ہوتی ہیں اس لیے یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ کس کا فرزند ہے۔ ان ممالک میں اولاد کو شناخت کیلئے ماں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

آخری استفسار جو آپ نے فرمایا ہے کہ کیا ماں کی وفات کے بعد بھی اولاد کو یتیم کہا جاسکتا ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ باپ کی وفات پر اولاد کو یتیم کہا جاتا ہے۔ ماں کی وفات پر نہیں۔

امید ہے آپ بمع اہل و عیال بخیریت ہوں گے

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## مولانا رحمت اللہ کے نام ۔

صوفی رحمت اللہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے فاضل، جامعہ محمدی شریف ضلع جھنگ کے مہتمم ہیں۔ مہتمم بھی عجیب لوگ ہوتے ہیں۔ اساتذہ کو ذاتی ملازم سمجھتے ہیں۔ ایسا ہونا تو نہیں چاہیے۔ یہ دین کے خادم ہیں ان کی عزت و تکریم ہونی چاہیے۔ بہر حال یہ ایک المیہ ہے۔ مولانا غلام رسول کو کب صاحب جامعہ محمدی شریف میں کچھ عرصہ پڑھانے کے بعد گورنمنٹ ڈگری کالج بھلوال میں بحیثیت لیکچرار متعین ہوئے رحمت اللہ صاحب نے ان کے واجبات دینے سے انکار کر دیا۔ کو کب صاحب نے حضور ضیاء الامت سے رابطہ کیا۔ آپ نے اس پر افسوس کا اظہار کیا اور رحمت اللہ صاحب کو یہ خط لکھا۔

بھیرہ

17-2-94

گرامی مرتبت حضرت مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوگا

مولانا غلام رسول کو کب صاحب آپ کے دیرینہ خدمت گاروں سے ہیں۔ آپ کی اجازت سے وہ کالج میں متعین ہوئے ہیں آپ کو تو اس بات پر خوش ہونا چاہیے تھا کہ آپ کا ایک نوجوان گورنمنٹ کے ادارہ میں باعزت نشست پر متعین ہوئے اور دین کی خدمت بہتر انجام دے گا۔ اس کی یہ کامیابی ہمارے لئے باعث

فرحت ہے۔ امید ہے حسب سابق شفقت فرماتے ہوئے ان کے بقیہ واجبات ان کو حوصلہ افزائی کیلئے ادا فرمائیں گے۔

والسلام  
مخلص: محمد کرم شاہ

## صوفی اصغر علی نظامی کے نام

نظامی صاحب نے ایک عدد خط محمد سعید اسعد صاحب کو لکھا جو پیر صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری رہے ہیں۔ جس میں ان کی ہمیشہ صاحبہ کے رویہ صحت ہونے کا مشردہ تھا پیر صاحب یہ خط پڑھ کر بہت خوش ہوئے ان دنوں سیرت طیبہ پر کام ہو رہا تھا مگر نقاہت دن بدن بڑھ رہی تھی جب آپ آرام فرماتے تھے طبیعت سنبھل جاتی لکھنا پڑھنا شروع کرتے تو کمزوری بڑھ جاتی ڈاکٹر تو عرصہ سے مشورہ دے رہے تھے کہ آرام کی اشد ضرورت ہے مگر آپ حضور ﷺ کی سیرت طیبہ کی تکمیل چاہتے تھے نظامی صاحب کے نام خط پڑھیے اور اندازہ کیجئے کہ کیا لگن ہے مشن سے ایک ایک چیز کی نگرانی ہو رہی ہے۔

بھیرہ

22-1-94

گرامی قدر مخلصم نظامی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ نے جو مکتوب عزیزم میاں صاحب کے نام ارسال کیا تھا وہ



مجھے ملا اس میں آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کی روبصحت ہونے کا مژدہ سن کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی عرض کی تھی ”فاذا مرضت فہو یشفین“ وہی بیمار کرتا ہے وہی شفاء دیتا ہے اللہ تعالیٰ محترمہ کو کامل صحت عطا فرمائے تاکہ پوری طرح صحت مند ہو کر گھر واپس آئیں۔

آپ کی دعاؤں کی برکت سے اب میں روبصحت ہوں پچھلے سات آٹھ ماہ طبیعت بہت خراب رہی اس کی وجہ سے از حد نقاہت محسوس ہونے لگی اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنے سے بھی قاصر رہتا تھا اللہ تعالیٰ نے بڑا کرم فرمایا ہے میری صحت اس کی مہربانی سے اب بہت بہتر ہو گئی ہے جتنا اس کا شکر ادا کروں حق شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ آرزو اتنی ہے کہ سیرت شریف مکمل ہونے تک مہلت مل جائے اور اپنی توفیق سے مؤید کر کے اس کام کو مکمل کرنے کی اس طرح سعادت بخشے کہ وہ بھی راضی ہو اور اس کا محبوب کریم ﷺ کی بھی خوشنودی حاصل ہو۔

آپ کا مرسلہ چیک مالیتی دس ہزار روپے برائے دارالعلوم موصول ہوا اللہ تعالیٰ نے جو فیاض دل اس معاملہ میں آپ کو عطا فرمایا ہے یہ اس کا خصوصی کرم ہے اللہ تعالیٰ اسے برقرار رکھے آمین۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا بخشتا ہے۔

## سید ذاکر حسین شاہ کے نام

کچھ لوگ تسخیر قلوب کے لیے وظیفہ کی تلاش میں رہتے ہیں ذاکر شاہ صاحب نے تسخیر قلوب کے وظیفہ کے لیے پیر صاحب کی خدمت میں خط لکھا تو آپ نے ان کے جواب میں یہ والا نامہ تحریر فرمایا۔ تسخیر قلوب کے وظیفہ کے لیے احباب کو سرگرداں نہیں رہنا چاہیے اللہ تعالیٰ کی بندگی اور رسول اللہ ﷺ کی غلامی بہترین وظیفہ ہے اور فحوائے حدیث جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے تو پوری کائنات اس کی گرویدہ ہو جاتی ہے۔ حضور ضیاء الامت اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول اللہ ﷺ کے سچے غلام تھے اس لیے خلق خدا ان کی دیوانی تھی بہر حال ذاکر شاہ صاحب کے جواب میں حضور ضیاء الامت کا مراسلہ ملاحظہ فرمائیں۔

بھیرہ

24-1-94

مکرم و محترم شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا نوازش نامہ ملا

جو وظائف آپ کو بتائے گئے ہیں آپ ثابت قدمی سے ان کو پڑھتے رہیں

تسخیر قلوب کا کوئی وظیفہ مجھے معلوم نہیں۔ نہ میرے بزرگ کوئی ایسا وظیفہ کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی وہ چیز ہے جو اللہ کے بندوں کو اپنے کسی بندے کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اس لیے آپ اس جھمیلے میں پڑ کر اپنا وقت ضائع نہ کریں۔  
جو آپ نے خواب دیکھا آپ نے جو کیا اپنی غیرت ایمانی سے کیا۔ بہت اچھا کیا۔

تو بندگی چوگدایاں بشرط مزد مکن

کہ خواجہ خود رسم بندہ پروری دانند

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## ارشاد فاروقی کے نام

ارشاد فاروقی صاحب کے خطوط اکثر کچھ لینے کے لیے ہوتے۔  
یعنی وہ حضور سے روحانی استفادہ کے لیے عریضے لکھتے۔ ہر خط  
میں کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور ہوتی جو روحانی تربیت سے تعلق  
رکھتی ہے ایسے ایک فون کے جواب میں آپ نے اپنے اس  
مرید کو یہ خط تحریر فرمایا۔

بھیرہ

24-1-94

محبت و مکرم ارشد فاروقی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کل رات فون پر بات ہوئی اس کے لیے تعویذ ارسال کر رہا

گداڑوں کی طرح عبادت صلی کی تمنا میں نہ کر۔ کیونکہ آقا جانتا ہے کہ اس در پر آنے والوں کو کیسے نوازنا ہے

ہوں یہ چاندی میں بڑھا کر اپنے کیش کی صندوقچی میں رکھ لیں اور جب صبح کام شروع کریں تو گیارہ بار درود شریف سات بار آیۃ الکرسی 114 بار یا سلام پڑھ کر اپنے سامان کیش بکس اور اپنے آپ کو دم کیا کریں اللہ تعالیٰ ہر قسم کے نقصان سے آپ کو محفوظ رکھے آمین۔

والسلام

محمد کرم شاہ

### سید نذیر حسین شاہ کے نام

یہ دوسرا حادثہ تھا جو شاہ صاحب کو پیش آیا مگر اللہ کریم کے فضل سے بال بال بچ گئے پیر صاحب کے غصہ کی وجہ شاہ صاحب سے کمال محبت کی غماز ہے اس خط میں جو عاجزی و انکساری ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے کچھ باتیں راز و نیاز کی ہیں جو غالباً خالص روحانی واردات سے تعلق رکھتی ہیں۔

بھیرہ

22-2-94

قرۃ العین عزیز القدر جناب شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آج نماز ظہر پڑھنے کے بعد جب واپس اپنے کمرے میں آیا تو

محترم بابو صاحب نے آپ کا عنایت نامہ مجھے دیا اس کے پہلے حصے کو پڑھ کر تو بڑی

خوشی اور اطمینان ہو ایہ سب کچھ آپ جیسے نفوس قدسیہ کی برکت ہے اور آپ کا حسن ظن ہے جو اس خطا کار کے بارے میں ہے اللہ تعالیٰ اس حسن ظن کو حقیقت میں بدل دے تو اس کی ذرہ نوازی سے کچھ بعید نہیں۔

ان الله على كل شئ قدير

جب دوسرے صفحہ پر پہنچا تو آپ کے ساتھ جو المیہ ہو اس کے بارے میں پڑھ کر بہت ہی صدمہ ہوا آپ تو گلاب کے پھول کی پتی سے بھی نازک تر اور حسین تر ہیں اس گدھے کو نظر نہ آیا کہ سڑک پر کون جا رہا ہے؟ اتنے بڑے سانحہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچایا ہے اس کا شکریہ ادا کرنے سے ہم قاصر ہیں۔ الحمد لله الف الف مرة الصلوة والسلام على سيدنا رسول الله كما يحت ويرضى۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیگر برکات کے علاوہ دلداری کا جو انداز مرحمت فرمایا ہے وہ قابل رشک ہے اپنے اس المیہ کا اختتام آپ نے اس طرح کیا ہے کہ جو بوجھ محسوس ہو رہا تھا اس میں بڑی کمی آگئی ہے اللہ کرے ایسا ہی ہو آپ رو بصحت ہوں اللہ کریم حضور نبی کریم ﷺ کے طفیل آپ کو صحبت عاجلہ اور کاملہ عطا فرمائے۔

اپنی والدہ محترمہ کی خدمت میں میری طرف سے مودبانہ تسلیمات عزیزان اور ان کی امی جان کو تسلیمات و دعوات۔

والسلام

طالب دعا: محمد کرم شاہ

## حکیم خلیل الرحمن رضوی کے نام

ضیاء النبی شریف کی تین جلدیں طباعت کے مراحل سے گزر کر قارئین تک پہنچ چکی تھیں مختلف مقامات پر رونمائی کی تقریبات کا سلسلہ جاری تھا اہل علم و دانش نے اس کاوش کو بہت سراہا۔ پی ٹی وی پر مباحثہ ہوا۔ اسلامی دنیا کی عظیم درسگاہ بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد کے اساتذہ اور ادارہ تحقیقات اسلامی کے ریسرچ سکالروں کے علاوہ دوسرے کئی علماء و فضلاء نے اظہار خیال کیا۔

اس دوران بچپن کے دوست حکیم خلیل صاحب نے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کیلئے دس ہزار روپے کا ڈرافٹ بھیجا ایک مولانا کی طرف سے دارالعلوم کو یہ خطیر رقم اس دور کا واقعی نایاب واقعہ ہے علماء امت تقریباً اس مد میں خرچ کرتے نظر نہیں آتے آپ نے حکیم صاحب کو شکریہ کا یہ خط ارسال فرمایا نہ آنے کا شکوہ کیا اور عرس شریف پر تشریف لانے کی دعوت دی۔

بھیرہ

22-2-94

گرامی قدر حضرت مولانا حکیم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مرسلہ ڈرافٹ مائیتی دس ہزار روپے برائے اعانت دارالعلوم محمدیہ

غوشیہ بھیرہ موصول ہوا۔ جو باعث صد فرحت و نشاط بنا ہمارے مولوی تو اس قسم کی غلطیاں نہیں کرتے جو آپ کیا کرتے ہیں یہ بالکل ایک نادر واقعہ ہے مجھے یقین ہے کہ اس ڈرافٹ کا ہر روپیہ پورے ڈرافٹ کی مالیت کا حامل ہوگا۔ اور دارالعلوم کیلئے باعث ہزار برکت ہوگا۔ بصد تشکر رسید ارسال کر رہا ہوں اور بارگاہ رب کریم میں آپ کی سلامتی اور بلندی درجات کیلئے دعاگوں ہو۔

آپ سے ملنے کیلئے دل بہت چاہتا ہے لیکن اب یہ بات بار خاطر ثابت ہو رہی ہے کہ میں بیسیوں مرتبہ آپ کے دیدار کیلئے حاضر ہوا ہوں اور آپ اتنے طویل عرصہ میں ایک آدھ بار وہ بھی غلطی سے آئے ہیں بقول غالب

ع سبک سربن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

ضیاء النبی ﷺ کے بارے مختلف مقامات پر تقریبات رونمائی منعقد ہو رہی ہیں جس میں اہل علم و دانش اپنی آراء کا اظہار کر کے مجھے ورطہ حیرت میں مبتلا کر رہے ہیں لیکن جس ہستی کی رائے میرے لیے سند کا درجہ رکھتی ہے اس نے اب تک لب کشائی کی جسارت نہیں کی۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ نے ان تین جلدوں کا مطالعہ کیا ہے؟ اور ان کو کیسا پایا ہے؟ آپ کی رائے پڑھ کر ہی کسی نتیجے تک پہنچ سکتا ہوں۔

پی ٹی والوں نے بھی بڑے اہتمام سے ضیاء النبی ﷺ کے متعلق ایک مباحثے کا اہتمام کیا ہے جس میں اسلامی یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان نے شرکت کی ہے۔ ایک دو روز تک ٹی وی سے نشر ہوگا اگر آپ کی نظر سے گزرے تو اس کے بارے

میں بھی اظہار خیال فرمائیں۔

رمضان شریف کے بعد تین اور چار شوال کی درمیانی شب حضرت  
قبلہ اثنانی صاحب رحمہ اللہ علیہ کا عرس مبارک ہو رہا ہے یہ تقریب ملاقات کیلئے بڑا  
اچھا موقع ہے۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## سید زاہد صدیقی شاہ صاحب کے نام

شاہ صاحب اس جستجو میں ہوتے ہیں کہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ  
یا خانقاہ کی کوئی خدمت کر سکیں حضور ضیاء الامت کو ملنے والے  
لوگوں کے لیے ایک صوفہ سیٹ رکھا ہوا تھا جو خستہ حال تھا، شاہ  
صاحب کی نظر پڑھی تو انہوں نے کاری گر بھیجے جنہوں نے  
بہت تھوڑے وقت میں ان صوفوں کی مرمت کر دی پیر صاحب  
نے اس پر شاہ صاحب کو شکر یہ کا خط لکھا۔ یہ صوفے مہمان خانے  
میں رکھے ہوتے تھے۔ جب آپ لکھ رہے یا پڑھا رہے ہوتے یا  
آرام کر رہے ہوتے تو ملنے والے ان آرام دہ صوفوں پر بیٹھ کر  
وقت ملاقات کا انتظار کرتے۔

حضرت ضیاء الامت کے والد ماجد حضرت پیر محمد شاہ صاحب۔



23-2-94

بگرامی خدمت قبلہ شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مزان گرامی!

آپ کے فرستادہ دو دوست محمد عنصر اور علی اصغر تشریف لے آئے اور آپ کی خصوصی ہدایت کے مطابق ایک صد سالہ بوڑھے صوفی کو اپنے لطافت فن سے جو ان رعنا کے روپ میں بدل دیا آپ کا اور آپ کے ان دوستوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ آمین حضرت قبلہ شاہ صاحب کی خدمت میں تسلیمات اور جملہ احباب کا سلام مسنون

والسلام

دعا گو محمد کرم شاہ

## علامہ عبداللطیف چشتی الازہری کے نام

مولانا عبداللطیف چشتی سیالکوٹی نے پیر صاحب کی خدمت میں ایک عربی رسالہ بھیجا آپ بہت خوش ہوئے محنت کی تلقین فرمائی اور عقائد اہلسنت کے دفاع کی اہلیت پیدا کرنے کا حکم دیا ضیاء النبی شریف کی پذیرائی پر خوش تھے پاکستان میں اعلیٰ سطح پر

سید زابد صدیق شاہ صاحب کے والد گرامی حضرت سعید شاہ صاحب۔

اور علمی حلقوں میں اس کام کو سراہا گیا انہی دنوں زیادہ کام کرنے کی وجہ سے آپ کی صحت اچھی نہ رہی خط ملاحظہ فرمائیے۔

بھیرہ

6-5-94

عزیز محترم مولانا عبداللطیف چشتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

الحمد للہ آپ بخیریت ہیں اور اپنے مقصد کے حصول کے لیے

شب و روز مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ان مخلصانہ مساعی کو مشکور فرمائے اور آپ

کے علوم کو اسلام کی سر بلندی کا باعث بنائے۔ آمین ثم آمین

آپ نے جو مقالہ ”عربی“ ارسال فرمایا جسے پڑھ کر دل کو از حد اطمینان ہوا

اس عظیم شخصیت نے تمام شکوک و شبہات کا ازالہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو ان

لوگوں کی ہدایت کا باعث بنائے جو امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کر رہے ہیں اور ان

کی ذہنی یجہتی کو تارتار کرنے میں مصروف ہیں۔ اس سے آپ کو یہ فائدہ ضرور ہوا ہوگا

کہ بد عقیدگی کے جو طوفان اٹاٹھ کر حملہ آور ہو رہے ہیں ان کے سدباب کے لیے

آپ پوری طرح تیاری کریں۔ اپنے تمام بھائیوں کو بھی اس خطرہ کی طرف ملتفت

کرتے رہیں تاکہ ہر عزیز اپنے آپ کو عقائد اہلسنت کے دفاع کے لیے پوری طرح

تیار کرے۔

ضیاء النبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے طفیل بڑی پذیرائی عطا فرمائی ہے۔ پانچ ہزار کا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا ہے۔ ٹی وی والوں نے اس کے بارے میں پروگرام کیا تھا اور 25 اپریل کو اسلام آباد کے باذوق علماء نے ہالڈے ان ہوٹل میں ایک زبردست تقریب رونمائی کا اہتمام کیا جس کی صدارت سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد صاحب نے کی۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر عبدالقدیر خان تھے۔

ان کے علاوہ مختلف یونیورسٹیوں کے پروفیسرز اور صاحبزادہ نصیر الدین گوڑوی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تمام حضرات کے ارشادات اس ناچیز کے لیے بڑے حوصلہ افزا تھے۔

کئی دنوں سے طبیعت خراب ہے۔ ضیاء النبی کے بارے میں جو کام شروع کیا تھا وہ معرض تعویل میں ہے۔ نقاہت از حد زیادہ محسوس کرتا ہوں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے اور اپنی خصوصی توفیق سے اس عظیم منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی سعادت سے بہرہ ور کرے۔ آمین ثم آمین صحت کے نامساعد ہونے کی وجہ سے آپ کو جلد جواب نہیں لکھ سکا۔ مدینہ طیبہ میں جو ساعتیں اکٹھی گزری تھیں ان کی یاد تازہ رہتی ہے۔ آپ کی معیت کے باعث بڑی آسانیاں ہوئیں۔ عزیز علم

ڈاکٹر عبدالقدیر خان ملت اسلامیہ کے عموماً اور اہل پاکستان کے خصوصاً محسن ہیں جن کی شبانہ روز محنت سے پاکستان ایٹمی طاقت بنا اور عالم اسلام سر اٹھا کر چلنے کے قابل ہوا۔ اللہ تعالیٰ ایسے عظیم مخلص، محبت وطن اور عاشق رسول کو سلامت رکھے اور ان کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے آپ حضور ضیاء الامت سے بیحد محبت رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس ادارہ کے نصاب میں سائنسی علوم کو بھی شامل کیا جائے۔

الدین شاہ صاحب۔ اور جملہ عزیز علماء کرام کو سلام مسنون۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## علامہ مشتاق احمد شاہ الازہری کے نام

شیخ محمد انیس عبادہ رحمۃ اللہ علیہ عرصہ سے الازہر شریف میں پڑھا رہے تھے قبلہ پیر صاحب نے بھی قیام مصر کے دوران ان سے بہت استفادہ کیا اتفاق دیکھیے کہ جب پیر صاحب کے شاگرد الازہر شریف میں پہنچے تو اب تک شیخ صاحب وہیں پڑھا رہے تھے آپ تدریس اور تصنیف میں عدیم النظر تھے۔ ان کی نگارشات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

اہل مصر کے معمولات اور پاکستان کے اہل سنت کے معمولات میں کوئی خاص فرق نہیں تمام مصری میت پر نماز جنازہ پڑھنے کے بعد باقاعدگی سے دعا کرتے

خانوادہ سادات کی عظیم علمی اور روحانی خانقاہ خولجہ آباد شریف ضلع میانوالی کے چشم و چراغ حضرت سید علم الدین شاہ صاحب مذہب حنفی مشربا چشتی ہیں۔ اس خانوادے کو سیال شریف سے بیعت و خلافت کا شرف حاصل ہے۔ خوش اخلاق، خوش اطوار علم الدین شاہ صاحب چلتے ہیں تو کوچہ و بازار ساتھ چلتے ہیں۔ رکتے ہیں تو زمانے کی بنھیں رک جاتی ہیں۔ خاموش ہوتے ہیں تو غنچہ دہن اور گویا ہوتے ہیں تو پھول جھڑتے ہیں شاید سعدی شیرازی نے انہیں کے لیے کہا تھا

ہر غنچہ کہ گل گشت دگر غنچہ نہ گردو

قرباں بہ لب یار کہے غنچہ گہے گل

آپ نے قیام ازہر کے دوران دوسرے فضلا سے کہیں زیادہ محنت کی اور طلبہ و اساتذہ کے

محبوب ٹھہرے

ہیں تعزیت اور دعا کے لیے لواحقین کے ہاں آمد و رفت کا سلسلہ کافی دنوں تک رہتا ہے مگر یہاں یہ سب چیزیں بدعت اور نہ جانے کیا کیا ان کے بارے کہا جاتا ہے شیخ محمد انیس عبادہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر حضور ضیاء الامت نے مشتاق احمد شاہ صاحب کے نام یہ خط تحریر فرمایا اور غم و اندوہ کا اظہار کیا۔

۷۸۷

بھیرہ

6-5-94

عزیز القدر قرۃ العین پیر مشتاق احمد شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ کاشف احوال ہوا۔ اس میں اپنے استاد گرامی شیخ محمد انیس عبادہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت کے بارے میں پڑھ کر دلی صدمہ ہوا۔ اپنے علم عزیز اور اخلاق کریمہ کے لحاظ سے یقیناً فرید العصر تھے۔ طلبہ کے ساتھ اپنے بچوں سے بھی زیادہ پیار کرتے تھے اور اس ناچیز کے ساتھ ان کی شفقت اور بے پایاں محبت منقطع النظیر ہے۔ اب ایسی ہستی کے لیے نامعلوم کتنی صدیاں انتظار کرنا پڑے گا۔ آپ نے بہت اچھا کیا کہ تمام ساتھیوں کے ساتھ ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی اور ان کی تعزیت کیلئے جو محافل قائم کی جا رہی ہیں ان میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔

اس تجربہ سے آپ کو علمی فائدہ بھی ہوا ہوگا کہ ہمارے ہاں یہ لوگ جس طرح ہر چیز کو بدعت، ضلالت، کفر اور شرک کہتے ہیں وہ ازہر کے علماء کے ہاں معمولات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے عالم بے بدل کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ اگر ان کے مزار پر حاضر ہونے کا موقع ملے تو میرا اسلام عرض کریں۔

میں نے واقعی ان سے بہت فیض حاصل کیا ہے اور اصول فقہ جیسے مشکل اور ادق علم کے دروازے ان کی تربیت سے میرے لیے کھلے ہیں۔ میرے بھی مخلصانہ جذبات ان کے صاحبزادگان تک پہنچادیں۔

امید ہے امتحانات قریب آ رہے ہوں گے اور سب حضرات پوری طرح امتحان کی تیاری میں کوشش کر رہے ہوں گے۔ اس ناچیز کی دلی دعا ہے اور تمنا بھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کے اس انحطاط و زوال کی شب دیجور میں مینارہ نور بنائے آپ کی محنت، آپ کے خلوص و للہیت کے انوار سے اس شب دیجور کو صبح نور میں تبدیل کرنے کا باعث بنائے۔ اہل سنت کے چمنستان میں خزاں کی چیرہ دستیوں کا دور ختم ہو اور آپ اس کے لیے بہار نور کے سفیر بن کر واپس تشریف لائیں ایسی بہار جو کبھی خزاں آشنا نہ ہو۔ آمین ثم آمین اپنے جملہ ساتھیوں کو میری طرف سے تسلیمات و دعوات۔

والسلام

دعا گو

محمد کرم شاہ

## محمد رفیق چغتائی کے نام

بیسویں صدی کے آخری عشرہ میں حکومتوں کی تبدیلی نے جو رنگ اختیار کیا اس نے محبت وطن لوگوں کو ہلا کر رکھ دیا جس غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کیا گیا ایسے لوگ بھلا کب ملک و قوم کی خدمت کر سکتے ہیں پیپلز پارٹی کی حکومت کے دوران پورے ملک میں بالعموم اور کراچی میں بالخصوص دنگا و فساد ہو رہے تھے مگر حکومت مزے لے رہی تھی اس سے محبت وطن طبقہ کو بے حد افسوس ہوا

چغتائی صاحب کے نام اسی قبیل کا ایک خط ملاحظہ فرمائیے۔

بھیرہ

7-5-94

محی مخلصی چغتائی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب موصول ہوا

ملک کے حالات دن بدن بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں

پنجاب محفوظ تھا پنجاب میں ہمارا علاقہ خصوصاً امن کا گہوارہ تھا لیکن اب تو یہاں آج کل رات دن بسوں، ویکنوں کو لوٹا جا رہا ہے اور حکومت کسی سے باز پرس تک نہیں کرتی۔

کراچی کے حالات کے بارے میں پڑھ کر دل لرز جاتا ہے مسلمان

مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار رہا ہے مسلمان مسلمانوں کے مکانون کو نذر آتش کر

رہے ہیں مسلمان مسلمانوں کے گھروں کی عصمتوں کو پامال کر رہے ہیں۔ انا اللہ وانا الیہ

راجعون کیا ہم نے پاکستان اس لیے بنایا تھا اللہ تعالیٰ ہمیں ظالم حکمرانوں اور ان کے

اعوان و انصار کے شر سے محفوظ رکھے اور یہ خطہ زمین جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے

امتیوں کو عطا فرمایا ہے ہمیشہ سلامت رکھے آمین۔

آپ کے لیے بارگاہ الہی میں دست بدعا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کی چھوٹی بڑی

خانگی، کاروباری مشکلات کو محض اپنے فضل و کرم سے دور فرمائے آمین ثم آمین۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

# علامہ عبداللطیف چشتی الازہری کے نام

6 مئی 1994ء کو چشتی صاحب کو ایک خط لکھنے کے بعد چودہ مئی

1994ء کو یہ خط تحریر فرمایا۔

بھیرہ

14-5-94

عزیز القدر مولانا چشتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

چند روز ہوئے ایک خط آپ کو تحریر کیا تھا۔ امید ہے مل گیا ہوگا۔

ڈالروں کے بارے میں یہ تجویز ہے کہ آپ ان ڈالروں کا ڈرافٹ بنوا کر مجھے بھیرہ ارسال کر دیں۔

دارالعلوم میں امتحانات ختم ہو چکے ہیں۔ البتہ بورڈ کے امتحانات کل ختم

ہونگے۔ سب کی کامیابی کے لیے آپ بھی دعا کریں ہم بھی آپ کے لیے بارگاہ

رب العزت میں بصد عجز و نیاز دست بدعا ہیں کہ وہ آپ تمام عزیزان کو شاندار کامیابی

سے سرفراز فرمائے۔ اور گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی آپ میں سے کسی کو

یونیورسٹی میں فرسٹ آنے کا اعزاز عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

جو کتابیں آپ نے پروفیسر ڈاکٹر اظہر صاحب کی معرفت بھیجی تھیں وہ مل

گئی ہیں۔ اس فن پر بہت مفید کتابیں معلوم ہوتی ہیں۔

جملہ ساتھیوں کو فردا فردا بہت بہت سلام اور دعائیں۔

والسلام

دعا گو محمد کرم شاہ

ظہور احمد اظہر صاحب پنجاب یونیورسٹی لاہور کے عربی شعبہ کے ڈائریکٹر رہ چکے ہیں۔ علمی

حلقوں میں جانے پہچانے ہیں۔



## علامہ ثناء اللہ الازہری کے نام

مولانا ثناء اللہ صاحب بھیرہ شریف کے فاضل ہیں انہوں نے ابتدائی تعلیم دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کی ذیلی شاخ سعیدہ آباد بوکن شریف سے حاصل کی پھر بھیرہ شریف آگئے یہاں سے قسمت نے یاوری کی الازہر چلے گئے ان دنوں ازہر شریف میں ہیں اور ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں مصر سے ثناء اللہ صاحب حج کی سعادت حاصل کرنے کے لیے حجاز مقدس حاضر ہوئے واپسی پر حضور ضیاء الامت کو عریضہ لکھا جو اب آپ نے مبارک بادی کا یہ خط تحریر فرمایا۔

بھیرہ

27-5-94

عزیز گرامی الحاج مولانا ثناء اللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اے حج کی سعادت سے بہرہ اندوز ہونے والے!

اے گنبد خضریٰ کے انوار و تجلیات سے اپنے قلب و عقل کو منور کرنے والے!

یہ عریضہ آپ کو خوش آمدید کہنے آپ کا انتظار کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جس سعادت سے آپ کو بہرہ ور فرمایا ہے اور جن لازوال

نعمتوں سے آپ کے دامن طلب کو معمور کیا ہے اس پر اس ناچیز کی طرف سے آپ کو

ان گنت ہدیہ تبریک قبول ہوں اور آپ کے تمام ساتھیوں کو بھی مبارک باد۔ جن کے

ایک ساتھی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی انعام سے بہرہ ور کیا ہے امید ہے ان کیف اور لمحات میں ہم دور افتادوں کو بھی آپ نے اپنی دعاؤں میں یاد فرمایا ہوگا۔ آپ کو آقا کریم ﷺ کی طرف سے آقا دو جہاں ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ، صلوة و سلام پیش کیا ہوگا۔

آج ہی آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا اور آج ہی یہ عریضہ ارسال کر رہا ہوں جملہ عزیزان کو فردا فردا آپ کے حج کی مبارک اور اس ناچیز کی طرف سے سلام مسنون۔ اللہ تعالیٰ تمام کو ہر امتحان میں شاندار کامیابیوں سے سرفراز فرمائے اور آپ کو اپنے دین متین کی صحیح اور پر خلوص خدمت کی توفیقات سے بہرہ ور کرے آمین ثم آمین

والسلام  
محمد کرم شاہ

## پروفیسر حبیب اللہ چشتی کے نام

پروفیسر حبیب اللہ چشتی صاحب چک نمبر 735 جنوبی سلانوالی ضلع سرگودھا کے رہنے والے ہیں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے مایہ ناز شاہین ہیں۔ ان دنوں ایف۔ سی کالج اسلام آباد میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ بڑے اچھے قلم کار ہیں ان کی چند کتابیں اہل علم سے خراج داد و تحسین حاصل کر چکی ہیں ابھی نوجوان ہیں انشاء اللہ اپنے مرشد اور شفیق استاد کی توقعات پر پورا اتریں گے۔

انہوں نے توحید سے متعلقہ ضیاء القرآن شریف کے تفسیری اقتباسات کو یکجا کیا حضور ضیاء الامت بہت خوش ہوئے انہیں شاباش دی اور دعاؤں سے نوازا یہ خط اسی سلسلہ میں تحریر کیا گیا ملاحظہ کریں۔

عزیز القدر پروفیسر مولانا محمد حبیب اللہ صاحب اطلال اللہ بقاء تم  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کافی عرصہ گزر گیا ہے آپ کا مسودہ مجھے ملا۔ کچھ مصروفیات کچھ پیہم اسفار، کچھ علالت طبع، اور سب سے زیادہ اس ناچیز کی کاہلی اور سستی، جواب لکھنے میں حائل رہی۔ جس کے لئے حقیر تہہ دل سے متاسف ہے۔ آپ نے وقت نکال کر اس نورانی صحیفہ کا مطالعہ کیا۔

آپ نے گلستان توحید کے رنگین و عطر بیز پھولوں کو جمع کر کے جو رنگین اور خوشبودار گلدستہ تیار کیا ہے۔ اس نے اس فقیر کے دل و نگاہ کو نئی روشنی اور تازگی مرحمت فرمائی ہے۔ توحید کے بحر بے پیدا کنار میں غواصی کر کے آپ نے ضیاء القرآن کے حوالے سے جو لو لو ہائے تابدار ایک ہار میں پرودیئے ہیں۔ یہ آپ کا وہ کارنامہ ہے جو بارگاہ الہی میں یقیناً شرف قبولیت سے مشرف ہوگا۔ مخلوق خدا کے لئے رہنمائی کا باعث بنے گا۔ اور ملت مسلمہ کے خود فراموش نوجوانوں کو خود آگاہی سے بہرہ ور کرے گا۔ اور ان کے دل کو اپنے منزل تک پہنچنے کے لئے ایسی بے تابیوں اور بے چینیوں سے آشنا کر دے گا۔ جو مردہ دلوں کو زندہ کر دیں گی۔

اے شاہین صفت نوجوان! اس کاوش پر اپنے خیر اندیش کی طرف سے ہدیہ صد تبریک قبول فرما۔ آپ نے ضیاء القرآن میں بکھرے ہوئے موتیوں کو یکجا کر کے

اپنی ملت کے نوجوانوں کے لئے ایک ارمغانِ محبت پرویا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے بھی زیادہ ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز کرے۔

اس دعا ازمن و از جملہ جہاں آمین باد

والسلام

دعا گو

پیر محمد کرم شاہ

مرکزی صدر انجمن طلبہ اسلام و جملہ رفقاء کار کے نام

انجمن طلباء اسلام یعنی قافلہ عشق و محبت، کاروانِ کیف و

مستی جوانوں کی ایک تحریک جو دنیا میں عشقِ مصطفوی کا عزم لے کر

سیدی مرشدی یا نبی یا نبی کے دل آویز نعرے لگاتے ہوئے منزل کی

طرف رواں دواں ہے شہر شہر، قریہ قریہ، بستی بستی، عشقِ نبی کی خیرات

بانٹنا اپنا مقصد حیات سمجھتی ہے جس نے اس ماویت گزیدہ اور عقل

پرستی کی اس خطرناک دنیا میں محبت و وارثی اور غلامی رسول کی بات کی

جس نے حضور ﷺ کو اپنا آئیڈیل مانا جس کے نوجوانوں نے سینوں

میں گولیاں کھائیں، ساتھیوں کو شہید کرایا مختلف محاذوں پر طاغوتی

طاقتوں سے ٹکر لی تعلیمی اداروں کو تقدس بخشا علم کے رجحان کو عام کیا

، کلاشنکوف کلچر کے خلاف آواز اٹھائی بزرگانِ دین کے ادب کی

بات کی، دلوں میں گنبدِ خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں کی تڑپ پیدا کی۔ یہ

قافلہ یہ کارواں یعنی انجمن طلباء اسلام حضور ضیاء الامت کے نزدیک

اہل سنت و جماعت کی امیدوں کا مرکز رہی ان نوجوانوں نے جب

کبھی آپ کو دعوت دی تو آپ نے بے حد خوشی سے قبول کیا۔

1994ء میں اس قافلہ عشق و مستی نے راولپنڈی میں

ایک ملک گیر کنونشن کے انعقاد کا فیصلہ کیا جس میں ملک کے طول و

عرض سے طلباء شریک ہوئے تھے آپ کو بھی دعوت دی گئی آپ

شمولیت کا ارادہ بھی رکھتے تھے مگر ناسازی طبع اڑے آئی آپ نے

ان نوجوانوں کی خدمت میں معذرت کا ایک خط لکھا اور ایک نصیحت

آموز تحریر کا پروانہ بھی جسے آپ کے شاگرد رشید خواجہ عبدالحفیظ نے

شرکاء کنونشن کی خدمت میں پیش کیا۔ مختصر گرامی نامہ اور نصیحت آموز

تحریر آپ بھی ملاحظہ کریں۔

گرامی مرتبت مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام و جملہ رفقاء کار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مزانج شریف!

انجمن طلباء اسلام کے مرکزی کنونشن میں شرکت میرے لیے سراپا سعادت

تھی لیکن مسلسل علالت کے باعث طبیعت اس وقت طویل سفر کی متحمل نہیں۔ اپنے

تحریری پیغام کے ذریعے حاضری کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔

امید ہے، آپ میری معذرت قبول فرماتے ہوئے ان چند حروف کو حاضری

پر محمول کریں گے۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

نحمد و نصلى على رسوله الكريم

امابعد: فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

ان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم

بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا کسی قوم کی (اچھی یا بری) حالت کو جب تک

وہ لوگ اپنے آپ میں تبدیلی پیدا نہیں کرتے۔

عزیز طلباء: آپ امت مسلمہ کا قیمتی سرمایہ اور ہماری امنگوں کے ترجمان

ہیں۔ مستقبل میں آپ کے کندھوں پر قومی ذمہ داریوں کا بار گراں آنے والا ہے منزل

کا تعین کیے بغیر کوئی بھی کاوش کارگر ثابت نہیں ہوتی۔

میرے نقطہ نظر کے لحاظ سے خدمت دین و ملت آپ کی واحد منزل ہے

واضح رہے کہ یہ منزل انتہائی ارفع و اعلیٰ ہے۔ آپ اس مقام رفیع تک تب ہی پہنچ

سکیں گے جب آپ کا وجود پوری ملت اسلامیہ کیلئے نہ صرف بلکہ پوری دکھی

انسانیت کیلئے نفع بخش ہوگا۔ آپ کا وجود صرف اسی وقت نفع بخش بن سکتا ہے جب

آپ علم کی دنیا میں کمال حاصل کریں گے۔ پیہم محنت اور کوشش سے کام لیکر اپنے

زندہ ہونے کا ثبوت مہیا کریں گے۔

فیلسوف اسلام حضرت علامہ محمد اقبال کا یہ حکمت آموز ارشاد اسی طرف

اشارہ کر رہا ہے۔

زندگی جہد است و استحقاق نیست

جز بعلم انفس و آفاق نیست

۱ زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے استحقاق نہیں زندگی انفس و آفاق کے علم کا نام ہے یعنی

ظاہری اور باطنی علوم حاصل کرنے کا نام ہے۔

کسی بھی قوم کو عروج و ترقی، عزت و خوشحالی اور امن و عافیت جیسی عظیم نعمتیں مفت میں میسر نہیں آجاتیں بلکہ اس کے لیے فرض شناسی، محنت و جفاکشی، بلند ہمتی و اولوالعزمی جیسی عالی صفات اور پسندیدہ خصائل کو اپنانا پڑتا ہے جب تک انسان ان عمدہ صفات کے ذریعے اندرونی دنیا میں انقلاب پیدا نہیں کرتا اس وقت تک بیرونی دنیا میں انقلاب ممکن نہیں۔

جس دور سے آپ گذر رہے ہیں بے شک اس میں آپ کو نامساعد حالات کا سامنا ہوگا طرح طرح کی رکاوٹیں آپ کی راہ میں حائل ہوں گی۔ لیکن یہ یاد رکھیں دنیا کے اندر کسی بھی قوم کو سرفرازی و رشتہ میں میسر نہیں آئی بلکہ اس کے لیے ذاتی تگ و دو شرط اولین ہے حقوق منت و سماجت سے نہیں ملتے بلکہ اپنے آپ کو ان کا اہل ثابت کرنا پڑتا ہے جب آپ نفس و آفاق کے علوم میں اپنا نام پیدا کریں گے تو زمین اپنے خزانے آپ کے لئے اگل دے گی۔ بلند چوٹیاں سرنگوں ہوں گی اور رحمت کے فرشتے ہر لحظہ تمہارے معاون و مددگار ہوں گے۔

میری دعا ہے خداوند قدوس اپنے حبیب مکرم شفیع معظم ﷺ کے صدقے آپ کی مخلصانہ کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

آمین ثم آمین  
بجاہ طہ و لیس ﷺ

والسلام

مخلص: پیر محمد کرم شاہ

پرنسپل: دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

۲۵ اکتوبر ۱۹۹۴

## مولانا شبیر احمد ربانی کے نام

شبیر احمد ربانی صاحب برطانیہ میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کا تعارف گذشتہ صفحات میں گزر چکا ہے ان کے خط کے جواب میں حضور ضیاء الامت نے یہ گرامی نامہ تحریر فرمایا:

بھیرہ

6-12-94

عزیز القدر مولانا شبیر حسین ربانی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب گرامی کافی عرصہ ہوا موصول ہوا تھا امریکہ اور انگلینڈ کے سفر میں بھی طبیعت ٹھیک نہیں رہی تھی لیکن سفر سے واپسی پر یہاں اتنی نقاہت ہو گئی کہ بالکل کوئی کام کرنے کو جی نہیں چاہتا تھا بسا اوقات نماز کے لیے مسجد میں جانا بہت مشکل ہو جاتا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب میں درست ہوں بسبب نقاہت نہیں رہی اور آہستہ آہستہ کام میں جی لگنے لگا ہے۔

امید ہے آپ اپنے بزرگوں اہل خانہ اور عزیزان سمیت خوش و خرم ہوں گے اور اپنے مقاصد کی انجام دہی میں روز و شب مشغول ہوں گے میری طرف سے تمام بچوں کو پیارا اہل خانہ کو دعائیں اور جملہ احباب خصوصاً حاجی نذیر صاحب کو سلام مسنون

والسلام

محمد کرم شاہ



## پیرزادہ فاروق بہاؤ الحق شاہ کے نام

فاروق بہاؤ الحق شاہ صاحب ایف۔ اے کرنے کیلئے دارالعلوم گلزار حبیب میر پور گئے ہوئے تھے اس کی کیا وجہ تھی؟ میرے خیال میں گھر سے دوری، اساتذہ کی ڈانٹ ڈپٹ، سفر کی صعوبتیں، احباب سے گفت و شنید یہ سب چیزیں علم کی راہ میں مددگار ثابت ہوتی ہیں اور انسان کو تعلیم کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

فاروق شاہ صاحب سب بھائیوں سے چھوٹا ہونے کی وجہ سے بہت لاڈلے تھے۔ گھر میں سب ان سے پیار کرتے تھے اس طرح ان کی تعلیم کا حرج ہوتا تھا۔ آپ نے انہیں میر پور بھیج دیا تاکہ توجہ پڑھائی کی طرف مبذول رہے اور ”زندگی جہد مسلسل ہے“ کے راز کو پا جائیں۔ دعاؤں اور نصیحتوں پر مشتمل یہ خط ملاحظہ کیجئے۔

بھیرہ

15-12-94

عزیز از جان فاروق بہاؤ الحق سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اگرچہ پیہم مصروفیات کے باعث تمہیں خط نہیں لکھ سکا لیکن

تمہاری یاد دل میں ہمہ وقت تازہ رہتی ہے اور بارگاہ الہی میں تمہاری شاندار کامیابی

کیلئے دست بدعا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کسی محنت کرنے والے کی محنت ضائع نہیں کرتا۔ اگر تم صدق دل سے مسلسل محنت کرو گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اور اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل تمہیں شاندار کامیابی سے سرفراز فرمائے گا۔

تمہاری منزل بہت دور ہے اس کا یہ پہلا زینہ ہے اور اسی پر تمہارے مستقبل کا انحصار ہے۔ جب گھر میں ہم لوگ اکٹھے بیٹھتے ہیں تو کسی نہ کسی عنوان سے تمہارا ذکر آ ہی جاتا ہے تمام گھر والوں کے دلوں میں تمہاری یاد اور محبت کا کنول کھلا رہتا ہے۔

اپنے اساتذہ کرام خصوصاً محترم حافظ محمد حفیظ صاحب مولانا محمد فاضل صاحب اور دیگر اساتذہ کرام کو بہت بہت دعائیں اور سلام سب گھر والے تمہیں بہت بہت پیار دیتے ہیں۔

اس دفعہ تم نے جو خط اپنی بہن کو لکھا وہ میں نے پڑھا اس لئے میں تمہیں اپنا رسم الخط درست کرنے کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ اس وقت تھوڑی سے محنت اور توجہ سے تم اپنا خط درست کر سکتے ہو اگر اس وقت اس کمی کو دور نہ کیا گیا تو پھر یہ پریشانی ہمیشہ تمہیں پریشان رکھتی رہے گی۔ محترم حافظ صاحب سے بھی ملتمس ہوں کہ وہ عزیز کے رسم الخط کی طرف توجہ فرمائیں۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

پیرزادہ فاروق بہاؤ الحق شاہ کے نام

تقریباً ایک ماہ کے بعد فاروق شاہ صاحب کو آپ نے دوبارہ

خط تحریر فرمایا اس میں نہایت اختصار کے ساتھ محنت کرنے کی تلقین فرمائی۔

طلبہ کو پیر صاحب نے جو خطوط لکھے ان تمام کا مضمون ایک ہے۔ محنت کرو، آگے بڑھو، اللہ پر توکل کرو، اللہ تعالیٰ کسی کی محنت ضائع نہیں کرتا۔ یہ صرف وہی شخص کر سکتا ہے جس نے زندگی تعلیم کی خدمت کرتے ہوئے گزاری ہو۔

عزیزم بہاؤ الحق سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بارگاہ رب العالمین میں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے اور زندگی کے تمام امتحانوں میں کامیاب و سرفراز فرمائے آمین ثم آمین

علامہ اقبال کا یہ شعر یاد رکھیے اور پڑھتے رہا کریں  
ہے شباب اپنی لہو کی آگ میں جلنے کا نام  
سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگلیں

اگر اس شعر کا کوئی لفظ سمجھ نہ آئے تو اپنے استاد صاحب سے پوچھ لیں۔  
محترم حافظ صاحب کو ایک خط لکھا تھا اس کا جواب ابھی تک نہیں ملا انہیں کہیں کہ اس خط کا جواب تحریر فرمادیں۔

تمام اساتذہ کرام خصوصاً مولانا محمد فاضل صاحب اور محترم محمد حفیظ صاحب اور جملہ طلباء کو میری طرف سے سلام پہنچادیں۔ گھر میں ہر طرح خیریت ہے سب تمہیں بہت یاد کرتے ہیں اور پیار دیتے ہیں۔

والسلام

محمد کرم شاہ

## حکیم خلیل الرحمن رضوی کے نام

حکیم صاحب کے نام گذشتہ خط میں آپ نے لکھا کہ ضیاء النبی شریف کی مختلف مقامات پر تقریبات رونمائی ہو رہی ہیں۔ اہل علم پذیرائی فرما رہے ہیں مگر آپ کی رائے کا انتظار ہے حکیم صاحب نے دارالعلوم کیلئے دس ہزار روپے کا ڈرافٹ بھیجا اور ضیاء النبی کے مطالعہ کرنے کی اطلاع دی آپ بہت خوش ہوئے۔ اپنے دیرینہ دوست سے دعاؤں کیلئے کہا ان دنوں ڈاکٹروں نے مکمل آرام کرنے کی تلقین کر رکھی تھی۔ مگر آپ مسلسل محنت کر رہے تھے۔ نقاہت بھی بڑھ گئی تھی اور آپ سہارے کے بغیر چل بھی نہیں سکتے تھے۔ مگر گھنٹوں مطالعہ کرتے انہی دنوں کا یہ مکتوب ملاحظہ ہو۔

بھیرہ

13-2-95

گرامی قدر برادر محترم حکیم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوگا

اللہ تعالیٰ آپ کو تادیر سلامت با کرامت رکھے آمین ثم آمین

آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ آپ نے ضیاء النبی ﷺ کا بالاستیعاب مطالعہ کر

لیا ہے۔ یہ بات میرے لیے بڑی مسرت بخش ہے کہ آپ جیسے عالم فاضل نے ضیاء  
النبی ﷺ کو اپنے مطالعہ کا شرف بخشا ہے امید ہے اختتام کے وقت آپ نے بارگاہ  
الہی میں اس کی قبولیت کیلئے التجا کی ہوگی۔

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کیلئے آپ نے دس ہزار کا جو گراں قدر عطیہ ارسال  
فرمایا ہے اس پر بڑی مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ آپ کو دارین میں اس کی جزائے خیر عطا  
فرمائے آمین ثم آمین۔

اس فقیر کی صحت ساتھ نہیں دے رہی چند روز اچھے گزرتے ہیں۔ پھر گڑ بڑ  
ہو جاتی ہے میری صحت کیلئے ضرور دعا فرمایا کریں تاکہ سیرت طاہرہ کی تکمیل ہو سکے  
آجکل چھٹی جلد پر کام ہو رہا ہے اس کو میں نے مستشرقین کے اعتراضات کا جواب  
دینے کیلئے مخصوص کیا ہے۔ بہت اہم اور مشکل موضوع ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس کا حق ادا  
کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

والسلام  
دعا گو و مخلص  
محمد کرم شاہ

وائس چانسلر انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے نام

یہ ان دنوں کی بات ہے جب پیپلز پارٹی کی حکومت تھی بے نظیر بھٹو  
اور ان کی کابینہ اسلامی اقدار کے خلاف بیان بازی کر رہی تھی وزیر  
داخلہ نصیر اللہ نے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے بارے بیان  
دیا کہ یہ یونیورسٹی دہشت گردوں کی آجگاہ ہے۔ یہ عجیب منطق  
ہے وزیر داخلہ کو اسلام آباد کی اس درسگاہ میں تو دہشت گرد نظر

آگے لیکن پورے ملک میں جو فتنہ و فساد ہو رہا تھا وہ نظر نہ آیا۔  
 خصوصاً کراچی کے حالات جس پر پوری دنیا میں تشویش تھی۔ اور  
 جہاں پاکستانی علم جلایا جا رہا تھا حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں تھی اس  
 یونیورسٹی میں پڑھنے والے طلباء ایسی سرگرمیوں سے ہمیشہ الگ  
 تھلگ رہے ہیں۔ وزیر داخلہ کا بیان بد نیتی پر مبنی تھا، حضور ضیاء  
 الامت نے وزیر داخلہ کی اس بیان کی مذمت کی اور یونیورسٹی  
 کے وائس چانسلر کو یہ گرامی نامہ تحریر فرمایا۔

صاحب السمو سیادة رئيس الجامعة الاسلامية العالمية باسلام آباد  
 السلام عليكم ورحمة الله وبركاته،

وبعد

قد وقع نظرنا على تصريح عجيب و مدهش أدلى به وزير  
 الداخلية الباكستاني عن الجامعة الاسلامية العالمية حيث اتهم  
 الجامعة بترويج التطرف و اشاعة الارهاب هذا البيان قد صدر بدون  
 المسئولية وهو يفسد سمعة الجامعة الطيبة ومهمتها الكبرى و  
 هو يسعى لابعاد الجامعة عن الفرائض و المهمات التي توديتها  
 نحو الملة الاسلامية.

الجامعة الاسلامية قلعة عظيمة للعلوم و الفنون و حصن  
 حصين للحكمة و المعرفة و هي لم تنشأ لخلق المتطرفين و الار  
 هابين، بل هي مركز لارواء غليل طالبي العلم و المعرفة وهي تقوم  
 بدور هام لاذكاء الازهان و انارة النفوس وهي المصنع الذي ينتج

الجيل و يعده للاضطلاع باعباء الامة والوطن وهى تريد ان تخلق  
طائفة من اطلاب تذود عن الدين والوطن و تتجسد فى عزائمهم حياة  
العقل و الشعور.

مرة اخرى نكرر تصريح وزير الداخلية و ندعو من الله تعالى  
ألا تذال الجامعة ينابيع العلم و المعرفة، ولا يزال الطلاب فى هذه  
الجامعة العظيمة ينورون قلوبهم و اذها نهم و يتقفون نفوسهم.

وتفضلوا بقبول فائق عبارات التحية والاكرام

پیر محمد کرم شاہ الازہری

عمید دار العلوم المحمدیۃ الفوئیہ بہرہ

مدیر یہ سر جو دیا

## ترجمہ

عالی قدر جناب وائس چانسلر انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس کے بعد عرض یہ ہے کہ پاکستانی وزیر داخلہ کا بین الاقومی  
اسلامی یونیورسٹی کے بارے میں عجیب و غریب اور حیران کن بیان ہماری نظر سے گزرا  
جس میں اس نے یونیورسٹی پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ خوف و ہراس اور دہشت گردی  
پھیلا رہی ہے۔ یہ بیان بغیر کسی ذمہ داری کے بلا سوچے سمجھے دیا گیا ہے۔ جو کہ  
یونیورسٹی کی اچھی شہرت اور اس کی عظیم ذمہ داری کو نقصان پہنچانے کا باعث ہے نیز  
یونیورسٹی ملت اسلامیہ کی بہتری کیلئے جو فرائض و خدمات سرانجام دے رہی ہے اس

سے اسے دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اسلامی یونیورسٹی علوم و فنون کا ایک عظیم قلعہ اور حکمت و معرفت کا ایک مضبوط و محفوظ مورچہ ہے۔ یہ ادارہ دہشت گرد اور مفسد پیدا کرنے کیلئے نہیں بنایا گیا۔ بلکہ یہ ایک ایسا مرکز ہے۔ جو تشنگان علم و معرفت کی پیاس بجھانے کیلئے وجود میں آیا ہے۔ اذہان کو ذکاوت اور باطن کو جلاء دینے میں یہ ادارہ بہترین کردار ادا کر رہا ہے۔ یہ انسان سازی کی ایک ایسی فیکٹری ہے جو ملک و قوم کے بوجھ کو اٹھانے کیلئے بہترین لوگ تیار کر رہی ہے اس ادارے کا مطمح نظر یہ ہے کہ وہ طالب علموں کی ایک ایسی کھیپ تیار کرے جو دین اور وطن کا دفاع کر سکے۔ اور اپنے عزائم میں عقل و شعور کی زندگی کو وجود دے سکے ہم ایک مرتبہ پھر وزیر داخلہ کے بیان کی مذمت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ یہ یونیورسٹی ہمیشہ علم و معرفت کا سرچشمہ بنی رہے اور اس عظیم یونیورسٹی میں طلبہ اپنے قلوب و اذہان کو منور کرتے رہیں اور اپنے آپ کو مہذب بنائیں۔

میری طرف سے آداب و اکرام کے بہترین الفاظ قبول فرمائیے۔

پیر محمد کرم شاہ الازہری

پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا

## مولانا ارشد جمیل کے نام

پیر صاحب کی علالت طبع کی وجہ سے بہت سارے امور صاحبزادہ محمد امین الحسنات صاحب سرانجام دے رہے تھے۔ اللہ کریم نے انہیں بھی اپنے والد گرامی کے خلوص و للہیت سے نوازا ہے احباب کی دعوت پر برطانیہ تشریف لے گئے ان سے ملے۔ ضروری امور کی



انجام دہی کے بعد وطن واپس آئے اور پیر صاحب کو مولانا جمیل صاحب کی کارکردگی سے آگاہ کیا آپ بہت خوش ہوئے نیز ان کا خط بھی آچکا تھا جس میں ایک معاون کیلئے درخواست کی گئی تھی اس کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا

بھیرہ

16-4-95

عزیز مکرم مولانا حافظ محمد ارشد جمیل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا یاد آوری کیلئے شکر گزار ہوں آپ کے بہت سے شکرے ادا کرنے تھے لیکن وقت ہی نہیں ملا۔ آج کچھ لمحے میسر آئے ہیں اسلیے یہ عریضہ لکھ رہا ہوں عزیز محمد امین الحسنات جب برطانیہ کا دورہ مکمل کر کے واپس آئے تو انہوں نے آپ کی مسجد کی رونقوں کے بارے میں آگاہ کیا اور خدمت دین کیلئے ان کی زبانی آپ کی مساعی جمیلہ کا تذکرہ بہت ہی مسرت آگیاں ثابت ہوا انہوں نے بتایا کہ آپ کی مسجد باوجود وسعت کے آپ کے پیچھے نماز پڑھنے والوں سے کھچا کھچ بھری تھی۔ اور تمام ممالک اسلامیہ کے لوگ وہاں آپ کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر اور ہم پر احسان عظیم ہے جس نے اپنے بندوں کے دلوں میں آپ کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کا شوق پیدا کیا اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو رو بہ ترقی کرے اور ہمیشہ برقرار رکھے آمین ثم آمین نیز عزیز نے بتایا کہ انہیں سعودیہ کا ویزا لینے میں بڑی دقت درپیش تھی تمام ذرائع ناکام ہو چکے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ سے ان کی یہ مشکل آسان فرمادی اور حرمین شریفین

کی حاضری کی سعادت نصیب ہوئی اس کیلئے بھی میں بلکہ ہم سب آپ کے شکر گزار ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے اثر و رسوخ میں مزید اضافہ کرے اور لوگ آپ سے فیض یاب ہوتے رہیں آمین ثم آمین

آخر میں آپ کے مکتوب کے بارے گزارش ہے جس میں آپ نے ایک معاون کیلئے خواہش کا اظہار کیا ہے اس کی تلاش اور انتخاب میں کافی دیر ہو گئی میں نے آپ کیلئے محمد ابرار حیات اولد پیر غلام ربانی شاہ صاحب جو آپ کے دارالعلوم کے فارغ التحصیل ہیں کا نام منتخب کیا ہے دو سال سے وہ دارالعلوم میں تدریس کی خدمات انجام دے رہے ہیں شریف الطبع اور منسا رنو جوان ہیں امید ہے آپ کیلئے بہترین معاون ثابت ہوں گے اگر ان میں کوئی کمی ہوئی تو آپ کی سرپرستی میں اس پر قابو پالیں گے مجھے اپنی رائے سے آگاہ کریں۔

جملہ احباب کو سلام مسنون، بچیوں کو دیدہ بوسی، گھر میں دعوات

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## محمد رفیق چغتائی کے نام

ادھر حضور ضیاء الامت کی طبیعت ناساز تھی ادھر سیاسی اور ملکی حالات دگرگوں تھے۔ محمد رفیق چغتائی نے کراچی کے حالات کے بارے عریضہ لکھا آپ نے جواب میں یہ نامہ مرحمت فرمایا۔

ابراہیم حیات شاہ صاحب پیر صاحب کے خاندان سے ہیں سند فراغت حاصل کرنے کے بعد ادارہ کو اپنی خدمات پیش کر دیں۔ بوجہ برطانیہ نہ جاسکے اب تک دارالعلوم بھیرہ شریف میں پڑھا رہے ہیں بڑے خاموش اور حلیم الطبع نو جوان ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اور زیادہ کامیابیوں سے نوازے۔

عزیز گرامی محمد رفیق چغتائی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کراچی کے حالات سن سن کر ہم یہاں پریشان اور ہلکان ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور کاروبار میں بھی برکت عطا فرمائے۔

ایک تعویذ ارسال ہے۔ مڑھا کر گلے میں رکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ برکتیں عطا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ

جملہ اہل خانہ کو تسلیمات

والسلام

محمد کرم شاہ

اسلامی جمہوریہ مضر کے سفیر کے نام

اغیار کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کی صفوں میں دراڑیں پیدا کی جائیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر یہ فاقہ کش متحد و متفق ہو جائیں گے تو ہمیں پھر سے خراج دینا پڑے گا اور یہ قوم بگولے کی طرح اٹھے گی اور پوری دنیا پر چھا جائے گی وہ جانتے ہیں کہ انہیں موت ہر اسان نہیں کر سکتی۔ میدان کارزار میں ان کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا وہ عیار یہ بات سمجھتے ہیں کہ ان کو نچا دکھانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ان کی قوتیں ایک دوسرے کے خلاف استعمال ہوں وہ ایک دوسرے کی گردن کاٹیں اور کبھی

بھی متحد و متفق نہ ہوں اس کام کیلئے وہ خطیر رقم صرف کرتے ہیں  
 دھماکے کراتے ہیں۔ بے گناہ لوگوں کے خون سے ہولی کھیلتے  
 ہیں۔ مختلف گروہوں کو مالی امداد پیش کرتے ہیں۔ جوان کا ہم نوا  
 ہوا سے خوب خوب نوازتے ہیں۔

اسلامی جمہوریہ مصر اور اسلامی جمہوریہ پاکستان دو عظیم اسلامی سلطنتیں ہیں  
 اور دشمن سمجھتا ہے۔ کہ ان کے عوام میں زندگی کی رمتن باقی ہے اور یہاں کے رہنے  
 والے وقتاً فوقتاً ہماری کارستانیوں پر تنقید کرتے رہتے ہیں، انہوں نے ان دونوں  
 ملکوں میں پھوٹ ڈالنے کیلئے مصری سفارت خانہ میں ایک دھماکہ کروایا جس سے  
 بہت نقصان ہوا اور میڈیا کے ذریعے یہ الزام ایک تیسری اسلامی مملکت جو پوری دنیا  
 کی آنکھوں میں کھٹک رہی ہے یعنی افغانستان کے سر تھوپنے کی کوشش کی مگر ان کی یہ  
 کوشش ناکام گئی اور سازش عیاں ہو گئی۔

حضور ضیاء الامت نے ایسے نازک موقع پر مصر کے سفیر کو یہ گرامی نامہ لکھا  
 اور اس حادثہ فاجعہ پر دلی غم و غصہ کا اظہار کیا۔  
 خط اور اس کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔

حاحب الماعالم سیادة سفیر جمہوریہ مصر العربیة با سلام آباد  
 السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وبعد

قد تلقینا بمزید اللوعة والاسی نبا الكارثة التي حاقت بسفارة  
 جمهورية مصر العربية نتيجة تفجير القنابل و العدوان الغاشم من قبل  
 الارهابين فقد آلمنا المصاب الجليل الذي حل بكم و نزل علينا هذا

الخبر المشئوم نزول الصاعقة. نحن ندين هذا التصرف اللانسانى  
والاضطهاد الصريح و نندد الارهابين و افعالهم الشنيعة ونسأل الله  
تعالى ان يسكب على قلبكم الكسير شأبيب الصبر و السلوان.

سيادة السفير! هذا الاعتداء انتهاك صارخ الكل القيم و  
الاعراف و تهديد مباشر للأمن والسلام ترويع للأمنين ليس له اى  
مبرر من خلق او دين او ضمير حتى فالدين الذى نعتقه يدعوا الى  
البناء لا الى الهدم و هو يرتكز على الرحمة و الوثام واقناع بالتي  
هى احسن فلا يجيز مثل هذه الماساة الدامية التى نزلت بالسفارة  
المصرية ان السبيل الامثل لحل المشاكل و حسم النزاعات هو  
التفاوض و الحوار، لاعملية الدمار، فنحن نشطركم فى هذه  
المأساة و الاحزان

سيدى الجليل! ان للجمهورية المصرية مكانا مرموقا فى  
المجتمع الدولى ولا سيما الازهر الشريف فنحن نفتخر على هذه  
الجامعة العريقة العديمة النظير فلن ننسى اياها الباهرة على  
الامة الاسلامية و هى تغذى غذاء ضالحي لطلاب العلم و المعرفة  
فمازلنا. منذ سنوات. نرسل ابناؤنا الطلاب الى الازهر الشريف  
للاستزادة من العلم و العرفان وهم يبرزون مواهبهم العلمية  
ويظهرون نتائج سارة فى الامتحانات و يحرز بعضهم قصب  
السبق فى حلبة السباق فنحن دائما نتذكر فضلكم العميم و ندعو  
من الله تعالى ان يديم خيرات الازهر الشريف وبقى جمهورية

مصر العربية واهاليها كل شر.

تقبلوا منا ازكى التحيات واسنى التسليمات

بیر محمد کرم شاہ الازہری

عمید دارالعلوم المحمدیۃ الغوثیۃ

بھیرہ مدیریۃ سر جو دھا

پاکستان

تحریر افی: ۱۴/۷/۱۶/۱۲ھ

الموافق: ۱۰/۱۲/۱۹۹۵م

ترجمہ

عزت مآب محترم جناب سفیر جمہوریہ مصر عربیہ اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ازیں بعد عرض ہے کہ دہشت گرد عناصر کی طرف سے ظلم و عدوان اور بموں کے دھماکوں کے نتیجہ میں جمہوریہ عربیہ مصر کے سفارت خانہ کو جس جائگاہ صدمہ کا سامنا کرنا پڑا، ہمیں اس پر بے حد دکھ اور افسوس ہوا ہے۔ آپ کو پہنچنے والی اس بڑی مصیبت پر ہم آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں یہ منحوس خبر ہم پر بجلی بن کر گری۔ ہم اس اقدام کو غیر انسانی اقدام یقین کرتے ہیں۔ یہ کھلی بدمعاشی ہے۔ دہشت گردوں اور ان کے افعال شنیع کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ آپ کے شکستہ دل کو صبر و سکون عطا فرمائے۔

جناب سفیر! یہ سرکشی ہر قسم کے اصول و ضوابط کے خلاف کھلی زیادتی ہے۔ یہ امن و سلامتی کیلئے براہ راست چیلنج ہے۔ اور امن پسند لوگوں کو خوف زدہ کرنے کا ایک ذریعہ ہے جس کی کوئی شخص یا دین یا زندہ ضمیر اجازت نہیں دیتا۔ وہ دین جس کا قلاوہ

ہمارے گلے میں ہے۔ وہ تعمیر کا داعی ہے تخریب کا نہیں اس کی تعلیمات تو رحمت، بھائی چارہ اور اعلیٰ درجے کے حلم و بردباری پر مرتکز ہوتی ہیں۔ ہمارا دین ایسی خون ریزی کی کب اجازت دیتا ہے؟ جس کا سامنا مصری سفارت خانہ کو کرنا پڑا ہے؟ مشکلات کے حل کا مثالی راستہ اور باہمی اختلافات دور کرنے کا واحد حل باہمی گفت و شنید ہے۔ نہ کہ قتل و غارت کی کارروائی ہم آپ کے غم و اندہ میں برابر کے شریک ہیں۔

عالی قدر جناب! جمہوریہ مصر کا عالمی برادری میں ایک باعزت مقام ہے اور خصوصاً ازہر شریف کو لوگ بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ہمیں اس بے مثال اور بہترین یونیورسٹی پر ناز ہے۔ ہم امت مسلمہ پر اس کے بے پناہ احسانات کو کبھی نہیں بھول سکتے یہ علم و معرفت کے طلبہ کو صالح غذا بہم پہنچا رہی ہے۔ کئی سال سے ہم اپنے طالب علم بچے ازہر شریف مزید علم و عرفان حاصل کرنے کیلئے بھیج رہے ہیں۔ اپنی علمی سرگرمیوں میں بڑی نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں امتحانات میں شاندار نتائج کھاتے ہیں۔ اور ان میں سے کچھ مقابلے کے امتحان میں سبقت لے جاتے ہیں ہم تو آپ کی حد درجہ نوازشات کو ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ازہر شریف کی یہ برکتیں ہمیشہ برقرار رہیں۔ اور جمہوریہ مصر اور اس کے عوام ہر قسم کے شر سے محفوظ رہیں۔

ہماری طرف سے قلبی پاکیزہ آداب و تسلیمات قبول فرمائیے۔

پیر محمد کرم شاہ الازہری

پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ، ضلع سرگودھا۔

تاریخ: ۱۶/۱۲/۱۹۹۵ء

بمطابق ۱۲/۱۰/۱۹۹۵ء

## مولانا محمد ارشد جمیل کے نام

حافظ ارشد صاحب کو ایک ساتھی کی ضرورت تھی انہوں نے پہلے بھی اس سلسلہ میں ایک خط لکھا۔ پیر صاحب نے جواب میں ابرار شاہ صاحب کا نام تجویز فرمایا، مگر نہ جانے کیوں انہوں نے کسی اور شخص کیلئے عرض کیا۔ اور ٹیلی فون بھی کیا۔ مشتاق شاہ صاحب الازہری کے بارے بات ہوئی مگر یہ کام پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔ شاہ صاحب سرگودھا شہر میں تدریسی خدمات سرا انجام دے رہے ہیں۔ بہر حال پیر صاحب کا نامہ ارشد جمیل کے نام ملاحظہ فرمائیں۔

بھیرہ

3-1-96

محترم و مکرم عزیزم ارشد جمیل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے اور مسجد کو جس طرح آپ نے آباد کیا ہے یہ اسی طرح آباد رہے اور اللہ تعالیٰ کے بندے اپنے رب کو سجدے کرتے رہے آمین۔

اگلے روز آپ کا ٹیلیفون ملا تھا۔ میں نے عزیزم مشتاق احمد شاہ سے ملاقات کی ہے وہ بہت جلد اپنے کاغذات آپ کو بھیج دیں گے۔ آپ فکر نہ کریں یہ میرے از حد عزیز ہیں اور ان کی خاطر مجھے بہت عزیز ہے ان کی ابھی ابھی شادی ہوئی ہے وہ



دونوں ایک ساتھ آئیں گے۔ اس لیے ان کی رہائش کا بھی مسجد کے قریب فرمادیں  
باقی جو آسائشیں آپ ان کو مہیا کریں گے ان کے بارے میں مطلع فرمائیں۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

## حکیم خلیل الرحمان رضوی کے نام

1996 میں آپ کی صحت بہت بگڑ گئی۔ آپ کینکسر ہسپتال  
اسلام آباد میں تقریباً پانچ ہفتے زیر علاج رہے۔ اللہ تعالیٰ نے شفا  
بخشی واپسی پر حکیم صاحب کے خط کے جواب میں مراسلہ تحریر  
فرمایا۔ دارالعلوم کی خدمت کرنے پر ان کا شکر یہ ادا کیا۔ دعائیں  
دی اور اپنے لئے دعاؤں کی استدعا کی۔

بھیرہ

18-1-96

مکرم و محترم رضوی صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جناب کا دارالعلوم کیلئے عطیہ موصول ہوا۔ اس کیلئے تہہ دل سے شکر گزار  
ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے کاروبار میں اور وسعتیں اور برکتیں ارزانی فرمائے۔  
میں کافی عرصہ بیمار رہا ہوں چار پانچ ہفتے اسلام آباد ہسپتال میں گزارے  
اب بھی صحیح طور پر صحت یاب نہیں ہوا۔ اس علالت کی وجہ سے کارکردگی کا جذبہ دم توڑ  
گیا۔

خصوصی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مکمل صحت عطا فرمائے تاکہ تادم واپسیں اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کی صحیح خدمت کر سکیں۔  
گھر میں تمام کو بہت بہت سلام۔ رسید لطف ہے

والسلام  
دعا گو: محمد کرم شاہ

## محترمہ نازیہ اقبال کے نام

ہماری بد قسمتی کہ قیام پاکستان کے بعد ہم طرح طرح کی الجھنوں کا شکار ہو گئے۔ اور آزادی کے باوجود ہم نے غیروں کی دریوزہ گری کی روش ترک نہ کی۔ اور ظلم کی انتہاء تو یہ کہ وہ لوگ جنہوں نے قیام پاکستان کی مخالفت کی تھی اور ”ملت از وطن است“ کا نعرہ لگایا تھا وہ پاکستان کے سیاہ و سفید کے مالک بن بیٹھے انہوں نے نئی نسل کو گمراہ کرنے کیلئے کلیدی آسامیوں پر براجمان افراد کو اپنی چکنی چپڑی باتوں سے ہم نوا بنا لیا۔ اور نصاب میں اپنے عقائد و نظریات کو شامل کر دیا اور وہ لوگ جنہوں نے قائد اعظم کا ساتھ دیا تھا بدعتی، مشرک اور نہ جانے کیا کیا ٹھہرے، سعادت مند روہیں ان کی اس کارستانی پر تڑپ اٹھیں اور انہوں نے علماء کرام سے اس جو رستم کے خلاف آواز بلند کرنے کی التجاء کی۔

ایم۔ اے اسلامیات کی ایک طالبہ محترمہ نازیہ اقبال نے حضور

ضیاء الامت کی خدمت میں خط ارسال کیا۔ آپ نے جواب مرحمت فرمایا۔ محترمہ نازیہ کا وہ خط ہمیں دفتر سے مل گیا جس کی وجہ سے پیر صاحب کا خط سمجھنے میں مدد ملی۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ خط ہدیہ قارئین کریں تاکہ وہ بھی اس قلبی اضطراب کا اندازہ لگا سکیں جو سنی طلباء و طالبات کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔ یاد رہے موصوفہ سابق گورنر پنجاب محمد اقبال کی صاحبزادی ہے۔

3-1-96

لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

شاہ صاحب آپ کا بے حد شکر یہ کہ آپ نے مجھ ناچیز پر اتنی توجہ دی، وقت صرف کیا۔ بیعت کے متعلق آپ کا خطاب پڑھا اس کے علاوہ پانچ چھ خطبات مزید پڑھ چکی ہوں جو کافی معلوماتی ہیں۔ جو وظائف آپ نے تجویر کیئے ان کو بھی پڑھ رہی ہوں الحمد للہ لا قوۃ الا باللہ

شاہ صاحب بے شک اسلام ایک وسیع جامع اور انسانی زندگی کے ہر کردار کو ہدایت و فلاح سے ہمکنار کرنے والا دین ہے۔ میں مانتی ہوں کہ اسلام اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہے اور جو اس پر عمل کرتا ہے وہ سلامتی و امن میں آجاتا ہے۔ ایم اے اسلامیات میں داخلے کا مقصد نمبر ڈگری یا نوکری کی تلاش نہ تھا۔ بلکہ اسلام کو بہتر طور پر سمجھنا اور جاننا تھا۔

ایم۔ اے نے میری معلومات میں تو اضافہ کیا لیکن صد افسوس کہ اس نے دولت محبت الہی و نبی مجھ سے چھین لی۔ میرا ایمان لٹ گیا۔ مجھے یوں محسوس ہونے لگا

کہ شاید میں (نعوذ باللہ) مشرکہ ہوں ہر بات کو دلیلوں میں تو لا جانے لگا۔ اور دل کی بات بدعت ٹھہری۔ تصوف کے بارے یہ نظر یہ دیا گیا کہ یہ بزرگوں اور بڑھاپے کی باتیں ہیں نیز ہر بات کو کتابوں تک محدود کر دیا گیا۔

شاہ صاحب بے شک علم کی ایک حیثیت ہے۔ لیکن اگر اسلام کے علم میں سے تزکیہ نفس، تصوف و ذکر اور محبت الہی و رسول کی باتیں نکال دی جائیں تو اسلام کی عمارت تو کھڑی ہو جائے گی مگر ہلکا سا جھونکا اس کو گرانے کیلئے کافی ہوگا۔

شاہ صاحب! میرا حال یہ ہے کہ میں نے اسلام کا ظاہری لبادہ تو اوڑھ لیا ہے مثلاًئی۔ وی نہیں دیکھتی، پردہ بڑا سخت کرتی ہوں۔ نماز کی پابند ہوں لیکن دل ان عام چیزوں سے بوجھل ہے دل کو آج بھی ان میں کشش نظر آتی ہے جو کہ خلاف اسلام ہے۔

شاہ صاحب! آپ سے درخواست ہے۔ کہ میرے دل کو احساس خدا اور یہ احساس کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے وہ میرے ساتھ ہے اور وہ میری شہہ رگ سے بھی قریب ہے وہ سب باتیں جو میں قرآن میں پڑھ چکی ہوں وہ تمام دلائل جو میں جانتی ہوں لیکن محسوسات سے خالی ہیں میری دنیا مجھے کسی اور سمت لے جا رہی ہے۔

اسی لیے میں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی تاکہ آپ ان احساسات کو جگانے میں میری مدد کریں۔ سلسلہ چشتیہ کا ذکر ہوتا ہے یعنی اللہ کو یاد کرنے کا ایک منفرد انداز آپ لوگ اپناتے ہیں۔ میری آپ سے التجاء ہے کہ یہ ذکر مجھے سیکھائیے اور میری روح کو مالک حقیقی سے ملانے کی میرے ساتھ سعی کریں۔

میں آپ کو ایک اور بات بتانا چاہتی ہوں کہ میں نقشبند یہ اور اویسیہ والوں کا ذکر خفی تقریباً پچھلے 11/2 ماہ سے کر رہی ہوں یہ ذکر کرتے ہوئے مجھ پر دو تین بار

کیفیت بھی طاری ہوئی ہے۔ یہ ذکر خفی ہے۔ اور باقی معلومات تو آپ کو مجھ سے بہتر معلوم ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ آیا آپ کے سلسلے کا ذکر خفی ہے یا جلی بہر حال آپ میری حالت زار پر توجہ فرمائیں اور جس کرب میں میں پچھلے دو سال سے مبتلا ہوں اس سے نجات دلا دیں جزاک اللہ

والسلام

نازیہ اقبال

محترمہ نازیہ کے جواب میں قبلہ پیر صاحب کا حظ ملاحظہ فرمائیں اور اپنے قلبی اور روحانی معاملات پر اس کی روشنی میں غور کریں۔  
عزیزہ محترمہ نازیہ اقبال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب محبت ملا جس میں آپ کے قلبی احساسات اور روحانی بے چینیاں میرے لیے بڑی تعجب انگیز تھیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے اور جن دلوں کو وہ پسند کرتا ہے ان میں ودیعت کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی اس خصوصی نعمت سے سرفراز رکھے۔

مجھے شدید احساس ہے کہ آپ کے خط کے جواب میں بہت تاخیر ہوئی ہے لیکن بیماری اور سفر و دنوں چیزیں رکاوٹ بنی رہیں پرسوں ہی میں عمرہ کے مبارک سفر سے واپس آیا ہوں وہاں آپ کے لیے بھی دعائیں کرتا رہا اللہ تعالیٰ منظور فرمائے۔  
یہ آپ نے صحیح تجزیہ کیا ہے کہ آجکل جو اسلام ہمیں پڑھایا جاتا ہے اس میں استاد سب سے پہلے یہ اہتمام کرتے ہیں کہ جہاں کہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی چنگاری محسوس ہو اس کو بجھا دیں اور اسے دین اسلام کی بہت بڑی خدمت

سمبھتے ہں حالانکہ دین کا اصل سرمایہ ہی اللہ اور اس کے رسول کی سچی موبت ہے اس کیلئے اگر آپ ضیاء القرآن کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتی رہیں تو بفضلہ تعالیٰ ان لوگوں کی کوشش سے جو شبہات پیدا کیے جاتے ہیں ان کا ازالہ ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ آپ کے پاک دل کو پھر ان بے چینوں اور بے قرار یوں کا دشمن بنا دے گا۔

ہو سکے تو تہجد ضرور پڑھا کریں اور اس کے بعد ایک تسبیح استغفار کی اور ایک تسبیح کلمہ طیبہ کی اور ایک تسبیح آقائے دو جہاں ﷺ کی ذات پاک پر درود شریف پڑھا کریں۔ اللہ تعالیٰ خود آسانی فرمائے گا۔

میری ہر وقت دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی اور اپنے محبوب کی سچی موبت عطا فرمائے آمین۔

ہمارے سلسلہ میں تو ذکر بالجہر سے آغاز کرتے ہیں دوزانوں انسان بیٹھ جائے کمر سیدھی کرے اور دل جو بائیں طرف ہوتا ہے اس کی طرف متوجہ ہو کر اللہ کے سوا جو کچھ ہے اس کو نکالنے کی کوشش کرے اور لا الہ کہتے ہوئے اپنے دل سے ہر ما سوا کو باہر کرنے کیلئے سر کو دائیں کندھے کی طرف لے جائے اور پھر قلب پر الا اللہ کی ضرب لگائے زیادہ بلند آواز سے ذکر کی ضرورت نہیں اتنا اونچا کریں کہ آپ کا نفس سن سکے اللہ تعالیٰ مزید خود رہنمائی فرمائے گا۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

مولانا ارشد جمیل کے نام

ارشد جمیل صاحب کے نام شکر یے کا ایک خط ملاحظہ ہو

عزیز محترم مولانا ارشد جمیل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی طرف سے مرسلہ ڈرافٹ مالیتی اٹھاؤں ہزار روپے موصول ہوا اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں منظور فرمائے اور آپ کے اس جذبہ شوق و محبت کو سلامت رکھے۔ جس ذوق شوق سے اپنے دارالعلوم کی امداد میں کوشاں رہتے ہیں وہ آپ ہی کا حصہ ہے یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کریم ﷺ کی رضا کا باعث بنے۔  
جملہ احباب کو سلام مسنون۔ بچوں کو پیار۔ گھر میں دعوات رسیدات ارسال ہیں۔

میری صحت اچھی نہیں ہے۔ بڑی کمزوری ہے۔ صحت کیلئے دعا فرمایا کریں۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## محمد رفیق چغتائی کے نام

چغتائی صاحب اپنے بھائیوں کے ہاتھوں پریشان تھے اور وقتاً فوقتاً اپنی پریشانیوں کا اظہار کرتے رہتے تھے آپ ان کیلئے دعائیں کرتے اور وظائف بھی تعلیم فرماتے ایسا ہی ایک جواب خط ملاحظہ ہو۔

23-3-96

عزیز محترم چغتائی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا تفصیلی خط موصول ہوا اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آپ کے تمام کام آسان ہوں بچیوں کے فرض سے بھی سرخرو ہوں اور کاروبار میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

آپ ہر نماز کے بعد ایک سو بار درود شریف اور ایک سو بار یا کریم پڑھ کر دعا کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ ضرور کرم فرمائے گا۔ میں ہر وقت آپ کیلئے دست بدعا ہوں۔

جملہ احباب کو سلام مسنون بچوں بچیوں کو پیار گھر میں دعوات

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## حکیم خلیل الرحمن رضوی کے نام

حکیم رضوی صاحب نے خط لکھا آپ بہت خوش ہوئے انہیں دعاؤں سے نوازا، بیماری اور نقاہت بڑھ گئی تھی ضیاء النبی شریف پر بھی کام جاری تھا۔ انگلینڈ کے احباب نے دعوت دی کہ وہاں گرمی ہے آپ یہاں آئیں۔ علاج بھی کروائیں اور ضیاء النبی پر آسانی سے کام کریں۔ آپ نے اس ضمن میں حکیم خلیل صاحب کو خط لکھا اور اپنے پروگرام سے آگاہ کیا انگلینڈ میں قیام کے دوران آپ کو آنکھوں کی تکلیف ہو گئی وجہ یہ تھی کہ وہاں کے



دن بہت لمبے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں آپ رات کو تو آرام فرماتے لیکن دن کو سارا وقت ضیاء النبی شریف پر کام کرتے حالانکہ وہ لوگ دن کے وقت بھی سوتے ہیں۔ زیادہ جاگنے کی وجہ سے طبیعت سنبھل نہ سکی اور خوشگوار موسم نے بھی کچھ زیادہ فائدہ نہ دیا۔

بھیرہ

10-8-96

برادر مکرم حضرت حکیم رضوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا عنایت نامہ روحانی مسرت کا باعث ہو ازاں اللہ لکم

الدرجات ولمراتب الجلیہ ولازلتم قرۃ عیون فی اجابکم واسر تکم ایں نے جیسے عرض کیا کافی عرصہ سے بیماری کا شکار ہوں مسجد تک نماز ادا کرنے کیلئے جانا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ شدت نقاہت کی وجہ سے بسا اوقات نمازیں بیٹھ کر ادا کرتا ہوں چند روز بعد علاج کیلئے انگلینڈ جانے کا ارادہ ہے۔ دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ صحت کا باعث بنائے۔ آمین ثم آمین۔

کئی بار یہ ارادہ کیا کہ رضوی صاحب کو ایک خط لکھ دوں لیکن نہ لکھ سکا آپ

بازی لے گئے۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ

اللہ تعالیٰ تمہارے درجات و مراتب عالیہ میں اور اضافہ فرمائے اور تم اپنے دوستوں اور خاندان کے افراد کی آنکھیں ٹھنڈی کرتے رہو۔

## مولانا ارشد جمیل کے نام

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ مشتاق شاہ صاحب کے انگلستان جانے کی بات چل رہی تھی سپانسر بھی آگیا تھا لیکن شاہ صاحب کو تشویش تھی کہ ایمپیسٹر کو کہا گیا ہے کہ ان سے امتحان لیں کہ آیا وہ انگریزی میں بھی ماہر ہیں اس سلسلہ میں انہوں نے پیر صاحب سے عرض کی تو آپ نے لکھا۔

بھیرہ

10-10-96

عزیز مکرم مولانا ارشد جمیل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے بفضلہ تعالیٰ آپ بمع اہل خانہ اور عزیزان بخیریت ہوں گے اور اپنے مشن کی تکمیل کیلئے مصروف تگ دو ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مقصد جلیل میں شان دار کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

عزیزم مشتاق احمد شاہ صاحب کا خط موصول ہوا جس میں انہوں نے آپ کے ارسال کردہ سپانسر کے بارے میں شکر یہ ادا کیا ہے لیکن اس میں ایک جملہ ان کیلئے تشویش کا باعث ہے جس میں ایمپیسٹر کو کہا گیا ہے کہ ان کی انگلش کا جائزہ لیں کہ انہوں نے انگریزی میں کامل دسترس حاصل کر لی ہے۔

وہ کہتے ہیں یہ جملہ میرے لئے مشکلات پیدا کر سکتا ہے میں جو خدمات دینے کیلئے بلایا جا رہا ہوں اس کے لئے انگریزی لٹریچر میں مہارت ضروری نہیں بلکہ

دین اسلام کے بارے میں میری معلومات ان کے سامعین کو متاثر کر سکتی ہیں یا نہیں اگر ایک دوسرے خط میں سپانسر میں ویزہ دینے کی سفارش فرمادیں اور یہ جملہ حذف کر دیں ان کا خیال ہے ان کیلئے آسانی ہوگی۔

امید ہے کہ آپ کا یہ بہترین ساتھی ثابت ہوگا اور آپ کے مشن کو مکمل کرنے کیلئے بھرپور کوشش کرے گا۔

جملہ احباب کو سلام مسنون گھر میں دعائیں۔ بچوں کو پیار

والسلام

مخلص دعا گو محمد کرم شاہ

## محمد رفیق چغتائی کے نام

چغتائی صاحب کی اپنے بھائیوں کے ساتھ صلح ہو گئی یہ محض اللہ کا کرم اور مرشد کی دعاؤں کا اثر تھا چغتائی صاحب نے حوصلے سے کام لیا اللہ پر توکل کیا اور یہ چاک پھر سے رفو ہو گئے اس خبر سے حضور ضیاء الامت بہت خوش ہوئے اور یہ محبت نامہ تحریر فرمایا۔

بھیرہ

2-12-96

عزیز محترم چغتائی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط ملا پڑھ کر از حد خوشی ہوئی ہے۔ شکر ہے بھائی عبدالجید

صاحب سے بھی صلح ہوگئی اور کاروبار کیلئے اچھا حصہ دار مل گیا ہے فقیر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہے مولا کریم آپ کو کاروبار میں بہت برکتیں عطا فرمائے۔ بہت وسعت نصیب ہو اور آپ کی ساری پریشانیاں ختم ہوں۔

گھر میں دعوات بچوں کو سلام مسنون اپنے حصہ دار کو میری طرف سے بہت

بہت سلام دینا۔

والسلام

دعا گو محمد کرم شاہ

## سید زاہد صدیق شاہ صاحب کے نام

سید زاہد صدیق شاہ صاحب کے والد گرامی جناب سعید شاہ صاحب کو فالج کا اٹیک ہوا آپ کو اطلاع ملی۔ تو بہت پریشان ہوئے انہیں دنوں پیر صاحب کے چچا زاد بھائی ڈاکٹر محبوب شاہ صاحب کو بھی یہی تکلیف ہوئی مگر مصروفیت کی وجہ سے آپ ان دنوں بزرگوں کی عیادت نہ کر سکے۔ شاہ صاحب کے نام یہ خط تحریر کیا یاد رہے شاہ صاحب کے والد ماجد اب بھی تکلیف میں مبتلا ہیں اور شاہ صاحب شب و روز ان کی خدمت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں البتہ پیر زادہ محبوب کو اللہ تعالیٰ نے کامل صحت عطا فرمائی ہے۔

14-4-97

مکرم بندہ جناب حضرت سید زاہد صدیق شاہ صاحب  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

یہ خبر سن کر بڑی تشویش ہوئی کہ حضرت قبلہ شاہ صاحب کو فالج کی  
تکلیف ہوگئی ہے بارگاہ قادر مطلق میں التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا  
فرمائے اور ان کا وجود مسعود تادیر ہم سب پر سایہ نفلگن رہے۔

بعض دوستوں نے بتایا ہے کہ اب طبیعت رو بصحت ہے اور ہسپتال سے گھر  
واپس تشریف لے آئے ہیں امید ہے دن بدن صحت اچھی ہوتی جا رہی ہوگی۔

ہمارے ڈاکٹر پیرزادہ محبوب شاہ صاحب کو فالج کا حملہ ہو گیا تھا کچھ دن اتفاق  
ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہے۔ سیرت شریف کے کام کی وجہ سے میں ان کی عیادت  
کیلئے بھی نہیں جا سکا ان کی صحت کیلئے بھی دعا فرمائیں اور میرے اس کام کیلئے خصوصی توجہ  
سے دعا مانگیں اللہ تعالیٰ اس عظیم کام کو اپنی رضا کے مطابق پائیہ تکمیل تک پہنچائے۔

ضیاء النبی کی پہلی تین جلدیں شائع ہوگئی ہیں الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی  
رسول اللہ ان کی قبولیت کیلئے دعا فرمائیں۔

والسلام  
مخلص: محمد کرم شاہ

## ڈاکٹر ایس۔ ایم زمان کے نام

ڈاکٹر ایس۔ ایم زمان علمی حلقوں میں معروف ہیں۔ آپ  
اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین ہیں۔ انہوں نے حضور ضیاء  
الامت کو عریضہ لکھا جو اب میں آپ نے انہیں مبارک باد پیش

کی اور ان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی گئی کہ دارالعلوم کے طلبہ کے ساتھ بے اعتنائی نہ برتی جائے۔

بھیرہ

14-10-97

بگرامی خدمت جناب ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مزاج گرامی مقرون بعافیت باد

جناب کا مکتوب گرامی شرف افزاء ہوا۔ یہ پڑھ کر از حد خوشی ہوئی کہ آپ کو اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین کی حیثیت سے اس ادارہ کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ یقیناً آپ ہی اس کے اہل تھے یہ میرے لیے اور تمام احباب کیلئے وجہ صد تسکین قلب ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو حسب سابق اپنی توفیقات سے نوازتا رہے۔ اور دستگیری فرمائے۔ آمین ثم آمین

عزیز حافظ غازی محمد خان ولد محمد خالد سروری کی اسناد کی تصدیق علیحدہ بھجوا رہا ہوں فقیر آپ کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہے کہ آنجناب ہمارے دارالعلوم کے نصاب اور قواعد سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اور ہماری سند الشہادۃ العالمیہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی طرف سے ایم۔ اے کے برابر تسلیم کی گئی ہے۔ کیا یہ المیہ نہیں ہے کہ آنجناب کی سربراہی میں ایک فاضل نوجوان کو گریڈ نمبر 9 میں بھی برداشت نہیں کیا جا رہا حالانکہ اگر جناب خصوصی توجہ فرمائیں تو عزیز اس سے زیادہ قدر دانی کا مستحق ہے۔

والسلام

مخلص: محمد کرم شاہ

## ملک دوست محمد کے نام

ملک دوست محمد حضور ضیاء الامت کے ادارت مند ہیں۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں عریضہ لکھا کہ میں بہت غریب ہوں اور اب تو نوبت فاقوں تک پہنچ گئی ہے۔ اس غربت و افلاس کے ہاتھوں بہت تنگ ہوں اگر آپ میری اعانت نہیں فرما سکتے تو پھر اجازت دیں میں کسی ایسے شخص کے پاس چلا جاؤں جو میری پریشانیوں کا مداوی کر سکے آپ نے تسلی دی اور مایوسی کی کیفیت سے باہر آنے کا حکم دیا۔

بھیرہ

30-11-97

عزیزم ملک دوست محمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مایوسی مسلمان کیلئے گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے در کرم سے پر امید رہنا چاہئے وہ ضرور کرم فرمائے گا۔ اور آپ کی جملہ پریشانیوں کو ختم فرمائے گا ہر نماز کے بعد ایک سو بار درود پاک اور ایک سو بار یا کریم بھی پڑھا کریں یا حی، یا قیوم کا وظیفہ جاری رکھیں اس کی برکت سے رب کریم ضرور کرم فرمائے گا۔

والسلام

دعا گو: محمد کرم شاہ



